مباحثات

جمعرات' ۱۴ جنوری' ۱۹۸۸ء

(پنج شنبہ' ۲۳ جمادی الاول' ۱۴۰۸ھ)

جلد ۱۲ --- شمارہ ۱

سرکاری رپورٹ

مندرجات

صفحہ نمبر

جمعرات' ۱۴ جنوری' ۱۹۸۸ء

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ۱

تعزیت کی قراردادیں ۲

صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل ۳

مسئلہ استحقاقات:

معزز رکن اسمبلی کو حکومت کا ہراساں کرنا ۵

امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی پر حکومت کی چشم پوشی ۱۸

تحاریک التوائے کار

لاہور میں جمعیت اہل حدیث کے جلسہ میں ملزمان کو گرفتار کرنے میں حکومت کی ناکامی ۲۷

کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں حکومت کی ناکامی ۳۱

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا بارھواں اجلاس

جمعرات' 14 جنوری' 1988
(پنج شنبہ 23 جمادی الاول 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 10 بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر' میاں منظور احمد وٹو' کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری ظہور احمد ایوبی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (پ سورہ ال عمران ع آیت ۱۰۲ تا ۱۰۳)

اے ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہارا سفر آخرت اسلام کی حالت ہی میں ہونا چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس سے تم ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم جہنم کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچایا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہاری ہدایت کے لئے اپنی آیتوں کو بیان فرماتا ہے۔ (وما علینا الا البلاغ)

تعزیت کی قراردادیں

وزیر قانون چودھری عبدالغفور: جناب سپیکر۔ قاری علی حسین صدیقی صاحب کی آواز ایک عرصے تک اس ایوان میں گونجتی رہی اور وہ اس ایوان کا ایک حصہ شمار ہوتے تھے اور جب تک یہ ایوان موجود ہے اس کے ریکارڈ پر ان کی آواز اور ان کی شخصیت زندہ رہے گی اور میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم ان کیلئے دعائے مغفرت کریں اور ان کے گھر والوں کو ایک قرارداد تعزیت بھیجی جائے۔

میاں مناظر علی رانجھا: جناب سپیکر۔ ہمارے ساتھ چودھری فرخ جاوید اور محترمہ رخسانہ بیگم کے والد کا انتقال ہو گیا تھا لہٰذا ان کی روح کو بھی ایصال ثواب پہنچانے کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

صدر نشینوں کی جماعت کی تشکیل

سیکرٹری اسمبلی: پینل آف چیئرمین کا اعلان کیا جاتا ہے۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ 14 کے تحت جناب سپیکر نے اجلاس ہذا کیلئے چار معزز اراکین پر مشتمل حسب ترتیب وتقدیم ذیل صدر نشینوں کی جماعت تشکیل فرمائی ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان

سردار رفیق حیدر خان لغاری

بیگم شمع طالب

جناب غلام سرور خان

جناب سپیکر: معزز خواتین وحضرات۔ میں اس اجلاس کے پہلے روز آپ کی یہاں تشریف آوری پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بلاشبہ یہ پچھلے چند ماہ ملک میں اور پنجاب میں بھی سیاسی سرگرمیاں عروج پر رہیں بلدیاتی الیکشن کی وجہ سے بڑی زبردست گہما گہمی رہی اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب حضرات نے اس میں بھرپور کردار ادا کیا۔ یہ چند مہینے جس طرح گذرے مجھے اس کا بخوبی اندازہ ہے۔ اس میں آپ سب کی کامیابیوں پر آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب والا۔ میں آپ کو Un ۔ opposed چیئرمین ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: شکریہ چودھری صاحب۔

ہمارے پاس ایوان کا بزنس ابھی تھوڑا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ جیسے وزیر قانون صاحب فرما رہے ہیں مزید بزنس ہمارے پاس آئے گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ حسب سابق اپنی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے اس میں بھرپور انداز میں شرکت کریں گے اور ہم اس اجلاس کو پنجاب اسمبلی کیلئے اور پاکستان کے عوام کیلئے زیادہ سے زیادہ بامقصد بنائیں گے۔ تو سب سے پہلے ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ اس میں جناب سید طاہر احمد شاہ صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔ جی شاہ صاحب۔

سید طاہر احمد شاہ (نائب قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر اس سے پیشتر کہ میں اپنی تحریک استحقاق اس ایوان میں پیش کروں میں آپ کی طرف سے ایک Ruling کا طلب گار ہوں۔ گزشتہ اجلاس کے آخری روز میں نے ایک تحریک استحقاق اس ایوان میں پیش کی تھی جس پر بحث جاری تھی۔ اور ایوان میں کورم نہ ہونے کی وجہ سے ایوان کی کاروائی ملتوی کر دی گئی اور پھر اس کا Prorogation Order پڑھ کر سنا دیا گیا اس کیلئے جناب سپیکر میں آپ کی رولنگ کا طلبگار ہوں کہ وہ ایوان میں پیش ہونے کے بعد ایوان کی ملکیت بن گئی تھی تو جناب اب یہ مسئلہ جاری رہے گا یا اس کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔

وزیر قانون: جناب سپیکر۔ اس اجلاس کے adjourn ہونے کے ساتھ ہی اس کارروائی کا سلسلہ ختم ہو گیا تھا اور اب آئندہ کیلئے اگر کوئی نئی تحریک پیش کی جائے گی تو وہ consider ہو گی ورنہ پچھلا کاروبار اس ایوان میں take up نہیں کیا جا سکتا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب کا خیال یہ ہے کہ چونکہ وہ پیش ہو چکی تھی تو اب اس کی کیا پوزیشن ہے اس بارے میں بھی آپ کی رائے یہ ہے کہ بیشک پیش ہو چکی ہو۔

MINISTER FOR LAW : That ends there.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید طاہر احمد شاہ: جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ کیا وہ قانون کا حوالہ دے سکیں گے۔ ایک تو نوٹس ہے تو کیا یہ نوٹس والا مسئلہ تو نہیں ہے۔ اگر وہ میری رہنمائی کیلئے کوئی specific رولنگ بتا دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

وزیر قانون: جناب والا۔ یہ Lapse of Business کا chapter ہے اس میں رول نمبر 198 relevent ہے۔

198-(1) On the prorogation of a session all notices other than notices of questions and notices relating to bills, shall lapse and fresh notices therefor shall be given for the next Session.

تو اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ Notice for question کے علاوہ باقی جو کارروائی زیر بحث تھی وہ سب کی سب ختم ہو جائے گی اور وہ اگلے سیشن پر جب تک کہ کوئی نیا نوٹس نہ ملے گا ماسوائے ان دو چیزوں کے اس وقت تک کوئی business نہیں لیا جا سکتا۔

میاں محمد افضل حیات (قائد حزب اختلاف): جناب والا شاہ صاحب کا پوائنٹ بالکل مختلف ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ Notices والے واقعی Lapse ہو جاتے ہیں لیکن Notices سے آگے بات بڑھ گئی تھی۔ وہ ہاؤس میں پیش ہو چکی تھی۔ اس بارے میں رولنگ کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ جہاں تک نوٹس کی بات ہے وہاں تک تو ٹھیک ہے لیکن یہ نوٹس سے آگے بات آ گئی تھی اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک چیز ادھر Discuss ہوئی ہے اور اس کی رولنگ Pending ہو گئی ہے اور پھر اس کی رولنگ اگلے سیشن میں آئی ہے۔ تو اس لئے اس ابہام کو دور کرنے کے لئے شاہ صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب آپ اس میں میری رہنمائی فرمائیں گے کہ کوئی ایسی روایات ہوں کہ جس میں کوئی تحریک استحقاق take up کی گئی ہو اور اس کے بعد سیشن Prorogue ہو گیا ہو اور

وہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جانے کی حیثیت سے اگلے سیشن میں اس کو take up کیا گیا ہو۔ کوئی ایسی روایات موجود ہیں یا اس کی کوئی نشاندہی آپ فرمائیں گے .....

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! میں اس وقت نہ تو ہاں میں اور نہ نفی میں کوئی بات کہہ سکتا ہوں کیونکہ یہ دیکھنے والی بات ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ آپ بھی اس کو دیکھ لیں اس پر فیصلہ موخر کر لیتے ہیں۔ میں بھی اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

میاں محمد افضل حیات: ٹھیک ہے....

معزز رکن اسمبلی کو حکومت کا ہراساں کرنا

سید طاہر احمد شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور مخصوص معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حالیہ بلدیاتی انتخابات میں اپنے ضمیر اور ذہن کے مطابق میں ان امیدواروں کا حامی تھا جن کا تعلق جمہوری طاقتوں سے تھا اور میرا مقصد یہ تھا کہ نچلی سطح پر زیادہ سے زیادہ جمہوری ذہن رکھنے والے افراد کامیاب ہوں تاکہ ملک میں جمہوری طاقتوں کو فروغ حاصل ہو۔ میرے اس عمل کا حکومتی مراعات یافتہ طبقے کو شدید رنج تھا چنانچہ انہوں نے خواجہ خالد فاروق ایس ایس پی' راجہ انار خان ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر جو کہ سیاسی دباؤ میں آنے کی روایت رکھتا ہے اور مشہور کمالیہ نکیل کیس کا مرکزی کردار تھا حاجی ادریس علی انچارج تھانہ گلبرگ فیصل آباد نے علاقہ مجسٹریٹ اعجاز غنی سے مل کر میرے خلاف سازش تیار کی جس کا مقصد مجھے بدنام کرنے' انتخابی منظر سے ہٹانے' میری شہرت اور سیاسی مقبولیت کو متاثر کرنے کے لئے میری کردار کشی' توہین اور تذلیل کی گئی۔ اور طے شدہ منصوبہ کے تحت مورخہ 30 نومبر 1987ء کو جب کہ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے میں اپنی رہائشی کالونی میں واقع ایک پولنگ اسٹیشن پر موجود تھا کہ مذکورہ بالا پولیس افسران اور مجسٹریٹ کے ایماء پر خالد سعید وغیرہ بہ ہمراہی غنڈہ عناصر نے میرے خلاف توہین آمیز نعرہ بازی شروع کر دی۔ جان سے مار دینے کی دھمکیاں دیں اور پھر ان عناصر نے مجھے ہراساں کرنے کے لئے مجھ پر پتھراؤ کیا اور ketchup کی بوتلیں مجھ پر برسائیں۔ اس کے بعد ان عناصر نے فائرنگ شروع کر دی۔ میں نے

بمشکل اپنی جان بچائی۔ میں نے فوری طور پر پولنگ اسٹیشن کے بالمقابل کوٹھی ملکیتی غلام رسول کے ٹیلیفون سے پولیس وائرلیس کنٹرول کو اس غنڈہ گردی کی فوری اطلاع دی اور میرا پیغام وائرلیس کنٹرول میں چودھری عبدالغفار ڈی ایس پی لیگل فیصل آباد نے سنا تھا۔ میری مذکورہ اطلاع کے فوری بعد اعجاز غنی مجسٹریٹ اور راجہ انار خان ڈی ایس پی ہیڈ کوارٹر فیصل آباد پولیس فوری موقع پر پہنچ گئے۔ میں نے مجسٹریٹ اور ڈی ایس پی کو بارہا کہا کہ وہ اس غنڈہ گردی کا فوری نوٹس لیں لیکن انہوں نے مجرمانہ غفلت اور چشم پوشی کا مظاہرہ کیا۔ باوجود اس بات کے کہ موقع پر موجود ایک پولیس کانسٹیبل نے مذکورہ بالا غنڈہ گردی کی مجسٹریٹ اور ڈی ایس پی کے روبرو تصدیق کی۔ مزید برآں مجسٹریٹ اور ڈی ایس پی کی موجودگی میں بھی خالد سعید وغیرہ میرے خلاف غلیظ زبان استعمال کرتے رہے اور ان کو منع تک نہ کیا گیا۔ میں نے موقع کی سنگینی اور نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے موقع سے اپنے گھر آنے کو ترجیح دی۔

اس واقعہ کے تقریباً دو گھنٹے بعد مذکورہ بالا افسران کے ایماء پر خالد سعید اور ان کے ہمراہ غنڈہ عناصر نے قانون کو ایک مرتبہ پھر اپنے ہاتھ میں لیا اور میرے مکان پر دائیں اور بائیں طرف سے خشت باری کی اور مخالفانہ نعرہ بازی کرتے ہوئے فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کی آواز سنتے ہی کوٹھی کے باہر "مر گیا مر گیا" کا شور بلند ہوا۔ میں فوراً کوٹھی کے صدر دروازہ سے باہر آیا تو دیکھا کہ میرا برادر نسبتی محمد نجیب دائیں پنڈلی پر گولی لگنے کی وجہ سے زمین پر گرا ہوا تھا اور میرے گھریلو ملازم مظہر علی کو پیٹ پر چاقو کی ضرب کا زخم تھا۔ حملہ آوران فائرنگ کرتے ہوئے اور مخالفانہ نعرہ بازی کرتے ہوئے دونوں اطراف بھاگے جا رہے تھے۔ اس اثناء میں میری کوٹھی کے بالمقابل شفیع میڈیکل سنٹر کے سی انچارج سرجن ڈاکٹر شجاع طاہر صاحب تشریف لے آئے اور زخمیوں کا ملاحظہ کیا اور مجھے ہدایت کی کہ زخمیوں کو فوری طور پر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال پہنچایا جائے۔ اس دوران مسٹر نصرت حیات اے ڈی سی (جی) فیصل آباد اور مسٹر شاہد ایڈیشنل ایس پی فیصل آباد بمع بھاری نفری پولیس موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے اپنی نگرانی میں زخمیوں کو ڈاکٹر شجاع طاہر صاحب کی کار میں ہسپتال بھجوایا۔ بعد ازاں اے ڈی سی (جی) فیصل آباد نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ جس پر میں نے جواب دیا کہ میرے گھر پر مخالفین نے فائرنگ کی ہے۔ میرا برادر نسبتی اور ملازم زخمی ہوئے ہیں۔ میرا گھر اور میرے اہل خانہ محفوظ نہیں۔ ان حالات میں آپ کے ساتھ کیسے جا سکتا ہوں۔ میں نے ان سے مطالبہ کیا کہ میرے گھر پر فائرنگ کرنے والے خالد سعید وغیرہ کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ جس پر اے ڈی سی (جی)

نے انچارج تھانہ گلبرگ کو حکم دیا کہ خالد سعید وغیرہ کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ جو کہ آج تک گرفتار نہ کئے گئے ہیں۔ اسی دوران ایک ٹینک نما پولیس کی گاڑی میرے گھر کے سامنے آ کر رکی اور میری کوٹھی کا پولیس نے محاصرہ کر لیا اور مجھے حاجی ادریس علی انچارج تھانہ گلبرگ فیصل آباد نے زبردستی ایک جیپ کی پچھلی نشست پر بٹھایا جسے اے ڈی سی (جی) خود ڈرائیو کرتا ہوا تھانہ گلبرگ فیصل آباد لے جا کر مجھے ایک کمرہ میں بٹھا دیا اور وہاں پر موجود پولیس ملازمین کو حکم دیا کہ اسے رات تک باہر نہ جانے دیا جائے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد پولیس میرے گھر کے اندر غیر قانونی طور پر داخل ہوئی۔ میرے اہل خانہ کے ساتھ بدتمیزی کی اور ہراساں کیا اور ساتھ ہی ساتھ گھر کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کو دو گھنٹہ تک تلاشی لینے کے بعد بھی کوئی غیر قانونی چیز یا قابل اعتراض چیز نہ ملی۔ پولیس نے میرے گھر کے اندر غیر قانونی طور پر داخل ہوتے ہی میرے چھ قریبی رشتہ داروں اور زخمی ملازم مظہر علی کو پکڑ کر تھانہ گلبرگ بھیج دیا اور حوالات میں بند کر دیا۔ اس تمام واقعہ کی اطلاع میری بیگم نے اسی دن بذریعہ تار صدر پاکستان' وزیراعظم پاکستان' وزیراعلیٰ پنجاب کو کر دی تھی۔ بعد نماز عشاء میرے وکیل چودھری خورشید احمد ایڈووکیٹ' تھانہ گلبرگ فیصل آباد تشریف لائے اور محرر تھانہ سے معلوم کیا کہ میرے اور میرے ہمراہیان کے خلاف کس قسم کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جس پر انہیں میری موجودگی میں بتایا گیا کہ طاہر احمد شاہ اور ان کے ہمراہیان کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہ ہوا اور نہ ہی کسی قسم کی رپورٹ درج رجسٹر ہوئی ہے بلکہ طاہر احمد شاہ کے ہمراہیان کو خالد فاروق ایس ایس پی فیصل آباد کے زبانی حکم سے حوالات میں بند کیا ہوا ہے اور طاہر احمد شاہ کو بھی انہی کے حکم سے تھانہ کی چاردیواری کے اندر رکھا ہوا ہے۔

رات تقریباً دس بجے اعجاز غنی مجسٹریٹ تھانہ آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے آپ لوگوں نے تقریباً 8 گھنٹے سے حبس بیجا میں کیوں رکھا ہوا ہے جبکہ میرے اور میرے ہمراہیان کے خلاف اس وقت تک کسی قسم کا مقدمہ بھی درج نہ کیا گیا ہے۔ میں نے مجسٹریٹ کو یہ باور کروایا کہ میں پنجاب اسمبلی کا رکن ہوں۔ ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن اور جسٹس آف پیس ہوں۔ جس پر اعجاز غنی مجسٹریٹ نے طنزاً" کہا کہ جو کچھ بھی ہو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے ایسی باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے بلکہ میں تو ڈی سی فیصل آباد اور خالد فاروق ایس ایس پی کے اشارے کا منتظر تھا۔ اس لئے میں آپ کو حوالات میں بند کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ میں دیکھوں گا کہ ایک ممبر صوبائی اسمبلی اور وہ بھی حزب اختلاف کا' میرا' ایس ایس پی اور دیگر افسران کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ اس لمحہ پر اس نے انتہائی غلیظ زبان

استعمال کی جس کو ضبط تحریر میں لانا نامناسب ہے۔ رات بوقت 2 بجے تھانہ کے ایک اہلکار نے مجھے آ کر بتایا کہ اس وقت آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے خلاف بحکم ایس ایس پی فیصل آباد مقدمات درج کئے جا رہے ہیں۔ میں رات تین چار بجے تک حراست میں 'بغیر کسی بستر کے' فرش پر بیٹھا رہا نہ ہی مجھے کھانا دیا گیا بلکہ بڑے بڑے بلب روشن کر دیئے گئے تاکہ میں تیز روشنی میں سو نہ سکوں۔ اس طرح ایک ممبر اسمبلی کو ذہنی اذیت پہنچائی گئی۔ اگلے روز مورخہ یکم دسمبر 1987ء کو مجھے معلوم ہوا کہ میرے اور میرے رشتہ داروں کے خلاف پولیس نے ایک جھوٹا مقدمہ زیر دفعہ 149 ر 148 ر 307 ت پ ایس ایس پی فیصل آباد کی ہدایت پر درج کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ میری توہین اور تذلیل کے لئے ایس ایس پی فیصل آباد اور خواجہ اعجاز غنی مجسٹریٹ کے ایما پر اور حکم پر ایک اور جھوٹا مقدمہ زیر آرٹیکل 4 (امتناع منشیات) اور زیر دفعہ 65 ر 20 ر 13 درج کیا اور اخبارات میں یہ خبر نمایاں طور پر چھپوائی گئی کہ طاہر احمد شاہ کے گھر سے 4 بوتل بیئر (شراب) وغیرہ برآمد ہوئی ہے۔ حالانکہ بوقت خانہ تلاشی پولیس کو میرے گھر سے کوئی غیر قانونی شے نہ ملی تھی بلکہ میری غیر موجودگی میں پولیس نے خانہ تلاشی کی تھی اور وہ بھی ہمیں کوئی قانونی وارنٹ دکھائے بغیر اور زنانہ پولیس بھی ہمراہ نہ لائی گئی تھی۔ جتنا عرصہ مجھے غیر قانونی طور پر حوالات میں رکھا گیا' میرے احباب کو مجھ سے ملاقات کی اجازت نہ دی گئی اور حوالات میں میرے ساتھ اخلاقی ملزم جیسا رویہ روا رکھا گیا۔ مجھے گرفتاری کے بعد کسی بھی مجسٹریٹ کے روبرو برائے ریمانڈ پیش نہ کیا گیا۔ ریمانڈ کے عرصہ توسیع کے لئے بھی مجھے مجسٹریٹ کے روبرو پیش نہیں کیا گیا۔ بالآخر 6 ۔ 5 دسمبر کی درمیانی شب مجھے پولیس ایک اخلاقی ملزم سمجھتے ہوئے رات بھر مختلف تھانوں اور مقامات پر لئے پھرتی رہی اور رات کو کھانے کی نعمت سے بھی محروم رکھا۔ بالآخر صبح قریباً 5 بجے مجھے اور میرے ساتھیوں عزیزوں کو اے سی سٹی فیصل آباد کے حکم سے عبوری ضمانت پر رہا کیا گیا۔

جناب والا! میں اس معزز ایوان کا رکن ہوں' بغیر کسی قانونی جواز کے مجھے تقریباً 12 گھنٹے تک تھانہ گلبرگ فیصل آباد میں مذکورہ بالا پولیس افسران اور مجسٹریٹ نے حبس بیجا میں رکھا۔ فرضی برآمدگی ڈال کر میرے خلاف جھوٹے مقدمات درج کر کے میری کردار کشی اور تضحیک کی گئی ہے۔ بلاجواز اور غیر قانونی طریقہ سے میری عدم موجودگی میں میرے مکان کی تلاشی لی گئی۔ میری بیوی اور بچوں اور گھر میں موجود دیگر خواتین کو ہراساں کیا گیا' ان کے ساتھ غلیظ زبان استعمال کی گئی اور گھر کے سامان کو ادھر ادھر پھینکا گیا جس سے کافی ٹوٹ پھوٹ ہوئی۔ میرا برادر نسبتی مخالفین کی گولی لگنے سے زخمی ہوا

اور میرا ذاتی ملازم مخالفین کی چاقو زنی سے مضروب ہوا۔ میری طرف سے دی گئی درخواست ہمراہ میڈیکو لیگل سرٹیفکیٹ پر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ اس طرح مجھے اور میرے اہل خانہ کو قانونی حق سے محروم رکھا گیا۔

جناب والا۔ میں رکن صوبائی اسمبلی کی حیثیت' ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن پنجاب اسمبلی کے فرائض اپنے ضمیر کے مطابق آزادانہ طور پر سرانجام دیتا ہوں اور وقتاً" فوقتاً" حکومت پنجاب کی غلط پالیسیوں اور صوبائی انتظامیہ کی غیر قانونی کارروائیوں پر تعمیری تنقید کرتا ہوں مجھے بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی پنجاب اپنے پارلیمانی فرائض آزادانہ ادا کرنے سے باز رکھنے اور خوف زدہ کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت میرے خلاف مذکورہ بالا ڈرامہ رچایا گیا تاکہ یہ باور کرایا جا سکے کہ حکومت وقت کی اس معزز ایوان میں مخالفت کرنے والوں کو عبرت حاصل ہو اور مذکورہ بالا ڈرامہ سٹیج کرنے کے لئے شاہ سے بڑھ کر شاہ پرستوں نے ناجائز مراعات اور شاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

جناب والا! مذکورہ بالا واقعات سے نہ صرف میری تضحیک اور توہین ہوئی ہے بلکہ یہ سارے معزز ایوان کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور اگر یہ روایت جاری رہی تو کوئی رکن اسمبلی اپنے ضمیر کے مطابق آزادانہ اپنے فرائض سرانجام دینے سے قاصر رہے گا اور جمہوری اداروں کی افادیت ختم ہو کر رہ جائے گی اور ملک میں پارلیمانی جمہوریت کی بجائے پارلیمانی آمریت مسلط ہونے کا شدید احتمال پیدا ہو جائے گا۔

جناب والا۔ حکومت پنجاب کی ضلعی انتظامیہ فیصل آباد کی اس تمام غیر قانونی اور من گھڑت کارروائی سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دے کر مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے جو کہ متذکرہ واقعات کی چھان بیان کر کے اپنی رپورٹ اس ایوان میں برائے غور پیش کرے۔

جناب سپیکر: اس پریویلج موشن پر ابھی کسی مختصر بیان کی کوئی ضرورت ہے شاہ صاحب؟ جناب لا منسٹر کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون: جناب والا! میں اس واقعہ پر اظہار افسوس ہی کر سکتا ہوں اور مجھے افسوس ہے کہ

ایسے ناگزیر واقعات رونما ہوئے جس کی بنا پر یہ ایکشن لیا گیا۔ جو واقعات مجھے ایس پی ضلع اور ڈپٹی کمشنر ضلع کی طرف سے موصول ہوئے ہیں وہ ان حالات سے جو کہ جناب نے سنے ہیں' ان سے کچھ مختلف پائے گئے ہیں اور اس کے مطابق جب پولنگ پر ہنگامہ ہوا اور اس کی اطلاع موصول ہوئی تو انتظامیہ نے موقع کی مناسبت سے تحفظ امن عامہ کے لئے مناسب اقدامات کئے اور اس موقع پر وہاں الیکشن بوتھ پر جناب طاہر احمد شاہ ایم پی اے بھی موجود تھے۔ وہاں پر ان کا اپنا انتخاب نہیں تھا جیسا کہ انہوں نے کہا ہے بلکہ وہاں پر شاہ صاحب کسی کی support کے سلسلہ میں موجود تھے اور وہاں سے جب یہ واپس اپنی کوٹھی پر آئے تو وہاں سے فائرنگ کی گئی اور فائرنگ کے نتیجہ میں جب موقع پر بقول ایس پی جو کہ ہمیں رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ طاہر احمد شاہ ایم پی اے نے اپنے گھر پہنچتے ہی اپنے دیگر ہمراہیوں کو ساتھ لے کر مخالف فریق کے پولنگ کیمپوں کی طرف فائرنگ شروع کر دی۔ علاقہ مجسٹریٹ اور ڈی ایس پی اور وہاں پر متعین دیگر پولیس فورس فوری طور پر محرک ایم پی اے صاحب کے گھر کی طرف گئی اور محرک ایم پی اے صاحب کو خود اور انکے ساتھیوں کو بچشم خود وہاں پر فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس فائرنگ سے مسمی محمد مجید زخمی ہوا اور اس طرح سے محرک ایم پی اے صاحب کو فائرنگ بند کرنے کے لئے کہا گیا' ان سے درخواست کی گئی اور حالات کی سنگینی کے پیش نظر ڈی ایس پی ہیڈکوارٹر نے سپیشل افسران کو حالات کے بارے میں اطلاع دی۔ چنانچہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس مع مزید فورس وہاں موقع پر پہنچے اور حالات کو کنٹرول کیا اور سید طاہر احمد شاہ ایم پی اے صاحب کو' جو کہ انتہائی اشتعال میں تھے' حفاظت میں لے لیا اور تھانہ میں پہنچا دیا اور اسی طرح سے اس کے مطابق مقدمہ درج ہوا اور جو اسلحہ وہاں پر استعمال ہوا' ان واقعات کے مطابق اس کے لئے گھر کی تلاشی لی گئی اور وہاں سے جو قابل گرفت اسلحہ برآمد ہوا' اسی طریقہ سے میں یہ عرض کروں کہ یہ سب کچھ مجسٹریٹ کی موجودگی میں ہوا اور مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ جس کے مطابق ان مقدمات کے چالان عدالت میں پیش کئے جا چکے ہیں بقول اس رپورٹ کے' اور یہ چونکہ اپنی نوعیت کا مسئلہ ہے یہ فوجداری قانون کے تحت آتا ہے اور ظاہر ہے کہ فوجداری قانون کے تحت کوئی شخص بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔ اور اگر یہ کارروائی قانون کے مطابق کی گئی ہے تو عدالت اس کا باقاعدہ فیصلہ کرے گی اور اگر میرے فاضل بھائی کو اس پر کوئی اعتراض ہے تو.....

سید حسنات احمد: جناب والا۔ یہ معاملہ چونکہ Subjudice ہے' اس کے متعلق بحث کرنی

نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب یہی کچھ فرما رہے ہیں' شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون: جناب والا۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت یہ معاملہ subjudice ہے اور اس کے خلاف اگر کوئی version آ سکتا ہے تو یہی ہے کہ اگر پولیس نے کیس رجسٹر نہیں کیا تو اس کے خلاف استغاثہ ہو سکتا ہے ہائی کورٹ میں اس کے لئے پرچہ رجسٹر بھی ہو سکتا ہے اور کئی دیگر قانونی چیزیں موجود ہیں جو کہ ضوابط کے تحت کی جا سکتی ہیں۔ اور ان واقعات کے مطابق ایک writ بھی عدالت میں دائر ہوئی اور پتہ نہیں کہ وہ داخل دفتر ہوئی یا خارج ہوئی۔ چنانچہ ان واقعات کی روشنی میں تفصیل میں تو نہیں جایا جا سکتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی واقعہ یا کسی فوجداری جرم کی صورت میں کیسز عدالت میں چلے جائیں اور نوعیت subjudice ہو جائے تو پھر وہ اسمبلی کی دخل اندازی کے قابل نہیں رہتے ہیں بلکہ عدالت میں کوئی کارروائی کر کے اپنا فیصلہ دے سکتی ہے کہ اس میں حقائق کیا تھے۔ اس لئے ان واقعات کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کی مداخلت کے متقاضی نہیں ہے۔

میاں محمد افضل حیات: (قائد حزب اختلاف) جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کے سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ چونکہ بات Admisibility پر شروع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! اس سلسلے میں وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ Subjudice ہے اور اس مقدمے کے چالان عدالت میں پیش ہو چکے ہیں۔ اور جو معاملہ Subjudice ہو گیا اس کو تحریک استحقاق کی شکل میں take - up نہیں کیا جا سکتا ہے۔

میاں محمد افضل حیات: جناب میں اسی کے متعلق عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر!: پھر ارشاد فرمائیں۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ مسئلہ ایک معزز رکن اسمبلی کی حراست کے متعلق ہے' اس کی آزادی کے متعلق ہے اور یہ واقعہ کسی معزز رکن کے ساتھ پیش آ سکتا ہے' اس لئے اس مسئلے کو ہمیں زیادہ سنجیدگی اور گہرائی کے ساتھ دیکھنا چاہئے۔ جناب والا اس سلسلے میں میری Contention یہ ہے کہ شاہ صاحب کی جو تحریک استحقاق ہے' اس میں مقدمہ

درج کرنے کے متعلق جو لکھا گیا ہے وہ اس ساری تحریک استحقاق کا ایک حصہ ہے۔ اور پوری بات اس سے بالکل مختلف ہے اور اس میں کئی ایسی چیزیں ہیں جن کا Subjudice ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں شاہ صاحب کے خلاف جو بھی کارروائی کی گئی ہے وہ بدنیتی سے کی گئی ہے۔ جناب والا! اگر آپ اس بات کی ہمیں اجازت دیں تو اس کا ثبوت بھی مہیا کر دیا جائے گا کہ فیصل آباد میں کم از کم 40 جگہ پر فائرنگ ہوئی لیکن گرفتار صرف شاہ صاحب کو کیا گیا۔ جب کہ ان کا اپنا ایک برادر نسبتی زخمی ہوا تھا اور یہ میں Malafide اس میں ثابت کر رہا ہوں کہ اس کے Cross - case رجسٹرڈ نہ کئے گئے جبکہ Justice of Peace ہونے کی حیثیت سے ان کو یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ ان کو گرفتار کرو اور مقدمہ درج کرو لیکن وہ بھی نہ کیا گیا۔

جناب والا : اس کے علاوہ بغیر زنانہ پولیس کے' بغیر وارنٹ کے' بغیر کسی جواز کے .... چلئے مقدمہ درج ہو گیا' میں ایک منٹ کیلئے مان لیتا ہوں کہ شاہ صاحب کو گرفتار بھی کیا گیا میں پوچھتا ہوں کہ کتنے 307 کے مقدمات ہیں' کتنے 302 کے مقدمات ہیں جن پر ایک معزز شہری کے گھر کی فوری تلاشی لی جاتی ہے ؟ جبکہ یہاں پر گھر میں صرف اہل خانہ ہیں اور Search کون کرتے ہیں ؟ مردانہ پولیس اور ایک تھانیدار Search کرتا ہے۔ جناب والا! کیا ہمارے معزز رکن کا یہ استحقاق بھی نہیں ہے کہ پولیس اس کے گھر میں اس طریقے سے داخل نہ ہو۔ اور پھر آپ دیکھیں کہ ان کو ادھر سے ملتا کیا ہے ؟ کیا ان کو وہاں سے توپیں مل گئیں ؟ کیا ان کو وہاں سے کلاشنکوفیں مل گئیں ؟ کیا پولیس کو باہر ہر چیز نظر نہیں آتی' جو کہ وہ صرف شاہ صاحب کے گھر سے حاصل کرنے کیلئے گئی پھر شاہ صاحب اور ان کے جو بھی ساتھی گرفتار ہوئے کسی سے کوئی بندوق کوئی رائفل اور کسی قسم کا کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا۔ سوائے وہ چند گولیاں جو کہ پولیس کی اپنی تھیں ان کو ان کے کھاتے میں ڈالا گیا۔ کوئی غلط چیز ان سے برآمد نہیں کی گئی۔ جناب والا اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ اتنا سنگین مسئلہ ہو گیا تھا کہ شاہ صاحب کے گھر میں اسی وقت پولیس بغیر کسی وارنٹ کے 'بغیر زنانہ پولیس کے' داخل ہو گئی۔ صحیح طریقہ تو یہ تھا کہ اگر ان کے گھر کی تلاشی لینی تھی تو ان کو بھی وہاں پر لایا جاتا اور وزیر قانون کے بقول کہ یہ زیر حراست تھے' ان کو بھی وہاں پر لایا جاتا ان کے سامنے وہ چیزیں برآمد کی جاتیں جو کہ پولیس کا ایک طریقہ ہے لیکن وہ طریقہ کار بھی اختیار نہ کیا گیا اور یہ سب کچھ فوری طور پر اس لئے کیا گیا تاکہ ان کو ہراساں کیا جائے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ یہ مقدمہ نصف شب کو رجسٹر کیا گیا۔ یعنی یکم دسمبر کو 2 بجے نصف شب رجسٹر کیا گیا اور اس وقت تک شاہ صاحب Unlawful detention میں تھے۔ جناب والا! ایک معزز رکن چاہے وہ جس پارٹی سے بھی تعلق رکھتا ہو اس کے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہونا چاہئے۔ ہم ممبران اسمبلی جو منتخب ہو کر آئے ہیں ہمارا ہر روز پولیس کے ساتھ اور انتظامیہ کے ساتھ کوئی نہ کوئی اختلاف رہتا ہے۔ ہم وہاں ان سے کچھ چیزیں منوانا چاہتے ہیں' اور کئی دفعہ ان کو غیر قانونی کاموں سے روکنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس کا بدلہ وہ اس صورت میں لیں کہ وہ جس معزز رکن کو چاہیں جس وقت چاہیں گرفتار کر لیں۔ اس کے بعد فوری طور پر چالان پیش کر دیں اور وہ مسئلہ Subjudice ہو جائے۔ جناب والا یہ سارا بدنیتی پر مبنی ہے۔ اس کو اچھی طرح سے دیکھنا پڑے گا اور اس کیلئے ایوان کو Probe کرنا پڑے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو ہماری یہ ساری کارروائی بالکل بے معنی ہو کر رہ جائے گی اور اس کے بعد ممبران اسمبلی ایک تھانیدار کے تابع ہو کر رہ جائیں گے اور وہ جس وقت چاہیں ان کو گرفتار کر کے لے جائیں۔ اور ہمیں اس کی پوری تابعداری کرنی پڑے گی۔

جناب والا! اس کے بعد میں Unlawful detention کی اس طرح سے بات کرتا ہوں کہ محکمے کی طرف سے آپ کو جو اطلاع آئی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے انہیں 30 تاریخ کو ایک بجے گرفتار کیا ہے۔ جبکہ رول نمبر62 میں ہے کہ

When a member is arrested on a criminal charge or for criminal offence or is sentenced to imprisonment by a court or is detained under any executive order. The court or executive authority, as the case may be, shall immediately intimate such fact to the Speaker indicating the reasons for the arrest, detention or imprisonment of the member in the appropriate form set out in Schedule II.

جناب والا! یہ اطلاع دوسرے دن دی جا رہی ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ Arrest جو ڈالی گئی ہے وہ لیٹ ڈالی گئی ہے۔ وہ جو ساری کارروائی کی گئی وہ ایک بجے دوپہر دکھائی گئی لیکن کارروائی بعد میں ڈالی گئی۔ اس لئے وہ آپ کو وقت پر اطلاع بھی نہیں دے سکے۔ اور جتنی دیر مقدمے کے علاوہ انہیں حراست میں رکھا گیا وہ Unlawful detention تھی۔ اور پولیس کے پاس ان کو اتنی دیر تھانے میں بٹھانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اگر مقدمہ درج بھی کرنا تھا لیکن بعد میں ان کی گرفتاری ڈالی گئی اور اس میں وقت پہلے کا دکھایا گیا۔ کیونکہ اصل میں یہ ساری Unlawful detention تھی۔

اس کے علاوہ جیسا کہ شاہ صاحب نے بیان کیا ہے کہ مقدمہ بھی درج ہو گیا لیکن جس طریقے سے تھانے میں معزز رکن کے ساتھ سلوک کیا گیا وہ اپنی جگہ پر ایک بات ہے کیا معزز شہریوں کے ساتھ۔

MINITSTER FOR LAW : Is the motion opened for open discussion. This is being argued on facts.

MR. SPEAKER It is not open to discussion

صرف قائد حزب اختلاف اس کی Admissibility پر بات کرنا چاہتے تھے' اور میں نے خصوصی طور پر قائد حزب اختلاف کو اس پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! اسی طرح ایسے اور بھی کئی واقعات ہیں میں اس کی تفصیل میں زیادہ جانا نہیں چاہتا میں عرض یہ کر رہا تھا کہ گرفتاری کے علاوہ بھی پولیس کی جو کارروائی تھی اس سے بھی معزز رکن کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔

سید طاہر احمد شاہ: جناب والا! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ .....

جناب سپیکر: شاہ صاحب اس سلسلے میں آپ صرف یہ بتائیے کہ جو کچھ وزیر قانون نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ معاملہ Subjudice ہو چکا ہے اور یہ کیسز عدالت میں جا چکے ہیں اس لئے اس معاملے کو تحریک استحقاق کی شکل میں یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ اس پر آپ کیا فرماتے ہیں؟

سید طاہر احمد شاہ: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ ایک تو مہربانی کر کے مجھے Short ۔ statement کی اجازت دیجئے۔ دوسرا اس کی Admissibility پر بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب Short ۔ statement کا مرحلہ گذر چکا ہے صرف اس بات پر آپ بات کر سکتے ہیں .....

سید طاہر احمد شاہ: میں نے تو آپ سے اجازت طلب کی تھی' میں نے تو سمجھا تھا کہ شاید وزیر قانون صاحب کے بیان کے بعد میری Short ۔ statement کا مرحلہ نہ آئے۔ اب چونکہ وزیر

قانون کے بیان کے بعد Short ۔ statement کی ضرورت ہے دلائل کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ مجھے اس کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر!: نہیں شاہ صاحب Short ۔ statement کی اجازت میں نہیں دے سکتا.....

سید طاہر احمد شاہ: جناب سپیکر! جہاں تک مقدمات کا تعلق ہے اس سلسلے میں میری Contention یہ ہے کہ یہ تمام مقدمات جو بنائے گئے ہیں جھوٹے ہیں' لغو ہیں' فرضی ہیں' بے بنیاد ہیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ مجھے جو 12 گھنٹے تک اور میں حلفاً" آپ سے کہتا ہوں اور اس ایوان کے سامنے کہتا ہوں کہ میں نے نہ تو فائرنگ کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ گرفتار ہونے والے کسی بھی ساتھی نے' فرد نے کوئی فائرنگ کی ہے۔ میرے گھر پر لڑائی ہوتی ہے۔ میرا گھر کوئی پولنگ اسٹیشن نہیں ہے۔ میں اپنے گھر آ جاتا ہوں۔ Agression میرے گھر ہوتی ہے۔ چونکہ ایس ایس پی اور ڈی ایس پی کے کردار پر روشنی ڈالنا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب' اس وقت اس کی ضرورت نہیں ہے۔

سید طاہر احمد شاہ: جناب سپیکر! ! آپ اس ملک کو Police State بنانا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر! مجھے اس تحریک استحقاق سے غرض نہیں ہے مگر جو کچھ ہوا ہے وہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو Stress کرتے ہیں۔ آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ سارا .....

سید طاہر احمد شاہ: جناب سپیکر! It is a matter of inquiry. اگر آپ ایک تھانیدار کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ میں حلفاً" اس معزز ایوان میں یہ کہتا ہوں کہ وہ تمام واقعات جو مجھ سے منسوب کئے گئے ہیں میرے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے Disbelieve کرتے ہیں اور اس کو Believe کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں گے۔
جناب والا منسٹر' آپ نے یہ کہا ہے کہ یہ معاملہ Subjudice ہے لیکن اس بارے میں قائد حزب اختلاف نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اس میں صرف ایک دو کیسز نہیں ہیں جو عدالت میں چلے جائیں اس کے علاوہ ایک ممبر کے استحقاق کے بارے میں کئی معاملات ہیں کہ جن میں ایک ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ان کی نشاندہی آپ کے سامنے انہوں نے کی ہے۔ اس بارے میں آپ کچھ

کہنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون : جناب سپیکر، میں یہ عرض کروں گا کہ قاعدے اور قانون کی رو سے جو بھی واقعات بیان کئے گئے ہیں ان میں یہی کہا گیا ہے کہ یہ Criminal Law کے تحت قابل گرفت ہیں۔ اگر فرضی واقعات ہیں اور غلط مقدمات بنائے گئے ہیں تو یہ Suit for Damages کر سکتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا تو میں نے عرض کیا کہ

Two courses are open for the petitioner اور اس میں ایک تو یہ ہے کہ وہ ہائیکورٹ میں Writ Jurisdiction کے تحت مقدمہ رجسٹر کرانے کے لئے ایک Mandate لے سکتے ہیں۔

And that can issued by the High Court to register the case if at all the Police has still to register the case. The second point is that whatever allegations are made on the floor of the House they are the facts and they are to be enquired into and who is to decide and what is the forum. This House is not the forum to decide and shift these facts connected with those cases which have been registered and which have not been registered. What ever is relevant on the floor of the House that can be looked into by Courts in the shape of complaint filed in the court or in the shape of the writ filed in the High Court and subsequently a case has been registered in the court.

تو جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ان کے لئے علیحدہ کوئی پیمانہ نہیں ہے کہ کونسے واقعات کو اس سے علیحدہ کر کے Criminal Law کے زمرے سے باہر نکال دیا جائے۔ رہ گئی بات یہ کہ اگر آپ اس کو Admit کر کے ہاؤس کی تحویل میں دیتے ہیں کہ کمیٹی اس کو Proceed کرے

Meaning thereby that all these facts narrated in this motion are to be looked into by that Committee. Those officer are to be called before the Committee.

اور میں سمجھتا ہوں کہ

That will in a way prejudice the proceedings that will be before the court.

اور جب یہ Prejudice ہو اور کسی کارروائی کے کورٹ میں جانے کے بعد صرف کورٹ کی Jurisdiction ہے کہ وہ اس کو دیکھے کہ یہ غلط ہے یا صحیح ہے یا مزید کیا ایکشن لیا جا سکتا ہے یا

کہاں تک زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن واقعات کو کسی چھلنی میں چھان کر علیحدہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ واقعات ہاؤس دیکھے اور باقی واقعات کو عدالت دیکھ لے۔ ان تمام واقعات کے بارے میں Lump - sum findings صرف کورٹ ہی دے سکتی ہے کہ کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا۔ اوراگر اس سے یہ مطمئن نہیں ہوتے تو عدالت میں استغاثہ دائر ہو سکتا ہے اور ہائی کورٹ میں رٹ دائر ہو سکتی ہے۔ لیکن اب اگر ہاؤس اس میں دخل اندازی کرے گا تو وہ ایک طرح سے subJudice matter کی Interference کے مترادف ہو گا۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ معاملہ اس سے تھوڑا سا مختلف نوعیت کا ہے اور جیسا کہ معزز ممبر نے یہاں ہاؤس میں یہ بات حلف اٹھا کر کہی ہے کہ اس کے واقعات کچھ اور ہیں۔ جیسے آپ کو انتظامیہ نے رپورٹ دی ہے اس سے یہ مختلف ہیں اور یہ ایک معزز ممبر کے استحقاق کا معاملہ ہے۔ جو Subjudice ہے اور کورٹ میں چلا گیا ہے اس کے علاوہ کچھ معاملات Involve ہیں۔ جیسا کہ قائد حزب اختلاف نے یہاں بیان کیا ہے۔ اس لئے میں اس تحریک استحقاق کو Admit کرتا ہوں۔ اور اس کی تحریک یہ ہے کہ اس کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔ اگر اس سے اتفاق ہے تو پھر میں یہ کہوں گا کہ شاہ صاحب چونکہ استحقاق کمیٹی کے کنوینر ہیں' اگر مجلس استحقاقات اس کی چھان بین کرے گی تو شاہ صاحب کی صدارت میں نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کا ووٹ ہو گا۔

سید طاہر احمد شاہ: میں کمیٹی کی صدارت نہیں کروں گا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پورے ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مخالفت نہیں کی۔

جناب سپیکر: یہ اگلی تحریک استحقاق مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! اس کی رپورٹ کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: اس کی رپورٹ کے لئے 30 دن مقرر کئے جاتے ہیں۔

امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی خلاف ورزی پر حکومت کی چشم پوشی

مولانا منظور احمد چنیوٹی: میں حال ہی وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے ایک نشان زدہ سوال نمبر100 کا نوٹس دیا تھا جس کا جواب 86۔ 12۔ 14 کو وزیراعلیٰ پنجاب نے حسب ذیل دیا تھا:۔

"امتناع قادیانی آرڈی نینس میں اگرچہ قادیانی عبادت گاہوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے لکھے جانے کے بارے میں واضح احکام نہیں ہیں لیکن پھر بھی حکومت پنجاب نے جملہ ضلعی حکام کو مندرجہ ذیل ہدایات جاری کیں۔

(الف) متعلقہ قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی ہدایت کی جائے۔

(ب) اگر وہ ازخود ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو مقامی انتظامیہ بہ طریق احسن خود کلمہ طیبہ قادیانی عبادت گاہوں سے مٹانے کا انتظام کرے۔

(ج) مندرجہ بالا اقدام کے لئے مقامی معتبرین کو شامل کیا جائے۔

(د) اگر مندرجہ بالا اقدام بے نتیجہ ثابت ہوں تو متعلقہ قادیانیوں اور لاہور گروپ والوں کے خلاف دفعہ 298۔ سی کے تحت قانونی کارروائی کی جائے۔

مندرجہ بالا ہدایات اب تک نافذ العمل ہیں۔

میرے ضمنی سوال پر کہ ان ہدایات پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تو وزیر اوقاف صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ انشاء اللہ اس پر مزید کارروائی کی جائے گی اور ہدایات جاری کی جائیں گی۔ جن پر عمل درآمد کروایا جائے گا"۔

لیکن قادیانیوں کے عالمی ہیڈ کوارٹر ربوہ اور لاہور و راولپنڈی جیسے شہروں میں اب تک امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی اعلانیہ خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ جن پر کوئی گرفت نہیں کی جا رہی ہے۔ جو حکومت کی چشم پوشی کا نتیجہ ہے۔ ایک سال کے طویل عرصہ کی یقین دہانی کے باوجود عمل درآمد نہ ہونے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس 26 اپریل 1984ء کو نافذ ہوا۔ لیکن بڑا افسوس ہے کہ اس پر اب تک پورا عمل درآمد نہیں ہوا اور خصوصاً ربوہ جو ان کا عالمی ہیڈ کوارٹر ہے اور اس کے علاوہ

ہمارے ملک کے مرکزی شہر لاہور اور راولپنڈی میں عمل درآمد نہیں ہوا۔ جس کی بناء پر میں نے غالباً 1985ء میں سوال دیا تھا جس کا جواب ایک سال کے بعد 1986ء 12ء 14 کو دیا گیا۔ جس کا متن میں نے اپنی اس تحریک استحقاق میں نقل کیا ہے کہ یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ اس پر عمل کیا جائے اور اگر قادیانی اس پر عمل نہ کریں تو انتظامیہ خود اس پر عمل کرے اور وہاں کے معززین کو اس میں شامل کیا جائے اور اگر اس پر عمل درآمد نہ ہو تو دفعہ 298 سی کے تحت کارروائی کی جائے۔ لیکن میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں اب ایک سال اور ایک ماہ پورا گزر چکا ہے جبکہ ہمارے محترم وزیر اوقاف جناب ملک خدا بخش ٹوانہ صاحب نے اس معزز ایوان میں یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ ان ہدایات پر فوری طور پر عمل درآمد ہو گا۔ اب اس یقین دہانی کو ایک سال اور ایک ماہ پورا ہو چکا ہے لیکن معاملہ جوں کا توں ہے اب تک ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا۔ اس سے نہ صرف میرا بلکہ پوری حکومت کا وقار مجروح ہوتا ہے کہ آپ نے خود ایک آرڈی نینس بنایا' اسے نافذ کیا' اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں' مذاق اڑایا جاتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا' حکومت کی اپوزیشن کے بھی ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں' اب حکومت کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور ہیں۔ ایک آرڈی نینس جاری کر دیا جاتا ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا پھر یہی مسئلہ امن عامہ کا بن جاتا ہے' بعض مقامات پر لوگ خود قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں اور بعض جگہوں پر وہ خود اس پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ پھر امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ میں نے اس اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی تھی' اگر اس آرڈی نینس پر عمل درآمد ممکن نہیں ہے تو پھر اس آرڈی نینس کو واپس لے لیا جائے اور اگر آرڈی نینس سوچ سمجھ کر نافذ کیا گیا ہے اور یہ ضروری امر ہے تو پھر اس پر سختی سے عمل درآمد ہونا چاہئے۔ کیا وجہ ہے کہ ایک سال اور ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے اس یقین دہانی کے باوجود اب تک ایک جگہ پر بھی عمل نہیں ہوا اور آرڈی نینس نافذ ہوئے چار سال ہو گئے ہیں اب تک کوئی عمل درآمد نہیں ہوا' اس سے پوری حکومت بدنام ہوتی ہے' ہمارا معزز ایوان بھی اس سے بدنام ہوتا ہے۔ اور ایوان میں اس یقین دہانی کے باوجود عمل درآمد کا نہ ہونا اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ لہٰذا میں جناب والا سے استدعا کرتا ہوں کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس کی چھان بین ہو' اس کے محرکات دیکھے جائیں' کہ کیا عوامل ہیں اور اس پر کس وجہ سے عمل نہیں ہوتا اور ان کو کس طرح سے دور کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر!: جناب ملک صاحب آپ اس پر کچھ فرمائیں گے؟

وزیر اوقاف (ملک خدا بخش ٹوانہ): جناب والا! مولانا نے جس آرڈی نینس کا ذکر کیا ہے اور جس بات کی طرف انہوں نے اشارہ فرمایا ہے' اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آرڈی نینس پر عمل نہیں ہو رہا۔ اگر وہ یہ فرما دیتے کہ پوری طرح عمل نہیں ہو رہا تو شاید کوئی بات بنتی' اس میں کافی پیش رفت ہوئی ہے' اس پر کافی کام ہوا ہے۔ اور کلمہ طیبہ کے متعلق وہ جو چیز فرماتے ہیں اور جس کے متعلق ان کی یہ تحریک ہے اس کے متعلق مختلف اضلاع میں مختلف جگہوں پر کارروائی کی گئی ہے۔ پہلے تو ان مقامات اور ایسی جگہوں سے کلمہ طیبہ صاف کرنے کی کارروائی کی گئی جہاں پر اس کی خلاف ورزی ہوئی اور جہاں پر مزید کارروائی کی ضرورت پیش آئی وہاں پر Cases رجسٹر ہوئے اور انتظامیہ نے وہاں جا کر اس پر زبردستی کنٹرول کیا۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی تو میرے پاس اس وقت بھی ایسے ثبوت موجود ہیں جو مختلف Cases رجسٹر ہوئے ہیں ان کے نمبر موجود ہیں' ان کے ایف آئی آر نمبرز موجود ہیں' ان جگہوں کے نام موجود ہیں یہ درست ہے کہ کلیتاً" ہم اس پر کہیں کہ قابو پا لیا گیا ہے' یہ اتنا بڑا مسئلہ ہے' اتنا بڑا معاملہ ہے کہ اس پر ہم ابھی پوری طرح قابو نہیں پا سکے۔ یہ کارروائی بالکل جاری ہے۔ جہاں بھی ایسا کوئی معاملہ ہوتا ہے وہاں پر انتظامیہ کارروائی کرتی ہے۔ اور انتظامیہ کو مختلف اوقات میں صوبائی حکومت کی طرف سے ہدایات جاری رہتی ہیں کہ اس پر کارروائی جاری رہے اور اس کا خیال رہے اور یہ معاملہ جاری ہے۔ جناب والا! کے توسط سے میری فاضل ممبر سے استدعا ہے کہ اس معاملہ میں وہ ہماری مدد فرمائیں چونکہ وہ اس میں پہلے بھی کافی مستعد ہیں وہ ہماری رہنمائی فرمائیں ہم یہ تمام چیزیں کرنے کیلئے تیار ہیں' ہم خلوص نیت سے اس کام کو پہلے بھی کر رہے ہیں۔ اگر یہ معاملہ تحریک استحقاق کمیٹی کے پاس چلا جائے تو میرے خیال میں یہ معاملہ اس طرح حل ہونے والا نہیں چونکہ یہ معاملہ ہی اور ہے یہ دین کا معاملہ ہے اس میں ہم پہلے بھی کارروائی کر رہے ہیں اور اب بھی کارروائی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ میری ان سے استدعا ہے کہ وہ اس پر زور نہ دیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! میں نے اپنے سوال میں تین شہروں کو مخصوص کیا تھا' ربوہ جو قادیانیوں کا عالمی ہیڈکوارٹر ہے اور بدقسمتی سے میں ان کا پڑوسی ہوں۔ اور دوسرا لاہور شہر جو ہمارے پنجاب کا دل ہے اور مرکزی شہر ہے اور تیسرا راولپنڈی جو ہمارے ملک کا دارالخلافہ ہے وہاں پر مری روڈ پر ان کی عبادت گاہ ہے' اور ادھر لاہور گڑھی شاہو میں ان کا دارالذکر ہے۔ یہ ایسی مرکزی جگہیں ہیں جہاں سے ہر آدمی گزرتا ہے اور وہاں پر وہ دیکھتا ہے کہ خلاف ورزی ہو رہی ہے میں نے ان تین جگہوں کی اپنے

سوال میں نشاندہی کی تھی اور جناب وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم نے یہ ہدایات جاری کی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سال کے طویل عرصہ میں جن مقامات کی میں نے نشاندہی کی تھی ان مقامات پر کسی جگہ پر عمل ہوا ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ پر بھی عمل نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے اضلاع ہیں' رات کو میں سیالکوٹ' نارووال کے ساتھ ایک جگہ ظفروال ہے وہاں پر تھا وہاں بھی مجھے بتایا گیا کہ کتنے ہی مقامات ہیں جہاں پر یہ خلاف ورزی ہو رہی ہے یہ چند ایک واقعات جو بتا رہے ہیں جہاں پرچے ہوئے ہی وہ جگہیں ایسی ہیں جہاں کے مسلمان کچھ بیدار تھے اور انہوں نے وہاں پر ازخود تحریک پیدا کی' مطالبہ کیا' کچھ احتجاج کیا' کچھ ایسی صورت پیدا کی جیسا کہ سرگودھا میں ہو یا گوجرانوالہ میں' وہاں دو چار جگہیں ایسی ہیں جہاں پر عمل درآمد ہوا لیکن ملک کے باقی حصوں میں عمل نہیں ہوا۔ میں آپ کے لاہور شہر کی مثال دیتا ہوں' لاہور شہر میں آپ کی اسمبلی ہے' آپ بیٹھے ہوئے ہیں' آپ میرے ساتھ چل کر دیکھیں کہ یہاں پر عمل ہوا یا نہیں ہوا' مجھے آپ کو توجہ دلائے ہوئے دو سال سے زیادہ کا عرصہ گذر گیا اور آپ کو یقین دلائے ہوئے ایک سال ایک ماہ ہو گیا اور اب تک عمل نہیں ہوا۔ ربوہ چونکہ ہمارے پڑوس میں ہے اور ان کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ میں نے کہا ہے خواہ آپ سارے ملک میں عمل کروائیں اور عمل ہو جائے جب تک آپ ربوہ میں کاروائی نہیں کریں گے وہاں عمل نہیں کریں گے آپ کا کوئی عمل نہیں سمجھا جائے گا' ربوہ میں عمل ہو گا تو سمجھا جائے گا کہ عمل ہوا ہے۔ آپ کی ایک سال ایک ماہ کی یقین دہانی کے باوجود میں نے جن شہروں کی نشاندہی کی تھی ان شہروں میں کوئی عمل نہیں ہوا۔ میں یہ مانتا ہوں کہ پرچے درج ہوئے اور کچھ عمل ہوا لیکن وہاں پر عمل ہوا جہاں کے مسلمان ازخود بیدار تھے انہوں نے خود اقدام کیا' احتجاج کیا تو وہاں پر کچھ عمل ہو گیا۔ آپ کی انتظامیہ نے کیا کیا؟ آپ نے ہدایات جاری کیں' ان ہدایات پر کیا عمل ہوا؟ کتنا عرصہ گزر چکا ہے اور آئندہ ہم اس کی کیا توقع کرتے ہیں کہ آئندہ آپ کی ہدایات پر عمل ہو گا کیا عمل ہو گا اور کب تک اور کیسے ہو گا؟ اس کی آپ کچھ یقین دہانی کروائیں کہ آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب سردار امجد حمید خان پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا!! میں اس ضمن میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس تحریک میں صرف لاہور اور راولپنڈی کا ذکر ہے ربوہ کا اس میں کہیں ذکر نہیں ہے جس پر انہوں نے بہت زور دیا ہے۔ لاہور اور راولپنڈی میں بھی کسی Specific مسجد کا ذکر

نہیں آیا۔ گڑھی شاہو کا ذکر کیا تو اس میں بھی یہ یاد کرتے رہے کہ کونسی مسجد تھی لیکن نام یاد نہیں آیا۔ جب تک یہ Specific نہ ہو General Statement میرے خیال میں اپنی روایتی عادت پورا کرنے کیلئے یہ باتیں کرتے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اسے واپس لے لیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! میں اپنے بزرگ اور معمر ممبر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ ذرا دوبارہ غور سے پڑھیں لیکن قادیانیوں کے عالمی ہیڈ کوارٹر ربوہ یہ لفظ لکھا ہوا ہے یا نہیں۔ آپ نے اسے غور سے نہیں پڑھا اسے پھر ایک دفعہ پڑھئے لیکن قادیانیوں کے عالمی ہیڈ کوارٹر ربوہ اور لاہور اور راولپنڈی جیسے مرکزی شہروں میں لکھا ہے اور میں نے ربوہ کا نام پہلے لکھا ہے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب یہ درست ہے لکھا ہوا ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: لکھا ہوا ہے۔ دوسرے میں نے راولپنڈی کیلئے بتایا ہے کہ مری روڈ پر ان کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

جناب سپیکر: یہ ہو گیا ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: لاہور میں بھی میں نے بتلا دیا۔ میں نے ان شہروں کی نشاندہی اس لئے کی تھی کہ یہ مرکزی شہر ہیں۔ ان پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس سے ہماری بدنامی ہوتی ہے۔ حکومت کی بدنامی ہوتی ہے اور ہمارے ایوان کی بدنامی ہوتی ہے۔ ایک آرڈی نینس بنا ہوا ہے۔ قانون بنا ہے اس پر کسی شہر میں عمل ہوتا ہے۔ جہاں کوئی زبردستی عمل کرواتا ہے۔ جہاں کوئی عمل نہیں کرواتا وہاں عمل نہیں ہوتا۔ وزیر صاحب کی یقین دہانی پر بھی عمل نہیں ہوتا۔ ہدایات کے باوجود عمل درآمد نہیں ہوتا۔ آخر قانون کس لئے ہے۔ اگر ایک قانون پر عمل درآمد نہیں ہوتا تو پھر اسے واپس لینا چاہئے۔ کبھی تو قانون ایسا تیز ہے کہ جناب طاہر احمد شاہ کیلئے تو قانون رات کے دو بجے بھی حرکت میں آگیا۔ اور ان کا رات دو بجے پرچہ ہو گیا اور انہیں گرفتار پہلے کر لیا گیا اور بارہ گھنٹے پہلے حبس بیجا میں رکھا گیا کبھی چار سال ہوئے قانون کو بنے ہوئے اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بات کر چکے ہیں۔ مختصر بیان دے چکے ہیں۔ اب اس پر آپ دوبارہ تقریر نہ فرمائیے گا۔ وزیر اوقاف اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اب گورنمنٹ کیا مزید یاد دہانی کروانا چاہتی ہے اس پر جناب وزیر اوقاف کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر اوقاف: جناب سپیکر! پہلے تو میں اسکے متعلق عرض کروں گا کہ جو مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ ان جگہوں پر کارروائی ہوئی ہے جہاں پر مسلمان بیدار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہر جگہ بیدار ہیں۔ اور پھر لاہور جیسی جگہ جیسے وہ فرماتے ہیں ان کے فرمان کے مطابق کچھ اور ہے جہاں پر مسلمان بیدار ہیں وہاں پر کارروائی ہوئی ہے ایسی بات نہیں ہے بلکہ انتظامیہ نے ازخود اس قانون کے تحت یہ کارروائی کی ہے۔ اس کے متعلق میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ خلوص نیت سے ہم عمل کروانا چاہتے ہیں۔

میں مولانا صاحب سے آپ کے توسط سے پہلے بھی ان کی مدد اور رہنمائی کی استدعا کر چکا ہوں میں پھر بھی ان سے آپ کے توسط سے مدد چاہوں گا اور انشاء اللہ جو انہوں نے نشاندہی کی ہے یا اسکے علاوہ جو بھی بہت سی ایسی جگہیں ہیں جہاں پر ہماری کوشش ہے کہ اس پر عمل کروایا جائے۔ ہم عمل کریں گے۔ اور میں آپ کے توسط سے انہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ ہم خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں اور اس پر عمل کریں گے۔ وہ اس پر زور نہ دیں اسے واپس لے لیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف میری کیا مدد چاہتے ہیں۔ میرے پاس کوئی فورس تو نہیں ہے جس سے میں ان کی مدد کر سکوں۔ میں تو نشاندہی کر سکتا ہوں اور نشاندہی میں نے کر دی ہے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب ان کا مقصد دراصل یہ ہے کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھیں اور بیٹھ کر کوئی تجاویز discuss کریں۔ آپ اپنی طرف سے مزید ان کی رہ نمائی کریں کہ وہ کس انداز میں اس کو enforce کر سکتے ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: نشاندہی تو کر دی ہے۔ آرڈیننس موجود ہے۔ طاقت ان کے پاس ہے۔ میرے پاس تو طاقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ ان کے ساتھ تشریف رکھیں۔ مل کر بیٹھیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: میں تو ان کے پاس بیٹھتا رہتا ہوں اور اس موضوع پر بھی ان سے کئی دفعہ تبادلہ خیال کیا ہے۔ ان سے گزارشات کی ہیں کہ یہ آپ کی اور ہماری سب کی بدنامی کا باعث ہے۔ اس لئے آپ اس پر توجہ فرمائیں ہمارے مرکزی وزیر مذہبی امور سے بھی ہماری میٹنگ ہوئی۔ ہماری ایک کمیٹی

بنی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر اوقاف صاحب آپ مزید کچھ فرمانا چاہیں گے؟

وزیر اوقاف: آپ نے جو فرمایا ہے یہ درست ہے۔ یہی رہنمائی اور مدد میں ان سے چاہتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ نشاندہی میں پہلے کر چکا ہوں۔ جن جگہوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے ڈسٹرکٹ انتظامیہ کے ساتھ میں مولانا صاحب کی میٹنگ کا بندوبست کراؤں گا وہاں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کا کوئی لائحہ عمل کوئی طریقہ کار بنائیں۔ ان سے بھی کچھ پوچھنا پڑے گا کہ اس میں ان کو کیا رکاوٹ ہے۔ وجہ کیا ہے' اس پر کیوں نہیں عمل ہو رہا؟ اس کے لئے یہ موقع دیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات کریں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! مرکزی طور پر ایک محاسبہ کمیٹی قائم ہے۔ جس کی ہماری مرکزی وزیر مذہبی امور سے متعدد میٹنگیں ہوئی ہیں۔ جس میں چاروں صوبوں کے آئی جی اور سیکرٹری صاحبان امور داخلہ اکٹھے ہوئے۔ ان پر غور کیا گیا۔ مشکلات دیکھی گئیں۔ ان کو ہدایات جاری کی گئیں لیکن عمل درآمد نہیں ہوتا۔ یہ میٹنگیں تو کئی دفعہ ہوئیں ہم ان کے ساتھ بیٹھے اور انہوں نے یقین دہانیاں کرائیں سابق آئی جی صاحب موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ بالکل عمل درآمد ہو گا۔ یہ ہو گا وہ ہو گا لیکن کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ عمل درآمد کا وعدہ ہوتا ہے سب کچھ ہوتا ہے مگر عمل ہوتا نہیں ہے۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ یہ کب دور ہو گا کب عمل ہو گا۔ یہ ہماری بدنامی کا باعث ہے۔ جناب والا! اگر اس معزز اسمبلی کے ہوتے ہوئے بھی قانون پر عمل درآمد نہیں کروا سکتے تو پھر اس اسمبلی کا کیا فائدہ ہے۔ یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے۔ ہمارے ان معزز وزراء کا کیا فائدہ ہے ہماری اس حکومت کا کیا فائدہ ہے کہ ہم اپنے بنائے ہوئے قانون پر عمل درآمد نہیں کروا سکتے؟ قانون کی یوں دھجیاں بکھیری جاتی ہیں کہ کوئی اس پر عمل نہیں ہوتا میٹنگیں ہوتی ہیں فیصلے ہوتے ہیں اور اس کے لئے ہدایات جاری ہوتی ہیں لیکن کوئی اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ چار سال سے میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ چار سال سے ہماری ان کے ساتھ گفتگو ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب اب آپ وزیر اوقاف کی بات سنیں۔ آپ تشریف رکھئے۔

وزیر اوقاف: جناب والا! ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ عمل نہیں ہوتا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ میرے پاس Documentary Proof ہے اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اس پر کارروائی جاری ہے اور مزید

اس پر کارروائی ہم کرنے کیلئے تیار ہیں۔ پہلے بھی کارروائی ہو چکی ہے مزید کارروائی بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ مولانا صاحب کا اس کے بعد مقصد کیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ یہ فرما رہے ہیں کہ مولانا صاحب اس سلسلے میں آپ سے میٹنگ کریں۔

وزیر اوقاف: براہ کرم! وہ بھی ٹائم بخشیں۔ انتظامیہ کیلئے بھی ٹائم نکالیں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں۔

جناب سپیکر: ضلعی انتظامیہ کو آپ ساتھ شامل کرکے مولانا صاحب سے میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا ۔ علاج ہے۔ مولانا صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اس ہاؤس کی کیا ضرورت ہے ۔ ممبران کی کیا ضرورت ہے' وزراء کی کیا ضرورت ہے۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔ صرف ان کو یہاں بیٹھنے دیجئے باقی سب کو نکال دیں۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! اب جناب وزیر اوقاف نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ آپ ان کے ساتھ ضلعی انتظامیہ کی میٹنگ کا بندوبست کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں آپ کو بھی ساتھ بٹھا کے وہ یہ Discuss کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔ آپ ان کو یہ موقعہ دینے کیلئے تیار ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: کون سے ضلع کا یہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جہاں جہاں بھی یہ معاملات ہو رہے ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: یہ تو سارے پنجاب کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: وہیں وہ آپ کو ساتھ بٹھا کر میٹنگ کریں گے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: بجائے اس کے ہر ضلع کی میٹنگ بلائیں یہ اپنے صوبے کی میٹنگ بلالیں۔ سیکرٹری امور داخلہ آئی جی پنجاب اور کسی اور ذمہ دار افسر کو بٹھالیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب آپ کو اس سے اتفاق ہے کہ آپ آئی جی صاحب اور ہوم سیکرٹری صاحب سے مولانا صاحب کی میٹنگ کروا دیں۔

وزیر اوقاف: اس مسئلہ پر جیسے وہ فرما چکے ہیں کہ صرف صوبائی سطح پر نہیں بلکہ مرکزی سطح پر

بھی تفتیش ہو رہی ہے۔ اس پر سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے اور ہم صوبائی سطح پر میٹنگ کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ اس معاملے کے متعلق اگر یہ سمجھتے ہیں میں نے تو اس لئے عرض کیا ہے کہ انہوں نے مختلف جگہوں کی نشاندہی کی ہے' اگر وہاں کا معاملہ ہے تو وہاں کی انتظامیہ سے وہیں پر میٹنگ کرکے اس معاملہ کو دیکھا جائے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! کی خواہش ہے کہ صوبائی سطح پر میٹنگ ہو جس میں آئی جی صاحب بھی ہوں' ہوم سیکرٹری صاحب بھی ہوں' مولانا صاحب بھی ہوں اور آپ بھی ہوں۔

وزیر اوقاف: ہم تیار ہیں۔

جناب سپیکر: اس کیلئے آپ آمادہ ہیں۔

وزیر اوقاف: بالکل۔

جناب سپیکر: پھر مولانا صاحب اس کو پریس نہیں کرتے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: اگرچہ یہ سارے ملک کا مسئلہ ہے لیکن اس مسئلے کا main مرکز پنجاب ہے اگر پنجاب میں اور پنجاب میں بھی ربوہ جوان کا ہیڈکوارٹر ہے وہاں پر آپ نے عمل درآمد کروا لیا تو آپ سمجھیں سارے پاکستان میں آپ نے عمل درآمد کروا لیا۔ اگر آپ نے ربوہ میں عمل درآمد نہیں کروایا۔ پورے پاکستان میں بھی آپ کروا لیں تو آپ نے کوئی عمل نہیں کروایا۔ اس لئے سارے پاکستان کی نظریں ربوہ کی طرف ہیں' اگر جزوی طور پر کسی اور شہر میں عمل ہوتا بھی ہے تو وہ کوئی عمل نہیں سمجھا جاتا جب تک آپ ربوہ میں عمل نہیں کرواتے۔ آپ ربوہ میں عمل کروائیں گے تو سمجھا جائے گا کہ آپ نے عمل کروایا ہے اس لئے سب سے پہلے آپ اپنی ذمہ داری کو نبھائیں' چاہے آپ ضلع جھنگ کی میٹنگ بلوانا چاہتے ہیں۔ پنجاب کی بلانا چاہتے ہیں' ہمیں تو اس پر عمل درآمد چاہئے لیکن سب سے پہلے ان کی ہیڈکوارٹر ربوہ میں عمل ہونا چاہئے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: شکریہ مولانا صاحب' تشریف رکھیئے۔ اب ہم تحاریک التواء کو لیتے ہیں۔ جناب چودھری اصغر علی گجر صاحب' تشریف نہیں رکھتے۔ اطلاع بھی نہیں۔ ان کی تحریک التواء

disposed of f تصور ہوگی۔ جناب مولانا منظور احمد چنیوٹی' تحاریک التواء نمبر 2 اور 23 دونوں ایک ہی طرح کی ہیں ۔ یہ مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب اور جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہیں اور مولانا صاحب اس کو پیش کریں گے۔

لاہور میں جمعیت اہل حدیث کے جلسہ میں بم کے دھماکے کے ملزمان کو گرفتار کرنے میں حکومت کی ناکامی

مولانا منظور احمد چنیوٹی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 23 مارچ 1987ء کو لاہور میں جمعیت اہل حدیث کے ایک بڑے جلسہ عام کے دوران بم کا جو دھماکہ ہوا تھا اس کے نتیجے میں مولانا احسان الٰہی ظہیر جیسی عالمی اور عبقری شخصیت اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی سمیت نو بے گناہ لقمہ اجل بن گئیں۔ لاہور بم دھماکہ کے فوراً بعد حکومت نے اعلان کیا کہ ملزموں کی شناخت کر لی گئی ہے اور انہیں جلد گرفتار کر لیا جائے گا لیکن تادم تحریر حکومت کسی شناخت شدہ مجرم کو گرفتار نہیں کر سکی' گویا تخریب کار حکومت وقت سے زیادہ طاقتور ہیں جنہیں شناخت کے باوجود حکومت ہاتھ ڈالنے کی جرات نہیں رکھتی ۔ اسے موجودہ حکومت کی ناکامی کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے ۔ جن لوگوں پر قیامت صغریٰ گزر چکی ہے حکومت ان کے پس ماندگان کی اشک شوئی کے لئے کوئی عملی اقدام کرنے کے لئے صرف طفل تسلیوں کی پالیسی اپنائی ہوئی ہے جس سے ثابت ہو چکا ہے کہ حکومت عوام کے جان و مال کا تحفظ دینے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے ۔ حکومت کی اس غفلت شعاری پر جمعیت اہل حدیث کے کارکنوں نے احتجاجاً جلوس نکالے تو پولیس تشدد پر اتر آئی جیساکہ گوجرانوالہ کے جلوس کے شرکاء پر تشدد کے نتیجے میں دو نوجوان جان بحق ہوگئے جو بہت بڑا قومی المیہ ہے ' جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔

جناب سپیکر! پنجاب میں ہونے والے اس سانحہ عظیم کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرکے معزز اراکین کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے تاکہ عوام میں عدم تحفظ کا جو رجحان پیدا ہو رہا ہے اسے ایک بڑی تحریک کا روپ اختیار کرنے سے پہلے روکا جا سکے اور کسی قسم کی بدامنی پیدا نہ ہونے پائے ۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! آپ نے تحریک التواء پیش کر دی ہے ' اس پر آپ کے مختصر بیان کی مزید ضرورت نہیں' دوسری تحریک التواء جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ identical ہے۔ وہ پڑھی گئی تصور ہوگی۔ وہ 23 نمبر ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا۔ مختصر سا بیان تو ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں مولانا صاحب ' وہ مختصر بیان تحریک استحقاق پر ہوتا ہے ' تحریک التواء پر نہیں

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا۔ میری تحریک التوائے کار نفس مضمون کے اعتبار سے مولانا صاحب کی تحریک التوائے کار سے قدرے مختلف ہے ' اگر مجھے بھی پڑھنے کی اجازت دی جائے تو میرا مقصد واضح ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس میں کوئی خاص فرق نہیں ہے ' آپ کا کیا خیال ہے ؟ تھوڑا سا لفظوں کا ہیر پھیر ہو سکتا ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: کافی سارا فرق ہے۔

جناب سپیکر: کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: فرق تو کافی ہے۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: فرق تو ہے ' ویسے آپ کی مرضی ' میں سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ' جناب وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے؟

وزیر قانون: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے' جیسا کہ جناب کو علم ہے' یہ حالیہ واقعہ نہیں ہے اور اس پر بڑی تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔ واقعات کی روشنی میں' میں تو یہی عرض کر سکتا ہوں کہ جہاں تک حکومت کے فرائض کا تعلق ہے ' اگر ہم آپ کے سامنے پورے واقعات لائیں کہ اس میں کتنی تفتیش کی گئی' کتنے لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا اور اس میں

کتنی کوشش کی گئی تو یہ تو بہت لمبے چوڑے واقعات ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ اس مقدمے کی تفتیش کے بارے میں ہم نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور حال ہی میں اس مقدمے کی تفتیش سپیشل برانچ کے انسداد دہشت گردی سیل کی ایک ٹیم کے سپرد کی گئی ہے جس میں پولیس۔ Intelligence Bureau اور Army کے تجربہ کار افسر بھی شامل کئے گئے ہیں ۔ اب تک چار مشتبہ افراد سے پوچھ گچھ ہو چکی ہیں ۔ جن میں سے دو افراد انجینئرنگ یونیورسٹی میں ہونے والے دھماکے میں ملوث پائے گئے۔ ان کے چالان مرتب ہوئے ہیں۔ 87ء میں کل گیارہ واقعات ہوئے تھے جن میں سے ساتھ work out ہوئے جن میں سے کچھ کے تو چالان بھی عدالت میں ہو چکے ہیں اور باقی کچھ ابھی تک صوبہ سرحد کی پولیس کی تحویل میں ہیں ۔ ان پر کام ہو رہا ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر پہلے بڑی تفصیلی بحث ہو چکی ہے ۔ اب ایوان کو ملتوی کرکے پھر اس کو دہرانا میں سمجھتا ہوں کہ ہر کسی طور پر مناسب نہیں ہے اور نہ ہی اس کی زد میں آتا ہے ۔ حکومت اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے ۔ لیکن جیساکہ مولانا صاحب بھی اور ہم سب جانتے ہیں کہ ایسے واقعات کتنے مشکل ہوتے ہیں کچھ دھماکہ خیزمواد کے سلسلے میں جو لوگ پکڑے گئے ہیں ' وہ trace out بھی ہوئے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ اس بارے میں حتی الوسع کوشش کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک ہم حتمی طور پر نہیں بتا سکتے کہ ان تمام کوششوں کے باوجود اس کا نتیجہ کیا نکلے گا' تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اپنی طرف سے حکومت پوری کوشش کر رہی ہے' اور کوشش جاری رہے گی۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس جو اعلیٰ ترین ماہرین ہیں ' وہ بھی ہم نے اس پر لگائے ہیں کہ اس کی تفتیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام باتوں کی موجودگی میں مولانا صاحب اس کو پریس نہیں کریں گے کہ دوبارہ ملتوی کرکے اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: جناب مولانا صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں' آپ پریس نہیں کرتے؟

میاں منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اخبارات سے پتا چلا کہ جتنے دھماکے اس کے بعد ہوئے ' ان کے مجرم تو پکڑے گئے ' پہلے ایک خبر میں ملتان سے بیان آیا تھا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے مجرم بھی پکڑے گئے ہیں ۔ دوسرے روز اس کی تردید آگئی۔ یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ باقی دھماکوں کے مجرم تو پکڑے جائیں اور اس دھماکے کے مجرموں کا ابھی تک پتا نہ چلے اور یہ پکڑے نہ جائیں۔ اس پر طرح طرح کی بدگمانیاں پھیلائی جا رہی ہیں' پیدا ہو رہی ہیں اور ملک کے

اندر بہت بڑی بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ جمعیت اہل حدیث ہر روز گرفتاریاں دے رہی ہے۔ تحریک چلا رہی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اتنا نازک ہے اور اتنا اہم ہے کہ اس پر حکومت کو سب سے پہلے ' فوری توجہ دینی چاہئے تھی۔ اس کے بعد کے جو دھماکے ہوئے ہیں' ان کے مجرم پکڑے گئے ہیں اور اس واقعہ کے مجرم اب تک نہیں پکڑے گئے منظرعام پر نہیں لائے گئے آخر اس کی وجہ کیا ہے ؟ وہ تو معلوم ہونی چاہئے ! دوسرے دھماکے جو اس کے بعد ہوئے ' مثلاً۔ راولپنڈی کا دھماکہ ' اس کے مجرم تو پکڑ لئے گئے ' بادامی باغ میں دھماکہ ہوا ' وہ پکڑے گئے اور بھی پکڑے گئے اور یہ پہلا دھماکہ ہوا ' اتنا سخت ہوا جس میں اتنا بڑا جانی اور عظیم قومی نقصان ہوا ہے ' اس کے محرکات کا پتا نہیں چلتا' اس کے مجرموں کا پتا نہیں چلتا۔ ایک دفعہ خبر آتی ہے' پکڑے گئے ہیں ' پھر اس کی تردید ہو جاتی ہے۔ اس سے طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں اور عدم تحفظ پیدا ہو رہا ہے۔ لوگوں کی جانوں کا بالکل تحفظ نہیں رہا۔ اس لئے اس بارے میں فوری طور پر کوئی یقین دہانی ہونی چاہئے۔ اس کا کوئی پتا چلنا چاہئے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب یقین دھانی چاہتے ہیں۔

وزیر قانون: اس قسم کی مولانا صاحب کو یہ یقین دھانی نہیں دی جاسکتی کہ ان کے ذہن میں کوئی شبہ پیدا نہ ہو اور نہ ہی یہ یقین دھانی دی جا سکتی ہے کہ کسی کے ذھن میں کیا باتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ہم تو حکومت کی طرف سے یہ یقین دھانی کرا سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی سستی نہیں ہو رہی اور یہ بات بھی اپنی جگہ پر مسلمہ ہے کہ بیشک یہ بڑی شدید نوعیت کا کیس تھا جس میں کافی جانی نقصان ہوا اس سے حکومت پوری طرح آگا ہے اور اس حد تک اس کیس میں پوری کوشش کی گئی ہے اور یہ بات معمولی نہیں ہے کہ مجرم سرحد پار رہتے ہوں تو اب وہاں تک کیسے رسائی کی جائے اور وہاں کیسے پہنچا جائے۔ حکومت کی تمام تر کوششوں کے باوجود رسائی نہیں ہو سکی لیکن جناب والا آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے اپنے طور پر یہ check post اور patroling کا انتظام کیا ہوا ہے کہ ان واقعات کو کسی طرح چیک کیا جائے اور اس قسم کے واقعات بار بار رونما نہ ہوں اور اس کو حتی الوسع کنٹرول میں رکھا جائے۔ لیکن جس نوعیت کے یہ واقعات ہیں اور جس طرح کارروائی ہوتی ہے ایک آزاد ملک میں ایسے واقعات اگر ہوتے ہیں تو حکومت اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے۔ لیکن اس ضمن میں مزید یقین دھانی وہ چاہیں تو وہ تو نہیں ہو سکتی یقین دھانی تو یہی ہو سکتی ہے کہ حتی الوسیع

کوشش ہوگی اور میں یہ بھی بتاتا جاؤں کہ یہ حالیہ واقعہ تو نہیں ہے کہ ہم اس کو بار بار زیر بحث لائیں اور یہ بات ان کو پہلے بتائی جا چکی ہے کہ اس بارے میں کیا کیا کوشش ہوئی ہیں اور کئی ایسی کوششیں ہیں جو ہم اس بحث میں سامنے لانا بھی چاہتے اگر ہم لانا بھی چاہیں تو ان کوششوں سے نہ تو ہمیں اور نہ ہی مولانا صاحب کو فائدہ پہنچے گا۔ بلکہ ان افراد کو پہنچے گا کہ ہم کس حد تک کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے زیادہ باتیں ظاہر نہیں کی جا سکتیں۔ حکومت اپنے طور پر اس چیز سے آگاہ ہے اور پوری پوری کوشش کر رہی ہے اور اس ضمن میں Cells Experts بھی بنائے گئے ہیں اور ان سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے تاکہ ان کا پتا لگایا جا سکے۔

جناب سپیکر: وہ یہی یقین دھانی چاہتے تھے۔

وزیر قانون: وہ ہم کرا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جنجوعہ صاحب آپ بھی مولانا صاحب کی طرح پریس نہیں کرتے ہیں' تحریک التوائے کار نمبر 3 یہ چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے یہ بھی Disposed تصور ہوگی۔ نمبر 4 بھی نمبٹائی گئی تصور ہوگی۔ نمبر 5 ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہے۔

کالا باغ ڈیم کی تعمیر میں حکومت کی ناکامی

جناب ریاض حشمت جنجوعہ: میں تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم جس کی تعمیر کے منصوبے کی ابتدائی تیاریاں اور بعض دیگر تکنیکی مراحل طے کرنے پر قومی خزانہ سے کروڑوں روپے خرچ ہو چکے تھے اور گزشتہ کئی سالوں سے توانائی کے حصول کا سب سے بڑا منصوبہ معرض التواء میں چلا آرہا تھا۔ حال ہی میں اس عظیم پراجیکٹ سے منسلک دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں اور بے رحمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملازمین کی وسیع پیمانے پر چھانٹی کر دی گئی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وفاقی حکومت صوبہ سرحد و صوبہ سندھ کی مسلم لیگی حکومتوں اور مختلف علاقائیت پرست سیاستدانوں کی طرف سے تشدد کا راستہ اختیار کرنے کی دھمکیوں سے مرعوب ہو گئی ہے اور اندرون ملک توانائی کا شدید بحران ہونے کے باوجود بھی اس طویل المعیاد منصوبے کی تکمیل سے باز آچکی ہے جس کے نتیجے میں یہ منصوبہ سرد خانہ کی نذر ہو چکا ہے اور بعض اطلاعات کے

مطابق بھاشا ڈیم کے منصوبے پر ابتدائی تیکنیکی کام کے آغاز کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

سرزمین پنجاب پر تجویز کئے گئے اس واحد ڈیم کی تعمیر کے معاملہ کو جس طرح واپڈا کی فائلوں میں دفن کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکمران جماعت میں ڈسپلن کا فقدان ہے اور صوبائی عصبیت کا پرچار کرنے والوں کی دھمکیاں سن کر بلیک میل ہو گئی ہے حکومت اس منصوبے کو تمام فریقوں کے لئے قابل قبول بنانے میں بری طرح ناکام ہوگئی ہے اگر حکومت دانشمندی کا مظاہرہ کرتی تو اس ڈیم کے ڈیزائن میں تبدیلی کرکے دیگر صوبوں کے خدشات کا ازالہ کیا جا سکتا تھا' مگر وفاقی حکومت نے ایسی کوئی سنجیدہ کوشش کرنے کی بجائے گومگو اور نیم دروں نیم بروں کی پالیسی اختیار کئے رکھی' جس کی بدولت توانائی کے بحران میں آئے روز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ گلیاں اور بازار اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ زرعی ٹیوب ویل اکثر بند پڑے رہتے ہیں اور اربوں روپے سالانہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ اس تشویشناک اور افسوسناک صورت حال پر پنجاب کے عوام اضطراب اور اشتعال کا شکار ہیں اور عین ممکن ہے کہ احساس محرومی کے خلاف صوبہ میں انتشار اور امن عامہ میں خلش رونما ہو' لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک التوائے کار کی زبردست قومی صوبائی اور عوامی اہمیت عامہ کے پیش نظر اس پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر آبپاشی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار نصراللہ دریشک): جناب سپیکر' جہاں تک کالا باغ ڈیم کے مسئلہ کا تعلق ہے اگرچہ اس اسمبلی میں اس پر بحث کی جاتی ہے لیکن اصل میں یہ ایک قومی منصوبہ ہے اور واپڈا کے تحت تعمیر ہونا ہے اور اس پر مشترکہ مفادات کی کونسل کی میٹنگ اگلے ہفتے ہونی ہے تاکہ کالاباغ ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ ہو سکے۔ کل کے اخبار پاکستان ٹائمز کی ہیڈلائن آپ نے دیکھی ہوگی۔ اس میں یہی ہے کہ جب تک Council of common interest اس پر فیصلہ نہ کرے۔ اس وقت تک کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا مسئلہ کھٹائی میں رہے گا۔ میں اس ہاؤس کو اور اپنے دوست جنجوعہ صاحب کو آپکی وساطت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس مسئلہ سے پوری طرح آگاہ ہے اور پوری کوشش کر رہی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کالا باغ ڈیم ایک قومی مسئلہ ہے یہ کوئی صوبائی مسئلہ نہیں ہے اور اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہر شخص کی اہم ذمہ داری میں شامل ہوتا ہے۔ جہاں تک میرے دوست نے کہا کہ کالاباغ ڈیم کو چھوڑ کر بھاشا ڈیم کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے تو یہ بات اس لئے

صحیح نہیں ہے کہ بھاشا ڈیم کا سلسلہ 8 سال کی طویل research کے بعد ہی ہو سکتا ہے ۔ اس سے پہلے نہیں ہو سکتا اور اس کی research پر پیسے خرچ کئے جا رہے ہیں اور اس کی تعمیر کا منصوبہ 1996ء کے بعد ہی تیار کیا جائے گا اور پھر وہ مشترکہ مفادات کی کونسل میں پیش ہوگا۔ تب بھاشا ڈیم کی تعمیر ہو سکے گی اور یہ ایک حقیقت ہے کہ کالاباغ ڈیم پر سو کروڑ روپے سے زائد خرچ ہو چکا ہے ۔ یہ اس کی تحقیق پر ڈیم سائیٹ پر اور ہمارے نندی پوری میں Model Studies Center پر خرچ ہو چکا ہے اور یہ منصوبہ بالکل تیار ہے ' صرف اس کی منظوری درکار ہے ۔ میں اپنے بھائیوں سے یہ کہوں گا کہ اگر اس مسئلہ پر ہم نے صوبائی سطح پر بحث کی تو شاید پھر ایک سیاسی مسئلہ بن جائے اور یہ ایک سیاسی مسئلے کی حیثیت سے پھر کھٹائی میں پڑ سکتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اپنے دوستوں کو یہ استدعا کروں گا کہ اس مسئلے پر صوبائی اسمبلی میں بحث نہ کی جائے اور میں یقین دھانی دلاتا ہوں کہ حکومت پنجاب اس مسئلے سے پوری طرح آگاہ ہے اور ہم نے وفاقی حکومت کے ساتھ اس مسئلے کو اٹھایا ہے آپ روزانہ اخبارات میں پڑھتے ہیں ' آپ بیانات بھی پڑھتے ہیں اور انشاء اللہ یہ امید ہے کہ ہماری مشترکہ مفادات کی کونسل کی میٹنگ اگلے ہفتے ہوگی اور اس پر انشاء اللہ ضرور کوئی نہ کوئی فیصلہ ہوگا۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو صوبائی سطح پر مت اٹھائے تاکہ یہ ایک مرتبہ پھر سیاسی بلیک میل کا شکار نہ ہو جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب وزیر آبپاشی صاحب نے جنجوعہ صاحب کو ہی تجویز پیش کی ہے کہ اس کو صوبائی سطح پر نہ اٹھایا جائے ۔ تو جناب جنجوعہ صاحب ! آپ کیا راشاد فرماتے ہیں ؟ کیا آپ اس کو پریس کرتے ہیں ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر ! جہاں تک کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا مسئلہ ہے ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ وفاقی حکومت کے زیر غور توانائی کی پیداوار کا ایک عظیم منصوبہ ہے اور ہر شخص اس بات سے بھی باخبر ہے کہ یہ توانائی کو پیدا کرنے کا ایک واحد ڈیم ہے جو پنجاب کی سرزمین پر تعمیر ہو رہا ہے ۔ گو اس سے توانائی کی جو پیداوار حاصل ہوگی ----

وزیر آبپاشی و برقی قوت: جناب والا ! اس ڈیم کی ضرورت اور اس کی افادیت کے سلسلہ میں میں آپ سے بالکل اختلاف نہیں رکھتا ۔ کیونکہ '

It is the most important energy producing project for Pakistan

میں یہاں تک آپ سے کلیتاً" اتفاق کرتا ہوں ۔

I also agree that without Kalabagh Project, the question of energy cannot be solved. We are fully aware of the importance of the Kalabagh Project and we are trying our level best at Federal level. We cannot take it up as provincial level.

The moment we take it up provincial level, it will become a provincial matter it becomes a provincial matter, political polarization will take place as had happened during the last so many years. I do not want that it become a provincial matter and political polarization takes place. It has to be taken up at the Federal level. Therefore, I request that it should not be taken up here. However, it is up to the house to discuss the matter or not. In view of the above, it does not become a matter of provincial blackmail.

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! جیساکہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ وہ اس منصوبے کی افادیت اور اہمیت سے بھی باخبر ہیں اور یہ بات بھی غالباً ان کے علم میں ہو گی کہ اس منصوبہ پر کام بند کر دیا گیا ہے۔ دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں اور ملازمین کی چھانٹی کر دی گئی ہے اور اس کے باوجود بھی ان کو یہ توقع ہے کہ وہ مشترکہ مفادات کی کونسل میں جا کر کالا باغ ڈیم کے سلسلہ میں پنجاب کے مقدموں کو پوری جرات کے ساتھ لڑ سکیں گے میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک بار پہلے بھی انہوں نے اس ایوان میں یہ کہا تھا کہ میں مشترکہ مفادات کی کونسل میں پنجاب کے لئے پانی لینے جا رہا ہوں لیکن ان کو پانی کی ایک بوند تک وہاں سے نہیں ملی تھی۔ جناب سپیکر! پنجاب کو صرف حب الوطنی کے نام پر' بڑا صوبہ ہونے کے نام پر خاموش کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وقت اتفاق کی بات ہے کہ چاروں صوبوں میں مسلم لیگ کی حکومتیں ہیں۔ صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد کی مسلم لیگی حکومتیں بھی مرکزی حکومت پر پوری قوت کے ساتھ یہ دباؤ ڈال رہی ہیں کہ کالا باغ منصوبے کو ترک کر دیا جائے۔ جب دوسرے صوبوں کی مسلم لیگی حکومتیں مسلم لیگ کے ڈسپلن کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مرکزی حکومت کی پالیسی کے خلاف اپنی پوری قوت استعمال کر رہی ہیں تو پھر حکومت پنجاب کو چاہئے کہ وہ مرکزی حکومت کی پالیسی کے مطابق مرکزی حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر اپنی پوری قوت استعمال کرے۔ جناب سپیکر! ہمیں جناب وزیر آبپاشی کے فہم و ادراک پر قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے۔ انہوں نے میری تحریک التوائے کار پر اس انداز میں انگریزی میں بات کی ہے کہ پیچھے سے ان کی پارٹی کے ارکان مجھ سے یہ پوچھ رہے تھے کہ وزیر موصوف کیا کہہ رہے ہیں۔ جناب والا! وزیر موصوف کو چاہئے کہ اگر وہ کالا باغ ڈیم کے منصوبے کو

پاکستان کی معیشت کے لئے' پاکستان کے تمام صوبوں کی معیشت کے لئے اور پنجاب کی معیشت کے لئے ناگزیر سمجھتے ہیں تو پھر ان کو پاکستان کے سب سے بڑے صوبائی فورم پر پوری ذمہ داری کے ساتھ اس فورم کو اعتماد میں لیکر کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر بات کرنی چاہئے ۔ اور جناب سپیکر! کالا باغ ڈیم کا معاملہ صرف پنجاب کا نہیں بلکہ اس سے تمام صوبوں کے مفادات وابستہ ہیں ۔ کیونکہ پاکستان کے تمام صوبے کا ایک معاشی اکائی کے ساتھ منسلک ہیں اور اس معاشی اکائی کا نام پاکستان ہے ۔ اگر پاکستان خوشحال ہے تو پاکستان کے تمام صوبے بھی خوشحال ہیں ۔ جناب سپیکر! یہ صوبائی عصبیت کا معاملہ نہیں ہے ۔ یہ حقوق طلب کرنے کا معاملہ ہے ۔ ہم اہل پنجاب کے نمائندہ ہیں تو پھر ہمیں پوری جرات کے ساتھ ' پوری قوت کے ساتھ اور پورے وقار کے ساتھ پنجاب کے حقوق طلب کرنے چاہئیں ۔

جناب محمد صدیق انصاری: پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب جنجوعہ صاحب سے یہ پوچھونگا کہ آیا یہ Short Statement دے رہے ہیں ' تقریر فرما رہے ہیں یا کوئی جواب دے رہے ہیں ؟

جناب سپیکر: یہ نہ تو Short Statement ہے اس لئے کہ تحریک التوا پر کوئی Short Statement نہیں ہوتی ۔ یہ جناب وزیر آبپاشی کے ارشادات کا غالباً جواب دے رہے ہیں ۔ تو میرے خیال میں' جواب آگیا ہے ۔ اب سردار صاحب کیا ارشاد فرمانا چاہتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت: جناب والا! آپ کی اجازت سے یہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے اس تحریک التوا کو Admit کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب سپیکر: تو اس پر بحث ہو جانے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت: جناب والا ! یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو اس فورم پر اگر زیر بحث آ جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور انشاء اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کالا باغ ڈیم کو اس فورم پر زیر بحث لاکر کوئی نہ کوئی ایسی تجویز پیش کریں گے جس سے ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے بات چیت کرنے میں آسانی ہو گی اگر آپ اسے منظور کرنا چاہتے ہیں تو میں اس کی مخالفت نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: شکریہ سردار صاحب ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

"کہ ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم جس کی تعمیر کے منصوبے کی ابتدائی تیاریاں اور بعض دیگر تکنیکی مراحل طے کرنے پر قومی خزانے سے کروڑوں روپے خرچ ہو چکے تھے اور گزشتہ کئی سالوں سے توانائی کے حصول کا سب سے بڑا منصوبہ معرض التواء میں چلا آ رہا تھا ۔ حال ہی میں اس عظیم پراجیکٹ سے منسلک دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں اور بے رحمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملازمین کی وسیع پیمانے پر چھانٹی کر دی گئی ہے جو اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ وفاقی حکومت صوبہ سرحد و صوبہ سندھ کی مسلم لیگی حکومتوں اور مختلف علاقائیت پرست سیاستدانوں کی طرف سے تشدد کا راستہ اختیار کرنے کی دھمکیوں سے مرعوب ہو گئی ہے اور انہوں نے اندرون ملک توانائی کا شدید بحران ہونے کے باوجود بھی اس طویل المیعاد منصوبے کی تکمیل سے باز آ چکی ہے جس کے نتیجہ میں یہ منصوبہ سرد خانہ کی نظر ہو چکا ہے اور بعض اطلاعات کے مطابق بھاشا ڈیم کے منصوبے پر ابتدائی تکنیکی کام کے آغاز کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔

سرزمین پنجاب پر تجویز کئے گئے اس واحد ڈیم کی تعمیر کے معاملہ کو جس طرح واپڈا کی فائلوں میں دفن کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکمران جماعت میں ڈسپلن کا فقدان ہے اور وہ عصبیت کا پرچار کرنے والوں کی دھمکیاں سن کر بلیک میل ہو گئی ہے ۔ حکومت اس منصوبے کو تمام فریقوں کے لئے قابل قبول بنانے میں بری طرح ناکام ہوئی ہے' اگر حکومت دانشمندی کا مظاہرہ کرتی تو اس ڈیم کے ڈیزائن میں تبدیلی کر کے دیگر صوبوں کے خدشات کا ازالہ کیا جا سکتا تھا ۔ مگر وفاقی حکومت نے ایسی کوئی سنجیدہ کوشش کرنے کی بجائے گو مگو اور نیم دروں نیم بیروں کی پالیسی اختیار کئے رکھی جس کی بدولت توانائی کے بحران میں آئے دن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے ۔ گلیاں اور بازار اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ زرعی ٹیوب ویل اکثر بند رہتے ہیں اور اربوں روپے سالانہ کا نقصان ہو رہا ہے ۔ اس تشویش ناک اور افسوس ناک صورت حال پر پنجاب کے عوام اضطراب اور اشتعال کا شکار ہیں اور عین ممکن ہے کہ احساس محرومی کے خلاف صوبہ میں انتشار اور امن عامہ میں خلل رونما ہو ۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک التوائے کار کی زبردست قومی' صوبائی اور عوامی اہمیت عامہ کے پیش نظر اس پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی معمول کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے "۔

تو اس کیلئے ایوان کی طرف سے اجازت ہے کہ اس پر باقاعدہ ڈسکشن کی جائے ۔ اس کو Admit کیا جاتا ہے اور اس پر باقاعدہ Discussion کیلئے کونسا وقت مقرر کیا جائے ۔ (وزیر قانون سے مخاطب ہو کر) آپ اس کیلئے کونسا وقت مقرر کرنا پسند کریں گے ۔

وزیر قانون: اسے آپ Next working day میں رکھ دیں۔

جناب سپیکر: اس کیلئے میرے خیال میں کوئی Time limit ہے؟ ٹھیک ہے کہ اس کیلئے دو گھنٹے ہیں لیکن اس کیلئے یہ بھی time limit ہے کہ کس وقت تک یہ ہونا چاہئے۔ جس وقت یہ laid ہو اس کے کتنے روز کے اندر ہونا چاہئے۔ جس وقت یہ Time limit ہے۔

وزیر آبپاشی: جناب والا! یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اور میں استدعا کروں گا کہ معزز ممبر اس کو پوری طرح Study کر کے اور پڑھ کر آئیں۔

جناب سپیکر: قانونی طور پر تین دن کے اندر اس پر بحث ہونا ضروری ہے تو میرے خیال میں کل جمعہ' ہفتہ اور اتوار کو تیسرا دن ہوگا تو اتوار کو اس پر Discussion ہو سکتی ہے۔ تو اتوار کو بعد دوپہر کا اجلاس ہو گا....

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور اس روز کوئی اہم مسئلہ بھی نہیں ہے کہ حکمت عملی کے اصولوں پر بحث ہونا ہے تو تحاریک استحقاق کے فوری بعد اسے Take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: کیا تحاریک استحقاق کے بعد؟

میاں محمد افضل حیات: نہیں جناب والا! اسے تحاریک التوائے کار کے فوری بعد لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: تو اس پر میرے خیال میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کہ اتوار کو تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کے بعد اس کو لے لیا جائے۔ اور اس کیلئے دو گھنٹے مخصوص کئے جاتے ہیں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

MINISTER FOR LAW : Sir, I beg to lay on the Table of the House : "the Punjab Local government (Second Amendment Ordinance, 1987."

Mr SPEAKER : The Punjab Local government (Second Amendment Ordinance, 1987" has been laid.

It is further referred to the Standing Committee for law and parliamentary affairs for report by 18th of January, 1988

تو اب اجلاس اتوار چار بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ یہ آپ کی سہولت کیلئے ہے آپ اتوار چار بجے بروقت آئے گا۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی 17جنوری 1988ء اتوار چار بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

اتوار، ۱۷ جنوری، ۱۹۸۸ء

(یک شنبہ، ۲۶ جمادی الاول، ۱۴۰۸ھ)

جلد ۱۲ --- شمارہ ۲

سرکاری رپورٹ

مندرجات

اتوار، ۱۷ جنوری، ۱۹۸۸ء	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	۳۹
ہیڈ رسول کے قریب بس کے المناک حادثہ میں ہلاک ہونے والوں اور دیگر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت	۴۰
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۴۱
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	۸۱
غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۱۱۲

مسئلہ استحقاقات:

(i) پنجاب کے بلدیاتی اداروں کے انتخاب میں خفیہ رائے شماری کی بجائے ہاتھ کھڑے کرنے کا طریق کار ۱۱۷

(جاری) .....

.....(جاری) صفحہ نمبر

(ii) زرعی انکم ٹیکس کے بارے میں وزیر زراعت پنجاب کی غلط بیانی ۱۱۹

تحاریک التوائے کار

(i) راولپنڈی میں بم کا دھماکہ ۱۲۶

(ii) پنجاب میں تعمیراتی محکمہ جات ختم کر کے تعمیراتی کام نجی مشاورتی فرموں کے ذریعے کروانے کا فیصلہ ۱۳۵

(iii) حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد کی رپورٹ بابت ۱۹۸۶ء پر بحث ۱۳۸

تتمہ اول: تفصیل گوشوارہ (الف) بابت سوال نمبر ۱۲۰۹ ۱۴۲

تتمہ دوم: تفصیل گوشوارہ (ب) بابت سوال نمبر ۲۰۸۴ ۱۶۸

تتمہ سوم: انکوائری رپورٹ (الف) بابت سوال نمبر ۲۹۸۶ ۲۳۴

تتمہ چہارم: انکوائری رپورٹ (ب) بابت سوال نمبر ۲۹۸۶ ۲۳۷

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا بارھواں اجلاس

اتوار' 17 جنوری' 1988
(یک شنبہ 26 جمادی الاول 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 4.30 شام منعقد ہوا۔ جناب سپیکر' میاں منظور احمد وٹو' کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری ظہور احمد ایوبی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ
اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ
النُّشُوْرُ ○ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ
السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ○

پ ۲۲ سورہ فاطر آیت ۹'۱۰'

وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا جو بادل پیدا کرتی ہیں۔ پھر ہم اسے کسی خشک شہر کی طرف روانہ کرتے ہیں جس سے ہم ویران زمین کو دوبارہ زندگی عطا فرماتے ہیں۔ ایسے ہی حشر میں دوبارہ زندگی ملے گی۔

جو شخص عزت کا متلاشی ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ عزت سبھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک کاموں کو بلند فرماتا ہے اور جو برے داؤ کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا فریب برباد ہو گا۔ (وما علینا البلاغ)

ہیڈ رسول کے قریب بس کے المناک حادثہ میں ہلاک ہونے والوں اور دیگر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر' میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ہیڈ رسول کے قریب بس کے ایک المناک حادثے میں تیس کے قریب انسان لقمہ اجل بنے ہیں ان کی روحوں کی تسکین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب سپیکر! میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ ہمارے ایک معزز ممبر چودھری لیاقت علی کی والدہ فوت ہو گئی ہیں' ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔ اور ہمارے دو ممبر تھے' ایک ممبر صاحبہ اور ایک ممبر صاحب' دونوں کے والد چودھری ڈاکٹر نصر اللہ صاحب سرگودھا میں فوت ہو گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔ وہ ہمارے معزز ممبر ہیں۔

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کی جائے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ میں فلسطینی مسلمانوں کے نماز جمعہ کے اجتماعوں پر اسرائیلی فوج کے حملے' فائرنگ اور آنسو گیس کے اندھا دھند استعمال کے خلاف اور آزادی کی جدوجہد میں مصروف فلسطینی مجاہدوں کے ساتھ اظہار یک جہتی کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت بخشی جائے۔

جناب سپیکر: یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر بھی پیش کر سکتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! معاملہ کی سنگینی کے پیش نظر مسلمانوں کا فلسطینی مجاہدوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے گذشتہ جمعہ کے روز اندھا دھند فائرنگ کی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کب کی بات ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! یہ جمعہ کے روز کی بات ہے اور یہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے وقت فائرنگ ہوئی آنسو گیس استعمال کی گئی ہے جس میں دو مسلمان شہید ہوئے اور

سینکڑوں زخمی ہوئے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب کا کیا خیال ہے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! اس کے لئے باقاعدہ قرارداد پیش کی جائے اور اس پر پرائیویٹ ممبرز ڈے پر اظہار خیال بھی کیا جائے اور نہ صرف قرارداد پیش کی جائے بلکہ ممبران کا اس پر اظہار خیال بھی ہو جائے۔ اور یہ طریقہ کار زیادہ بہتر ہو گا اس میں ممبران کا اظہار خیال بھی ہو جائے گا۔ اور ان کے جذبات کا اظہار بھی ہو جائے گا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: مجھے وزیر قانون کی تجویز سے اتفاق ہے۔

جناب سپیکر: جنجوعہ صاحب یہ مناسب بات ہے۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ریگل سینما فیصل آباد کی حدود میں ناجائز تجاوزات

☆ **291۔ چودھری صفدر علی ڈیال** کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مورخہ 29 جولائی 1985ء کو ڈپٹی سیکرٹری (ایس اینڈ آر) بورڈ آف ریونیو پنجاب نے ڈپٹی کمشنر فیصل آباد کو تحریر کیا ہے۔ کہ عطا محمد وغیرہ سے ریگل سینما فیصل آباد کا قبضہ فوری طور پر حاصل کر لیا جاوے اور رپورٹ دی جائے کیونکہ کلیم کمشنر چودھری منظور حسین نے 12 ستمبر 1984ء کو عطا محمد وغیرہ کا کلیم منسوخ کر دیا تھا اور جائیداد (ریگل سینما) ضبط کرنے کا حکم دیا تھا۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ریگل سینما کے حق دار غلام بخش کے نام سے منسوخی کے بعد اب صرف محمد دراز خان کے وارث سکندر حیات وغیرہ ہیں۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ عطا محمد وغیرہ نے ریگل سینما کی حدود کے اندر بہت سے لوگوں سے پگڑی اور کرایہ وصول کر کے ناجائز قبضہ کرا دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے ریگل سینما کا قبضہ لیتے وقت ان ناجائز قابضین لوگوں سے سینما حدود خالی کرائی ہے۔

(د) جن لوگوں نے سینما حدود کے اندر کھوکھے ناجائز طور پر تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ انکے نام کیا ہیں۔ اور یہ کھوکھے کتنے عرصہ سے تعمیر کر رکھے ہیں۔

(ھ) مذکورہ عطا محمد وغیرہ کے ذمہ ریگل سینما کی لائسنس فیس اور دیگر سرکاری کتنے بقایا جات ہیں۔
(و) ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے عطا محمد وغیرہ سے کس تاریخ کو مذکورہ سینما کا قبضہ حاصل کیا ہے اور اگر مذکورہ سینما کے اندر سامان وغیرہ تھا تو اس کی کوئی فہرست تیار کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو اسکی تفصیل بتائی جائے ؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی) (الف) درست ہے۔
(ب) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ بموجب حکم سیٹلمنٹ کمشنر انڈسٹریز پنجاب مورخہ 86-9-25 بمطابق راضی نامہ مابین فریقین مقدمہ (عظیم بخش و دیوان عمر دراز خان) حکم عدالت عالیہ مورخہ 86-6-7 ریگل سینما فیصل آباد کے 53 × حصص وارثان عظیم بخش اور 47 × حصص سکندر حیات وغیرہ وارثان دیوان عمر دراز خان کو منتقل ہوئے۔
(ج) جہاں تک عطا محمد وغیرہ کے پگڑی حاصل کرنے کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں کوئی ٹھوس ثبوت دستیاب نہ ہے۔ البتہ اس وقت سے بعض کھوکھا جات ریگل سینما میں موجود تھے۔ بورڈ آف ریونیو پنجاب کی ہدایات کے مطابق ریگل سینما فیصل آباد کو مورخہ 85-6-16 کو سربمہر کر دیا گیا۔ گو کہ یہ پہلے سے ہی بمطابق حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیصل آباد سربمہر تھا۔ اور کارپوریشن مجسٹریٹ و علاقہ مجسٹریٹ صاحبان کی موجودگی میں ریونیو سٹاف نے تمام ناجائز کھوکھا جات اٹھوا دیئے تھے۔ لیکن ازاں بعد حکومت کے ہدایات کے تحت ان کھوکھا جات کو حسب سابق مورخہ 86-4-31 کو بحال کر دیا گیا۔ تاہم بعض حصہ داران کی درخواست پر ان کھوکھا جات کو اٹھوائے جانے کا معاملہ عدالت عالیہ میں زیر غور ہے۔ اور آئندہ تاریخ 88-1-24 مقرر ہے۔
(د) دفتر ڈپٹی کمشنر فیصل آباد کی جانب سے فراہم کردہ اطلاع کے مطابق ان افراد کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ منیر احمد ولد رمیض احمد
2۔ محمد بشیر ولد کریم بخش
3۔ رحمت علی ولد جھنڈا
4۔ منیر احمد ولد محمد حسین
5۔ پرویز احمد ولد محمد دین
6۔ فقیر حسین ولد ولی محمد

7۔ حاجی رحمت علی فوٹوگرافر

8۔ شیر احمد ولد غلام محمد

9۔ محمد حنیف ولد عبدالرشید

جہاں تک ان کھوکھوں کی تعمیر کئے جانے کے عرصہ کا تعلق ہے اس کا جواب جزو (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(ہ) اعلیٰ عدالتوں کے احکامات کی روشنی میں محاملہ عدالت ADC(G) فیصل آباد میں تصفیہ طلب ہے۔

(و) جیسے کہ جواب جزو (ج) میں بیان کیا جا چکا ہے کہ عطا محمد وغیرہ سے قبضہ مورخہ 85-6-16 کو حاصل کر لیا گیا تھا۔ اور چونکہ ریگل سینما پہلے سے ہی سربمہر تھا۔ اس لئے فہرست سامان تیار نہ کی جا سکی۔ تاہم اسی حالت میں پھر سربمہر کر دیا گیا۔

محکمہ مال کے اہلکاران کے سکیل

☆ 1049۔ چودھری مشتاق حسین: کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں اس وقت محکمہ مال کے پٹواری قانون گو اور گرداور کی تنخواہوں کا سکیل کیا ہے؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی): محکمہ مال پنجاب میں پٹواری' قانون گو ر گرداور کی تنخواہ کا موجودہ سکیل مندرجہ ذیل ہے۔

پٹواری بنیادی سکیل نمبر 5 (1200 ۔ 25 ۔ 700)

قانون گو ر گرداور بنیادی سکیل نمبر 9 (1590 ۔ 38 ۔ 830)

مالگزاری کے نادہندگان سے وصولی نہ کر سکنے والے ریونیو افسران کیخلاف کارروائی کی تفصیل

☆ 1609۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ: کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) 30 جون 1985ء تک صوبہ میں مالگزاری کی متفرق مدات کے تحت بقایا جات کی تفصیل، کیا ہے۔

(ب) دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کے باقی داروں کے نام اور کوائف کیا ہیں اور ان کی ضلع

وار تعداد کیا ہے۔

(ج) نادہندگان سے وصولی نہ کر سکنے کے ذمہ دار ریونیو افسروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے کارروائی کی تفصیل کیا ہے ؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی)

(الف) 30 جون 1985ء تک صوبہ میں مالگزاری کی متفرق مدات کے تحت بقایا جات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مال مستقل و غیر مستقل =	1,10,08,145
ترقی فنڈ =	83,59,792
مال متفرق =	2,66,74,369
آبیانہ =	25,21,88,365

(ب) دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کے باقیداروں کے نام اور کوائف اور ان کی ضلع وار تفصیل کیلئے ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ج) نادہندگان سے وصولی نہ کر سکنے کے ذمہ دار افسران کو ہر ماہ باقاعدہ ممبر (ریونیو) بورڈ آف ریونیو کی طرف سے انتباہ کیا جاتا ہے اور اچھی کارکردگی والے ریونیو افسران کو توصیفی خطوط جاری کئے جاتے ہیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب سپیکر! میں پہلے تو وزیر مال سے تصحیح چاہوں گا جواب میں مال مستقل و غیر مستقل لکھا ہوا ہے اور انہوں نے یہی پڑھا ہے کیا مال مستقل یا غیر مستقل ہے ؟۔

وزیر مال : جناب والا! یہ دو چیزیں ہیں۔ ایک تو Fixed Land Revenue ہے یہ انگریزی لفظ ہے اور ایک ہے Fluctuated Land Revenue یہ ہے مال مستقل و غیر مستقل۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے حکومت کو مال گزاری کے متفرق مدات کے تحت بقایا جات کی وصولی کے لئے کیا جائداد وغیرہ کی ضبطی کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو صوبہ میں مال گذاری کی مدات کے تحت 29,82,30,471 روپے کی رقم بقایا ہے اس کی وصولی کے لئے کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر مال : جناب والا! اس میں میں یہ عرض کروں گا کہ مال متفرق کے بارے میں میرے دوست

یہ کہہ رہے ہیں ۔ اس میں دو کروڑ اور 66 لاکھ وغیرہ کی رقم ہے۔ اس میں مختلف چیزیں آتی ہیں۔ ایک انتقالات کی فیس ہوتی ہے۔ اس کے بعد کاغذات کی فیس ہوتی ہے اور اسکے بعد تاوان وغیرہ بھی لگتے ہیں۔ وہ بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اور قانون کے مطابق انکے خلاف کارروائی ہوتی رہتی ہے۔ اور جہاں پر ہمیں ضرورت ہو وہاں پر ہم ایسے اقدامات بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان معاملات پر ہم غور کر رہے ہیں کہ ان کے سات سختی سے نمٹا جائے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! جو جواب جناب وزیر نے دیا ہے کیا جناب والا اس سے مطمئن ہیں؟

(تفصیل کے لئے تتمہ اول آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

جناب سپیکر: کیا آپ مطمئن ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! میں تو مطمئن نہیں ہوں۔ جناب سپیکر میں نے یہ سوال دریافت کیا ہے کہ حکومت کو مالگزاری ایکٹ کے تحت بقایا جات کی وصولی کے لئے کیا باقی داروں کی جائیداد کی ضبطی کے اختیارات ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو یہ متفرق مدات جن کا میں نے ٹوٹل کیا ہے یہ 298230471 روپے کی رقم باقی داروں کی طرف بقایا ہے اسکی وصولی کے لئے اب تک محکمہ مال نے کیا کاروائی کی ہے؟

وزیر مال: جناب والا! میں اپنے فاضل دوست کے لئے عرض کروں کہ قانون کے تحت ہمیں اختیارات ہیں لیکن اسکی مختلف Stages ہیں پہلے ہم ان کو نوٹس دیتے ہیں اگر وہ رقم جمع کرا دیں تو ٹھیک ہے نہیں تو ہم انکے وارنٹ نکالتے ہیں اگر وہ دے دیں تب بھی ٹھیک ہے وگرنہ ہم انکی گرفتاری کرتے ہیں اور انکو جیل بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی گر نہ دیں تو آخری مرحلہ پر ہم ان کی جائیداد کی قرقی کے احکامات جاری کرتے ہیں۔ آپ نے سوال صرف یہ کیا ہے کہ بقایا کتنا ہے؟ میں نے وہ بقایا آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اگر آج تک کئے گئے اقدامات مطلوب ہیں تو اس کے لئے fresh سوال ہونا چاہئے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! میرا جو ضمنی سوال ہے۔ وہ یہ ہے کہ دس ہزار یا اس سے زائد کے باقی داروں کے نام اور کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ میں ان سے یہ

سوال پوچھنا چاہوں گا کہ ایسے کتنے باقی دار ہیں جن کی طرف حکومت کا دس ہزار روپے سے زائد رقم واجب الادا ہے اور محکمہ مال نے قانون کے مطابق انکو نوٹس دیئے یا انکے وارنٹ یا انکی گرفتاری کے لئے تحرک کیا گیا ہے ؟

وزیر مال : جناب سپیکر ! میں آپ کی وساطت سے دوبارہ عرض کروں گا کہ میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا ہے کہ میں نے ضلع وار فہرست اسمبلی کے سامنے پیش کی ہے۔ وہاں سے دوست ان کو پڑھ سکتے ہیں کہ یہ کن کے خلاف ہے۔ اور routine کے تحت ان کے خلاف کارروائی ہوتی رہتی ہے۔ اور ہمارا Recovery کا معاملہ priority base پر ہوتا ہے اور اس کو ہم priority base پر لیتے ہیں۔ اگر انہوں نے یہ پوچھنا ہے کہ فلاں فلاں وقت کن کن کے خلاف action ہوا ہے تو اس کے لئے Fresh question ہونا چاہئے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا ....

جناب سپیکر: اگلا سوال ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب سپیکر ۔ اگلا سوال ۔ جناب والا ! یہ انتہائی اہم ضمنی سوال تھا جو میں کرنے والا تھا لیکن جیسے آپ فرماتے ہیں ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: بہت ضروری ہے ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جی ! بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: ارشاد فرمایئے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب والا ! میرا سوال یہ ہے انتیس کروڑ بیاسی لاکھ تیرہ ہزار چار سو اکتیس روپے کی یہ رقم بقایا ہے۔ اس کی وصولی کے لئے مستقل میں وزیر موصوف کیا اقدام کرنے والے ہیں ؟

وزیر مال : جناب والا ! جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے میں بطور وزیر اور محکمہ کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے recovery کو priority دے رہا ہوں اور ہم نے اپنے افسران مال کو ہدایات جاری کی ہیں کہ جس کے ذمے وہ بقایا ہو اسے اگر آپ وصول نہیں کریں گے تو آپ کے خلاف stern

action ہوگا۔ اس لئے میں اپنے دوست کو اور اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ recovery بہت جلد ہو گی۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ کیا محکمہ کا سربراہ منسٹر ہوتا ہے یا سیکرٹری؟

جناب سپیکر: آپ یہ انفارمیشن وزیر صاحب سے چاہتے ہیں یا مجھ سے چاہتے ہیں؟ وزیر قانون صاحب اس بارے میں کچھ بتا سکیں گے؟

وزیر قانون: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ

No doubt Secretary is the Head of the Department but, under the rules of Business, Minister is overall incharge for supervision and policy directions. Secretary acts under the guide - line of the Minsiter.

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ بھی اس پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (سردار نصراللہ خان دریشک)

Secretary is head of the administrative set-up. The Minister is the over- all Head.

جناب سپیکر: اگلا سوال۔ سید طاہر احمد شاہ۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا! مجھے جواب نہیں ملا۔ میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! اس پر کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا۔ میں نے آپ سے سوال کیا تھا۔

جناب سپیکر: میں وزیر قانون صاحب کی interpretation سے اتفاق کرتا ہوں۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! آپ منسٹر فار ریگیشن سے اتفاق نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: ان سے بھی مجھے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

محکمہ بحالیات کی متروکہ جائیداد سے رقم کی وصولی میں مشکلات کا ازالہ

☆ 1776۔ **سید طاہر احمد شاہ:** کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بحالیات کو 30 ستمبر 1984ء سے پہلے متروکہ جائیداد سے ہر ماہ 25 اور 30 لاکھ روپے ماہوار آمدنی تھی۔

(ب) محکمہ بحالیات نے 30 ستمبر 1984ء سے 31 اگست 1986ء تک ہر ضلع میں متروکہ جائیداد کے مالکان سے کتنی رقم وصول کی ہے اور کتنے مقدمات کا فیصلہ کیا ہے۔ کتنے لوگوں کو ٹی او جاری کئے ہیں۔ مزید برآں محکمہ بحالیات نے یکم جنوری 1984ء سے 30 ستمبر 1984ء تک متروکہ جائیداد کے عوض لوگوں سے کتنی رقم وصول کی تھی۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 30 ستمبر 1984ء سے محکمہ بحالیات ختم کر کے اے ڈی سی (جی) وغیرہ کو بحالیات کا کام دیا ہے جس سے کروڑوں روپے نقصان ہوا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ انکی جائیداد کا ریکارڈ نہیں ملتا اور اے ڈی سی (جی) صاحبان کے پاس پہلے ہی بہت کام ہونے کی وجہ سے بحالیات کے مقدمات کا جلد فیصلہ نہیں ہو رہا۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہر ضلع میں متروکہ جائیداد کے فیصلہ کرنے کے لئے ہر ضلع میں الگ آفیسر مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ جلد مقدمات کا فیصلہ ہو سکے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز سیٹلمنٹ کمشنر انڈسٹری نے 30 ستمبر 1984ء کے بعد جن مالکان کو ٹی او جاری کئے ہیں۔ ان کے نام کیا ہیں کتنی رقم وصول کی گئی ہے ابھی کتنی رقم لوگوں کے ذمہ بقایا ہے اور جن لوگوں نے قیمت ادا کر رکھی ہے ان کو ٹی او جاری نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی) (الف) درست ہے۔

(ب) مطلوبہ اطلاع دفتر ہذا میں موجود نہ ہے جو ضلعی افسران سے منگوائی جا رہی ہے۔ موصول ہونے پر پیش کر دی جائے گی۔

(ج) (1) یہ درست ہے کہ شہری جائیداد کا اختیار ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) صاحبان اور دیہی زرعی زمینوں کے اختیارات اسسٹنٹ کمشنر صاحبان کو تخصیص کئے گئے ہیں۔

(2) یہ غلط ہے کہ حکومت کو کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔
(3) یہ غلط ہے اگر فاضل ممبر (اسمبلی) کسی خاص کیس کی نشان دہی کریں تو اس کے متعلق انکوائری کی جا سکتی ہے۔
(د) (1) یہ غلط ہے کہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (صاحبان) کے پاس مقدمات کا جلد فیصلہ نہیں ہو رہا۔
(2) چونکہ بحالیات کا کام تقریباً ختم ہو چکا ہے لہٰذا ہر ضلع میں الگ افسر مقرر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
(3) شعبہ انڈسٹری سے متعلقہ علیحدہ کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں جس کے لئے وقت درکار ہے جو اکٹھے ہونے پر پیش کر دیئے جائیں گے۔

تحصیلداروں کی بھرتی کے قوانین میں ترمیم کی وجوہات کی تحقیقات

☆ **1781۔ سید طاہر احمد شاہ:** کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور نے جون 1985ء میں پنجاب میں تحصیلدار بھرتی کرنے کے لئے آسامیوں کے لئے درخواستیں طلب کیں جس پر تقریباً تین ہزار امیدواروں نے تحریری امتحان منعقدہ اکتوبر 1985ء میں شرکت کی جس پر پبلک سروس کمیشن نے صرف 96 امیدواروں کو تحریری امتحان میں کامیاب قرار دے کر انٹرویو کے لئے بلایا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا 96 امیدواروں میں سے پبلک سروس کمیشن نے 20 امیدواروں کو تحصیلدار کی خالی آسامیوں پر بھرتی کرنے کے لئے فروری 1986ء میں بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور کو سفارش کی جس پر تمام کامیاب امیدواروں کا میڈیکل بورڈ سے میڈیکل چیک اپ کروایا گیا اور پنجاب پولیس سے ان کے چال چلن کی تصدیق کروائی گئی۔ تمام ضابطہ کی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد جولائی 1986ء کو ان کامیاب امیدواروں کو ٹریننگ کے لئے پنجاب ریونیو اکیڈمی فیصل آباد بھجوانا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے قوانین میں ترمیم کر کے مذکورہ بالا کامیاب امیدواروں کی حق تلفی کرتے ہوئے ان کی جگہ بلامقابلہ اپنے منظور نظر اور عزیز و اقارب کے افراد کو بغیر کسی استحقاق کے بھرتی کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن سے ان کا اختیار واپس لے لیا ہے جس کو

حکومت نے موثر بہ ماضی قرار دیا ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا کامیاب امیدواروں کی حق تلفی اور ان کے ساتھ ناانصافی کو دور کرنے کے لئے رولز میں ترامیم کو واپس لے کر کامیاب امیدواروں کو تربیت پر بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خاں لودھی) (الف) یہ درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے تحصیلداروں کی 20 آسامیوں پر بھرتی کے لئے تحریری امتحان اور انٹرویو کا انعقاد کیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے تحریری امتحان اور انٹرویو کے بعد 20 امیدواران کی بطور تحصیلدار تعیناتی کے لئے سفارش کی۔ ان امیدواروں کا میڈیکل چیک اپ اور تصدیق چال چلن بھی کروایا گیا۔

(ج) ان امیدواروں کو بطور تحصیلدار بھرتی کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں اور حسب ضوابط دو سال کی تربیت کے بعد ان کو تعینات کیا جائے گا۔ یہ غلط ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے منتخب کردہ 20 امیدواروں کو بھرتی سے محروم کر کے منظور نظر افراد کو تعینات کرنے کے لئے متعلقہ قواعد میں کوئی ترمیم کی گئی ہے۔

(د) مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر کسی سے ناانصافی نہیں ہوتی ہے۔

محکمہ سیٹلمنٹ ملتان کے دفتر سے چوری کیجانے والی فائلوں کے ذمہ دار اہلکاران کیخلاف کارروائی کرنے کیلئے اقدامات

☆1913۔ **ڈاکٹر شیلابی چارلس:** کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ محکمہ سیٹلمنٹ کے دفتر ملتان سے ماہ اگست کے دوران تقریباً دو سو اہم نوعیت کی فائلیں غائب ہو چکی ہیں۔

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے متذکرہ چوری کے ذمہ دار اہلکاران کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اگر ہاں تو کس کس اہلکار کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے؟۔

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی) (الف) محکمہ سیٹلمنٹ کے دفتر ملتان سے پیشی کی 58 عدد اسلہ جات 25 اگست کی شب کو چوری ہوئی تھیں۔

(ب) متعلقہ برانچ کے ہیڈ کلرک کو معطل کر دیا گیا ہے اور ہیڈ کلرک اور چوکیدار کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ پرچہ بھی درج کرایا گیا ہے۔

وزیراعلیٰ کے حکم سے محکمہ ریونیو میں تقرریوں / ترقیوں کی تفصیلات

☆2022۔ سردار نصر اللہ خان دریشک: کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) محکمہ ریونیو و ریلیف میں وزیراعلیٰ نے قواعد ر طریق کار میں نرمی کر کے جن لوگوں کا تقرر کیا ہے ان کے نام پتے اور عہدہ جات کیا ہیں اور ایسی تقرری کی وجوہ کیا ہیں۔

(ب) قواعد / طریق کار میں رعایت کرتے ہوئے جن افسران ر اہلکاران کو ترقی دی گئی ہے ان کے نام پتے اور عہدہ جات کیا ہیں اور اس کی وجوہ کیا ہیں۔

(ج) ایڈہاک بنیادوں پر تعینات کئے گئے ان افسران ر اہلکاران کی تعداد کیا ہے جن کی ملازمت کو مطلوبہ طریق کار کو اختیار کئے بغیر باقاعدہ کر دیا گیا اور اس کی وجوہ کیا۔ ہیں برائے کرم ایسے افسران ر اہلکاران کے نام پتے اور عہدہ جات کی فہرست مہیا کی جائے۔

(د) آیا قواعد ر طریق کار میں نرمی کے ذریعے افسران ر اہلکاران کی تقرریاں ر ترقیاں وزیر اعلیٰ کے حلف کی روح کے منافی ہیں یا نہیں؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خاں لودھی) (الف) محکمہ مال میں قواعد کے طریقہ کار میں نرمی کر کے جن لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے' ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

تحصیلداران

1۔ چودھری محمد عالم کوٹھی نمبر 9 مال روڈ لاہور یہ اہلکار بھرتی سے پہلے واپڈا میں بطور تحصیلدار کام کرتا تھا اس کے طویل تجربے اور قابلیت کی بنا پر متعلقہ قواعد میں نرمی کر کے بطور تحصیلدار (امیدوار) بھرتی کیا گیا ہے۔

نائب تحصیلداران۔ لاہور ڈویژن

1۔ مسٹر صدف بٹ ولد معراج دین مکان نمبر 10 گلی نمبر 25 ریلوے روڈ گوالمنڈی لاہور۔

2۔ مسٹر ریاست علی ولد سلطان احمد کوارٹر نمبر 22 ر سی چوبرجی گورنمنٹ کوارٹرز لاہور۔

3۔ ملک غضنفر علی ولد ملک منظور علی 9 کالج روڈ جی او آر I لاہور۔
4۔ مسٹر انجم ذکاء بٹ ولد ذکاء الدین بٹ سکنہ خاص منزل حنان سٹریٹ سنت نگر لاہور۔
5۔ مسٹر شمس الزماں ولد حکیم محمد داؤد مکان نمبر2 داؤد سٹریٹ بخاری مارکیٹ وحدت کالونی لاہور۔
6۔ مسٹر محمد نصرت ولد محمد ابراہیم موضع رکھ جھلو دھیر رائے ونڈ لاہور
7۔ مسٹر سرفراز احمد خاں ولد میاں سردار علی سکنہ چک باوا ڈاکخانہ حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
8۔ مسٹر فرخ طفیل ولد سردار طفیل احمد خان سکنہ کوٹ شیر سنگھ ڈاکخانہ کوٹ رادھا کشن تحصیل و ضلع قصور۔

فیصل آباد ڈویژن

1۔ ملک عبدالرؤف اعوان ولد عبدالقیوم اعوان مکان نمبر87 ڈی بلاک نمبر33 سمن آباد فیصل آباد
2۔ مسٹر وقار حسین خاں ولد محمد حسین خان چک نمبر184۔ جی' بی۔ تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
3۔ رائے ظفر عباس ولد رائے میر محمد سکینہ 12 سی پیپلز کالونی فیصل آباد
4۔ محمد شفقت اللہ قادری ولد مہر غلام محمد سکنہ مکان نمبر972 قادری منزل پیلاں والا جھنگ صدر

راولپنڈی ڈویژن

1۔ مسٹر وسیم علی ولد منظور تابش سکنہ مکان نمبر این' ڈبلیو 11 ۔ 393 سید پور راولپنڈی
2۔ مسٹر محمد فیاض ولد الحاج چودھری محمد زمان مکان نمبر300 وارڈ نمبر5 گجر خان

ملتان ڈویژن

1۔ مسٹر اللہ یار
2۔ مسٹر شوکت الطاف شاہ
3۔ مسٹر محمد عابد محمود
4۔ مسٹر طاہر محمود

ماتحت عملہ

دفتر ڈپٹی کمشنر قصور۔

1۔ ناصر علی سکنہ گلی میاں رفیع اندرون کوٹ فتح دین خان قصور کو بطور جونیئر کلرک مقرر کیا گیا۔
2۔ فاروق احمد سکنہ مکان نمبر156 منیر شہید کالونی قصور کو بطور جونیئر کلرک مقرر کیا گیا۔
3۔ محمد جالب سکنہ موضع لکھو تحصیل و ضلع قصور کو بطور جونیئر کلرک مقرر کیا گیا۔
4۔ محمد عبیداللہ سکنہ کاویں جھوک 'ڈاکخانہ کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کو بطور جونیئر کلرک مقرر کیا گیا۔
5۔ مسٹر محمد بشیر سکنہ کوٹ فتح دین خاں قصور کو بطور جونیئر کلرک مقرر کیا گیا۔
6۔ عبدالستار سکنہ مکان نمبر220 گلی نمبر122 بستی چراغ شاہ قصور کو بطور مالی مقرر کیا گیا۔

دفتر ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ:

1۔ محمد شفیع مقصود سکنہ بستی رحمت پورہ اوکاڑہ کو بطور جونیئر کلرک مقرر کیا گیا۔

دفتر ڈپٹی کمشنر ساہیوال:

1۔ عطا حسین اقبال ولد نور محمد سکنہ آر۔516 فرید ٹاؤن ساہیوال کو بطور اسسٹنٹ مقرر کیا گیا۔
2۔ نظیر احمد ولد نظر دین سکنہ چک نمبر ایل۔12/95 تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کو بطور جونیئر کلرک مقرر کیا گیا۔
3۔ خالد محمود ولد شان محمد کو پٹواری تعینات کیا گیا۔

دفتر ڈپٹی کمشنر وہاڑی:

1۔ سیفل خان ولد جمال دین سکنہ چک نمبر ای 'بی/176 وہاڑی کو بطور نائب قاصد مقرر کیا گیا۔
2۔ محمد لطیف ولد محمد شریف سکنہ چک نمبر ڈبلیو۔بی/39 بستی محمد نگر وہاڑی کو بطور نائب قاصد مقرر کیا گیا۔

دفتر ڈپٹی کمشنر ملتان:

1۔ محمد بشیر سکنہ مکان نمبر16/919۔ وارڈ نمبر6 بیرون دہلی گیٹ ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک 'حاجی محمد بوٹا ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔
2۔ ملک خضر احمد سکنہ موضع تاج پور سند حیلہ ڈاک خانہ سوراج میانی ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک خضر حیات خان ایم پی اے کبیر والہ کی سفارش پر کی گئی۔

3۔ نثار احمد سکنہ بستی ڈیرہ بدھو تحصیل و ضلع ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک شیخ سعید احمد قریشی ایم پی اے کی سفارش پر کی گئی۔

4۔ افتخار احمد سکنہ شیخ پور ڈرگ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک دیوان عاشق حسین ایم پی اے شجاع آباد کی سفارش پر کی گئی۔

5۔ عبدالحلیم خان سکنہ مکان نمبر 3406/2 گلی نمبر 1 وارڈ نمبر 8 چوک شہیدان ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک، شیخ سعید احمد قریشی ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔

6۔ فرخ کمال سکنہ مکان نمبر 1533 وارڈ نمبر 8 اندرون حرم گیٹ ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک جناب احسان الحق ایم پی اے کی سفارش پر کی گئی۔

7۔ محمد شعیب حبیب سکنہ نئی بستی وہاڑی ڈاکخانہ مخدوم رشید تحصیل و ضلع ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک جناب قاسم خان بوسن ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔

8۔ آفتاب احمد سکنہ مکان نمبر 545 وارڈ نمبر 9 نواں شہر ملتان کی تقرری بطور اسسٹنٹ، جناب صلاح الدین ڈوگر ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔

9۔ محمد اکرم سکنہ چاہ رتے والا موضع ٹمن تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک جناب فخر الدین شاہ ایم پی اے شجاع آباد کی سفارش پر کی گئی۔

10۔ خدا بخش سکنہ موضع شیخ پور ڈرگ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک جناب طیب خان اعوان ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔

11۔ الطاف حسین سکنہ ٹوڈر پور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک، مخدوم زادہ محمد احسن ایم پی اے کی سفارش پر کی گئی۔

12۔ محبوب مرشد سکنہ مکان نمبر 340 وارڈ نمبر 6 بیرون دہلی گیٹ ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک حاجی محمد بوٹا ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔

13۔ محمد شبیر سکنہ مکان نمبر 533 وارڈ نمبر 4 اندرون لوہاری گیٹ ملتان کی تقرری بطور جونیئر کلرک شیخ سعید احمد قریشی ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔

14۔ وحید جمیل سکنہ جمیل منزل مسلم کالونی پرانی شجاع آباد روڈ کی تقرری بطور جونیئر کلرک میاں مختیار شیخ ایم پی اے ملتان کی سفارش پر کی گئی۔

دفتر ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ:

1۔ محمد ربانی سکنہ ترگیوالی تحصیل و ضلع شیخوپورہ کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

2۔ محمد وارث حسین سکنہ عبداللہ پور کولر چک نمبر282 ر آر۔ بی تحصیل و ضلع شیخوپورہ کو جونیئر کلرک بھرتی کیا گیا۔

3۔ محمد شکیل ولد سید موضع شرقپور کلاں کو پٹواری بھرتی کیا گیا۔

4۔ محمد صابر ولد محمد شریف موضع بچکی کو پٹواری بھرتی کیا گیا۔

5۔ محمد یونس ولد محمد صدیق سکنہ موضع چاند پور کو پٹواری بھرتی کیا گیا۔

دفتر کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن:

1۔ سیف اللہ سکنہ موضع صائب ڈاکخانہ عبدل تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

2۔ محمد ریاض سکنہ چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

3۔ محمد ارشد جاوید سکنہ موضع دھیر کے کلاں تحصیل و ضلع گجرات کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

4۔ خالد مسعود صادق سکنہ موضع گورالی تحصیل و ضلع گجرات کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

5۔ آصف محمود سکنہ موضع سندریا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

6۔ ظفر اللہ خاں سکنہ موضع دھیر کے کلاں تحصیل و ضلع گجرات کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

7۔ احمد ضیاء سکنہ مکان نمبر136 محلہ بہن بخاری حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

8۔ ذوالفقار علی سکنہ موضع اروپ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

دفتر ڈپٹی کمشنر راولپنڈی:

1۔ محمد امین سکنہ قبہ وڈا کخانہ جبل تحصیل گوجر خان کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

2۔ صاحب خان کو پٹواری مقرر کیا گیا۔

دفتر کمشنر راولپنڈی ڈویژن:

1۔ حسن اختر سکنہ قصبہ مہرہ ہیرا (کنزیلا) تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی کی تقرری بطور اسسٹنٹ کی گئی ہے۔

2۔ کلیم اللہ خاں سکنہ 418 گڑچکی نزد مدرسہ جامعیہ محلہ کشمیریاں گوہر ہریاں راولپنڈی کی تقرری بطور

جونیئر کلرک کی گئی۔

دفتر کمشنر بہاولپور ڈویژن:

عبدالرشید سکنہ چک نمبر65 ر ڈی بی تحصیل یزمان ضلع بہاولپور کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

دفتر ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان:

سہیل عمران سکنہ رحیم یار خاں شہر کی تقرری بطور اسسٹنٹ کی گئی۔

دفتر ڈپٹی کمشنر سرگودھا:

1۔ محمد پرویز سکنہ چک نمبر ایس بی ر 127 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
2۔ امتیاز احمد سکنہ چک نمبر ایس بی ر 102 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
3۔ احسان اللہ سکنہ چک نمبر ایس بی۔ 90 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
4۔ محمد حیات سکنہ چک نمبر این بی 131 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
5۔ واصف علی سکنہ چک نمبر ایس بی ر 107 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
6۔ غلام حسین سکنہ چک نمبر ایس بی ر 54 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
7۔ محمد نسیم سکنہ چک نمبر ایس بی ر 126 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
8۔ جمشید رضا سکنہ چک نمبر ایس بی ر 102 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
9۔ افتخار عظیم سکنہ چک نمبر ایس بی ر 90 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
10۔ زاہد اقبال سکنہ چک نمبر ایس بی ر 36 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
11۔ احسان احمد سکنہ اشرف منزل ' بلاک نمبر 5 نزد نیشنل بنک لمیٹڈ بھلوال کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
12۔ شہباز احمد سکنہ چک نمبر ایس بی ر 43 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
13۔ امر عطا سکنہ چک نمبر ایس بی ر 35 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
14۔ قیصر ریاض سکنہ چک نمبر ایس بی ر 41 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
15۔ شوکت حیات سکنہ سلام تحصیل بھلوال کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
16۔ محمد اکرم سکنہ چک نمبر ایس بی ر 36 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
17۔ طاہر محمود سکنہ چیمہ ہاؤس فاطمہ جناح روڈ سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

18۔ تسنیم غنی سکنہ چک نمبرایس بی ر90 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
19۔ جمشید الحسن سکنہ چک نمبرایس بی ر88 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
20۔ محمد سبطین سکنہ ای۔76ر2ایس ٹاؤن سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
21۔ محمد آصف سکنہ چک نمبرایس بی ر88 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
22۔ محمد بخش سکنہ القادر133اولڈ سول سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
23۔ غلام حسین سکنہ گاؤں جوراسکیسر کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
24۔ محمد ظفریاسین سکنہ مکان نمبرایس56ر5بلاک نمبر9 سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
25۔ آفتاب احمد سکنہ چک نمبرایس بی ر46 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
26۔ اشفاق احمد سکنہ للیانی تحصیل بھلوال کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
27۔ عبدالحمید سکنہ چک نمبرایس بی ر135 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
28۔ شاہ محمد سکنہ چک نمبراین بی ر88 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
29۔ محمد نواز چک نمبراین بی ر88 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
30۔ محمد یعقوب سکنہ چک نمبراین بی ر29 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
31۔ جاوید اقبال سکنہ چک نمبراین بی ر41 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
32۔ مبشر محمود سکنہ چک نمبرایس بی ر35 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
33۔ خالد فاروق سکنہ چک نمبرایس بی ر35 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
34۔ بشیر احمد سکنہ چک نمبرایس بی ر35 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
35۔ صغیر احمد معرفت پی اے ٹو چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
36۔ عابد حسین سکنہ بھکربار تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
37۔ مطلوب حسین سکنہ کوٹلی اعوان تحصیل شاہ پور کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
38۔ اظہر خان سکنہ سلیمان پور سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
39۔ محمد حیات سکنہ چک نمبرایس بی ر85 تحصیل و ضلع سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
40۔ ناصر محمد سکنہ مکان نمبر19اقبال کالونی سرگودھا کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

دفتر ڈپٹی کمشنر لیہ:

1۔ عزیز خالد مقبول سکنہ چک نمبرٹی ڈی اے ر84 تحصیل و ضلع لیہ کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

2۔ سیف اللہ خان وادھاوالی تحصیل کروڑ ضلع لیہ کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل اشخاص کو عارضی بنیاد پر ملازم رکھا گیا:۔

1۔ ممتاز احمد سکنہ موضع ننگی لوہاچے لیہ کو بطور نائب قاصد مقرر کیا گیا۔
2۔ محمد اقبال سکنہ چک نمبر جے بی ر422 تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو بطور اسسٹنٹ مقرر کیا گیا۔
3۔ نور محمد سکنہ وارڈ نمبر18 لیہ کو بطور نائب قاصد مقرر کیا گیا۔
4۔ محمد الطاف سکنہ چک نمبر ٹی ڈی اے ر399 تحصیل کروڑ ضلع لیہ کو بطور چوکیدار مقرر کیا گیا۔
5۔ محبوب حسین سکنہ چک نمبر ٹی ڈی اے ر160 جامن شاہ لیہ کو بطور نائب قاصد مقرر کیا گیا۔

دفتر کمشنر فیصل آباد ڈویژن:

انور ممتاز گل سکنہ محلہ جعفری سٹریٹ نمبر4 مائی دی جھگی فیصل آباد کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

دفتر ڈپٹی کمشنر جھنگ:

1۔ محمد اعجاز مکان نمبر11 محلہ باغ والہ جھنگ صدر کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
2۔ بشیر احمد سکنہ موضع پلدر پور تحصیل و ضلع جھنگ کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔
3۔ محمد وسیم سکنہ محلہ پیپلاوالہ جھنگ صدر کی تقرری بطور جونیئر کلرک کی گئی۔

دفتر ڈپٹی کمشنر راجن پور:

1۔ افتخار حسین سکنہ روجھان سٹی بطور جونیئر کلرک۔
2۔ اعجاز احمد سکنہ جام پور بطور جونیئر کلرک۔
3۔ عبدالعزیز سکنہ چوک اللہ آباد راجن پور بطور نائب قاصد۔
4۔ بلال احمد سکنہ کوٹلہ مغلاں جام پور بطور چوکیدار۔
5۔ خاوند بخش سکنہ روجھان سٹی بطور وائرمین۔
6۔ جاوید اقبال سکنہ بستی پھلی جام پور بطور وائرمین۔
7۔ امتیاز احمد سکنہ مہرانوالی راجن پور بطور نائب قاصد۔
8۔ محمد اجمل سکنہ مہرانوالی راجن پور بطور نائب قاصد۔
9۔ عبدالرشید سکنہ روجھان سٹی بطور نائب قاصد۔

وجوہات' مندرجہ بالا افراد کی تقرری بطور نائب تحصیلدار

وزیراعلیٰ کے حکم پر قواعد میں دیئے گئے اختیارات کے تحت قواعد میں نرمی کرکے کی گئی جس میں کسی قسم کی بے قاعدگی یا بے ضابطگی نہ ہے۔

(ب) جہاں تک عہدہ جات تحصیلداران اور ماتحت عملہ کا تعلق ہے قواعد / طریق کار میں رعایت کر کے کسی کو ترقی نہیں دی گئی' البتہ دو قانون گویاں اور 18 پٹواریاں کو قواعد / طریق کار میں رعایت کرکے ترقیاں دی گئی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	جس پر ترقی یاب ہوا	کیفیت
1	مسٹر شاہ نواز مکان نمبر29 لالہ زار کالونی روالپنڈی	قانون گو	نائب تحصیلدار	تجربہ کار اہلکاروں کی کمی کے باعث اس اہلکار کی عمر کی حد میں رعایت کرکے ترقی دی گئی یہ ترقی جناب وزیراعلیٰ کے حکم سے نہیں کی گئی۔ بلکہ متعلقہ افسر نے قواعد میں دیئے گئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے عمر میں رعایت دی۔
2	مسٹر زرداد خان پنڈی کھیپ اٹک	قانون گو	نائب تحصیلدار	ایضاً
3	محمد نذیر پٹواری	پٹواری	قانون گو	یہ پٹواریاں زائد العمر تھے
4	محمد عصمت	=	=	ان کی عمروں میں مطلوبہ رعایت
5	مقبول حسین	=	=	لینڈ ریکارڈ مینوئل کے پیرا
6	عبدالرحمٰن	=	=	نمبر3'2 کے مطابق جناب
7	محمد سادات	=	=	ڈی' ایل' آر' صاحب نے کی تب
8	فدا حسین	=	=	ان کی ترقی بطور قانون گویاں
9	محمد زمان	=	=	ہوئیں۔ البتہ یہ ترقیاں سنیارٹی
10	گل باز گل	=	=	کی بنیاد پر جناب کلکٹر صاحب

11 منشی خان	پٹواری	قانون گو	کے حکم سے ہوئیں نہ کہ جناب
12 محمد رفیق	=	=	وزیر اعلیٰ کے۔
13 محمد شریف	=	=	"
14 فیض الدین	=	=	"
15 محمد شریف	=	=	"
16 محمد صدیق	=	=	"
17 کرم مسیح	=	=	"
18 عبدالرشید	=	=	"
19 ریاض احمد	=	=	"
20 بشیر احمد	=	=	"

(ج) ایڈہاک بنیادوں پر تعینات کئے گئے کسی تحصیل دار اور دفتری عملہ کے اہلکار کی ملازمت کو مجوزہ طریق کار اختیار کئے بغیر یا قاعدہ نہیں کیا گیا۔ البتہ مسٹر محمد خان کا تقرر عارضی بنیاد پر کیا گیا تھا جس کو ریگولر کیا گیا۔

(د) قواعد کے تحت حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جہاں مناسب سمجھے بعض یا سارے قواعد کو نرم کر دے۔ اور کسی شخص کو بھرتی کرے اور اسی اختیار کو استعمال کرنا غیر قانونی نہیں ہے۔ اس لئے ایسے اختیارات کا استعمال کرنا وزیر اعلیٰ کے حلف کے منافی نہیں ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! کیا وزیر مال از راہ کرم فرمائیں گے کہ یہ جو لمبی چوڑی فہرست دی گئی ہے اور ان کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ مال کے قواعد اور طریقہ کار میں نرمی کر کے جن لوگوں کا تقرر کیا گیا ہے ان کی تفصیل اس طرح ہے اور یہ خاصی تعداد ہے۔ لیکن اس تعداد میں سارے ڈویژن دیئے گئے ہیں۔ مختلف اضلاع دیئے گئے ہیں سوائے ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے دفتر کے اور مظفر گڑھ ضلع کے۔ تو اس کی وجہ وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس نرمی میں ہمارا ضلع اور ہمارا ڈویژن حصے دار کیوں نہیں بنا؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی): جناب والا! چونکہ سردار صاحب ہمارے بزرگ بھی ہیں اور ماشاء اللہ خود وزیر بھی رہے ہیں۔ میرے خیال میں ان کو ضرورت پیش نہیں آئی کہ اس میں نرمی کی

جائے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ کے جواب کی سمجھ نہیں آئی۔

وزیر مال: جناب والا! پنجاب کے جن ڈویژنوں کے بارے میں سوال پوچھا گیا ہے اور جن ڈویژنوں اور اضلاع میں اس کو Relax کیا گیا ہے وہ میں نے یہاں پر اس معزز ایوان میں تفاصیل پیش کر دی ہیں اور ان کے ضلع میں میرا خیال ہے ایسی Relaxation نہیں ہوئی جو ہم نے یہاں پر تفصیل نہیں دی ہے ۔ میں نے پہلے یہ عرض کیا تھا کہ چونکہ سردار صاحب خود منسٹر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ وہاں پر لوگوں کو Relaxion کروانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی ہوگی۔

میاں عطا محمد قریشی: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ کیا ڈیرہ غازی خان ڈویژن سے بھی اس قسم کی کوئی درخواستیں آئی تھیں؟

وزیر مال: جناب والا! جو بھی کوائف ہم سے پوچھے گئے ہیں وہ ہم نے یہاں پر پیش کر دیئے ہیں۔ جن پر Relaxation ہوئی ہے وہ تمام تفاصیل A to Z ہم نے یہاں پر رکھ دی ہیں اور جہاں تک ڈی جی خان ڈویژن کا تعلق ہے میرا خیال ہے یہاں پر کسی نے Apply نہیں کیا ہوگا یا کسی نے کوئی Relaxation نہیں دی ہوگی۔

میاں عطا محمد قریشی: جناب والا! کیا وزیر موصوف اس کے متعلق Exact information نہیں دے سکتے؟

وزیر مال: جناب والا! میں نے اس کے متعلق Exact جواب دے دیا ہے کہ اگر ڈی جی خان ڈویژن اس میں درج نہیں ہے تو وہاں پر Relaxation نہیں ہوئی ہوگی۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! کیا وزیر موصوف اس کے متعلق پوری طرح انفارمیشن لے کر جواب مہیا فرمائیں گے؟

وزیر مال: جناب والا! اگر میرے دوست یہ مناسب سمجھیں تو Fresh quastion کر سکتے ہیں تو میں اس کا جوب دے دوں گا۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! ضمنی سوال کا مطلب ہی یہی ہے۔

* It is part of this question

جناب سپیکر: سوال کیا ہے کہ ڈی جی خان ڈویژن کا نام اس میں شامل نہیں ہے؟

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! سوال یہ ہے کہ ہر دفتر سے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں نرمی سے سختی سے' اس سے میرا مطلب نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس میں حصہ ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے دفتر کا نہیں آیا اور ضلع مظفر گڑھ کے دفتر کا بھی نہیں ہے میں ان سے وجہ پوچھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ میرا خیال ہے۔ میرا قیاس ہے کہ کسی نے وہاں سے درخواست نہ دی ہو گی اور اگر دی ہو گی تو ان کے لئے یہ نرمی Deserve نہیں کرتی ہو گی۔ تو یہ قیاس اور خیال کی بجائے یہ اپنے محکمے سے دریافت کر کے مکمل جواب فرمائیں تو میں ممنون ہوں گا۔

وزیر مال: جناب سپیکر! اس میں سوال جو ہے وہ جناب یہ سوال ہے کہ محکمہ مال میں وزیراعلیٰ نے قواعد کے طریقہ کار میں نرمی کر کے جن لوگوں کا تقرر کیا ہے ان کے نام و پتے اور عہدہ جات کیا ہیں اور ایسی تقرریوں کی وجوہات کیا ہیں تو ہم نے نام پتے اور ان کے کوائف دے دیئے۔ جن کی Relaxation ہے۔ اگر سردار صاحب چاہیں تو میں انشاء اللہ اس کی علیحدہ بھی ان کی تسلی کروانے کیلئے تیار ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! میں آپ کے توسل سے جناب فاضل وزیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہم اس نرمی کے مستحق نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر مال نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ علیحدگی میں بھی آپ کی تسلی کروانے کو تیار ہیں

حاجی جمشید عباس تھہیم: جناب والا! میں آپ کے توسل سے جناب فاضل وزیر سے پوچھوں گا کہ جہاں فیصل آباد ڈویژن کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں ملک عبدالروف اعوان ولد عبدالقیوم اعوان صاحب کا ذکر کیا گیا تو کیا یہ ہمارے وزیر صاحب کے صاحبزادے ہیں یا یہ کوئی اور صاحب ہیں؟

وزیر مال: جناب والا! یہ فیصل آباد ڈویژن کے نمبر 1 پر نام ہے تو میں یہ یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی ہیں یا اور کوئی صاحب ہیں۔

جناب سپیکر: ظاہر ہے کہ آپ کیسے بتا سکتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! وزیر صاحب کی اپنی فائل موجود ہے یا ان کا ایڈریس اس

اسمبلی میں موجود ہے اگر تو ان کا ایڈریس یہی ہے کہ سمن آباد اور فیصل آباد لکھا گیا ہے تو یقیناً وہ ان کے بیٹے ہیں۔ تو جناب والا! یہ تحقیقات کرلی جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی راہی صاحب! ارشاد فرمایئے گا۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! کیا فاضل وزیر یقین سے کہہ رہے ہیں کہ یہ ان کو پتہ نہیں ہے؟ کہ یہ صاحب عبدالقیوم اعوان وہی ہیں جو وزیر ہیں؟

جناب سپیکر: کیا آپ کا ضمنی سوال یہی ہے۔

جناب فضل حسین راہی: جی جناب والا! اس کے ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ باقی جتنے اور افراد لگے ہیں جن کو رولز میں نرمی کرکے لگایا گیا ہے وہ بھی اسی طرح کے ہوں گے؟

جناب سپیکر: راہی صاحب! کیا یہ ضمنی سوال ہے؟

جناب فضل حسین راہی: نہیں میں بہرحال تصدیق کرتا ہوں کہ پتے کے مطابق یہ وہی عبدالقیوم اعوان صاحب ہیں جو وزیر ہیں۔ ہمارے لیبر کے جو وزیر ہیں یہ وہی عبدالقیوم اعوان صاحب ہیں۔ اور یہ عبدالروف ہی ان کے بیٹے ہیں۔ اور یہ تقرری بھی رولز میں نرمی کرکے کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال۔

محکمہ مال کے ریکارڈ میں خسرہ نمبر 680، 209، 208 کی تفصیلات

☆2084 **چودھری محمد اصغر:** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق موضع برتالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں خسرہ نمبر 680، 209، 208 کا اندراج کس فرد یا ادارہ کے نام ہے ان خسرہ نمبروں کا رقبہ کتنا ہے اور یہ رقبہ اس وقت کس کے پاس ہے؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی): اراضی نمبر خسرہ 680، 209، 208 متذکرہ سوال نمبر

اصل موضع برنالی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کی بجائے موضع چک میانہ تحصیل مذکور میں واقع ہے چونکہ ہردو مواضعات ملحقہ ہیں اور اراضی متذکرہ مواضعات کی عین حدودی لائن کے پاس واقع ہے اس لئے غالباً غلطی سے اسے موضع برنالی کا رقبہ تصور کیا گیا ہے۔ موضع برنالی میں کیلہ بندی کے اس نمبر خسرہ کی کوئی اراضی موجود نہ ہے۔

ریکارڈ مال کے مطابق اراضی خسرہ نمبر 680، 209، 208 جس کا موجودہ نمبر خسرہ 318 ہے' واقع چک میانہ کا رقبہ 4 کنال 2 مرلے ہے یہ ملکیتی و مقبوضہ ڈسٹرک کونسل گجرات ہے' اور غیر ممکن ہسپتال کے طور پر درج ہے اور ہسپتال کی چار دیواری کے اندر واقع ہے

بورڈ آف ریونیو میں پٹواریوں کی بھرتی کی تفصیلات

☆2191۔ **جناب سرفراز نواز:** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت کی تشکیل سے لیکر تا حال بورڈ آف ریونیو میں کتنے پٹواری بھرتی کئے گئے ان کے نام و دیگر کوائف فہرست کی صورت میں ایوان کی میز پر رکھے جائیں نیز ان کو کن کن کی سفارش پر بھرتی کیا گیا ہے؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی): متذکرہ عرصہ کے دوران بورڈ آف ریونیو میں کوئی پٹواری بھرتی نہیں کیا گیا۔ تاہم اس عرصہ میں پنجاب کی مختلف تحصیلوں میں پٹواری بھرتی کئے گئے۔

بیگم شاہدہ ملک: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پٹواریوں کو دفتری سہولت ہماری حکومت نے مہیا نہیں کی۔ محض چند علاقوں میں پٹواریوں کو دفتری سہولت مہیا ہے تو کیا حکومت پٹوار خانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ باہر بیٹھ کر انہیں قیمتی ریکارڈ نہ دیکھنا پڑے؟

وزیر مال: جناب والا! جو ہمارے پٹوار سرکل ہیں یا ہیڈ کوارٹرز ہیں وہاں پر پٹواری کا دفتر موجود ہوتا ہے بلکہ کالونی ایریا کے ہر چک میں پٹوار کیلئے جگہ تعین ہوتی ہے۔ اور اگر کسی جگہ پر ان کا دفتر نہیں ہے اگر میرے نوٹس میں یہ لایا جائے تو میں اس کا بندوبست کروانے کو تیار ہوں۔

بیگم شاہدہ ملک: جناب والا! میرے اپنے حلقہ میں پٹواری پانی کی ٹینکی کے نیچے بیٹھ کر اپنا قیمتی ریکارڈ دیکھتا ہے اور میرے ہی علاقے کے دوسرے موضع میں پٹواری میرے گھر میں بیٹھ کر ریکارڈ دیکھتا ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! ہم ہر سال ان کے دفتر کے لوازمات پورے کرتے رہتے ہیں اور ان کی جگہ کا

بھی تعین کرتے رہتے ہیں ۔ یہ میں نے نوٹ کر لیا ہے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ میں ڈی سی متعلقہ سے کہہ کر اس کے کوائف منگواؤں گا اور اس کیلئے ہم جگہ مہیا کریں گے ۔

جناب سپیکر: اسی سلسلے میں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ بتائیں کہ کس جگہ پٹواری کا دفتر نہیں ہے تو آپ وہاں ان کے دفتر بنانے کے احکامات صادر کریں گے تو بیگم صاحبہ نے یہ کہا ہے کہ میرے اپنے گاؤں میں پٹواری کا دفتر نہیں ہے ۔

وزیر مال: جناب والا ! میں نے یہ تسلیم کیا ہے اور یہ میرے نوٹس میں اب آیا ہے اور میں متعلقہ ڈی سی کو کہونگا کہ اگر وہاں کوئی دفتر نہیں ہے تو وہاں پر اس کا انتظام کریں ۔

جناب سپیکر: اس میں "اگر" کا تو کوئی سوال ہی نہیں رہا ۔ بیگم صاحبہ فرما رہی ہیں کہ نہیں ہے Categorically آپ یہ فرمائیں ۔

وزیر مال: جی ۔ ہم انتظام کریں گے ۔

جناب سپیکر: تو کیا دفتر بنے گا یا آپ صرف انتظام کریں گے ۔

وزیر مال: جناب والا ! دفتر بنے گا ۔

جناب سپیکر: تو بیگم صاحبہ ۔ وزیر مال نے یہ تسلیم کیا ہے کہ آپ کے گاؤں میں پٹواری کا دفتر بنے گا ۔

بیگم شاہدہ ملک: شکریہ ! جناب والا ! میں وزیر صاحب کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں ۔

جناب سپیکر: یہ پٹوار سے متعلقہ ہے یا کوئی اور ہے ۔

بیگم شاہدہ ملک: جناب والا ! یہ اسی سوال پٹوار سے متعلقہ ہے کہ عموماً نہری پٹواری اور ریونیو پٹواری علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہیں تو کیا زمینداروں کی سہولت کیلئے جب دفاتر قائم کئے جائیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ نہری پٹواری اور ریونیو پٹواریوں کے دفاتر ایک ساتھ ہی بنا دیئے جائیں تاکہ زمینداروں کو فائدہ ہو اور اس سے سہولت ہو جائے گی ۔

جناب سپیکر: یہ تو وزیر مال اور آبپاشی مل کر کر سکتے ہیں ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب والا! میں استدعا کرتا ہوں میں جانتا ہوں کہ کسی جگہ پٹوار خانہ نہیں ہے اگر ہیں تو بہت کم ہیں یہ جو سات مرلہ سکیم ہے اس کے یہی انچارج ہیں کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ وہاں پٹوار خانے کیلئے جگہ مخصوص کر دی جائے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ اس سلسلے میں کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

وزیر مال: جناب والا! یہ ممکن ہے۔ جس وقت ہم کالونی بنائیں گے اور جس طرح ہم اسکولوں کیلئے، ڈاک خانوں کیلئے اور ڈسپنسریوں کیلئے جگہ چھوڑتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ چودھری صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے تو میں احکامات جاری کرونگا کہ جہاں پر جگہیں نہیں ہیں اور اگر وہاں پر کالونی بنے پٹواری کے دفتر کیلئے بھی وہاں پر جگہ کا تعین کر دیا جائے۔

سیدہ ساجدہ نیئر عابدی: جناب والا! میری گزارش ہے کہ پٹواری کیلئے اگر بہتر ہو تو ہمارے مراکز دفتر جو ہیں جن میں پروجیکٹ مینجر بیٹھتا ہے اگر ان دفاتر میں ایسے کمرے وقف کر دیئے جائیں کہ اس حلقے کے، اس تھانے کے ایریا کے جتنے پٹواری ہوں وہ وہاں پر بیٹھیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ زیادہ بہتر ہوگا مراکز کے دفاتر کو بھی ان مقاصد کیلئے استعمال کیا جائے۔

جناب سپیکر: بیگم صاحبہ یہ ایک تجویز تو ہو سکتی ہے سوال نہیں۔ شکریہ۔ اگلا سوال میاں محمود احمد صاحب

(معزز رکن ہاؤس میں موجود نہیں تھے)

جناب سپیکر: اگلا سوال

پٹوار سکول میں داخلہ کی تفصیلات

☆ 2221۔ **میاں محمود احمد:** کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا پٹوار سکول میں داخلہ میرٹ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ یا علاقائی ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سال صرف ضلع قصور میں سے ہی 148 لوگوں کو داخلہ دیا گیا ہے جبکہ دوسرے اضلاع اور ڈویژنوں کو ان کے کوٹہ کے مطابق داخلہ نہیں دیا گیا

(ج) کیا یہ درست ہے کہ متعلقہ وزیر مال نے اقربا پروری اور ذاتی پسند اور ناپسند کی بنا پر میٹرک تھرڈ ڈویژن طلبہ کو پٹوار سکول میں داخلہ دیا ہے ۔ جبکہ بیشتر امیدوار ایف اے اور میٹرک فرسٹ ڈویژن بھی تھے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پٹوار کو نظر انداز کرنے کے بارے میں تحقیقات کرنے اور مرتکبین کے خلاف ضابطہ کے تحت کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر مال (جناب ارشد خان لودھی): (الف) پٹوار سکول میں داخلہ میرٹ اور علاقائی ضرورت کے علاوہ امیدوار کے دیہی ر زرعی پس منظر اور دیہات میں کام کرنے کے لئے موزونیت کی بنا پر کیا جاتا ہے ۔ پٹوار سکولوں میں داخلہ کیلئے تمام اضلاع اور ڈویژنوں کی ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے اور ہر علاقہ کو مناسب نمائندگی دی گئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں سے 148 لڑکوں کو پٹوار سکول میں داخلہ دینے کی مخصوص وجوہات ہیں لاہور کے قریب ترین نواح میں واقع ہونے کی وجہ سے اس علاقہ کی صورت حال دوسرے اضلاع سے اس وجہ سے مختلف ہے کہ لاہور میں پٹوار پاس امیدواروں کی کثیر تعداد درکار ہے ۔ محکمہ مال کے علاوہ مختلف دیگر محکموں مثلاً شاہرات ریلوے' واپڈا' تعمیرات عامہ' ایل ڈی اے میونسپل کارپوریشن' محلیات' ہاؤسنگ اور متعدد پرائیویٹ اداروں میں تربیت یافتہ افراد کی سخت ضرورت ہوتی ہے ۔ چونکہ شہری علاقہ ہونے کی بنا پر لاہور سے مناسب تعداد میں موزوں امیدوار پٹوار ٹریننگ کے لئے دستیاب نہیں ہیں ۔ اس لئے ان مخصوص حالات کے پیش نظر اور عوامی و محکمہ جاتی سہولت کی بنا پر نواحی اور ملحقہ علاقوں میں سے اہل افراد کو دوسرے علاقوں سے زیادہ داخلہ دیا گیا ہے ۔

(ج) غلط ہے ۔

(د) پٹوار سکول میں تمام داخلے استحقاق اور موزونیت کی بنا پر اور اقربا پروری و ذاتیات سے بالاتر ہو کر کئے گئے ہیں ۔ تعلیمی قابلیت اس داخلہ کے لئے واحد معیار نہیں تھا ۔ چونکہ ملازمت پٹوار کا تعلق زیادہ تر دیہی علاقوں سے ہے ۔ اس لئے امیدواروں کے دیگر کوائف اور بالخصوص ان کے دیہی پس منظر اور دیہی علاقوں میں کام کرنے کی موزونیت کو پیش نظر رکھنا ضروری تھا ۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ داخلہ کے لئے انتخاب کرتے وقت طلبہ کی موزونیت کے بارہ میں صوبائی اسمبلی' قومی اسمبلی اور سینٹ کے معزز اراکین کی قابل قدر تجاویز' ارا اور تصدیق ہائے کو مقدم رکھا گیا ۔

جواب نفی میں ہے۔

اس سال پٹوار سکولوں میں داخلہ کے لئے امیدواروں کی تعداد اتنی زیادہ تھی جس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی اس لئے کافی تعداد میں طلبہ کا داخلہ سے محروم رہ جانا قدرتی امر ہے۔ تاہم مناسب چھان بین اور ہر علاقہ کے مخصوص حالات مدنظر رکھتیہوئے اسبات کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں موزوں اور حقدار افراد کو داخلہ دیا جائے اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔

عارضی ترقی یافتہ نائب تحصیلدار کے نام بطور ریگولر امیدواران کے اندراج کیلئے اقدامات

☆ 2273۔ **چودھری خالد جاوید:** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ میں قانگویان مال سے عارضی ترقی یافتہ ایسے افراد کے ڈویژن وار نام (معہ کل عرصہ تعیناتی بطور نائب تحصیلدار) کیا ہیں۔ جو محکمانہ امتحان نائب تحصیلداری پاس ہیں اور انہیں عارضی ترقی پر متعلقہ ڈویژن اور صوبائی دفاتر مال وغیرہ میں کیڈر و بیرون کیڈر مختلف آسامیوں مثلاً نائب تحصیلدار (مال) نائب تحصیلدار (عشر)' نائب تحصیلدار (نزول)' نائب تحصیلدار (بندوبست)' نائب تحصیلدار (ریڈر) یا نائب تحصیلدار (وصولی) وغیرہ یہ تعینات ہوئے یکم جنوری 1987ء کو دو سال سے زاید عرصہ گزر چکا ہے مگر ابھی تک ان کے نام سکونتی ڈویژن میں بطور ریگولر امیدوار نائب تحصیلدار درج نہیں کئے گئے۔

(ب) کیا ایسے افراد کے نام بطور ریگولر امیدوار نائب تحصیلدار درج کرنے کے لئے حکومت کوئی اقدام کر رہی ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی): (الف) عارضی ترقی یافتہ تحصیلداران کے نام حسب ذیل ہیں۔

		کل عرصہ تعیناتی	
		سال	ماہ
	سرگودھا ڈویژن		
1	مسٹر حبیب اللہ خان نائب تحصیلدار (بندوبست) ڈیرہ غازی خان	2	9
2	سرفراز حسین شاہ نائب تحصیلدار (بندوست) ڈیرہ غازی خان	2	9
	گوجرانوالہ ڈویژن		
1	مسٹر اختر علی نائب تحصیلدار کھاریاں	3	10
2	مسٹر سعید احمد نائب تحصیلدار ملکوال	3	10
3	مسٹر صدیق احمد باجوہ نائب تحصیلدار (ہولی)حافظ آباد	3	10
4	مسٹر عبدالرحیم نائب تحصیلدار (عشر)شکر گڑھ	3	10
5	مسٹر ظہور دین نائب تحصیلدار (عشر) وزیر آباد	3	10
6	مسٹر اصغر علی نائب تحصیلدار (عشر) ڈسکہ	3	10
7	مسٹر محمد دین نائب تحصیلدار پھالیہ دوئم	3	10
8	مسٹر عابد حسین بٹ نائب تحصیلدار (عشر) گوجرانوالہ	3	9
9	مسٹر محمد اشرف نائب تحصیلدار پسرور	3	6
10	مسٹر اللہ دتہ ظفر نائب تحصیلدار (عشر) کھاریاں	2	7
	ملتان ڈویژن		
1	مسٹر محمد رمضان نائب تحصیلدار ریڈر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اشتمال ملتان	1	11
2	مسٹر عبدالستار نائب تحصیلدار(وصولی) لودھراں	3	2
3	شیخ محمد اقبال کالونی نائب تحصیلدار جلال پور پیروالا	5	1
4	مسٹر نور محمد بچہ نائب تحصیلدار (وصولی) کبیر والا	3	10
5	چودھری کرامت اللہ کالونی نائب تحصیلدار میاں چنوں	5	1
6	رانا ظفر احمد خان نائب تحصیلدار (عشر) ساہی وال	6	5
7	راؤ علی حسن خان نائب تحصیلدار عشر چیچہ وطنی	6	8

لاہور ڈویژن

1	رانا شوکت علی نائب تحصیلدار محال قصور	3	11
2	مسٹر نور الدین عاصی نائب تحصیلدار سنٹرل ریکارڈ بورڈ آف ریونیو	3	11
3	مسٹر محمد رمضان نائب تحصیلدار وصولی ننکانہ صاحب	3	11
4	محمد نواز اختر نائب تحصیلدار وصولی ننکانہ صاحب	3	11
5	مسٹر محمد سرور نائب تحصیلدار (عشر) جونیاں	3	11
6	مسٹر کریم داد نائب تحصیلدار (عشر) لاہور	3	11
7	مسٹر شوکت علی نائل تحصیلدار (وصولی دوئم) شیخوپورہ	3	11
8	مسٹر محمد افضل نائب تحصیلدار (محال) چونیاں	3	8
9	مسٹر ظفر عباس نائل تحصیلدار (عشر) ننکانہ صاحب	2	6

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

1	مسٹر محمد اقبال الدین نائل تحصیلدار (بندوبست) ڈیرہ غازی خان	6	2
2	مسٹر محمد حسین نائب تحصیلدار (بندوبست) ڈیرہ غازی خان 4	3	
3	مسٹر اعجاز حسین نائب تحصیلدار (بندوبست) ڈیرہ غازی خان	4	3
4	مسٹر مشتاق احمد صدیق نائب تحصیلدار (بندوبست) جام پور	4	1
5	مسٹر رفیق احمد نائب تحصیلدار (بندوبست) تونسہ	4	3
6	مسٹر عبدالمجید اختر نائب تحصیلدار (بندوبست) دہادہ	3	11
7	مسٹر محمد حنیف نائب تحصیلدار (عشر) کوٹ ادو	4	3
8	مسٹر محمد منشاء نائب تحصیلدار کروڑ	3	11
9	مسٹر آدم خان نائب تحصیلدار چوارہ	4	3
10	مسٹر غلام اکبر نائب تحصیلدار (وصولی) لیہ	3	11

(ب) عارضی ترقی یافتہ نائب تحصیلداران کا باقاعدہ (ریگولر) کیا جانا ان کے حصہ میں قواعد کی رو سے آنے والی آسامیوں کی دستیابی پر منحصر ہے چونکہ ایسے نائب تحصیلداران قواعد میں مقرر شدہ کوٹے کے علاوہ آسامیوں پر عارضی طور پر کام کر رہے ہوتے ہیں لہٰذا ان کو اس وقت تک باقاعدہ (ریگولر) نہیں کیا جا سکتا جب تک ان کے حصہ میں آنے والی آسامیوں کے محاذ چناؤ نہیں ہو جاتا۔

البتہ گوجرانوالہ اور ڈیرہ غازی خان کے عارضی طور پر ترقی یافتہ نائب تحصیلداران کو باقاعدہ کئے جانے کے سلسلہ میں کام ہو رہا ہے جن نائب تحصیلداران کو قواعد کی رو سے چناؤ ہو گیا ان کو باقاعدہ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ جواب پڑھا گیا تصور ہو گا۔ اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! اس لمبی چوڑی فہرست میں کیا جناب وزیر صاحب یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس میں جہاں ڈیرہ غازی خان ڈویژن کا نام ہے وہاں مظفر گڑھ کے حصے میں ایک بھی ریگولر نائب تحصیلدار بنانے کی باری نہیں آئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وہاں کوئی تھا نہیں یا پھر شمار نہیں کیا؟ یا پھر کوئی ملا نہیں؟

وزیر مال: جناب سپیکر! نائب تحصیلداروں کو بھرتی کرنے کا ایک طریقہ کار ہے تو اس میں رولز یہ ہیں کہ ہم 50فیصد جو کوٹہ ہے وہ قانونگو پر جو سینئر آدمی کام کر رہے ہیں ان کو دیتے ہیں اور جو 17 فیصد کوٹہ ہے وہ ہم محکمہ مال کے سٹاف کو دیتے ہیں اور پھر 33فیصد کا جو کوٹہ ہے وہ Direct Recruitment کرتے ہیں یہ چونکہ Division cadre ہے اور جس ڈویژن میں Fall Vacancies کرتی ہیں اس کے مطابق ان کو پر کر لیا جاتا ہے۔ اب ڈی جی خان کی جو بات ہے وہاں پر ایسی کوئی آسامی خالی نہیں ہوگی۔ اسی وجہ سے وہاں پر Recruitment نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ بیگم شاہدہ ملک۔

سب تحصیل نوشہرہ میں سب بڑی ٹریژی قائم کرنے کیلئے اقدامات

☆ **2951۔ بیگم شاہدہ یاسمین ملک:** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سب تحصیل نوشہرہ (ضلع خوشاب) میں نائب تحصیلدار مستقل طور پر تعینات اور رہائش پذیر ہیں نیز انہیں رجسٹری انتقال کی اجازت و اختیارات بھی حاصل ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کو اپنا قیمتی وقت اور زائد مالی اخراجات برداشت کر کے انتقال کی رجسٹری کے لئے ٹکٹ وغیرہ خوشاب سے جا کر لانا پڑتے ہیں۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوامی مفاد کی خاطر نوشہرہ کے مقام پر

ٹکٹوں وغیرہ کی فراہمی کیلئے سب ٹریژری قائم کرنے پر غور کرنے کو تیار ہے تاکہ عوام کو ٹکٹ وغیرہ باسانی دستیاب ہو سکیں۔ اگر نہیں تو وجہ ؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی)۔

انتہ (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے مقامی لائسنسدار اسٹام فروش صرف ایک ہزار روپے مقررہ حد مالیت تک اسٹام فروخت کرنے کا مجاز ہے اس سے زیادہ مالیت کے اسٹام سب ٹریژی خوشاب سے ہی دستیاب ہو سکتے ہیں۔

(ج) اصولی طور پر سب ٹریژی صرف تحصیل ہیڈ کوارٹر پر قائم کی جاتی ہے چونکہ سب تحصیل نوشہرہ کے (ضلع خوشاب) کو ابھی تک تحصیل کا درجہ نہیں دیا گیا اس لئے یہاں پر سب ٹریژی قائم کرنا مشکل ہے البتہ معزز رکن اسمبلی نے جس تکلیف کا ذکر کیا ہے یہ کہ اہالیان علاقہ نوشہرہ کو رجسٹری وغیرہ کے لئے اسٹام ٹکٹ وغیرہ خوشاب سے حاصل کرنا پڑتے ہیں جس کے متعلق ڈپٹی کمشنر خوشاب نے اطلاع دی ہے کہ فی الحال سب تحصیل نوشہرہ کے علاقہ میں ایک اسٹام فروش نوشہرہ قصبہ میں اور دوسرا مرد وال میں کام کر رہے ہیں۔ بہر حال کمشنر سرگودھا ڈویژن کو تحریک کر دی گئی ہے کہ وہ احاطہ کچہری سب تحصیل نوشہرہ کے لئے ایک مزید اسٹام فروش کی آسامی منظور فرمائیں تاکہ احاطہ کچہری میں لوگوں کو ٹکٹ وغیرہ حاصل کرنے میں آسانی ہو۔ موجودہ اسٹام فروش صاحبان کو بھی ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ اس کاروبار میں مزید سرمایہ لگائیں اور اپنے پاس اسٹام وغیرہ کا معقول سٹاک رکھیں تاکہ لوگوں کو اس سلسلہ میں سہولت ملے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک غلام شبیر جوئیہ صاحب۔

محکمہ نو آبادیات

چشمہ بیراج کے متاثرین کو متبادل زمین کی فراہمی

☆ **629۔ ملک غلام شبیر جوئیہ:** کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی ہدایات کے مطابق اٹامک انرجی کے مراکز کے قیام اور چشمہ کے متاثرین کو تاحال متبادل زمینیں دینے کا انتظام نہیں کیا گیا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چشمہ اور اٹاک انرجی کے متاثرین کو متبادل زمینیں دینے کی پالیسی میں تضاد ہے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ مال کی جانب سے نقل خسرہ گرداوری کے حصول وراثتی انتقال اور انتقال بیع میں سرکاری فیس مقررہ فیس سے زیادہ وصول کی جاتی ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا متاثرین کو متبادل زمینیں فراہم کرنے اور نقول کی فیس مقررہ فیس سے زیادہ وصول کرنے والے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر نو آبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی):۔ (الف) جی نہیں حکومت کی ہدایت کے مطابق اٹاک انرجی اور چشمہ بیراج کے متاثرین کے لئے مندرجہ ذیل رقبہ مخصوص کیا گیا۔

1۔ چشمہ بیراج سکیم = 134408 ایکڑ

2۔ اٹاک انرجی سکیم = 60652 ایکڑ

جس میں سے تقریباً 83939 ایکڑ چشمہ بیراج اور 10952 ایکڑ اٹاک انرجی کے متاثرین کو الاٹ کیا جا چکا ہے۔ نومبر 1985ء کی جاری کردہ ہدایات بورڈ آف ریونیو کی روشنی میں الاٹمنٹ کا کام مزید تیز کر دیا گیا ہے۔ البتہ درمیانی عرصہ میں کچھ مدت کیلئے یہ کام اس لئے معطل رہا کہ مقامی باشندوں نے جناب وزیراعلیٰ پنجاب اور جناب وزیراعظم پاکستان سے گزارشات پیش کیں کہ مذکورہ بالا متاثرین کی ضرورت سے زیادہ رقبہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اس لئے باقی رقبہ مزارعین کو کاشت کیلئے دیا جائے۔

(ب) چشمہ بیراج سکیم کے تحت پہلے مرحلے کے متاثرین کو 15 ایکڑ اراضی فی کس اور دوسرے مرحلے کے متاثرین کو ساڑھے بارہ ایکڑ فی کس کے حساب سے رقبہ دیا جاتا ہے۔ اٹاک انرجی سکیم کے تحت 15 ایکڑ فی کس رقبہ دیا جاتا ہے۔ چشمہ بیراج کے پہلے مرحلہ کی سکیم 1968ء میں اٹاک انرجی سکیم 1967ء میں اور چشمہ بیراج کے دوسرے مرحلہ کی سکیم 1980ء میں جاری ہوئی۔

(ج) خسرہ گرداوری وراثتی انتقال بیع کیلئے سرکاری فیس مقرر ہے اگر کہیں مقررہ فیس سے زیادہ وصول کی جاتی ہے تو وہ قانونی احکام کی خلاف ورزی ہے اور محکمانہ قواعد کے مطابق قابل سزا ہے۔

(د) حکومت مذکورہ بالا متاثرین کو متبادل زمینیں دے رہی ہے اور نقول کی اجرت قواعد کے مطابق مقرر ہے چونکہ فاضل رکن اسمبلی نے کسی خاص واقع کا ذکر نہ کیا ہے جس میں کسی اہلکار نے نقول

کی فیس مقررہ فیس سے زیادہ فیس وصول کی ہو۔ اس لئے اس پر رائے زنی ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری خوشحال محمد صاحب۔

مشترکہ اراضی کی تقسیم

☆642۔ **چودھری خوشحال محمد:** کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 100 کنال سے کم مشترکہ اراضی مارشل لاء آرڈر 115 کے تحت ناقابل تقسیم ہے۔ جس کی وجہ سے زیادہ حصہ کا مالک حصہ دار تمام اراضی پر قابض ہو جاتا ہے اور چھوٹے حصہ داروں کو پیداوار کا حصہ بھی ادا نہیں کرتا۔ اور اراضی کی تقسیم سے بھی گریز کرتا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی ہے کہ مذکورہ حکم کے تحت اراضی کے انتظام کے لئے مینجر کی تعیناتی کی شق موجود ہے۔ اور مینجر کی تقرری کے لئے ضلعی کلکٹر سے بذریعہ درخواست مقدمہ لڑنا پڑتا ہے۔ جو کہ غریب کسانوں کی جیب برداشت نہیں کر سکتی۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غریب عوام اور چھوٹے مالکان اراضی کے جائز حقوق کے تحفظ کیلئے مذکورہ قانون کو ختم کرنے یا اس میں مناسب ترمیم کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر نوآبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی): (الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) مارشل لاء ضابطہ نمبر 115 مجریہ 1972ء میں ترمیم صدر پاکستان کی پیشگی منظور لئے بغیر نہیں ہو سکتی۔ حکومت پنجاب نے مشترکہ اراضی کی تقسیم پر عائد پابندیوں کو ختم کرنے اور اس سلسلہ میں ضابطہ مذکورہ میں ضروری ترمیم کرنے کے لئے صدر پاکستان کی پیشگی منظوری حاصل کرنے کی تحریک کر رکھی ہے اور اب یہ معاملہ وفاقی حکومت کے زیر غور ہے۔

میاں عطاء محمد قریشی: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اس کے لئے صدر پاکستان کو کب تحریک دی گئی تھی؟ اور اس کا باتک کیا رد عمل ہوا ہے؟

وزیر نوآبادیات: میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے Recently میں نے خود محکمے کو ہدایت کی تھی کہ آپ وہاں پر Request کریں تاکہ اس معاملے کو

طے کیا جائے کیونکہ میں ذاتی طور پر بھی یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ بڑا ہی قابل غور ہے اور اس کا حل ہونا چاہئے لیکن چونکہ یہ معاملہ مرکز کا ہے اس لئے ہم ان کو صرف Remind کروا سکتے ہیں اور Request کر سکتے ہیں لیکن اس کا فیصلہ تو انہوں نے ہی کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک غلام شبیر جوئیہ

متاثرین ایٹمی توانائی کو متبادل اراضی کی الاٹمنٹ

☆1370 **ملک غلام شبیر جوئیہ** کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ متاثرین چشمہ بیراج کو قبضہ کے تحت متبادل اراضی دی گئی ہے جبکہ متاثرین ایٹمی توانائی کو نوٹیفیکیشن نمبر 4 کے تحت متبادل اراضی الاٹ کی جا رہی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جو اراضی متاثرین چشمہ بیراج کو دی گئی ہے اس کی قیمت بنجر اراضی ر4500 روپے فی الاٹ بنجر اور ساڑھے سات ہزار روپے (ر7500 روپے) آباد 15 ایکڑ فی الاٹ مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ اٹامک نراجی کمیشن کو جو لاٹ آباد 15 ایکڑ دی جا رہی ہے۔ اس کی قیمت 35000 ر 40000 پینتیس ہزار روپے ر چالیس ہزار روپے مقرر کی گئی ہے بلکہ بعض میں بیاسی ہزار پندرہ ایکڑ نہری کی قیمت لگائی جا رہی ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اٹامک انرجی کے لئے جو رقبہ حاصل کیا گیا ہے اس کی قیمت سال 1973ء کے ریٹ کے مطابق دی گئی ہے اور اب جو متبادل رقبہ دیا جا رہا ہے اس کی قیمت سال 77-1976ء کے ریٹ کے مطابق لگائی جا رہی ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ یکم جولائی 1985ء کو بورڈ آف ریونیو نے 9 رکھ ہائے واقع ضلع خوشاب کا شیڈول برائے متبادل اراضی متاثرین ایٹمی توانائی کے لئے منظور کیا تھا۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو درج ذیل وضاحتیں فرمائی جائیں:۔

1۔ متاثرین چشمہ بیراج اور اٹامک انرجی کو دی جانے والی متبادل اراضی کی قیمتوں میں اتنا فرق کیوں ہے۔ جبکہ رقبہ بھی متاثرین چشمہ بیراج کی الاٹمنٹ سے بچا ہوا ہے۔

2۔ متبادل اراضی کی الاٹمنٹ کی پالیسی میں اتنا فرق کیوں رکھا گیا ہے۔

3۔ یکم جولائی 1985ء کے منظور شدہ شیڈول کے مطابق سابقہ 9 رکھ ہائے میں کیوں متبادل اراضی نہ دی جا رہی ہے؟

وزیر نو آبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی): (الف) درست ہے۔

(ب) چشمہ بیراج سکیم لاٹ کی قیمت 1968ء میں مقرر کی گئی تھی۔ قیمت کاشتہ رقبہ بشرح 500/ روپیہ فی ایکڑ غیر کاشتہ / غیر آباد رقبہ بشرح 300 روپیہ فی ایکڑ تھی۔ اٹامک انرجی کمیشن کی لاٹ کی قیمت 1978ء میں بیع یکسالہ کی بنیاد پر مقرر کی گئی ہے۔ جو کہ 1500 روپیہ فی ایکڑ سے لے کر 2468 روپیہ فی ایکڑ تک ہے۔ موخرالذکر سکیم 8 سال کے بعد کی ہے۔

(ج) حسب جواب (ب)

(د) حکومت نے نظرثانی شدہ شیڈول کے مطابق آٹھ رکھوکھ ہائے میں رقبہ تعدادی 11873 ایکڑ اٹامک انرجی کے متاثرین کے لئے مختص کیا ہے۔

1۔ ہر دو سکیم ہائے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ چشمہ بیراج کا رقبہ 1960ء میں حصول کیا گیا اور متبادل رقبہ بیع بذریعہ انفرادی معاہدہ کے تحت 1968ء میں دینے کا فیصلہ کیا گیا اور قیمت بھی اس وقت کی لگائی گئی جبکہ اٹامک انرجی کے لئے رقبہ 1976ء میں حصول کیا گیا در متبادل رقبہ کی قیمت اس وقت کی بیع ایک سالہ کی بنیاد پر بغرض بیع تحت انفرادی معاہدہ تشخیص ہوئی قرار پائی۔

2۔ چشمہ بیراج کے الاٹیاں کو اولاً تاریخ اجراء نو ٹیفیکیشن زیر دفعہ نمبر 6 ایکٹ حصول اراضی اور پھر قبضہ کی تاریخ کی بنیاد پر استحقاق برائے متبادل اراضی دیا گیا۔ اس سکیم کے تجربہ سے پایا گیا کہ متاثرین جو بوقت اجراء نو ٹیفیکیشن زیر دفعہ نمبر 4 مذکور استحقاق معاوضہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے رشتہ داران اور عزیز و اقارب کے نام اس طرح منتقل کیا کہ سرٹیفکیٹ استحقاق کی تعداد کئی گنا بڑھ گئی۔ اس حربہ کو روکنے کے لئے 1974ء میں جاری ہونے والی سکیم برائے اٹامک انرجی میں تاریخ اجراء نو ٹیفیکیشن زیر دفعہ 4 مذکور کو ملحوظ رکھا گیا۔

3۔ یکم جولائی 1985ء کے بعد حسب ہدایت جناب وزیراعلیٰ پنجاب نظرثانی شدہ شیڈول میں درج اٹھ رکھوکھ ہائے میں سے رقبہ دیا جا رہا ہے۔

ملک غلام شبیر جوئیہ: ضمنی سوال ' جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ چشمہ کے متاثرین کی سال 1968ء میں 15 ایکڑ کی لاٹ پر ساڑھے ساتھ ہزار روپیہ لگایا گیا اور 8 سال کے بعد Atomic Energy کے لوگوں کو 35 اور 40 ہزار روپے قیمت 15 ایکڑ کی ڈالی گئی '8 سال میں اتنا فرق کس تناسب سے کیا گیا ہے؟

وزیر نو آبادیات: جیسا کہ میں نے جواب میں عرض کیا ہے ' میاں صاحب یہ بات بخوبی جانتے ہیں

کہ چشمہ بیراج کی سکیم 1968ء میں آئی اور جیسا معزز ایوان کے علم میں یہ بات ہے کہ کالونی ایکٹ کے تحت جو بھی سکیم بنتی ہے اس کے Rules and Regulation اپنے ہوتے ہیں ۔ جب 1968ء میں کیا تو اس وقت 300 روپے سے لے کر 500 روپے تک فلیٹ ریٹ لگا دیا گیا۔ اب جب یہ Atomic Energy والی سکیم میں 1976ء میں آئی ہے ' اس وقت اس سکیم کے Rules and Regulations اپنے تھے اور اس وقت زمین کی قیمت بھی بڑھ چکی تھی چونکہ 8 سال کا عرصہ گزر چکا تھا تو اس سکیم میں ایک سال کی اوسط بیچ رکھی گئی ہے کہ گزشتہ ایک سال کا ریٹ دیکھ کر اس کی اوسط نکال کر اس کی قیمت لگائی جانی چاہئے ۔ میں اس ضمن میں یہ بھی عرض کر دوں کہ جیساکہ میاں صاحب کو علم ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ایک میٹنگ بھی کی ہے اور اس میں ہم نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ چونکہ اس سلسلہ میں محکمہ مالیات کا کچھ عمل دخل ہے تو اس لئے ہم نے ان کو لکھ دیا ہے کہ اس سلسلہ میں وہ ہمارے ساتھ میٹنگ کریں ' اگر ہم یہ محسوس کریں گے کہ اس میں واقعی پبلک کے خلاف کوئی بات جا رہی ہے تو انشاء اللہ ان کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا اور میاں صاحب اس میٹنگ میں موجود تھے ۔

ملک غلام شبیر جوئیہ : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اس میٹنگ کو بھی دو ماہ گزر چکے ہیں ' فنانس والوں کے ساتھ آپ کب تک میٹنگ کرنے والے ہیں تاکہ اس کا تصفیہ ہو جائے ۔

وزیر نو آبادیات : جناب سپیکر! میٹنگ میں یہ کوشش کروں گا کہ ان کے Co-ordinate کر کے جلد ہی انشاء اللہ میٹنگ بلاؤں گا اور انشاء اللہ میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اس کو طے کرواؤں گا۔

فوجی افسران کو سرکاری الاٹمنٹ کی تفصیلات

☆ 2255۔ **جناب فضل حسین راہی:** کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) پانچ جولائی 1977ء سے لے کر آج تک حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی میں سے کن کن فوجی افسران کو کہاں کہاں اور کتنی کتنی اراضی مالکانہ حقوق کی بنیاد پر الاٹ کی گئی ہے' تفصیل دی جائے ۔

(ب) جز (الف) بالا میں درج شدہ افسران کو ان کے کونسے استحقاق اور کس پالیسی کے تحت اراضی الاٹ کی گئی ہے ۔

(ج) اگر جز (الف) میں درج شدہ اراضی کی الاٹیوں سے قیمت وصول کی گئی تو کس نرخ کے حساب

سے اور کیا ایسی سرکاری زمینوں کو آباد کرنے والے بے زمین کسانوں یا پٹہ داروں کو بے دخل بھی کیا گیا ہے۔

(د) کیا بے دخل شدہ کسانوں یا پٹہ داروں کو کوئی متبادل اراضی یا معاوضہ دیا گیا ہے؟

وزیر نو آبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی): پانچ جولائی 1977ء سے لے کر آج تک تقریباً 5538 فوجی افسران جن میں ریٹائرڈ افسران بھی شامل ہیں کو محکمہ دفاع ر جنرل ہیڈ کوارٹر نے چناؤ کے بعد مندرجہ ذیل سکیم ہائے کے تحت قریباً ساڑھے چار لاکھ ایکڑ سرکاری زمین کی الاٹمنٹ کی۔

1۔ باڈر ایریا سکیم

2۔ گیلنٹری ایوارڈ سکیم

3۔ فوجی ویلفیئر سکیم

یہ سرکاری اراضی محکمہ دفاع ر جنرل ہیڈ کوارٹر کی استدعا پر حکومت پنجاب (محکمہ نو آبادیات) نے مہیا کی' چونکہ الاٹمنٹ مختلف افسران کو جنرل ہیڈ کوارٹر نے کی ہے' فہرست ضخیم ہے' اس لئے اس کی ایک نقل معزز ممبران کے ملاحظہ کیلئے ایوان میں رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضمن (الف) بالا کے جواب کے پیش نظر ضمن ہذا کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) باڈر ایریا سکیم کے تحت الاٹی سے پانچ روپے فی پیداواری یونٹ کے حساب سے قیمت وصول کی جاتی ہے جبکہ گیلنٹری ایوارڈ یافتہ سے کوئی قیمت وصول نہیں کی جاتی' ویلفیئر سکیم کے تحت سینئر افسران سے بحساب 50 روپے فی پیداواری یونٹ اور جونیئر کمشنڈ افسران سے 25 روپے فی پیداواری یونٹ برائے عطائیگی حقوق ملکیت وصول کی جاتی ہے چونکہ رقبہ محکمہ دفاع ر جنرل ہیڈ کوارٹر کے شیڈول میں شامل ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے عارضی کاشت کنندگان کا کوئی استحقاق مزارعہ نہ رکھا گیا ہے۔

(د) المستادہ فصلات کی صورت میں کاشت کنندگان کو یا تو برداشت کروا دی جاتی ہیں یا حسب قاعدہ معاوضہ دلایا جا کر فارغ کر دیا جاتا ہے۔

جناب فضل حسین راہی: ضمنی سوال 'کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ فوجی افسران کو زمین کی الاٹمنٹ کا طریقہ کار کیا ہے۔ آیا ان سے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں۔

وزیر نو آبادیات: جیسے میں اس سلسلہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جنرل ہیڈ کوارٹر والے ہم سے

صرف زمین مانگتے ہیں ' سکیم ان کی اپنی ہوتی ہے ' جیسے بارڈر ایریا سکیم ہے ۔ گیلٹری ایوارڈ سکیم ہے اور فوجی ویلفیئر سکیم ہے ' یہ تین سکیمیں ہیں ' ان کے لئے وہ پنجاب گورنمنٹ سے اراضی طلب کرتے ہیں ۔ ہم ان کی ڈیمانڈ کے مطابق ان کو زمین Ear Mark کرکے دے دیتے ہیں ' جس کی الاٹمنٹ کا طریقہ کار ان کا اپنا ہے ۔ ان کے قواعد و ضوابط اپنے ہیں ' جہاں تک قیمت کا تعلق ہے وہ قیمت ہم نے عرض کر دی ہے کہ ہم اس حساب سے ان کی قیمت وصول کرتے ہیں ۔ جو بھی الاٹمنٹ وہ کرتے ہیں ان کا اپنا طریقہ کار ہے ' ہم صرف اراضی ان کو مہیا کرتے ہیں ۔

جناب فضل حسین راہی: جناب سپیکر! میں نے جو سوال وزیر موصوف سے پوچھا ہے انہوں نے اس کا پورا جواب نہیں دیا۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ 5 جولائی 1977ء سے لیکر آج تک حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی میں سے کن کن فوجی افسران کو کہاں کہاں اور کتنی اراضی مالکانہ حقوق کی بنیاد پر الاٹ کی ہے ؟ اس کی تفصیل دی جائے اور اس کے علاوہ جیساکہ سوال کے جز (الف) بالا میں درج شدہ افسران کو ان کے کون سے استحقاق اور کسی پالیسی کے تحت اراضی الاٹ کی گئی ہے ؟ اور یہ اس کے جواب سے انکاری ہیں ۔ یہ تو انہوں نے بتا دیا کہ ان کی اپنی سکیمیں ہوتی ہیں وہ صرف ہم سے زمین طلب کرتے ہیں اور ہم ان کو یہ زمین دے دیتے ہیں اور وہ اپنی اپنی سکیموں کے مطابق اپنے افسران کو وہ اراضی الاٹ کر دیتے ہیں لیکن میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ فوجی افسران کو ان کے کون سے استحقاق اور کونسی پالیسی کے تحت یہ زمین الاٹ کرتے ہیں ؟

وزیر نو آبادیات: راہی صاحب میں نے تو عرض کیا ہے کہ ان کی تین سکیمیں ہیں ' ایک بارڈر ایریا سکیم ہے ' دوسری گیلٹری ایوارڈ سکیم ہے ' تیسری فوجی ویلفیئر سکیم ہے ۔ اس کے قواعد و ضوابط ان کے اپنے ہیں ۔ اس کیلئے eligibility اور priority ان کی اپنی ہے ۔ طریقہ کار ان کا اپنا ہوتا ہے ۔ ہم سے تو صرف زمین کی ڈیمانڈ کرتے ہیں اور وہ زمین جتنی ہم نے ان کو دی ہے وہ میں نے عرض کر دی ہے ۔ اس کے علاوہ جن جن لوگوں کو ملی ہے اس کی تفصیل بھی میں نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے ۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے 5 روپے فی پیداواری یونٹ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 5 روپے فی پیداواری یونٹ کتنا ہوتا ہے ؟ کتنی اراضی پر مشتمل ہوتا ہے چونکہ میں اس کے متعلق نہیں جانتا اس

لئے میں اپنی اطلاع کیلئے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں' یعنی 5 روپے کے عوض ان کو کتنی زمین ملتی ہے ؟ ان کا کوئی اپنا پیداواری یونٹ ہے یا سول اور فوج میں ایک ہی یونٹ چلتا ہے؟ پھر دوسری بات یہ ہے کہ گیلٹری ایوارڈ پر تو کوئی قیمت بھی وصول نہیں کی جاتی۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کیجئے کہ پیداواری یونٹ کے سلسلے میں آپ وزیر نوآبادیات سے مل لیجئے' وہ آپ کو سمجھا دیں گے۔

جناب فضل حسین راہی: جناب مجھے بتا دیں کہ فوج کا کوئی علیحدہ پیداواری یونٹ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: راہی صاحب ان کا علیحدہ پیداواری یونٹ کیسے ہو سکتا ہے ؟

جناب فضل حسین راہی : پھر جناب یہ بتا دیں کتنا ہوتا ہے کیونکہ مجھے اس کے متعلق معلوم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: راہی صاحب ! اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ آپ کی ذاتی اطلاع کیلئے ہے آپ وزیر موصوف سے ذاتی طور پر مل لیں' وہ آپ کو بتا دیں گے۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! میں ایوان کی اطلاع کیلئے بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایوان کو تو معلوم ہے کہ پیداواری یونٹ کیا ہے۔

جناب فضل حسین راہی: چلیں ! جناب رانا پھول محمد خان بتا دیں کوئی اور زمیندار بتا دے۔

جناب سپیکر: سب جانتے ہیں کہ پیداواری یونٹ کیا ہے ؟

جناب فضل حسین راہی: چلیں جناب مجھے نہیں پتا مجھے بتا دیں کہ 5 روپے کے عوض کتنی زمین ملتی ہے۔

جناب سپیکر: راہی صاحب آپ میرے پاس تشریف لے آئیں میں آپ کو خود بتا دوں گا۔

میاں عطا محمد قریشی : جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہوگی کہ جب یہ زمین فوجیوں کو الاٹ کی جاتی ہے تو اس کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ زمین کو ہموار کرے اور زمین سے پیداوار حاصل کرے اور اس زمین کو آباد کرے لیکن عملی طور پر ہوتا یہ ہے کہ

جوں ہی ان کو وہ زمین الاٹ ہوتی ہے فوجی افسران یا کوئی اور صاحب اسے بیچ دیتے ہیں ۔ اس کیلئے وزیر موصوف کوئی تدارک کر رہے ہیں؟

وزیر نو آبادیات : جناب والا! جب ہم اس زمین کی قیمت لے کر اسے مالک بنا دیتے ہیں اور اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس کی شرائط بیع قواعد و ضوابط جنرل ہیڈ کوارٹر کے پاس ہیں ' ہمارے پاس تو صرف اتنا اختیار ہے کہ ہم ان کو وہ زمین دیتے ہیں اور اس کی قیمت جو بھی مقرر ہوتی ہے ان سے وصول کریں ۔ باقی سب کچھ جنرل ہیڈ کوارٹر کے اختیار میں ہے۔

میاں عطا محمد قریشی : جناب والا! جب پنجاب حکومت ان کو زمین دیتی ہے تو اس کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس زمین کو آباد کیا جائے ۔ جب کوئی شخص اس زمین کا مالک بنے تو اس زمین کو آباد کیا جائے تاکہ اس زمین سے پیداوار حاصل کی جائے اور گندم یا دوسری فصلیں اگائی جائیں لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہوتا' جوں ہی وہ زمین الاٹ ہوتی ہے اسے فوری طور پر بیچ دیا جاتا ہے ' میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کیلئے کیا حکومت پنجاب کوئی اقدامات کر رہی ہے ؟

مولانا منظور احمد چنیوٹی : جناب سپیکر! نماز کیلئے وقت ہو چکا ہے ' وضو بھی کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے' اس لئے ضمنی سوال نماز کے بعد نہیں کر سکیں گے۔

وزیر نو آبادیات: جناب سپیکر میں بقیہ سوالات اور ان کے جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں ۔ اب نماز کیلئے وقفہ ہوتا ہے ' پانچ بجکر 45 منٹ میں ہم دوبارہ ایوان میں اکٹھے ہوں گے۔

(اس کے بعد ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی کر دی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جعلسازی سے سرکاری اراضی الاٹ کرانے کی تحقیقات

☆ 2979۔ **میاں محمد افضل حیات :** کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 405 ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع سرکاری اراضی جس پر نور احمد وغیرہ غیرقانونی طور پر قابض چلے آرہے ہیں کے متعلق آڈٹ آفیسر کالونیز بورڈ آف ریونیو نے بعد از تحقیقات ممبر بورڈ آف ریونیو (نو آبادیات) کی خدمت میں رپورٹ پیش کی تھی۔ جس پر ممبر مذکور نے یہ حکم جاری کیا تھا کہ

اول : کلکٹر ضلع ' سپریم کورٹ کے فیصلہ مورخہ 9 جون 1975ء کی روشنی میں تمام الاٹیان کے استحقاق برائے حقوق ملکیت کا فیصلہ کرکے رقبہ بحق سرکار ضبط کرے۔

دوئم : وہ اشخاص جنہوں نے پہلی الاٹمنٹ کا ذکر کئے بغیر دوہری اور تہری الاٹمنٹ 1958ء میں حاصل کی۔ ان کے خلاف پرچہ درج کیا جائے۔

سوئم : صحت خسرہ گردادری کے بعد قابضین کے خلاف پچھلے سالوں کا تاوان عائد کیا جائے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا کلکٹر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے رقبہ بحق سرکار ضبط کیا۔ دوہری اور تہری الاٹمنٹ کے حامل افراد کے خلاف مقدمہ درج ہوا اور کیا قابضین کے خلاف پچھلے سالوں کا تاوان عائد کیا گیا اگر کیا گیا تو کتنا تاوان موصول ہوا۔

(ج) اگر جز (ب) کا جواب نفی میں ہے تو ممبر بورڈ آف ریونیو (نوآبادیات) احکامات پر عملدرآمد میں تاخیر کا ذمہ دار کون ہے اور کیا حکومت اس تاخیر کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر نو آبادیات : جناب محمد ارشد خان لودھی (الف) درست ہے

اول : درست ہے

دوئم : درست ہے

سوئم : درست ہے

(ب) نور احمد مذکور نے رٹ پٹیشن نمبری 235/84 دائر کی ' جس پر مورخہ 25.11.86 کو حسب الحکم عدالت عالیہ معاملہ نمٹانے کے لئے کلکٹر ضلع کے سپرد ہوا۔ جو ابھی زیر سماعت ہے۔ دوہری اور تہری الاٹمنٹ والوں کے خلاف مقدمہ نمبر 52 زیر دفعہ 420/467/44 ت پ مورخہ 11.04.83 کو تھانہ چٹیانہ میں درج کرایا گیا۔ جہاں تک تاوان عائد کرنے کا تعلق ہے ' چونکہ قابضین لگان ادا کر رہے ہیں ' اس لئے اس مرحلہ پر تاوان عائد نہیں کیا جا سکتا۔

(ج) ممبر بورڈ آف ریونیو کے حکم میں تاخیر معاملہ عدالت عالیہ لاہور میں زیر سماعت رہنے کی وجہ سے

ہوئی ۔ اب بھی عدالت مذکور کے حکم مورخہ 25.11.84 کے تحت الاثیان کے استحقاق کے تعین کا معاملہ کلکٹر ضلع کے زیر سماعت ہے اور استحقاق کی پڑتال کے بعد فیصلہ ہو سکے گا۔

صوبائی حکومت کی ملکیتی اراضی کی الاٹمنٹ

☆ 2980۔ میاں محمد افضل حیات: کیا وزیر نو آبادیات ازارہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی اراضی ملکیتی صوبائی حکومت پنجاب واقع چک نمبر 405 ج ب میں سے 1963ء میں 181 ایکڑ رقبہ زرکثیر کے عوض مسمی نواب وغیرہ کو نیلام کر دیا گیا تھا ' اگر ایسا ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کو آج تک قبضہ نہیں دلایا گیا اور اراضی مذکورہ پر حاجی نور احمد غیرقانونی طور پر قابض ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری کالونیز کی چٹھی نمبر 10045-76/726 ر سی ایل آئی مورخہ 18 مارچ 1977ء کے مطابق بورڈ آف ریونیو نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر ان اٹھ نیلام گوندگان سے یہ یقین دہانی حاصل ہو جائے کہ وہ بقایا رقم نیلام ایک سال کے اندر ادا کر دیں گے تو ان کو قبضہ دے دیا جائے ' اگر ایسا ہے تو کیا اس چٹھی کے بعد کوئی پیش رفت کی گئی ' اگر نہیں تو وجہ ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسمی نواب وغیرہ نیلام گیوندگان کو آج تک ان کی طرف سے شرائط نیلامی کے مطابق جمع کروائی گئی پیشگی رقم ہی واپس ہوئی ہے اور نہ ہی ان کو نیلامی میں خرید کی گئی اراضی کا قبضہ ہی ملا ہے ۔ اگر ایسا نہیں تو اس ضمن میں کی گئی کارروائی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر نو آبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی): (الف) یہ درست نہ ہے ' واقعات اس طرح ہیں کہ نور احمد وغیرہ الاثیان کو زیر سکیم گدومور فوڈ رقبہ سال 1956.58 میں الاٹ ہوا تھا ۔ اس میں سے رقبہ تعدادی 1012 ایکڑ 5 کنال 17 مرلہ ستمبر 1963 میں بذریعہ نیلام عام نواب وغیرہ کو فروخت ہوا تھا ۔ مگر بوجہ مقدمہ بازی دیوانی بحکم امتناعی مجریہ عدالت دیوانی و عدالت عالیہ قبضہ نہ دلایا جا سکتا تھا ۔ اس لئے بذریعہ چٹھی نمبری 7 (جی) ایس ر 1530/63/10305 مجریہ مورخہ 21 جنوری 1964 مجلس مال نے نیلامی کی توثیق نہ کی اور اس کو منسوخ کر دیا ۔ اس طرح اس کے بعد قبضہ دلانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

(ب) حالات متذکرہ بالا کے پیش نظر چٹھی مذکورہ کو بروئے حکم ممبر بورڈ آف ریونیو مورخہ 6 اپریل 1978ء کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔

(ج) کسی بھی شخص نے مطلوبہ رقم کا مطالبہ تاحال نہ کیا ہے۔ جونہی مطالبہ ہوا کارروائی زیر عمل لائی جائے گی۔

قبضہ کے متعلق وضاحت ضمن (الف) کے تحت ہو چکی ہے۔ جہاں تک پیشگی رقم کی ادائیگی کا تعلق ہے انہوں نے اس کے لئے کوئی باقاعدہ درخواست نہیں گزاری ' جس کے بعد کوئی فیصلہ کیا جا سکتا تھا۔

زیادہ غلہ اگاؤ سکیم کے تحت جعلسازی سے سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ

☆2983۔میاں فضل حق: کیا وزیر نوآبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ مسمیان نور احمد وغیرہ پسران محمد بخش ساکنان چک نمبر405 ج ب نے جعلسازی سے زیادہ غلہ اگاؤ سکیم کے تحت 62 الاٹمنٹس بحساب ساڑھے بارہ ایکڑ فی لاٹ حاصل کی تھی ' جنہیں 1962ء میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ 1963ء میں مذکورہ رقبہ میں سے 181 ایکڑ رقبہ زرکثیر کے عوض مسمیان نواب وغیرہ کو نیلام کر دیا گیا تھا' مگر نور احمد وغیرہ نے نیلام کنندگان کو آج تک قبضہ نہیں دیا ہے۔

(ج) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ سیکرٹری کالونیز حکومت پنجاب نے بروئے چٹھی نمبر10045۔6/ 726/7 سی ایل مورخہ 18 مارچ 1977ء متذکرہ رقبہ ضبط کر لیا' مگر تاحال نور احمد وغیرہ نے قبضہ نہیں چھوڑا۔

(ھ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے نور احمد وغیرہ سے متذکرہ رقبہ حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ؟

وزیر نوآبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی): (ب) یہ درست نہ ہے ' واقعات اس طرح ہیں کہ نور احمد وغیرہ الاثیان کو زیر سکیم گردمور فوڈس سکیم رقبہ سال 1956ء ' 1958 میں الاٹ ہوا تھا۔ اس میں سے رقبہ تعدادی 112 ایکڑ 5 کنال 17 مرلے ستمبر1963ء میں بذریعہ نیلام عام نواب وغیرہ کو فروخت ہونا تجویز ہوا ' مگر بوجہ مقدمہ بازی دیوانی و حکم امتناعی مجریہ عدالت دیوانی و عدالت عالیہ قبضہ نہ دلایا جا سکتا تھا ' چنانچہ بذریعہ چٹھی نمبر7 (جی) ایس ر530/63 ۔10305 مورخہ 21

جنوری 1964 مجلس مال نے نیلامی کی توثیق کی اور اس کو منسوخ کر دیا گیا۔ اس طرح اس کے بعد قبضہ دلانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

(ج) حالات متذکرہ بالا کے پیش نظر چٹھی مذکورہ کو بروئے حکم ممبر بورڈ آف ریونیو مجریہ مورخہ 6 اپریل 1978ء کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔

(د) نور احمد وغیرہ سے قبضہ اراضی حاصل کرنے میں تاخیر معاملہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت رہنے کی وجہ سے ہوئی اور اب بھی عدالت مذکورہ کے حکم مورخہ 86/11/25 کے تحت الاثیان کے استحقاق کے تعین کا معاملہ کلکٹر ضلع کے زیر سماعت ہے اور استحقاق کی پڑتال کے بعد فیصلہ ہو سکے گا۔

سرکاری اراضی کو ناجائز تصرف میں رکھنے کے بارے میں تحقیقات

☆ 2986 جناب فضل حسین راہی کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ درست ہے کہ ایک شخص علی محمد ولد عبدالرحیم سکنہ چک نمبر 405 ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی درخواست پر گورنر پنجاب کے حکم سے مسمی حاجی نور احمد وغیرہ سکنہ چک نمبر 408 ج ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے خلاف سرکاری اراضی کو ناجائز تصرف میں رکھنے کے خلاف کوئی تحقیقات بورڈ آف ریونیو کے آڈٹ آفیسر نے کی تھیں اور انکوائری رپورٹ بھی مکمل کر کے پیش کر دی تھی۔

(ب) اس تحقیقاتی رپورٹ کے مندرجات کیا تھے اور رپورٹ میں ناجائز قابضین کے خلاف کیا اقدامات تجویز کئے تھے اور ان پر کہاں تک عمل درآمد ہوا ہے۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے اور مکمل تحقیقاتی رپورٹ کی نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ نے آڈٹ آفیسر بورڈ آف ریونیو کی تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں مورخہ 19 جولائی 1983ء کو مزید تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ میں یہ قرار دیا تھا کہ الاثیان اراضی خود کاشت نہ کرتے ہیں بلکہ صرف ایک ہی شخص مسمی نور احمد اس اراضی سے ناجائز مفاد حاصل کر رہا ہے۔ انہوں نے کلکٹر ضلع کو اس امر کی سفارش کی تھی کہ وہ الاثیان کا موقف سننے کے بعد خسرہ گرداوری میں درستگی کا حکم جاری کریں مگر اس سلسلہ میں تاحال کلکٹر ضلع کی طرف سے کوئی مثبت کارروائی نہ کی گئی ہے اور دانستہ تاخیر کی جا رہی ہے۔

(د) اسسٹنٹ کمشنر کی سفارشات پر کہاں تک عملدرآمد ہوا ہے ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے نیز اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ کی رپورٹ کی نقول بھی ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

وزیر نو آبادیات (محمد ارشد خان لودھی):

(ا) درست ہے۔

ب) رپورٹ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں کی گئی سفارشات پر عملدرآمد زیر غور تھا کو نور احمد مذکور نے معاملہ عدالت دیوانی میں پیش کر دیا تھا اور پھر عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن نمبر 235/1984 دائر کی جس پر بحکم مورخہ 25.11.86 معاملہ سماعت کے لئے کلکٹر ضلع کے کے سپرد ہوا۔ جو ابھی تک زیر سماعت ہے۔

ج) چونکہ نور احمد وغیرہ الاثیان کا معاملہ حسب الحکم عدالت عالیہ مورخہ 25.11.86 کلکٹر ضلع کے سپرد ہوا ہے جو ابھی تک زیر تجویز ہے اس لئے ان کے حقوق پر روشنی کا معاملہ Subjudice ہونے کی بنا پر نہیں ڈالی جاسکتی۔

د) اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحقیقاتی رپورٹ کی نقل [illegible] کے طور پر شامل ہے مگر جیساکہ ضمن نمبر(ب) بالا کے جواب میں بتایا جا چکا ہے' معاملہ عدالت عالیہ کے حکم کے تحت کلکٹر ضلع کے زیر سماعت ہے۔

اپیل نمبر 87/14-35 کی پیروی

☆ 2989 **چودھری محمد رفیق** کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) اپیل نمبر 87/14-35 دائر شدہ عدالت (ایم صدیق جاوید) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ٹوبہ ٹیک سنگھ بنام صوبہ پنجاب بذریعہ کلکٹر کی پیروی جس سرکاری اہل کار نے کی تھی اس کا نام اور عہدہ بتایا جائے۔

ب) اگر اصل مقدمہ اور مذکور اپیل کی کسی نے پیروی نہیں کی تو اس کی وجہ کیا ہے اور اس عدم پیروی کی وجہ سے حکومت کو جو نقصان ہوا ہے اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر نو آبادیات (جناب محمد ارشد خاں لودھی): الف) مسٹر محمد صدیق انور اہلمد دفتر اسسٹنٹ کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اس کیس کی پیروی عدالت دیوانی میں کی تھی۔

ب) جواب شق (الف) کی روشنی میں مزید تشریح کی ضرورت نہ ہے۔

☆ تتمہ سوم آخر میں ملاحظہ فرمائیں: ☆ تتمہ چہارم آخر میں ملاحظہ فرمائیں:

جناح آبادی کیلئے اراضی کا حصول

☆2990-چودھری محمد رفیق: کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جناح آبادی سکیم کے لئے حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ہر گاؤں میں جو رقبہ اس مقصد کے لئے حاصل کیا جائے اس میں سرکاری رقبہ کو ترجیح دی جائے گی۔

ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جناح آبادی سکیم کے لئے جگہ کا انتخاب کرتے وقت رولز اور انسٹرکشن کے تحت گاؤں کے نزدیک ترین سرکاری رقبہ بنجر قدیم اگر موجود ہو تو سب سے پہلے ایسے قطعہ اراضی کو جناح آبادی کے لئے استعمال میں لایا جائے گا۔

ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ چک نمبر 320 گ ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دیہہ ہذا کی دیواروں کے ساتھ ملحقہ ایسا رقبہ موجود ہے۔

ر) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس رقبہ کو ابھی تک جناح آبادی سکیم میں شامل نہیں کیا گیا اور اس سکیم پر دیہہ ہذا میں کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی ہے۔

ھ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو وجہ؟

وزیر نو آبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی): ا) ہاں یہ حقیقت ہے کہ جو رقبہ زیر سکیم جناح آبادی حاصل کیا جائے گا اگر اس گاؤں میں حکومت پنجاب کا رقبہ ہے تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔

ب) یہ بھی حقیقت ہے کہ رقبہ زیر سکیم جناح آبادی کے تحت بمطابق رولز جاری کردہ محکمہ نو آبادیات مورخہ 3 جولائی 1986ء کی شق نمبر 7(1) (11) حاصل کیا جائے گا اور سرکاری یا غیر سرکاری بنجر قدیم زمین آبادی دیہہ کے نزدیک ہے تو اس کو استعمال میں لایا جائے گا۔ اگر ایسا رقبہ موجود نہ ہے تو دیگر رقبہ کو اس سکیم کے تحت استعمال کیا جائے گا۔

ج) چک نمبر 320 گ ب میں رقبہ از قسم چراگاہ مربع نمبر 21، قلعہ نمبر 13/1, 13/2, 14/2, 16 تا 18, 22 تا 25 برقبہ 76 کنال 16 مرلہ موجود ہے۔ جس میں سے قلعہ نمبر 13/1, 13/2, 14/2, 15/2 میں جزوی ناجائز قبرستان موجود ہے۔

د) اس رقبہ میں سے قلعہ نمبر 16, 17, 24, 25 جناح آبادی کے لئے مخصوص کرنے کا خیال تھا، مگر چک میں پارٹی بازی ہے اور ایک فریق نے سول عدالت سے حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے جس کے

خلاف ڈپٹی کمشنر صاحب نے عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر رکھی ہے اور دیہہ ہذا کی الاٹمنٹ کمیٹی نے ایک دوسری سرکاری جگہ مربع نمبر68 ،69 نمبر خسرہ 127 برقبہ 189 کنال جس میں ایزادی آبادی منظور ہو چکی ہے - جناح آبادی کے لئے تجویز کی ہوئی ہے ، مگر عدالت دیوانی کے حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے کام الاٹمنٹ رکا ہوا ہے -

ھ) عدالت عالیہ سے حکم امتناعی کے بارے میں اپیل کے فیصلہ کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

اشتمال اراضی سکیم کی بروقت تکمیل کرنے کے لئے اقدامات

* 1610- میاں ریاض حشمت جنجوعہ : کیا وزیر اشتمال اراضی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں زیر اشتمال مواضعات کی تعداد کیا ہے۔ ان کا اشتمال کب شروع ہوا اور کب مکمل ہو گا۔

(ب) صوبہ میں ان مواضعات کی تعداد کیا ہے جہاں اشتمال اراضی مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) صوبہ میں ان مواضعات کے نام کیا ہیں جو ایک سے زائد بار زیر اشتمال آئے ہیں۔

(د) صوبہ میں ان مواضعات کے نام کیا ہیں جہاں کارروائی اشتمال مقررہ مدت میں تکمیل کو نہیں پہنچی اور تاخیر کے اسباب کیا تھے۔

(ہ) کیا تاخیر کے ذمہ دار عملہ کے خلاف کوئی انضباطی کارروائی کی گئی ہے اس کی تفصیل کیا ہے ذمہ دار افسران جن کے خلاف کارروائی عمل میں آئی ان کے نام اور موجودہ عہدے کیا ہیں ؟

(و) کیا حکومت کارروائی اشتمال کی بروقت تکمیل کے لئے کوئی خصوصی لائحہ عمل مرتب کر رہی ہے۔

(ز) صوبہ میں فیس اشتمال کے بقایا جات کس قدر ہیں اور ان کی وصولی کی رفتار کیا ہے

وزیر اشتمال اراضی (جناب محمد ارشد خان لودھی) : (الف) حسب رپورٹ فیلڈ افسران صوبہ پنجاب میں زیر اشتمال مواضعات کی تعداد 575 ہے۔جہاں تک ان مواضعات میں کام اشتمال اراضی شروع اور مکمل ہونے کا تعلق ہے۔ اس کی تفصیل بمعہ تاریخ ہائے ضمیمہ (ہ) پر ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) حسب رپورٹ فیلڈ سٹاف صوبہ کے جن مواضعات میں اشتمال اراضی کا کام مکمل ہو چکا ہے ان کی تعداد 12525 ہے۔

(ج) لاہور

(1) جلیانہ (2) مل (3) لامکے نیویں (4) رام کوٹ (5) دیو محمود کلاں (6) جلیانہ (7) اصل گوروکے (8) تھابل (9) قیام پور (10) چک نمبر 17 (11) کد لتھی (12) فقہ ٹھٹھہ (13) جاتر کیے (14) بھاگو دیال (15) فیض پور (16) پنڈوزی (17) جنڈیالہ کلاں (18) تریڑوالی

ملتان

(19) دیئے والی (20) ونہدلہ ماتی (21) برہان پور (22) جلال آباد (23) موچی والی (24) مولوی سکندر (25) بہاولپور گڑھ (26) روشن پور (27) حسن آباد (28) پنجابی

بہاول پور

(29) نہڑ والی (30) وڑھیلاں (31) جلال آباد (32) منگوانی (33) روکرانی (34) رنگ پور (35) خیرپور نورنگا (36) باقرپور (37) نو آباد (38) ڈیرہ مستی (39) مگرپور (40) جھانگی والا (41) ڈیرہ بکھا (42) حبیب مسن (43) ھکڑہ۔

بہاول نگر

(44) مہاراں شریف (45) جھیڈواں (46) مہربلوچ (47) حاصل ساڑھو (48) ڈنگوریاں (49) بارلکا ہٹھاڑ

رحیم یار خان

(50) کوٹلہ ماہی (51) چودھری (52) واگھواں (53) مہراں (54) عبداللہ پور (55) کوٹ فقریہ

سرگودھا

(56) سندرال (57) برہان (58) گوندل (59) کمالہ (60) مچانی

بھکر

(61) کوٹلہ جام ڈگر (62) خانسر (63) مائی روشن ڈگر (64) کانجن ڈگر (65) لنڈی ڈگر (66) سلورانی ڈگر (67) سلورانی نشیب (68) نور عبداللہ پھاتھی (69) مظفرپور شمالی

(28) دینار

لیہ

(70) الٰہی شالا خاں (71) سریا مزد

گجرات

(72) کنگ سہالی (73) کنگ سہاری (74) منڈیالہ (75) سنگو والا شرقی (76) شادی والی جوہڑ
کے (77) قاسب (78) لنگر (79) پچوکی (80) نندوال (81) باگڑیانوالہ (82) جھنگ (83)
حاصلانوالہ (84) پچھریاں والی (85) بچھر (86) کوٹلہ منور شاہ (87) کوٹ پنڈی والا (88)
مانگٹ (89) اکی (90) دتو جوہڑ (91) رجوعہ (92) سوہیہ (93) ہیلاں

سیالکوٹ

(94) کوٹلی سیدامیر (95) ماجرہ خورد (96) منڈ (97) کوٹلی بھاگو (98) کولوکے (99)
گوڑھالہ (100) چاہڑ (101) رائے پور (102) باچھلی (103) بھنگالہ (104) فتووال (105)
ہڑپال

گوجرانوالہ

(106) تلے حکیم حیدر علی (107) کوٹلہ تیہ (108) ستبلہ (109) چک علی شیر (110) مبارا (111)
ٹھٹھہ نور شاہ (112) توتڑہ (113) بدر علی (114) قلوہر سکھ رائے (115) ٹھٹھہ ہردویانہ (116)
چک مولو (117) چھتی مٹھہ (118) کوٹ ٹکا

قصور

(119) راجہ جنگ (120) کوٹلی رائے ابوبکر (121) پیال کلاں (122) نظام پور (123) رکھانوالہ
(124) گدوکی (125) راجیوالا آرائیاں (126) صاحبہ (127) نجابت (128) ملہ

اوکاڑہ

(129) شیریں (130) رتھووالی خاکہ (131) ڈھول رکن۔

(د) صوبہ میں ان مواضعات کے نام جہاں کارروائی اشتمال مقررہ مدت میں تکمیل نہیں پہنچی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(28) دینار

گجرات

(1) کنجاہ (2) منگووال غربی (3) جلال پور جٹاں

سیالکوٹ

(4) محال حیدو وال (5) کالا چیچی

گوجرانوالہ

اٹک

میانوالی

ساہیوال

ملتان

(6) لسوری (7) کھلار (8) جلیل پور (9) خانیوال کونہ (10) روشن پور

بہاولپور ڈویژن

(11) جھوک لال (12) خولہ سنام رائے (3) رتن پورہ (14) پیر چینڑ پینٹر (15) لوتاری بخش آرائیں (16) رنگ پور (17) پیراں (18) کوٹلہ حیات محمد (19) محمد مراد ڈاہر (20) گل محمد

ضلع جھنگ

(21) موضع میوانہ (22) موضع پنجہ والا

ضلع سرگودھا

(23) پٹاری کسلی (24) تڑیانوالہ (25) کلس (26) چک نمبر 124 ج (27) چک نمبر 53 / ج

(28) دینار

ڈی جی خاں

(29) اشرف (30) روڑی (31) گولی واہ (32) مگولہ

مظفر گڑھ

(33) شاہجہاں (34) شیخ پور شمالی (35) لال پور (36) پپلی (37) موہڑ (38) بھگوال (39) فتح پور جنوبی (40) کلر والی

قصور

(41) قصور بیرون (42) چوہڑ والا (43) مصطفےٰ آباد (44) بنگلہ کمبواں (45) فقری والا (46) موکل (47) مسوجوکی (48) منڈنگی (49) چھبانہ (50) سیلان سائیں (51) گوہر عبداللہ خاں (52) سید پور

لاہور

(53) نیاز بیگ (54) لاہکے نیوین (55) کمبہ (56) رائے (57) شاہ پور خان پور (58) لکھو ڈھر (59) ھڈانہ (60) ڈیال (61) لدھڑ (62) اصل گوروکے (63) سگیاں وساؤ پور (64) کیت (65) چک آسو (66) تیررہ (67) ھلوکی (68) لکھوکی (69) طور وڑائچ (70) جیتا (71) چک نمبر 286 / گ ب (72) خیر پور ملیاں (73) چک نمبر 37 / آر بی (74) چک نمبر 120 / آر بی (75) چک نمبر 42 (76) وان (77) کالیہ (78) میان علی ڈوگراں (79) داوکی ملیاں (80) جگ چک (81) کموکی (82) ملکہ حاجی موج (83) چک نمبر 75 / 22 (84) چک نمبر 17 (85) جوہدکے (86) چھمیکی (87) کہ لتھی (88) فتہ ٹھٹھہ (89) پنڈی چری (90) ہردوبریار (91) جے سگہ والا (92) ننگل بوچر (93) منڈیالی (94) اوان پار (95) سگیاں خورد (96) بھڑتھ (97) قلعہ ستار شاہ (98) فیض پور (99) کرنو (100) رکھ باولی جندرو (101) سہنی (102) گوریال (103) جوھیوالی کلاں (104) نواں کوٹ (105) نانو ڈوگر (106) ڈھانہ (107) سکھیوان (108) شام کے (109) جوئیاں والا

تاخیر اسباب

کسی موضع میں کارروائی اشتمال اراضی شروع کرنے کے لئے قانون اشتمال اراضی مجریہ 1960ء کے تحت مالکان اراضی کی 51 فیصد رضامندی لینی ضروری ہوتی ہے اکثر گاؤں والے پہلے اپنی

رضامندی دے دیتے ہیں لیکن کچھ عرصہ کے بعد پارٹی بازی کی بناء پر رضامندی کے خلاف درخواستیں دینی شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے اشتمال میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(2) قانون کے مطابق کچھ لوگ متعلقہ عدالتوں سے حکم امتناعی حاصل کر لیتے ہیں جس کی بناء پر بھی اشتمال اراضی مکمل کرنے میں تاخیر پیدا کر دیتے ہیں۔

(ھ) گجرات

موضع کنجاہ میں سکیم اشتمال میں بے ضابطگیوں اور تاخیر کی بناء پر محمد اشرف پٹواری اشتمال کو موقوف کیا گیا۔

سیالکوٹ

گوجرانوالہ

اٹک

موضع بکڑالہ ضلع جہلم کی منظوری سکیم اشتمال کے بعد منشی محمد شیر کو گرداور کے عہدہ سے تنزلی کر کے پٹواری تعینات کیا گیا۔

علی اصغر پٹواری محمد یاسین گرداور محکمہ مال میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے خلاف چارج شیٹ تیار کر کے ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ پنجاب کو بغرض مزید کارروائی کے لئے ارسال کی گئی ہے۔

میانوالی

معمور

ساہیوال

ملتان

بہاول پور ڈویژن

موضع جھوک لال ضلع بہاول پور میں عرصہ چار ماہ کی تاخیر ہوئی اس بارہ میں عملہ اشتمال کو

ہدایت کی گئی کہ وہ اندر میعاد کام ختم کرے - سالانہ ٹارگٹ 1985ء- 1986ء مکمل ہو چکا ہے دوسرا ہذا سکیم اشتمال ستمبر 1986ء میں مکمل ہو گی۔ مواضعات خولہ سنام رائے اور رتن پورہ میں تاخیر ہوئی ہے۔ افسر اشتمال اراضی نے مواضعات اوڑان والا اور چیانہ اور مہار خورد کی سکیم کنفرم کر کے ریکارڈ اشتمال کی تکمیل کی۔ جن کا رقبہ 5019 ایکڑ ہے اس نے اپنے ٹارگٹ 1985ء - 1986ء مکمل کر لیا ہے۔ اس وجہ سے تاخیر شدہ مواضعات کی سکیم اشتمال تکمیل نہ ہوئی متعلقہ عملہ کو اس بارہ میں ہدایت کی گئی ہے کہ ان مواضعات کو ستمبر 1986ء میں مکمل کر دیا جائے۔

جھنگ

حکام بالا ہر موضع میں مقررہ میعاد کے اندر کام ختم کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

فیصل آباد

افسران ہر چک / موضع کو اندر میعاد ختم کرانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

بورڈ آف ریونیو پنجاب کی طرف سے مقررہ ٹائم شیڈول میں کام اشتمال کے خاتمے کے لئے وقتاً" فوقتاً" ہدایات جاری ہوتی رہتی ہیں ان ہدایات کے عمل درآمد کے سلسلہ میں بورڈ آف ریونیو پنجاب کی گشتی ٹیمیں کام اشتمال کی موقع پر ہی پڑتال کرتی رہتی ہیں۔

سرگودھا

اہلکاران کی کوتاہی کی وجہ سے کام اشتمال میں تاخیر نہیں ہوئی کسی اہلکار کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی۔

میانوالی

معمور

ڈی جی خان

مظفر گڑھ

موضع منڈ میں تعینات عملہ سے نائب افسر اشتمال / گرداور اور اشتمال بعد کارروائی ریٹائر ہو

چکے ہیں۔ پٹواری اشتمال کو محکمہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

لیہ

قصور

اوکاڑہ

شیخوپورہ

(و) بورڈ آف ریونیو پنجاب ہر سال کے لئے اشتمال اراضی کا کام مکمل کرنے کے لئے ہدف مقرر کرتا ہے۔ متعلقہ افسران اشتمال و عملہ کو مقررہ ہدف مکمل کرنے کے لئے ہدایات دی جاتی ہیں۔ اس کام کی رفتار دیکھنے کے لئے سہ ماہی میٹنگ کی جاتی ہے اور رکن اشتمال اراضی اس کام کا جائزہ لیتے ہیں۔

(ز) صوبہ میں فیس اشتمال کے بقایا جات کی رقم 196847 روپے ہے امید ہے کہ یہ بقایا جات جلد ہی تحصیل کئے جائیں گے۔ بعض مواضعات کی فیس اشتمال کے بقایا جات بوجہ حکم امتناعی زیر التواء ہیں۔

ضمیمہ (بی)

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
1	4-10-84	حصول رضامندی کے بعد تاریخ مقرر ہوگی
2	15-10-84	ایضاً
3	15-3-86	"
4	17-3-86	"
5	21-6-86	"
6	19-6-86	"
7	5-7-86	5-2-89
8	28-7-86	28-7-87
9	28-7-86	13-10-86
10	2-7-84	30-4-89
11	ایضاً	ایضاً
12	"	"
13	"	"
14	4-3-86	30-4-87
15	31-7-85	31-12-86
16	1-4-85	31-12-87
17	19-8-84	31-12-85
18	17-6-85	30-6-87
19	15-1-84	30-9-85
20	31-7-86	10-9-86
21	19-6-86	15-10-86
22	27-3-86	2-5-86
23	13-12-85	30-12-87
24	29-86	26-8-86
25	23-3-86	-6-86
26	29-6-86	30-9-86
27	28-5-86	30-6-87
28	12-184	30-10-86
29	27-3-84	8-9-86
30	23-1-89	
31	1-3-86	16-9-88
32	3-7-86	23-2-87
33	15-5-83	6-9-87
34	1-1-86	14-5-95
35	13-5-86	3-2-87
36	5-7-86	10-4-87
37	2-3-86	4-3-87
38	19-12-78	18-4-84
39	1-10-80	18-11-86
40	29-5-85	16-12-88
41	18-5-83	30-4-84
42	21-1-84	4-5-92
43	28-7-85	28-4-86
44	8-11-82	2-7-89
45	26-3-81	30-12-88
46	27-7-86	27-7-98
47	7-5-78	7-8-87
48	3-1-83	5-3-91
49	28-1-86	11-4-88
50	18-1-86	11-2-88
51	13-1-86	16-9-9
52	27-9-84	2-5-85
53	16-8-79	24-7-84
54	28-1-85	20-3-89
55	23-7-85	16-7-93
56	7-6-83	31-12-90
57	27-12-84	30-12-89
58	----	30-6-89
59	1-11-82	31-12-86

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ	نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
60	2-12-82	31-12-86	93	—	—
61	30-12-82	31-12-86	94	15-6-85	18-3-86
62	5-5-86	30-5-90	95	25-5-86	30-5-87
63	27-4-86	30-4-89	96	13-4-86	29-9-87
64	14-6-86	30-6-2005	97	15-1-85	3-5-86
65	20-4-84	30-9-86	98	24-12-85	30-6-87
66	31-8-83	30-9-86	99	11-5-86	12-8-88
67	6-11-84	6-9-87	100.	—	—
68	1-12-84	31-12-86	101	8-2-86	8-7-87
69	15-10-85	15-9-99	102	13-10-84	12-10-87
70	5-10-85	30-10-88	103	17-12-85	1-11-86
71	16-4-86	30-4-91	104	1-8-86	30-7-87
72	9-5-86	30-5-88	105	15-6-86	30-11-87
73	5-4-86	304-88	106	26-7-86	21-4-88
74	14-7-86	20-8-87	107	12-6-83	5-9-88
75	ایضاً	ایضاً	108	22-3-84	23-4-87
76	"	1-3-87	109	9-4-85	3-1-88
77	5-7-86	31-8-87	110	24-6-85	25-9-86
78	27-3-86	30-3-87	111	31-12-85	13-6-86
79	4-2-86	28-2-87	112	5-3-86	11-8-86
80	6-4-86	6-4-88	113	6-3-86	18-9-86
81	26-12-85	1-12-87	114	12-3-86	14-4-87
82	26-4-86	30-4-87	115	27-4-86	1-12-87
83	30-1-86	18-11-86	116	18-5-86	30-11-87
84	11-6-86	19-10-87	117	17-6-85	5-3-87
85	28-6-86	14-6-87	118	13-3-82	25-7-84
86	18-4-86	18-4-88	119	8-6-84	8-6-88
87	16-8-86	15-3-87	120	23-7-85	26-12-85
88	25-3-86	25-1-87	121	22-10-85	22-9-89
89	25-5-86	31-12-86	122	15-2-86	22-11-91
90	15-6-86	1-6-87	123	29-3-86	5-7-90
91	14-6-85	1-12-87	124	4-2-82	—
92	—	—	125	14-1-83	29-9-87

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	23-11-83	9-2-88
	12-6-85	2-9-87
	17-6-85	7-10-85
	25-3-86	4-8-87
	10-7-78	22-2-80
	5-2-84	11-4-89
	1-10-84	27-6-85
	4-5-86	16-10-88
	11-3-86	24-12-88
	27-2-86	2-10-88
	24-12-85	1-4-88
	11-2-86	10-9-88
	2-7-86	10-2-90
	19-7-86	11-6-89
	29-7-86	21-7-89
	4-6-81	10-7-88
	8-5-83	17-5-89
	8-5-83	3-11-87
	27-2-83	23-11-91
	4-1-85	4-10-88
	3-4-83	7-11-87
	31-10-84	31-10-87
	1-6-86	16-4-90
	21-5-86	2-12-87
	22-8-85	25-1-93
	6-2-85	21-1-93
	27-11-84	3-2-95
	10-9-85	21-9-86
	29-4-85	21-5-87
	10-9-85	6-4-86
	19-1-86	22-4-87

مقامات زیر اشتمال ضلع بہاولپور=25

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	23-1-86	23-10-87
	26-5-85	19-2-89
	28-1-85	15-4-88
	15-11-83	27-9-90
	23-1-86	12-10-86
	10-4-84	17-10-87
	29-5-84	9-4-89
	24-4-86	10-3-88
	13-8-85	17-6-88
	13-8-85	19-3-88
	28-11-84	13-2-87
	27-2-86	19-7-88
	18-3-85	26-9-87
	29-1-86	9-9-86
	25-2-86	15-9-87
	25-2-86	25-6-86
	13-8-85	14-4-87
	25-2-86	27-4-87
	15-8-85	1-5-86
	3-9-85	25-4-87

مقامات زیر اشتمال ضلع بہاولنگر=21

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	20-2-71	24-3-73
	17-1-85	4-8-86
	15-9-85	9-10-87
	25-11-84	5-3-89
	29-12-84	28-6-89
	14-1-85	23-1-87
	14-10-85	23-3-88

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	13-11-85	8-11-88
	14-11-85	17-9-87
	14-1-86	14-3-87
	16-1-86	17-1-88
	19-2-86	2-1-90
	19-2-86	13-10-88
	13-7-86	5-9-91
	———	———
	27-9-78	30-11-81
	15-4-83	10-11-86
	6-6-83	7-10-85
	20-7-83	15-3-86
	30-9-82	30-8-85
	28-9-78	13-9-80
	11-10-84	5-3-86
	10-1-85	7-7-87
	21-4-85	5-10-87
	9-5-85	25-4-87
	12-5-85	26-5-88
	10-7-85	2-12-87
	30-11-85	10-9-87
	7-9-85	22-2-90
	9-10-85	5-11-87
	30-10-85	29-4-88
	22-1-86	10-1-87
	16-3-86	15-7-88
	14-4-86	28-9-88
	15-4-86	30-8-88
	9-7-86	4-6-89
	12-7-86	18-9-88
	———	———
	31-1-81	26-10-83

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	3-2-84	4-10-86
	16-9-84	10-10-88
	21-11-84	19-7-87
	24-12-84	24-3-87
	17-8-85	19-6-88
	17-3-79	زیر نظر ثانی
	6-10-85	24-8-86
	19-11-85	15-9-89
	1-12-85	8-10-86
	26-12-85	10-11-88
	20-4-86	17-3-89
	24-5-86	20-5-89
	25-5-86	27-4-88

زیر اشتمال ضلع رحیم یار خان=51

	6-1-87	3-11-87
	29-11-85	6-12-86
	6-11-85	29-3-87
	7-5-86	4-12-2011
	31-7-86	25-3-89
	13-4-86	4-4-90
	19-3-86	17-8-87
	26-6-86	29-11-86
	16-1-86	21-1-88
	8-1-86	18-11-87
	9-7-86	18-7-89
	22-5-80	21-11-83
	12-12-84	10-7-88
	7-2-85	21-2-87
	5-3-85	16-8-87
	4-4-85	6-4-88

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ	نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	3-2-86	22-8-87		1-7-84	16-5-90
	ریمانڈ	شدہ		13-12-81	14-11-2000
	24-7-86	10-10-87		17-11-82	18-12-87
	1-12-86	15-7-87		20-3-82	1-12-2003
	20-11-84	5-12-86		1-12-83	7-7-86
	3-5-85	16-7-87		9-4-85	29-8-87
	5-5-85	8-1-87		1-2-84	2-1-86
	20-2-86	29-3-91		21-1-83	23-5-90
	20-4-86	15-4-87		29-6-85	25-5-90
	20-4-86	15-8-87		29-6-85	9-7-92
	12-2-86	15-9-87		15-5-85	10-4-90
	15-6-86	13-9-87		10-10-84	11-2-91
	———	———		12-7-81	24-11-84
	13-9-84	13-9-87		20-10-85	8-6-94
	29-1-86	18-12-88		20-11-85	25-1-92
	24-8-85	24-8-88		22-1-86	26-9-91
	16-6-86	16-6-89		20-4-86	2-9-88
	29-11-84	31-12-88		29-3-86	19-10-87
	10-6-85	10-12-86		12-5-86	29-10-89
	5-1-86	6-7-87		27-5-86	5-1-92
	2-3-86	2-11-86		14-6-86	23-10-86
	30-7-86	30-5-88		20-11-85	30-8-89
	31-7-86	31-2-88		26-6-86	4-7-87
	———	———		1-1-82	30-11-89
				24-5-83	10-11-90
	———	———		6-3-86	12-10-86
	5-4-80	8-8-94		17-12-85	25-11-86
	4-8-85	7-4-96		2-2-84	20-2-87
	16-12-85	15-3-87		21-10---	23-5-90
	14-11-83	11-5-88		29-6-198	25-5-90
	23-9-82	2-5-90		29-6-85	9-7-92
	1-2-84	30-9-88		15-5-85	10-4-90

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ	نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	10-10-84	11-2-91		8-6-81	19-6-89
	12-7-81	24-11-84		4-2-81	8-9-85
	20-10-85	8-6-94		18-6-86	1-7-78
	20-11-85	26-1-92		31-1-83	8-10-85
	22-1-86	26-9-91		2-4-83	11-4-85
	20-4-86	2-9-88		16-7-84	13-10-87
	29-3-86	19-10-87		1-2-84	13-10-90
	12-5-86	29-10-89		———	——
	12-5-86	29-10-89		———	———
	27-5-86	5-1-92		———	———
	14-6-86	23-10-86		9-6-86	9-5-88
	20-11-85	30-8-89		20-4-86	20-10-87
	26-6-86	4-7-87		9-3-84	3-8-88
	1-1-82	30-11-89		9-3-84	9-3-88
	24-5-83	10-11-90		3-11-84	30-8-91
	6-3-86	12-10-86		3-5-85	3-5-93
	17-12085	25-11-86		1-7-85	1-7-92
	2-2-84	20-2-87		1-10-85	1-10-87
	11-5-84	27-10-86		———	——
	16-12-85	13-8-86		1-10-85	1-10-89
	18-12-85	25-6-87		———	———
	26-3-86	20-7-86		7-10-85	7-10-87
	21-7-86	—		26-10-85	26-10-92
	21-7-86	—		1-12-85	3-12-89
	15-4-84	17-11-90		1-1-86	1-1-92
	3-8-84	29-4-99		15-4-86	24-12-86
	2-1-85	12-10-86		1-12-85	3-12-89
	2-8-84	6-1-93		1-1-86	1-1-92
	2-2-86	15-8-86		15-4-86	24-12-86
	12-5-84	29-10-2004		3-12-85	3-12-89
	21-7-86	—		17-6-86	17-5-92

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ	نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	16-10-84	14-5-88		4-9-82	4-5-86
	12-5-85	19-11-88		1-3-78	1-2-84
	15-6-85	4-1-87		19-12-82	26-1-83
	8-6-85	15-10-86		28-2-82	11-8-84
	12-6-85	11- -86		30-5-82	6-4-84
	15-6-85	11-11-90		18-2-82	29-3-83
	16-2-86	4-3-87		28-2-82	23-3-83
	/	/		26-1-85	29-3-87
	/	/		13-5-85	13-5-86
	8-4-79	10-10-90		19-2-84	17-2-86
	15-1-84	3-3-97		1-2-82	23-6-85
	5-1-74	-4-84		17-1-82	15-5-87
	3-2-62	-4-92		23-6-79	25-3-2000
	17-2-80	-8-91		16-5-84	13-11-86
	/	/		27-2-82	4-10-88
	/	/		26-1-85	26-2-88
	1-3-79	1-3-85		19-2-84	24-3-88
	"	"		21-6-84	20-4-86
	"	"		3-10-85	6-9-86
	"	1-3-86		19-3-72	1-1-85
	1-10-81	1-10-83		25-2-80	2-5-83
	31-1-82	31-1-88		8-12-81	16-6-85
	2-8-82	2-8-87		30-11-64	16-4-67
	6-7-83	6-7-99		24-2-81	3-6-83
	15-1-85	15-1-96		12-12-78	1-8-80
	30-3-85	30-3-94		20-8-85	3-1-86
	1-5-85	1-5-90		18-5-80	13-3-84
	1-5-85	1-5-86		17-5-81	19-4-83

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	8-1-85	22-9-86
	28-12-81	3-4-82
	15-6-66	29-8-73
	6-2-80	31-12-81
	6-8-62	8-6-65
	15-7-78	4-5-85
	19-1-82	—
	7-3-82	7-10-95
	8-2-86	28-2-27
	7-10-85	22-3-93
	4-1-82	29-1-83
	14-1-80	28-8-83
	6-1-82	10-6-82
	21-10-80	14-2-82
	20-2-85	27-7-86
	21-6-84	16-6-86
	30-9-83	----
	30-9-83	—
	30-9-83	—
	30-9-83	—
	30-9-83	4-9-85
	23-3-83	30-12-85
	30-11-61	1-2-83
	9-3-83	16-6-86
	23-2-82	25-8-83
	30-9-83	26-7-84
	30-9-83	12-11-83
	30-9-83	14-8-84

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	15-6-84	13-2-89
	14-5-84	25-1-86
	14-6-84	9-11-85
	4-1-85	24-8-85
	15-5-73	25-6-80
	30-9-83	14-11-82
	28-6-81	26-11-82
	30-9-83	23-2-84
	30-9-83	3-12-84
	30-9-83	10-8-88
	30-9-83	3-8-85
	30-9-83	3-2-85
	3-9-84	31-8-86
	30-9-83	7-5-84
	30-9-83	7-12-84
	30-9-83	9-8-84
	27-3-82	24-9-82
	18-10-81	31-3-83
	18-10-81	26-5-62
	30-9-83	21-2-84
	5-11-81	8-1-84
	—	—
	1-9-60	23-4-71
	5-5-82	25-3-87
	13-1-62	31-1-64
	16-6-60	28-6-61
	1960	—
	—	—

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ	نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	1973	15-11-76		15-10-82	28-10-83
	2-10-72	6-7-77		4-7-82	24-4-84
	5-8-69	10-10-76		26-11-79	26-9-83
	5-1-78	10-11-79		23-11-85	23-2-86
	—	12-7-65		8-3-86	9-6-86
	10-2-77	4-12-77		8-3-86	22-3-86
	12-7-83	5-12-95		8-3-86	11-7-86
	16-11-72	12-7-85		20-12-83	12-4-84
	27-7-84	21-5-85		27-7-83	15-5-85
	1-5-81	12-4-85		31-1-84	27-12-84
	14-6-76	15-1-94		26-12-83	28-8-84
	1-5-81	1-2-84		13-12-76	26-8-78
	13-5-85	4-8-89		16-1-83	30-2-84
	13-5-85	1-3-87		31-8-84	8-5-86
	6-5-89	15-6-90		24-4-84	27-11-84
	14-2-80	2-2-82		9-8-77	9-9-83
	10-2-79	30-3-82		9-8-84	24-3-85
	13-3-80	6-10-89		15-1-83	21-5-83
	17-12-79	5-6-80		8-5-73	28-9-81
	17-3-79	30-7-81		6-10-72	24-9-73
	17-3-79	30-7-81		3-12-85	28-1-86
	14-5-72	30-7-80		3-1-86	6-4-86
	6-6-79	28-11-81		8-3-86	14-4-86
	6-6-81	23-12-83		1-6-86	5-12-87
	15-11-73	7-10-81		7-10-84	22-6-86
	21-8-84	19-11-85		1-2-79	1-1-80
	28-1-84	22-4-84		2-2-83	19-6-86
	26-1-84	5-10-85		4-1-81	22-6-82
	16-10-85	23-6-88		8-11-80	18-11-83
	30-8-82	20-4-85		22-5-85	10-10-86
	5-8-84	4-11-86		13-6-76	13-2-77

نمبر شمار	تاریخ اجراء	تاریخ خاتمہ
	7-7-85	2-9-86
	28-1-81	14-3-83
	19-1-77	11-9-78
	4-9-80	24-7-82
	22-9-81	7-12-82
	22-9-85	14-12-85
	11-5-66	5-12-67
	26-10-64	24-10-66
	11-5-86	1-5-88
	4-10-80	17-11-85
	3-12-77	30-10-79
	28-5-85	7-12-85
	2-7-83	8-11-85
	27-11-76	23-12-77
	20-4-72	3-11-73
	19-12-83	8-7-86
	24-7-78	22-9-79
	22-9-80	5-5-85
	24-10-81	30-8-83
	"	13-8-83
	7-4-82	23-12-82
	25-4-85	2-6-86
	1-3-86	9-5-86
	18-6-83	25-3-84
	18-5-77	24-12-79
	1-10-75	13-9-78
	21-11-79	1-12-81
	22-7-84	23-4-85

برطرف شدہ پٹواری کی محکمہ اشتمال میں تعیناتی کی وجوہات

☆1904 جناب غلام سرور خان کیا وزیر اشتمال اراضی ازرہ کرم فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ راولپنڈی ضلع میں اس وقت اشتمال اراضی کا کام شروع ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اشتمال اراضی کا عملہ جو اس وقت اشتمال اراضی کے کام میں مصروف ہے۔ اس میں کچھ برطرف شدہ پٹواری بھی کام کر رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ رانا محمد نواز پٹواری جو اس وقت راولپنڈی ضلع میں عملہ اشتمال میں کام کر رہا ہے ضلع جھنگ کا رہائشی ہے اور جھنگ سے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا تھا۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ برطرف شدہ پٹواری کو اشتمال اراضی کے کام پر مامور کرنے کے ضمن میں حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اشتمال اراضی (جناب محمد ارشد خان لودھی): (الف) درست ہے۔

(ب) ضلعی انتظامیہ کے ریکارڈ کے مطابق اس قسم کی کوئی بات علم میں نہیں ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ رانا محمد نواز ضلع جھنگ کا رہائشی ہے۔ انتظامیہ ضلع راولپنڈی کے ریکارڈ کے مطابق رانا محمد نواز کی برطرفی از ملازمت ضلع جھنگ کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ مزید براں رانا محمد نواز کے تحریری بیان مورخہ 6 دسمبر 1986ء کے مطابق اس الزام میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(د) اگر حکومت کو اس الزام کے ضمن میں کوئی ٹھوس ثبوت مل گیا تو رانا محمد نواز کے خلاف مجوزہ قانون کے تحت باقاعدہ کارروائی کی جائے گی۔

ضلع راولپنڈی میں اشتمال اراضی

☆1905 جناب غلام سرور خان کیا وزیر اشتمال اراضی ازرہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) راولپنڈی ضلع میں 81-1980ء سے لے کر 87-1986ء تک سال وار کتنے مواضعات میں اشتمال اراضی کیا گیا ہے۔

(ب) ایک موضع کے اشتمال کے لئے قانوناً کتنا وقت دیا جاتا ہے۔

(ج) اشتمال اراضی کے کتنے عرصہ بعد موضع کو محکمہ مال کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

(د) جو مواضعات اشتمال اراضی کے لئے مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ کے لئے محکمہ اشتمال کے پاس ہیں۔ اس کی وجوہات بتائی جائیں۔

وزیر اشتمال اراضی (جناب محمد ارشد خاں لودھی):

(الف)

سال	تعداد مواضعات	رقبہ ایکڑ میں
1980ء	6	8453
1981ء	3	3180
1982ء	1	8662
1983ء	2	4247
1984ء	3	4784
1985ء	—	—
1986ء	1	2801
	16ء	32127

فہرست مواضعات جن کا اشتمال 1980ء تا 1986ء ہوا شامل کر دی گئی ہے۔ ضمیمہ الف

(ب) بموجب ہدف بورڈ آف ریونیو ایک پٹواری کو ایک سال میں 8 (آٹھ) سو ایکڑ رقبہ اشتمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(ج) عموماً ایک سال کے عرصہ میں مثل حقیقت تیار ہو جاتی ہے کیونکہ خسرہ گرداوری میں دو فصلات خریف و ربیع کا اندراج کیا جاتا ہے۔ مزید اس کا انحصار کام کی نوعیت اور عملہ کی کارکردگی پر ہوتا ہے۔

(د) وہ مواضعات جو زیادہ دیر محکمہ اشتمال کے پاس ہیں۔ ان کی فہرست اور وجوہات جھنڈی ب پر منسلک ہیں۔

جھنڈی الف

نقشہ (الف) سال وار مواضعات جن کا اشتمال مکمل ہوا تحصیل و ضلع راولپنڈی

نمبر شمار	نام مواضعات	رقبہ ایکڑوں میں	تاریخ کنفرمیشن	سال کنفرمیشن سکیم ہائے
1	لب ٹھٹھو	2646	31-12-80	سال 1980ء
2	غازی کوہلی	2545	30-3-80	"
3	پنڈ گوندل	930	29-6-80	"

4	کینگر	1079	31-3-80	"
5	بندہ نگیال	958	30-6-80	"
		958	30-6-80	
6	موہڑہ بیریاں	295	30-12-80	
	تعداد مواضعات(6)	8453		
1	جلالہ	1751	31-12-81	سال 1981ء
2	روپا	570	31-12-81	"
3	جھاوڑیاں	859	30-9-81	"
	تعداد مواضعات(3)	3180		

جھنڈی الف

نقشہ (الف) سال وار مواضعات جن کا اشتمال مکمل ہوا۔ تحصیل و ضلع راولپنڈی

نمبر شمار	نام مواضعات	رقبہ ایکڑوں میں	تاریخ کنفرمیشن	سال کنفرمیشن سکیم ہائے
1	راجڑ	8662	30-6-82	سال 1982ء
1	واہگل	2019	30-12-83	سال 1983ء
2	گورکھپور	2228	31-12-83	"
	تعداد مواضعات(2)	4247		
1	کوٹ کوہلیاں	2073	27-6-84	سال 1984ء
2	نکو	1270	31-12-84	"
3	بودیال	1441	27-6-84	"
	تعداد مواضعات(3)	4784		
1	ڈھلہ	2801	30-6-86	سال 1986ء

جھنڈی ب

نمبر شمار	نام موضع	رقبہ ایکڑ میں	تاریخ کنفرمیشن	تاخیر ہونے کی وجوہات
1	راجار	862	30-6-82	موضع مکمل کرنے کے بعد سکیم اشتمال اراضی بموجب حکم بورڈ آف ریونیو نظر ثانی کی گئی اور ریکارڈ از سرنو تیار کرنا پڑا۔
2	غازی کوہلی	2545	31-3-80	30-3-80 کو سکیم اشتمال کنفرم ہونے کے ایڈیشنل کمشنر اشتمال راولپنڈی ڈویژن نے اپنے خصوصی اختیارات بروئے کار لاتے ہوئے ریکارڈ کی نظر ثانی کا حکم دیا۔ اس لئے مثل حقیقت تیار کرنے کیلئے زیادہ عرصہ درکار تھا۔
3	گورکھ پور	2228	30-9-83	موضع کی مثل حقیقت تیار ہونے میں اسلئے تاخیر ہوئی کہ پٹواری متعلقہ کے پاس موضع ڈھلا کا کام بھی تھا۔ جو کہ 1986ء میں کنفرم ہوا۔ اس موضع کی مثل حقیقت جون 87ء میں مکمل ہو جائے گی
4	کوٹ کلیان	2073	27-6-84	پٹواری کے پاس دو مواضعات کا کام تھا۔ موضع جلالہ کی مثل حقیقت تیار ہو کر 30-6-86 کو داخل ریکارڈ ہو چکی ہے جبکہ موضع کلیان کی مثل حقیقت تیار ہو کر جون 1987ء میں داخل ریکارڈ ہو جائے گی۔
5	لب ٹھٹھو	2646	31-12-1980	بموجب حکم ایڈیشنل کمشنر اشتمال اراضیات راولپنڈی ڈویژن موضع ہذا کے ریکارڈ کی دوبارہ جانچ پڑتال کے خصوصی اختیارات افسر اشتمال اراضی اٹک کے پاس زیر غور 1984ء سے ہے کام جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

مواضعات کے ریکارڈ کی تکمیل میں تاخیر اس وجہ سے ہوئی ہے کہ موزوں اور تجربہ کار پٹواریاں کم دستیاب ہوتے ہیں۔ نائب پٹواریاں کو کام سمجھنے اور نپٹانے میں دیر لگتی ہے۔

جونہی موزوں اور تجربہ کار پٹواری میسر ہو جائیں گے۔ کام کی کارکردگی میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

1985-87 کے دوران فیصل آباد میں اشتمال اراضی کی تفصیلات

☆ 2170 ۔ جناب سجاد احمد چیمہ : کیا وزیر اشتمال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔
1985ء اور 1986ء میں فیصل آباد ڈویژن کے کتنے دیہات میں اشتمال کا کام کیا گیا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے اگر اس سلسلے میں دونوں سالوں میں کچھ نہیں کیا تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اشتمال اراضی جناب محمد ارشد خان لودھی

فہرست رقبہ اشتمال شدہ

ضلع	ٹارگٹ برائے اشتمال	اشتمال شدہ رقبہ	کمی / بیشی
جھنگ	96.000 ایکڑ	100.098 ایکڑ	(+) 9098 ایکڑ زائد از ٹارگٹ
63 مواضعات			
فیصل آباد	20800 ایکڑ	15776 ایکڑ	(-) 5024 ٹارگٹ سے کم
8 مواضعات			
ٹوبہ ٹیک سنگھ	16000 ایکڑ	13686 ایکڑ	(-) 2314 ٹارگٹ سے کم
10 مواضعات			
میزان	32800 ایکڑ	129560 ایکڑ	(-) 3240

وزیر اعلیٰ کے حکم سے محکمہ ریلیف میں تقرریوں / ترقیوں کی تفصیلات

☆ 2022 (الف) سردار نصر اللہ خان دریشک : کیا وزیر ریلیف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے :

(الف) محکمہ ریونیو و ریلیف میں وزیراعلیٰ نے قواعد / طریق کار میں نرمی کرکے جن لوگوں کا تقرر کیا ہے ان کے نام' پتے اور عہدہ جات کیا ہیں اور ایسی تقرری کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ب) قواعد / طریق کار میں رعائت کرتے ہوئے جن افسران / اہلکاران کو ترقی دی گئی ہے ان کے نام 'پتہ اور عہدہ جات کیا ہیں اور اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) ایڈہاک بنیادوں پر تعینات کئے گئے ان افسران ر اہلکاران کی تعداد کیا ہے ' جن کی ملازمت کو مطلوبہ طریق کار کو اختیار کئے بغیر باقاعدہ کر دیا گیا اور اس کی وجوہ کیا ہیں ۔ برائے کرم ایسے افسران ر اہلکاران کے نام' پتے اور عہدہ جات کی فہرست مہیا کی جائے ۔

(د) آیا قواعد ر طریق کار میں نرمی کے ذریعے افسران ر اہلکاران کی تقرریاں ر ترقیاں کرنا وزیراعلیٰ کے حلف کی روح کے منافی ہیں یا نہیں ؟

وزیر ریلیف جناب محمد ارشد خان لودھی : گزارش ہے کہ محکمہ ریلیف میں وزیراعلیٰ کے حکم سے کوئی تقرری یا ترقی نہ کی گئی ' لہٰذا شق نمبر "ج" اور "د" سوالات کا جواب دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ضلع سیالکوٹ میں ریلیف کے لئے اقدامات

☆ **2906 ۔ چودھری غلام احمد :** کیا وزیر ریلیف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) 29 اپریل سے طوفان (آندھی ' بادوباراں) کی وجہ سے ضلع سیالکوٹ کی تحصیل ہائے نارووال پسرور' شکرگڑھ ' سیالکوٹ اور ڈسکہ کے کون سے علاقے متاثر ہوئے ہیں اور کس حد تک گندم کی فصل کا نقصان ہوا ہے ۔

(ب) کیا حکومت متاثرہ علاقوں میں ریلیف کے اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو وہ اقدامات کیا گیا ؟

وزیر ریلیف (جناب ارشد خان لودھی) : (الف) بارش ژالہ باری اور آندھی کی وجہ سے سارا ضلع سیالکوٹ متاثر ہوا ہے جس سے گندم کی فصل کو 75 فیصد تا 90 فیصد نقصان پہنچا ہے۔

(ب) ریلیف اقدامات کے سلسلے میں حکومت نے سب سے پہلے ضلع سیالکوٹ کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے تاکہ متاثرین کو تمام مجوزہ مراعات اور امداد فراہم کی جا سکے ۔ اس سلسلہ میں اب تک مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں ۔

1۔ سرکاری واجبات مثلاً مالیہ ' آبیانہ ' ترقیاتی فنڈ ریٹ معاف کر دیئے گئے ہیں ۔

2۔ زرعی قرضہ جات کی وصولی ایک سال تک ملتوی کر دی گئی ہے ' مزید ایسے قرضہ جات پر کوئی سود وصول نہیں کیا جائے گا۔

3۔ آئندہ فصل کے لئے بلاسود قرضہ جات جاری کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

4۔ زرعی ٹیوب ویل کے برقی بل کی ادائیگی آسان اقساط میں ادا کرنے کی سہولت فراہم کی گئی ہے ایسے برقی بلوں پر کوئی سرچارج وصول نہیں جائے گا۔

5۔ بجلی کے زرعی کنکشن بوجہ عدم ادائیگی منقطع نہ کرنے کے لئے واپڈا کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

6۔ جن متاثرین کی مالی حالت زیادہ خراب ہے ' ان کو زکوٰۃ فنڈ سے مالی امداد فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

7۔ وزیراعلیٰ کے حکم کے تحت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ وزیر زراعت ' وزیر مال' وزیر خوراک اور دوسرے متعلقہ اہل کاران پر مشتمل ہے۔ اس کمیٹی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر متاثرین کی امداد کے لئے اپنی سفارشات پیش کرے۔ اس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں حکومت صوبائی و مرکزی سطح پر مزید اقدامات کا جلد از جلد اعلان کرے گی۔

ضلع اوکاڑہ میں زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے قرضہ کی معافی

☆ 2939۔ **چودھری ارشاد علی:** کیا وزیر ریلیف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں حالیہ گندم کی فصل موسمی تغیر و تبدل کی بناء پر خراب ہو چکی ہے اور زمینداروں و کاشت کاران کو بہت نقصان ہوا ہے اور وہ پریشان حال ہیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر کاشتکار بیج اور کھاد و کرم کش ادویات پر بہت سرمایہ لگا چکے تھے اور بنکوں سے قرضہ جات حاصل کرکے اپنی کاشت کی ضروریات پوری کر چکے تھے کہ وہ گندم کی فصل پکنے و بکنے پر ادائیگی کر دیں گے۔

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو وزیر موصوف نے نقصان کا کیا اندازہ تخمینہ طور لگایا ہے اور اس مقصد کے لئے کس کس علاقہ میں بہ نفس نفیس مشاہدہ کیا ہے اور مذکورہ زمینداروں و کاشت کاروں کی پریشانی کو دور کرنے کی کیا تدابیر اختیار کی ہیں۔ تفصیل مہیا فرمائیں۔ کیا حکومت متاثرہ زمینداروں کو قرضہ کی ادائیگی معاف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ' اگر نہیں تو کن وجوہات کی بناء پر تفصیل مہیا فرمائیں؟

وزیر ریلیف جناب محمد ارشد خان لودھی: (الف) ضلع اوکاڑہ میں مجموعی طور پر 25 فیصد سے 40 فیصد تک جھاڑ گندم کم ہوئی بوجہ بارش معمولی نقصان ہوا۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں کاشت کاروں پر زمینداروں نے فصل گندم کے بیج کھاد اور کرم کش ادویات پر سرمایہ لگایا۔ ان اخراجات میں بنکوں سے حاصل کردہ قرضہ جات بھی شامل ہیں' جو بعد برداشت فصل واجب الادا ہیں۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں حالیہ گندم کی فصل موسمی تغیر و تبدل کی بناء پر خراب ہوئی اور چونکہ بوجہ بارش معمولی نقصان ہوا' اس لئے ضلع اوکاڑہ کو آفت زدہ علاقہ قرار نہ دیا گیا اور نہ ہی مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر قرضہ کی ادائیگی معاف ہو سکتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
ریونیو آفیسر گوجرانوالہ کے خلاف اقدامات

320۔ چودھری عبدالرشید: کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ نے مورخہ 6 مارچ 1986ء کو چودھری صفدر علی وغیرہ بنام فضل الٰہی وغیرہ کے مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا اور موضع گگو کے تحصیل گوجرانوالہ میں واقع رہن شدہ زمین کے انفکاک کے لئے انتقال کے بارے میں روبکار جاری کی تھی؟

(ب) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ مذکورہ روبکار کے نتیجہ میں تحصیل گوجرانوالہ کے ریونیو آفیسر کی جانب سے انتقال کی منظوری کے لئے رجسٹر انتقال پر 16 اپریل 1986ء کو انتقال نمبر 255 درج کیا گیا۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ ریونیو افسر نے بغیر کوئی وجہ بتائے انتقال نامنظور کر دیا اگر ایسا ہی ہے تو ازراہ کرم انتقال نمبر 255 کی ایک نقل ریونیو افسر کے احکامات کے ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی جائے۔

(د) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ کے فیصلے کی ایک مصدقہ نقل جو مذکورہ بالا جز (الف) میں مندرج روبکار کے پیش نظر غیر ضروری تھی' متعلقہ پٹواری کو مہیا کی گئی جس نے نمبر شمار 284 پر انفکاک انتقال دوبارہ درج کیا لیکن ریونیو افسر نے اب تک اس کی تصدیق بھی نہیں کی۔

(و) اگر جز ہائے (ج) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ کے مورخہ 6 مارچ 1986ء کے احکامات کا احترام نہ کرنے پر ریونیو افسر کے خلاف کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھی ہے اور انتقال نمبر 284 کو دوبارہ درج کرنے میں کتنی دیر لگے گی؟

وزیر مال (جناب محمد ارشد خان لودھی): (الف) یہ درست ہے کہ مقدمہ بعنوان چودھری صفدر علی بنام فضل الٰہی وغیرہ موضع گلوکی تحصیل گوجرانوالہ کا فیصلہ بحکم 6.3.86 صادر کیا گیا تھا اور اس فیصلے کے نتیجے میں آئندہ عمل درآمد کے لئے روبکار جاری کی گئی تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ روبکار جاری شدہ کے نتیجہ میں انتقال نمبر 255 درج کیا گیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ ریونیو افسر حلقہ نے انتقال نمبر 255 خارج کر دیا۔ انتقال نمبر 255 کی فوٹو سٹیٹ کاپی شامل ہے۔

(ر) یہ درست ہے کہ روبکار مندرجہ جز الف کی موجودگی میں عمل درآمد کے لئے نقل فیصلہ کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم یہ درست ہے کہ نقل فیصلہ فراہم ہونے کے بعد انتقال نمبر 284 درج ہوا۔ جو کہ فیصلہ ہو چکا ہوا ہے۔ فوٹو کاپی انتقال نمبر 284 شامل ہے۔

(ھ) مقدمہ فک الرھن کے فیصلے کے بعد جاری شدہ روبکار کی موجودگی میں نقل فیصلہ کی ضرورت نہ تھی۔ ریونیو افسر حلقہ مسٹر ریاض احمد خان نائب تحصیلدار نے انتقال نمبر 255 بلاوجہ خارج کیا۔

چونکہ اس معاملے کے بارے میں کوئی اطلاع نہ تھی، اس لئے قبل ازیں کوئی کارروائی نہ کی گئی تھی، اب مذکورہ ریونیو افسر حلقہ کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا رہی ہے، بہرحال زیر بحث مقدمے کے فیصلے کا عملدرآمد بذریعہ انتقال نمبر 284 ہو چکا ہوا ہے۔

ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی کی حد پوری کرنے والے مالکان کی تعداد

208 ۔ **سردار ریاض محمود مزاری:** کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

آیا یہ درست ہے کہ حکومت کی تشکیل کردہ پالیسی کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ سے کم اراضی کے مالکان کو ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی پوری کرنے کا حکم ہوا تھا اور ایسا ہے تو تحصیل روجھان میں اس پالیسی سے کتنے مزارعین مستفید ہوئے اگر متذکرہ پالیسی پر عمل درآمد نہیں ہوا تو کب تک ہوگا؟

وزیر نو آبادیات (جناب محمد ارشد خان لودھی): جی نہیں ۔

(اجلاس کی کارروائی مغرب کی نماز کے بعد 10۔6 پر زیر صدارت جناب سپیکر دوبارہ شروع ہوئی)

وزیر مال: میں بقیہ سوالات کے جوابات میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو اس وقت ہی ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے تھے ۔

چودھری محمد رفیق: جناب سپیکر' اب تو بات ہی ختم ہو گئی ہے میں نے یہ عرض کرنا تھا آج اجلاس کی کارروائی 25۔4 پر شروع ہوئی تھی اور ابھی پانچ منٹ باقی تھے جس وقت آپ نے نماز کے لئے اجازت فرمائی ۔ جس میں کم از کم ایک سوال زیر بحث آ سکتا تھا۔ آج کے ان سوالات میں چند سوالات ایسے بھی ہیں جو کہ انتہائی اہم تھے اور تقریباً 40 مربع اراضی کے متعلقہ تھے جن کو اس معزز ایوان میں زیر بحث لانا لازم تھا اور میں یہ درخواست کروں گا کہ ان پر بحث کے لئے آپ خصوصی اجازت مرحمت فرما دیں نہ صرف یہ کہ حکومت وقت کا بھلا ہو گا بلکہ اس میں عوام الناس کا بھی بھلا ہو گا۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ کرنے والے تھے جو ابھی نہیں کیا۔

چودھری محمد رفیق: جناب والا! مجھے تو موقع ہی نہیں ملا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب نماز نیند سے بھی ضروری ہے اور سوالات سے بھی ضروری ہے ۔

چودھری محمد رفیق: جناب والا! میں نے وقفہ نماز پر اعتراض تو نہیں کیا تھا ' لیکن ابھی وقفہ سوالات کے 5 منٹ بقیہ تھے اگر اس کو جاری رکھا جاتا تو یہ سوال بھی زیر بحث آجاتا۔

مسئلہ استحقاقات

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں ' میاں ریاض حشمت صاحب کی تحریک استحقاق نمبر3 ہے۔

پنجاب کے بلدیاتی اداروں کے انتخابات میں خفیہ رائے شماری کی بجائے ہاتھ کھڑے کرنے کا طریقہ کار

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر' میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور مخصوص معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ صوبہ سندھ ۔ صوبہ سرحد ' صوبہ بلوچستان ہمارے وطن عزیز کا حصہ ہیں ۔ ان صوبوں میں بلدیاتی اداروں کی تشکیل کے لئے مروجہ طریق انتخاب کے برعکس اس مرتبہ صوبہ پنجاب میں مخصوص نشستوں اور بلدیاتی سربراہوں کے انتخاب کیلئے نیا انتخابی نظام مسلط کیا گیا ہے ۔ جسے (show of Hand) دست نمائی کا نام دیا گیا ہے۔ اندرون ملک عوامی یکجہتی اور سلامتی کی ضروریات کے پیش نظر ہمارے قومی و ملکی مفادات اس امر کی متقاضی ہیں کہ چاروں صوبوں میں مکمل ہم آہنگی کے لئے یکساں قوانین اور مشترکہ حکمت عملی کے اصول رو بہ عمل لائے جائیں ۔ کسی بھی وفاق کے اندر رائج وفاقی نظام کے تقاضے بھی یہی ہیں کہ صوبائی حکومتیں یکساں پالیسیوں پر کاربند رہیں ' مگر پنجاب میں دیگر تینوں صوبوں سے قطعی مختلف جو انتخابی طریقہ کار وضع کیا گیا ہے وہ دستور پاکستان اور جمہوریت کی روح سے متصادم ہے۔ بلدیاتی اداروں میں بذریعہ دست نمائیں مخصوص نشستوں کے ارکان اور سربراہان کے انتخاب نے خفیہ رائے شماری کے تقدس کو خاک میں ملا دیا ہے ۔ آئینی ضرورت کو پس پشت ڈال کر راتوں رات قانون میں تبدیلیوں سے قانون کی حکمرانی کا تصور بھی مٹ گیا ہے ۔ جو کسی بھی جمہوری معاشرہ کی بقا کے لئے جزو لازم ہے ۔ دست شماری کا فرض ان انتظامی افسروں کے ذمہ تھا جن کے سروں پر بلدیاتی انتخابات کے انعقاد سے قبل Civil Servants Act میں من مانی ترامیم کی ننگی تلوار لٹکا دی گئی تھی اور غلط دست شماری کے خلاف شکایات پیدا ہونے کی صورت میں کسی قانونی مداوا یا حل کی کوئی گنجائش موجود نہ تھی۔ جو قانون کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ یہ صورت حال نہ صرف ملک اور قوم کے لئے خطرناک ہے بلکہ اس طریقہ انتخاب سے اہل پنجاب کے شعور اور صلاحیتوں کی نفی ہوئی ہے۔ اور چاروں صوبوں میں غیر ضروری

تفریق پیدا ہوئی ہے۔ پنجاب کے عوام اس امتیازی اور غیر مساوی سلوک کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ اور حکومت کے ساتھ ساتھ منتخب ارکان اسمبلی کے خلاف بھی جذبات رکھتے ہیں جس سے ارکان اسمبلی کی عزت احترام اور وقار کو نقصان پہنچا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو منظور کر کے مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے اور اس اہم معاملہ کے پس پردہ محرکات کی تحقیقات کرائی جائیں۔

جناب سپیکر! پاکستان کے چاروں صوبوں میں بلدیاتی انتخابات ایک ہی وقت میں منعقد ہوئے تھے۔

وزیر قانون جناب سپیکر! آج ٹوانہ صاحب موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے جواب بھی دینا ہے میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے مختصر بیان بھی دینا ہے اور وزیر موصوف نے اس کا جواب بھی دینا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے یہ بتایا ہے کہ اس وقت وزیر بلدیات موجود نہیں ہیں۔ جنہوں نے اس کا جواب دینا ہے۔ کیا آپ یہ مناسب خیال فرمائیں گے کہ آپ ان کی موجودگی میں مختصر بیان دینا پسند فرمائیں گے یا ان کی غیر موجودگی میں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: ان کی موجودگی میں ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اس کو پھر مؤخر کرتے ہیں۔ جناب چودھری رفیق۔

چودھری محمد رفیق! جناب سپیکر! میری اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! چودھری صاحب کی تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے بیگم شاہین منور صاحبہ تشریف نہیں رکھتیں۔ انہوں نے درخواست کی ہے کہ ان کی تحریک کو مؤخر کر دیا جائے لہٰذا ان کی تحریک استحقاق کو مؤخر کیا جاتا ہے۔

بیگم شاہدہ ملک! جناب سپیکر! وقفہ نماز سے پہلے میں نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ نماز کے وقفہ کے بعد پوائنٹ آف آرڈر اٹھا لینا کیا اب مجھے اجازت ہے؟

جناب سپیکر! ارشاد فرمائیے گا۔

بیگم شاہدہ ملک! میں سوالات کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہوں آپ کی توجہ سوال نمبر 1610 کے جواب کی طرف دلواتی ہوں جن میں ان مواضعات کے بارے میں جواب دیا گیا ہے جہاں کارروائی اشتعال مقررہ مدت میں تکمیل کو نہیں پہنچی اس میں ضلع سرگودھا کے بارے میں جو جواب دیا گیا ہے اس سے متفق نہیں ہوں یہ درست نہیں ہے کیونکہ اشتمال مکمل نہیں ہوا اور جو رقبہ اڑھائی سال سے زیر اشتمال ہے۔ اس موضع کا نام یہاں قطعی طور پر درج نہیں ہے۔ اس لئے یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! بیگم صاحبہ ایسا کیجئے آپ وقفہ سوالات کے دوران یہ بات آپ ضمنی سوال کے صورت میں اٹھا سکتے تھے۔ وقفہ سوالات کے ختم ہونے کے بعد بھی آپ کے پاس کئی طریقہ کار موجود ہیں ' جن پر آپ agitate کرنا چاہتی ہیں کر سکتی ہیں۔ اگر اس سوال کا جواب غلط ہے تو آپ اس فورم پر بات کر سکتی ہیں۔

زرعی انکم ٹیکس کے بارے میں وزیر زراعت پنجاب کی غلط بیانی

ملک ممتاز احمد کھچر' تحریک استحقاق نمبر 11

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب سپیکر' میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص اور واضح معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ وزیر زراعت نے ایوان میں یہ واضح طور پر یقین دھانی کرائی تھی کہ صوبائی حکومت زرعی انکم ٹیکس لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی اور مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں یہ ٹیکس عائد کرنا نہ ہے۔ اس لئے ہمیں مرکزی حکومت کو سفارش کرنا بھی غیرقانونی اور غیرآئینی ہو گا۔

اس واضح یقین دھانی کے برعکس نیشنل اسمبلی کی ایک سب کمیٹی نے مرکزی حکومت سے زرعی ٹیکس عائد کرنے کی سفارش کر دی ہے۔

وزیر زراعت کی غلط یقین دھانی اور غلط بیانی کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ' لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کرکے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ اس پر کوئی مختصر بیان دینا چاہیں گے ؟

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب والا! میرے بھائیوں نے شارٹ سٹیٹمینٹ دے دی ہے ' اس کے علاوہ میرا خیال ہے کہ یہ سب کاشتکاروں کا ایک مشترکہ اور متفقہ مسئلہ ہے اور اگر ہم نے آنکھیں بند کرکے یہ اپنے اوپر عائد کروا لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زمینداری یا کاشتکاری کے تابوت میں آخری کیل ہوگا ۔ جناب سپیکر! ! کاشتکار پہلے ٹیکسوں سے اتنے دبے ہوئے ہیں اور حال ہی میں جناب سپیکر! بارشوں کا نہ ہونا اور حضرو سے لیکر چولستان تک کا ہزاروں ایکڑ بارانی علاقہ جہاں نہ گندم ہو سکی اور نہ چنا ہو سکا اور نہ اس کے علاوہ کوئی فصل ہو سکی لیکن اس سلسلے میں کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی اور کسی وزیر نے یہ تکلیف نہ کی کہ وہ بدحال کاشتکاروں اور زمینداروں اور بارانی علاقوں کو دیکھیں ' اسی طرح ہم لوگ قدرت کے رحم و کرم پر ہیں اور اس طرح بھی ذکر ہو رہا تھا کہ ہماری سانجھ خدا کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات بہت زبردست ہے تو زبردست کے ساتھ ہماری سانجھ ہے ۔ اس لئے ہم بالکل قدرت کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں ۔ زمینداروں کے فصل اور سب چیزیں open to all calamities ہوتے ہیں ۔

جناب سپیکر! زرعی انکم ٹیکس کے متعلق یہاں پر وزیر صاحب نے بہانگ دھل یہ یقین دھانی کرائی تھی بلکہ میرا مذاق اڑایا گیا تھا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے تو اب یہ اس کمیٹی نے کیسے کر دیا اور وزیر صاحب کی یقین دھانی کہاں گئی ۔ جناب والا میں اپنے بھائیوں کی طرف سے بھی اور پنجاب بھر کے کاشتکاروں کی طرف سے اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر یہ ٹیکس زمینداروں پر لگایا گیا تو پنجاب کا کوئی غیور ایم پی اے یہاں اس ہاؤس میں نہیں بیٹھے گا ۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب کچھ فرمانا چاہیں گے ۔

وزیر زراعت (چودھری عبدالغفور) : جناب والا! میں صرف یہی عرض کر سکتا ہوں کہ جو میں نے اس دن کہا اس کی آج بھی تائید کرتا ہوں جو کہ Legal Position ہے وہ آج بھی وہی ہے جو اس دن تھی یہ بات صحیح ہے کہ tax on income other than agriculture یہ صوبائی اسمبلی کا مسئلہ ہے اور یہ بات بھی اپنی جگہ صحیح ہے اور اخبارات کی حد تک مجھے بھی اس کا علم ہے کہ غالباً یہ بات پاکستان ٹائمز میں رپورٹ ہوئی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کی کسی کمیٹی نے اس بارے میں سفارش کی ہے کہ زرعی انکم پر ٹیکس لگایا جائے ۔ لیکن جو بیان اس طور پر اس دن دیا گیا تھا کیا وہ غلط ہے یا

صحیح ۔ میں اس کو آج بھی حق بجانب قرار دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ کی کمیٹی نے ایسا کیا ہے تو وہ کن اختیارات کے تحت کیا گیا ہے تو اس کی جوابدہی تو وہی کر سکتے ہیں ۔ میں اس کا جواب دینے کے لئے نہ competent ہوں اور نہ مجھے اس کا علم ہے کہ انہوں نے کن اختیارات کے تحت یہ کیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اسی رپورٹ میں ہے اور اسی اخبار میں پڑھا ہے کہ اگر ایسا کرنا ہے تو آئین میں ترمیم کرنا پڑے گی اور یہ موضوع وفاقی حکومت کی فہرست پر رکھنا پڑے گا یا بصورت دیگر اس کی سفارش تمام صوبائی حکومتوں کو کرنی پڑے گی کہ صوبے کی حکومت ٹیکس لگائے یا اگر فیڈرل گورنمنٹ نے ٹیکس لگایا تو آئین میں ترمیم کرنا ہوگی تو میں جناب کی توجہ اور تمام ہاؤس کی توجہ آئین کے آرٹیکل 246 کی طرف دلاؤں گا ۔ جس کی بنیاد پر تمام ہاؤس نے اس کو support بھی کیا تھا ۔ یہ صرف اس وجہ سے نہیں کہ بھٹو صاحب نے اس کی نشاندھی کی اور ہاؤس نے اس کی تائید کی بلکہ ہاؤس نے بھی اس دن یہ خیال کیا کہ جو موضوع وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں نہیں ہے اور صوبائی حکومت کے دائرہ کار میں ہے ۔ اس کے متعلق ان کو سفارش کرنا کہ اس کی کوئی صحیح نظیر پیش نہیں کرتا تو یہ جو فورتھ شیڈول ہے آرٹیکل 70 (4) کے تحت Federal Legislative List part I میں یہ دی گئی ہے اور یہ صفحہ 47 پر ہے ۔ جو ٹیکس وفاقی حکومت لگا سکتی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ taxes on income یعنی انکم پر جو ٹیکس لاگو ہوں گے وہ فیڈریل گورنمنٹ لگائے گی ۔ other than agriculture income زرعی انکم پر وفاقی حکومت ٹیکس نہیں لگا سکتی ۔ جو اب تک دستور کی پوزیشن ہے وہ یہی ہے ۔ اگر کل وفاقی حکومت اس میں ترمیم کر دے اور اس کو اپنے دائرہ کار میں لے آئے تو اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس کے علاوہ آج بھی پوزیشن وہی ہے جو اس دن تھی جس دن میں نے یہ بیان دیا تھا اور آج بھی وہی بیان دینے کے لئے تیار ہوں کہ یہ وفاقی حکومت کی فہرست میں شامل نہیں ہے یعنی زرعی انکم پر ٹیکس فیڈرل گورنمنٹ کی لسٹ میں شامل نہیں ہے لیکن اگر وہ اسے اپنے دائرہ اختیار میں لاتے ہیں یا کوئی کمیٹی اس پر بیٹھ کر کوئی ایسی بات کرتی ہے تو یہ ان سے پوچھا جانا چاہئے اس کے علاوہ ہاؤس اگر چاہتا ہے تو آج ہی اس پر بحث کریں ۔ ہاؤس کو تو علم ہے کہ اس بارے میں اپنی قرارداد جس دن دوبارہ دی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا کہ اس سے پہلے بھی یہ ہاؤس اس قسم کی قراردادیں وفاقی حکومت کو بھجوا چکا ہے اور وفاقی حکومت کے Legislature کے ریکارڈ پر یہ بات ہے ۔ اس لئے اسے بار بار بھجوانا میری سمجھ سے بالا تر ہے ۔ اب اگر آپ مزید چاہتے ہیں ۔ سارا ایوان چاہتا

ہے تو بڑی خوشی سے کریں ۔ اگر ایوان قرارداد بھجوایا چاہتا ہے تو بڑی خوشی سے پاس کرے لیکن جو دستور کی پوزیشن ہے میں نے وہ اس دن بھی بیان کر دی تھی اور آج بھی بیان کر دیتا ہوں تو پوزیشن یہ ہے اور اس کو کسی جگہ سے بھی verify کیا جا سکتا ہے اور اس کی تصدیق تقریباً ہاؤس سے اس دن بھی ہوئی تھی۔ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اگر ہاؤس چاہتا ہے کہ یہ تحریک استحقاق وفاقی حکومت کی کمیٹی کے خلاف پیش کی جائے اور ان کو یہاں بلایا جائے ' استحقاق کی کمیٹی میں تو بلا لیں اور آیا یہ ہاؤس وفاقی حکومت کی کمیٹی کو بلا سکتا ہے ؟ یا یہ ہاؤس فیڈرل گورنمنٹ کی کمیٹی کو تحریک استحقاق کے سلسلے میں بلانا چاہتا ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہ بات جو قانون کی نظر میں صحیح ہے وہ یہاں کھڑا ہو کر بیان کرنے کے لئے تیار ہوں اور یہ میرا فرض ہے کہ میں اس کی factual اور legal position کو بیان کروں تو آج میں یہ پوزیشن ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سے اگر آپ اختلاف کریں تو میں plead کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحب ! اس میں Breach of Privilege کا کون سا معاملہ ہے ؟

وزیر قانون و زراعت: اب ملک صاحب بتا دیں کہ میں نے کونسی غلط بیانی کی ہے ۔

ملک ممتاز احمد خان بچہ: جناب والا! ابھی وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ قرارداد پاس کر دیں تو جناب والا! یہ اپنی بات کی خود نفی کر رہے ہیں کہ کسی کو قرارداد بھجوا دیں اگر یہ پنجاب حکومت کے دائرہ کار میں ہے تو پھر ہم کس کو قرارداد بھجوائیں۔ اگر آپ ریکارڈ چیک کریں اور ٹیپ دوبارہ سنیں تو اس میں میں نے واضح طور پر کہا تھا کہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ وفاقی حکومت رولز کو adopt کر لیتی ہے اور یہ لگ جائے گا تو وزیر صاحب یہ کہا تھا کہ یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ صوبائی مسئلہ ہے ۔ آئین تو ہم بھی پڑھے ہوئے ہیں اور اس بارے میں ہمیں بھی پتہ ہے لیکن جناب سپیکر! یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ یہ مسئلہ صرف باتوں سے حل نہیں ہو گا یہ پنجاب بھر کے کاشتکاروں کا مسئلہ ہے اور اس کو Jugglery of words میں لاکر اس کو ختم نہ کیا جائے ' یہ ہم سب کی سفید پوشی کا مسئلہ ہے بلکہ اب تو میں یہ کہوں گا کہ ہماری سیاہ پوشی ہو گئی ہے تو جناب والا اگر یہ چیز ہم زمینداروں کے ساتھ منسلک کر دی گئی تو میں نہیں سمجھتا لیکن جہاں تک جناب وزیر فرما رہے ہیں تو جب ہم ادھر آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے جب دوسری بات کہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو کیسے بلا سکتے ہیں تو جناب سپیکر! آخر بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا۔ ہمیں نہیں پتہ کہ

ہم نے کس کے سامنے فریاد کرنی ہے تو جناب والا ۔ یہ مسئلہ اتنی اہمیت کا حامل ہے اور اس ایوان میں سب کاشتکار بیٹھے ہیں اور یہ میرے فرد واحد کا مسئلہ نہیں ۔ یہ پورے پنجاب کی آواز ہے اگر ہماری آواز کو اسی طرح سے دبایا گیا اور ہمیں اسی طرح کچلا گیا تو جناب والا ۔ کاشتکار سمجھیں گے کہ ہمارے ساتھ ہمدردی نہیں ہو رہی۔ ہم نے بہت ساری باتوں میں دیکھا ہے کہ ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے ۔ گنے کے معاملے میں ہمارے ساتھ ظلم ہوا ۔ بارانی علاقوں کے سلسلے میں ہمارے ساتھ ظلم ہوا۔ بارشوں میں ہمارے ساتھ قطعاً کوئی امداد نہیں کی گئی۔ زرعی انکم ٹیکس ہم پر عائد کیا جا رہا ہے اور زمیندار کش پالیسی اختیار کی جا رہی ہے تو جناب سپیکر! اگر یہی حالت رہی تو اللہ ہی حافظ ہے۔ اگر آپ اس کو مسترد کرتے ہیں۔ یہ میرا فرض تھا اور میں نے اپنے صوبے کے کاشتکاروں کی آواز آپ تک پہنچا دی ۔ اب یہ آپ کا مسئلہ ہے لیکن میں یہ واضح کر دوں کہ اگر کاشتکاروں کو چھیڑا گیا تو جناب سکون سے کوئی بھی نہیں بیٹھ سکے گا۔

چودھری محمد افضل چن: جناب سپیکر۔ میں جناب ملک صاحب کی تائید کرتا ہوں جناب چیف منسٹر صاحب نے بھی ایک دفعہ اس ایوان میں فرمایا تھا کہ جب تک میں چیف منسٹر ہوں کوئی آدمی بھی آپ پر زرعی ٹیکس نہیں لگا سکتا۔ جناب والا ۔ آج چیف منسٹر صاحب بیٹھے نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ قومی اسمبلی والے جو نیا ٹیکس لگا رہے ہیں ۔ سب سے پہلے تو انہیں یہ سوچنا چاہئے کہ انہوں نے آج تک ہمیں کون سی رعایت دی ہے ۔ کالا باغ ڈیم جیسا جو ایک اہم مسئلہ ہے وہ قومی اسمبلی نہیں بنا سکی تو کیا اب ہم پر زرعی ٹیکس لگا سکیں گے ؟ میرے بھائیو میں آپ سے اپیل کرتا ہوں ۔ خدا کی قسم جب تک آپ خاموش بیٹھیں گے یہ لوگ آپ کا حق آپ کو نہیں دیں گے ۔ ان سے حق چھینوں ان کے آگے بھیک کیلئے اپنا ہاتھ نہ پھیلاؤ۔ میں جب سے یہاں آیا ہوں تو میرا یہی طریقہ رہا ہے اور میں کہتا رہا ہوں کہ کاشتکاروں تم سو جاؤ گے 'یہ تمہارا گلہ کاٹ دیں گے ۔ ہاتھ بھی تمہارا گردن بھی تمہاری ' جیساکہ پچھلے ادوار میں ہوتا رہا ہے تو راہ مولا میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ نے پہلے ایک قرارداد پاس کرکے بھیجی تھی ۔ اس کا کیا بنا اور وہ قرارداد پی سی ایس والوں کے بارے میں تھی ۔ جناب والا! جو بات حق کی ہوتی ہے پوائنٹ آف آرڈر بنے یا نہ بنے میں نے حق کی بات ضرور پیش کرنی ہے تو جناب والا! میری گزارش ہے کہ یہ ایوان اتنا بے حس نہیں ہے ' ہم اپنی حکومت کو یہ چیلنج کر رہے ہیں کہ قطعاً کوئی ٹیکس نہیں دیں گے یہ بے شک ہماری لاشوں کے اوپر سے ٹینک لے کر گزر جائیں ہم پھر بھی ٹیکس نہیں دیں گے ۔ قومی اسمبلی زرعی ٹیکس لگا کر تو دیکھے ان کو جو جی چاہے

وہ کریں ہم ٹیکس نہیں دیں گے ۔ بے شک صفحہ اول پر آپ لکھ دیں کہ پنجاب اسمبلی قطعاً کوئی زرعی ٹیکس نہیں دے گی۔

میاں ممتاز احمد قیانہ: جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو صرف ایک تحریک استحقاق پر باتیں ہو رہی ہیں اس بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ پہلے تحریک استحقاق کو نپٹا کر صحیح طریقے سے ایک قرارداد اسمبلی میں لانا چاہئے تاکہ وفاقی حکومت کو اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں ۔ جہاں تک تحریک استحقاق کا معاملہ ہے اس کو جناب وزیر زراعت کی statement تک ہی دیکھنا چاہئے۔ جہاں تک اس ایوان کے زرعی انکم ٹیکس کے بارے میں جذبات ہیں ان کیلئے یا تو آپ ابھی اجازت فرمائیں یا کل غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دن ہم اپنی طرف سے ایک قرارداد لے آتے ہیں تاکہ ہم کچھ ایسا کام کرلیں کہ ہم اپنے کچھ نہ کچھ جذبات وفاقی حکومت تک پہنچا سکیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں وہ آئین میں ترمیم کرکے یہ زرعی ٹیکس ہم پر زبردستی عائد نہ کر دیں۔ اگرچہ موجودہ قانون میں ان کے پاس یہ گنجائش نہیں ہے لیکن ترمیم بھی تو وہ خود ہی کر سکتے ہیں ' اگر انہوں نے ایک سب کمیٹی بنائی ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر بنائی ہو گی ۔ اس لئے ان کے عزائم مجھے صحیح نہیں لگتے۔ لہٰذا اس کے تدارک کیلئے اور اپنے جذبات وفاقی حکومت تک پہنچانے کیلئے اگر آپ اجازت دیں تو اسی تحریک کو ایک قرارداد کی شکل میں تبدیل کر لیتے ہیں یا نئے سرے سے ہم ایک نئی قرارداد پیش کر دیتے ہیں ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی ۔ آپ کی اطلاع کیلئے میں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ منگل وار کو جو غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے اس روز ایجنڈے پر راجہ محمد خالد خان کی طرف سے ایک قرارداد ہے یہ دوسری قرارداد ہے یہ اس بارے میں قرارداد نہیں ہے لیکن اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دن کسی بھی درست کی طرف سے یہ قرارداد پیش کی جا سکتی ہے اور اس کو زیر بحث بھی لایا جا سکتا ہے اگر آپ سارے Interested ہیں تو آپ سارے غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دن ایک قرارداد دیجئے پھر اس پر بات ہو سکتی ہے ملک صاحب اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ اس میں Breach of Privilege کی بات نہیں بنتی اور اس میں وزیر قانون صاحب کی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں آئی جو غلط ثابت ہو اور آپ کا استحقاق مجروح ہو ۔ تو اس کو آپ نمٹا دیں اور غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے دن اس کو Discuss کر لیتے ہیں۔

ملک ممتاز احمد خان بچہ: جناب والا ! قرارداد ایک بہت کمزور اور بے حس سی چیز ہوتی ہے

گنے کے معاملے میں بھی ہم نے اٹھارہ روپے فی من کی ایک قرارداد پنجاب اسمبلی میں پاس کی تھی اس کا کیا حشر ہوا ؟ جناب اگر اس کے علاوہ پنجاب اسمبلی کوئی سخت قدم اٹھا سکتی ہے تو ہم اس کو بھی کرنے کیلئے تیار ہیں کیونکہ یہ ہماری بقا کا مسئلہ ہے صرف قرارداد سے ہی یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: اس استحقاق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ ملک صاحب یہ Technically breach of privilege بنتا نہیں ہے۔

MALIK MUMTAZ AHMAD KHAN BHUCHAR. Sir it is upto you.

جناب سپیکر: تو آپ اس کو پریس نہیں کرتے ہیں۔

ملک ممتاز احمد خان بھچر: جناب کی یقین دہانی پر میں اس کو پریس نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب فضل حسین راہی: پوائنٹ آف انفارمیشن جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ابھی پچھلے لمحے اراکین کی طرف سے دو پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے گئے ہیں اور دونوں پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ عرصے کیلئے تقریریں ہوئیں تو آپ اس کو کس کھاتے میں ڈالیں گے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر تھے۔

جناب سپیکر: راہی صاحب! آپ کو بہت دیر کے بعد خیال آیا۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! یہ اسی لئے مجھے خیال آیا کہ پہلے آپ فیصلے کر لیں اس کے بعد میں آپ کو عرض کروں۔ چونکہ اب فیصلہ ہو گیا ہے اس لئے اب میں اس بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا وہ پوائنٹ آف آرڈر تھے۔

جناب سپیکر: جی! وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھے۔

جناب فضل حسین راہی: شکریہ جناب۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب ان کو پوائنٹ آف جذبات کہہ لیں۔

جناب سپیکر: راہی صاحب مقصد یہ ہے کہ جب میں اسی قسم کے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرونگا تو پھر آپ مجھے ٹوکیں گے۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: یہ انتشار پسند ہوتے ہیں یہ قوم کی بہتری کیلئے ہوتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی: جناب سپیکر! قوم کا یہی حال ہونا تھا کہ چودھری صاحب نے قوم کی بہتری کرنی تھی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں تحریک التوائے کار نمبر 6 مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب تشریف فرما ہیں۔ جی مولانا صاحب۔

راولپنڈی میں بم کا دھماکہ

مولانا منظور احمد چنیوٹی: بسم اللہ الرحمن الرحیم میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا اور اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ راولپنڈی میں 13 نومبر 87ء کو بم کے دھماکہ میں پچیس آدمی زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔ قبل ازیں ہونے والے دھماکوں میں علامہ احسان الٰہی ظہیر اور ان جیسی دیگر قیمتی جانوں کا تخریب کاری کے نتیجہ میں لقمہ اجل بننا بہت بڑا قومی المیہ ہے۔ رعایا کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے لیکن پنجاب میں دہشت گردی اور تخریب کاری کی وارداتوں نے عوام کا سکون چھین کر انہیں حکومت سے بدظن کر دیا ہے کہ حکومت اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے میں بری طرح ناکام رہی ہے حالانکہ پنجاب کے وزیراعلیٰ اور پولیس کے ذمہ دار افسران نے اعلان کیا تھا کہ دھماکوں کے ذمہ دار افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ لیکن آج تک ان تخریب کاروں کو نہ تو قوم کے سامنے لایا گیا ہے اور نہ ہی انہیں عبرتناک سزا دی گئی ہے۔ اگر قرار واقعی مجرموں کو اپنے کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا ہوتا تو کل یہ واقعہ رونما نہ ہوتا۔

معلوم نہیں حکومت اب تک کس مصلحت کے تحت اخفاء اور نرم روی سے کام لے رہی ہے اور ان بدباطنوں کو بے گناہ شہریوں کے خون سے ہولی کھیلنے، کروڑوں بلکہ اربوں کی جائیداد کو نذر آتش کرنے کی کھلی چھٹی کیوں دے رکھی ہے۔

راولپنڈی میں کل کا یہ سانحہ امن عامہ کے ضمن میں حکومت پنجاب کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے جو انتظامیہ کو تخریب کاری پر کڑی نظر رکھنے اور تحقیق و تفتیش کے جدید ذرائع اختیار کرنے کی دعوت

دیتا ہے تاکہ ہر جگہ اور ہر موقع پر ان پر قابو پایا جا سکے۔

چونکہ مسئلہ کا تعلق امن عامہ سے ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر زراعت: جناب والا! کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ اسی قسم کی تحریک التوائے کار نمبر3 بھی تھی۔ اس دن چونکہ مولانا صاحب موجود نہیں تھے تو یہ اس کے ساتھ ہی Dispose of تصور ہوئی تھی اور اس دن اس پر بحث ہوئی تھی اور اس کو باقاعدہ تفصیل سے زیر بحث لا کر اس کو نمٹایا گیا تھا۔ تو آج میرا خیال ہے کہ یہ دوبارہ Take up کر لی گئی ہے۔ اس دن مولانا صاحب موجود نہیں تھے اور نہ ہی اس کو pending کرنے کے لئے کوئی استدعا آئی تھی۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: پوائنٹ آف آرڈر! جناب وزیر قانون کی یادداشت ملاحظہ ہو جناب سپیکر! کہ تحریک التوائے کار نمبر3 بھی مولانا صاحب نے ہی پیش کی تھی جس کا جواب جناب وزیر قانون نے دیا تھا اور وہ اب فرما رہے ہیں کہ مولانا صاحب اس دن تشریف بھی نہیں رکھتے تھے۔

وزیر زراعت: یہ تو مجھے علم نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ تحریک التوائے کار اس دن پیش ہوئی تھی اور اس پر بحث بھی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار مولانا صاحب نے پیش نہیں کی تھی یہ چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے تھی اور وہ تشریف نہیں رکھتے تھے اس لئے یہ Infructuous ہو گئی تھی۔ یہ مولانا صاحب نے پیش نہیں کی تھی۔

وزیر زراعت و قانون: یہ اپنی یادداشت کے لئے کچھ انتظام کریں۔

جناب سپیکر: اصل میں یہ تحریک التوائے کار نمبر3 نہیں تھی مولانا صاحب نے تحریک التوائے کار نمبر2 پیش کی تھی۔

وزیر زراعت و قانون: یہ Identical ہے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر2 Identical ہے۔

وزیر زراعت و قانون: یہ تحریک التوائے کار نمبر3 بھی Identical تھی۔

جناب سپیکر: جی یہ تحریک التوائے کار نمبر3 بھی Identical تھی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: وہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے متعلق تھی۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر2 بھی ان کے متعلق تھی اور وہ آپ ہی کی طرف سے تھی

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جی ہاں! اور اب جو میری یہ تحریک التوائے کار ہے یہ راولپنڈی دھماکہ کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ تحریک التوائے کار نمبر6 جو ہے یہ راولپنڈی دھماکے کے بارے میں ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جی ہاں! وہ تحریک التوائے کار اور تھی اور یہ اور ہے۔

جناب سپیکر: ذکر تو اس میں ہی بھی علامہ صاحب کا ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: نہیں! علامہ صاحب کا تو ضمناً ذکر ہے اصل تو یہ دھماکہ جو راولپنڈی کا ہوا ہے اس کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، تو چودھری صاحب یہ مولانا صاحب فرما رہے ہیں کہ علامہ صاحب کا ذکر اس میں ضمناً ہے۔

وزیر زراعت و قانون: جناب واقعات تو وہی ہیں جو اس دن عرض کئے گئے تھے۔ اگر جناب فرمائیں تو میں پھر عرض کر دیتا ہوں۔ اور پھر اس دن صوبے کے تمام کیسز زیر بحث آئے تھے۔ ان میں بھی علامہ احسان الٰہی ظہیر کا ذکر کر کے صوبے کے ان دھماکہ خیز واقعات کا ذکر کیا گیا تھا اور تمام واقعات زیر بحث لا کر Similar type of adjournment motion was moved اور وہی واقعات ہیں۔ اگر اس کو Repeat کرنا چاہتے ہیں تو دوبارہ کر لیں۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے۔ مولانا صاحب اس پر ساری باتیں ہو چکی ہیں وہ تحریک التوائے کار نمبر2 پر جو ہوئی ہیں۔ یہ تو ایک Repetition ہو گی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! اب روزانہ دھماکے ہو رہے ہیں یعنی شاید ہی کوئی ہفتہ

خالی گزرتا ہو اور اس قسم کے واقعات سے ہمارے صوبے کا جان و مال اور امن و تحفظ بالکل تباہ ہو چکا ہے۔ لوگ سکون کی نیند نہیں سو سکتے ہیں اور ہر دھماکے کے بعد یہ یقین دہانی کروائی جاتی ہے کہ تخریب کار پکڑے گئے ہیں اور یہ انتظام ہو گیا اور یہ ہو گیا لیکن منظر عام پر کسی ایک دھماکے کے مجرم بھی نہیں لائے گئے۔ اگر ان دھماکوں کے مجرموں کو منظر عام پر لایا جاتا ان کو عبرتناک سزائیں دی جاتیں تو شاید اس میں کچھ فرق پڑ جاتا۔ یعنی علامہ احسان الٰہی ظہیر سے لے کر اس وقت تک کتنے دھماکے ہو چکے ہیں اور ان دھماکوں کے مجرم اگر پکڑے گئے ہیں' یہ ہمیں بتایا گیا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر کے دھماکے کے مجرم نہیں پکڑے گئے باقی سارے پکڑے گئے لیکن اب تک کیا کارروائی ہوئی۔ کسی ایک دھماکے کے مجرموں کو بھی کوئی قرار واقعی سزا دی گئی؟ اگر یہ عام طریقے کے مطابق ان کیسوں کو بھی اسی طرح لٹکایا گیا تو پھر تو ان کے حوصلے اور بڑھیں گے اور بڑھ رہے ہیں اور اس قسم کے روز واقعات ہو رہے ہیں۔ انہیں تو فوری طور پر نمٹانا چاہئے تھا اور ایسی عبرتناک سزائیں ملنی چاہئیں تھیں تاکہ یہ روز مرہ کے اس قسم کے واقعات ختم ہوتے۔ یہ تو اس قسم کی بدامنی پھیلائی جا رہی ہے اور حکومت کی یہ بڑی زبردست ناکامی ہے کہ آئے دن اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں اور پھر طفل تسلیاں دے دی جاتی ہیں اور اس کا کسی قسم کا کوئی سدباب بھی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! اس میں چودھری صاحب کا موقف یہ ہے کہ جو باتیں پرسوں آپ کی تحریک التوائے کار نمبر2 پر کی گئی ہیں آج انہیں باتوں کو دھرانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ وہ تحریک التواء نمبر2 پر موقف کر چکے ہیں اس کو تحریک التواء نمبر6 پر Repeat کرنا ہوگا۔ تو کیا آپ پسند کریں گے کہ وہ اس کو Repeat کریں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! انہوں نے اپنا موقف بتایا ہو گا میں نے تو نہیں سنا لیکن امر واقعہ جو ہے وہ میں عرض کر رہا ہوں کہ کتنے دھماکے ہو چکے ہیں۔ اس وقت تک مجھے بتائیں کہ دھماکے کسی ایک مجرم کو عوام کے سامنے کوئی سزا دی گئی ہو یا یہ مان لیں کہ اب تک ہم نے کوئی مجرم نہیں پکڑے۔ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان مجرموں پر قابو پا لیا ہے اور سوائے علامہ احسان الٰہی ظہیر کے باقی دھماکوں کے مجرم پکڑے گئے ہیں اور دوسری طرف کسی ایک مجرم کو بھی اب تک کوئی سزا نہیں دی گئی۔ نتیجہ یہ ہے کہ پھر روز دھماکے ہو رہے ہیں۔ آخر ان کیسوں کو اتنا لمبا کیوں کیا جا رہا ہے؟ اگر واقعی مجرم ہیں اور وہ پکڑے گئے ہیں تو انہیں برسرعام پھانسی دی جائے۔

انہیں چوکوں میں پھانسی دی جائے جہاں انہوں نے دھماکے کئے ہیں تاکہ لوگوں کو عبرت ہونی چاہئے۔ آخر اس میں تاخیر کے کیا اسباب ہیں؟ کیا وجوہات ہیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر فوری طور پر کسی ایک دھماکے کے مجرم کو بھی منظر عام پر پھانسی دی جاتی' انہیں چوک میں' انہیں بازاروں میں جہاں انہوں نے دھماکہ کیا تھا تو شاید اس کے بعد دھماکوں کی رفتار میں کمی آ جاتی۔

وزیر زراعت و قانون: (پنجابی) جناب مولانا صاحب نے تو جو دال ساگ پیش کرنا تھا وہ جناب کر دیا ہے میں چاہوں گا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مولانا صاحب اتنے چوکس ہوتے اور ان کو اتنی فکر مندی ہوتی تو اس دن مولانا صاحب کو موجود ہونا چاہئے تھا لیکن میں چونکہ اس کا جواب ضرور دوں گا کیونکہ آج پھر انہوں نے Repetition کی ہے ویسے فیصلہ اگر جناب فرمائیں تو مسئلہ Disposed of ہو چکا ہے۔ اور انہوں نے اپنی تقریر تو مکمل کر لی ہے اور اگر اس کے جواب میں جناب ان کو اس دن کی ریکارڈنگ سنا دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ راہی صاحب آپ کی بات پر تالیاں بجا رہے ہیں ڈیسک بجا رہے ہیں اور غالباً وہ اس لئے ڈیسک بجا رہے ہیں کہ وزیر قانون نے پنجابی زبان بولتے وقت چیئر سے Permission حاصل نہیں کی۔

جناب فضل حسین راہی: نہیں جناب والا! میں ان کو بغیر اجازت پنجابی بولنے کی مبارکباد پیش کر رہا ہوں۔

وزیر زراعت و قانون: دال ساگ پنجابی تو نہیں ہے۔ دال ساگ تو اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں آپ نے ساری بات پنجابی میں کی ہے۔ آپ کے خیال میں یہ بات نہیں ہے۔

وزیر زراعت و قانون: دال ساگ جناب پنجابی بھی کھاتے ہیں اور اردو بولنے والے بھی کھاتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! اگر وزیر صاحب کو یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے کونسی زبان میں بات کی ہے پھر تو انہیں یہ بھی پتا نہیں ہوگا کہ وہ کیا کہہ گئے ہیں۔ آپ نے یہ ثابت کر دیا

ہے۔ کہ "تئی تئی" ہو، بس"

وزیر قانون و زراعت: میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے یاددہانی کروائی ہے۔ ماشاء اللہ آپ کا حافظہ بڑا تیز ہے۔ جناب والا! اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کر دیتا ہوں وگرنہ یہ معاملہ تو پہلے ہی Disposed of ہو چکا ہے اور میں آپ کی اطلاع کے لیے یہ عرض کروں کہ راولپنڈی کا جو کیس کشمیری بازار میں ہوا تھا۔ بلکہ صوبہ پنجاب میں اسی قسم کے کل گیارہ کیسز ہوئے جس میں مختلف دھماکے ہوئے ہیں اور جناب والا! کو ہماری مغربی سرحدوں کی پوزیشن اس ملک میں جس طرح سے مختلف پوائنٹس پر جو Entries ہوتی ہیں سرحدوں کا لمبا ہونا، حالات کا موجود ہونا اس پر میرے روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے، مولانا صاحب خود اس سے آگاہ ہیں، ان حالات میں اس آزاد ملک میں جہاں پر Free movement ہو مارکیٹس ہوں، لوگوں کے جمگھٹے ہوں، اور لوگوں کے چلنے پھرنے پر کوئی پابندی نہ ہو۔ ان کو لائسنس کی ضرورت نہ ہو کہ ہم نے کہاں جانا ہے وہاں پر ایسے واقعات کا Fool proof methods کے حساب سے چیک کرنا تو Humanly impossible ہے۔ رہی یہ بات کہ گورنمنٹ نے اس بارے میں کیا کوششیں کیں ہیں، میں اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ یہ ایک ایسا واحد صوبہ ہے جس میں جناب چیف منسٹر صاحب نے Specialised Agencies کی خدمات حاصل کر کے Special cell بنائے ہیں۔ اور ان کی باقاعدہ ماہوار میٹنگز ہوتی ہیں محکمہ امور داخلہ کے اور اس کے لئے Intelligence کے ایسے ایسے ادارے بنائے گئے ہیں کہ اس کے لئے تمام تر معلومات اکٹھی کی گئیں اور تمام Vigilance committees کے ذریعہ سے Vigilance cell قائم کئے گئے اور ان کی چیکنگ پوسٹس قائم کی گئیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جس پیمانے پر بات ہو سکتی تھیں یا ہمارے ملحقہ صوبہ میں ہو رہا ہے۔ اس کو چیک کیا گیا۔ اور میں یہ تسلیم کرتا ہوں اور جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی ایک آدمی کو ایک اٹیچی کیس ہاتھ میں پکڑے ہوئے سٹیشن پر جانے سے روک دیا جائے یا بسوں کے اڈے پر اس کو جانے سے روک دیا جائے۔ کسی کار کو لے جا کر اس کو کسی جگہ روک کر ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے سے روک دیا جائے اور اس کے لئے کوئی ایسا Method ہو کہ اس کو مال روڈ پر یا کسی اور سڑک پر ہم چیک کر سکیں۔ اور اگر اس Free movements پر کچھ تھوڑی سی زیادہ restrictions ہوتی ہیں تو ظاہر ہے کہ لوگوں کی شہری آزادی میں اس وجہ سے خلل پڑتا ہے

اور وہ اس کو برا مناتے ہیں لیکن تاہم قانون کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے اور اس vigilance کو اپناتے ہوئے یہ کوشش کی گئی کہ ہم اس کو restrict کریں ۔ تو اب تک جو صورت حال ہے کہ ایسے گیارہ دھماکے ہوئے ہیں ۔ ان گیارہ میں سے سات مقدمات work out ہو گئے ہیں ۔ ایک مقدمہ جو راولپنڈی کا کشمیری بازار کا تھا ' اس میں باقاعدہ ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں بھیج دیا گیا ہے ۔ اور Terrorist Activities Act کے تحت اس کا فوری طور پر trial ہو رہا ہے ۔ باقی مقدمات کی تفاصیل ملے ہونے کے بعد وہی ملزمان حکومت سرحد کو ہی درکار ہیں ' وہاں مصروف ہیں ' وہ جب وہاں سے فارغ ہوئے ' ان تمام مقدمات کی بھی کارروائی ہو گی اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حالات میں یہ ہماری جو Intelligence committees اور جو تفتیشی ٹیمیں ہیں' ان کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے کہ اس پر کارروائی ہو رہی ہے اور یہی میں نے ان کو اس دن بھی یقین دہانی کرائی تھی کہ حکومت تو یہی یقین دہانی کرا سکتی ہے کہ حتی الوسع اس کے جو ادارے ہیں وہ اس کی صوابدید پر ہیں جو Intelligence Agencies ہیں یا Vigilance کے جو طریقہ کار ہیں اس کو بہتر سے بہتر بنایا جائے لیکن یہ بات کہ ان کو ایک ایسی یقین دہانی کرا دی جائے ' ایسا تو کام ہو نہیں سکتا ہے کہ کتنے آدمی اس تفتیش میں شامل کئے ہیں اور کس طرح سے ان کو interrogate کیا گیا ہے اور کون کون لوگ کس کس Agencies کے پاس کس کس جرم میں ملوث ہیں ' ہمارے پاس یہ ساری تفاصیل ہیں ' لیکن یہ نہ تو ملکی مفاد میں ہے اور نہ ہی ہماری تفتیش کے interest میں ہے کہ ہم تمام واقعات کو سامنے لائیں اور یہاں پر بیان کریں لیکن میں حکومت کی طرف سے یہ یقین دہانی کرانے کی ضرور پوزیشن میں ہوں کہ جو حکومت کے دائرہ کار میں یا جو بھی حکومت کے بس میں ہے وہ ہم کر رہے ہیں ۔ اس دن بھی جناب والا نے اس یقین دہانی پر اس کو dispose of کیا تھا' ہم نے مولانا کے جواب میں آج عرض کر دیا ہے اگر یہ اس دن موجود ہوتے تو میں یہی بات اس دن بھی عرض کرتا' تو میں یہ چاہوں گا کہ فاضل محرک اس کو پریس نہ کریں کیونکہ یہ پہلے disposed of ہو چکی ہے ۔

جناب سپیکر: مولانا اس دن موجود تھے ۔ تحریک التوائے کار نمبر2 انہی کی طرف سے تھی ۔ جو کہ identical تھی ' اس وقت یہ موجود تھے ان کی موجودگی میں ہی وہ dispose of ہوئی تھی ۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا ! وزیر موصوف نے ابھی فرمایا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کس آدمی کو بریف کیس کے ساتھ اسٹیشن جانے سے روک دیا جائے یا لاری اڈے جانے سے روک دیا جائے ۔ اگر یہ ممکن نہیں ہے یا نہیں روکا جا سکتا ہے تو پھر پنجاب کی ہر اہم سڑک پر اور ہر

اہم چوک میں گاڑیوں اور سواریوں کی تلاشیاں کیوں ہو رہی ہیں؟ یہ تو اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ پنجاب کے ہر چوک میں اور تمام اہم سڑکوں پر ناکہ بندیاں ہوتی ہیں اور پولیس سواریوں کی چیکنگ بھی کرتی ہے اور گاڑیوں کی چیکنگ بھی کرتی ہے تو پھر یہ کس لئے ؟

جناب سپیکر: یہ تحریک جناب چنیوٹی نے پیش کی ہے۔ آپ نے تو پیش نہیں کی ہے۔

جناب فضل حسین راہی: یہ درست ہے لیکن انہوں نے ایک وضاحت کی ہے' میں اس کی مزید وضاحت چاہتا ہوں کہ اگر آپ یہ طے کر چکے ہیں کہ ہم نہیں روک سکتے ہیں تو پھر یہ جگہ جگہ چیکنگ کس لئے ہے ؟ میں اس لئے بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے کی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر آپ بات سے بات پیدا کر رہے ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! چودھری صاحب نے جو وضاحت کی ہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ حکومت کافی وسیع انتظامات کر رہی ہے لیکن میں اس کا نتیجہ پوچھتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ 23 مارچ سے لے کر اس وقت تک کتنے دھماکے ہوئے ہیں اور ان دھماکوں کے لئے جو انتظامات کئے گئے ہیں' جنکی تفاصیل جناب چودھری صاحب بیان کر رہے ہیں' میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا نتیجہ کیا نکلا اب تک کسی دھماکے کے مجرم کو قرار واقعی سزا دی گئی ہے یا ابھی تک کسی دھماکے کے مجرم گرفتار نہیں ہوئے ہیں۔ اگر کسی دھماکے کے مجرم پکڑے گئے ہیں اور وہ گرفتار ہوئے ہیں تو ان کو اب تک سزا کیوں نہیں دی گئی ہے۔ میرا موقف یہ ہے کہ اگر کسی دھماکے کے مجرم کو اگر عبرتناک سزا دی جاتی تو شاید یہ دھماکے ختم ہو جاتے یا اس رفتار سے نہ ہوتے یہ اتنی جو تاخیر ہو رہی ہے اور اس طریقہ کار کو جو اتنا لمبا کیا جا رہا ہے باوجود اتنے انتظامات کے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وجہ سے بار بار دھماکے ہو رہے ہیں اور ان کے تمام انتظامات ناکام ہیں اور اس میں یہ فیل ہو چکے ہیں ' اس کا ایک ہی علاج ہے کہ جو مجرم پکڑا جائے اس کو فوری اور عبرتناک سزا ہونی چاہئے۔ جب یہ ان مجرموں کے فیصلے میں دو دو ' چار چار اور چھ چھ ماہ لگا دیتے ہیں تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک اور دھماکہ ہو جاتا ہے۔ اس میں رکاوٹ کیا ہے؟ کہ جب ملزمان پکڑے جا چکے ہیں اور آپ کے سامنے آ چکے ہیں ان کو آپ عبرتناک سزا دینے میں اتنی تاخیر کیوں کر رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں ؟

جناب سپیکر: مولانا صاحب! اس پر بات ہو چکی ہے۔ آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 2 جو ہے'

اس پر اسی روز بات ہو چکی ہے اور اب بھی وزیر قانون نے اس پر تفصیلی بیان دیا ہے۔ آپ کی یہ تحریک التوائے کار ' آپ کی پہلی تحریک التوائے کار نمبر2 سے ملتی جلتی ہے اور مشابہت رکھتی ہے اور یہ بھی dispose of ہو جانی چاہئے تھی لیکن ہم نے آپ کو یہ موقع دیا کہ اگر آپ اس پر مزید بات کرنا چاہیں تو کر لیں اب آپ نے بات کر لی ہے۔ اور تحریک التوائے کار جو ہے وہ talk out ہوتی ہے اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوتا ہے اور نہ اس پر کوئی قرار داد پیش ہے۔ تو اس پر آپ کی بات ہو چکی ہے ' اب آپ اس کو پریس کرتے ہیں یا نہیں؟

مولانا منظور احمد چنیوٹی: میں نے صرف اس طرف توجہ دلائی تھی۔

جناب سپیکر: جی بس یہی بات ہے۔ تحریک التوائے کار کی روح یہی چیز ہوتی ہے شکریہ۔ مولانا صاحب اس کو پریس نہیں کرتے ہیں۔

حاجی جمشید عباس تھیم: point of Information جناب والا! مجھے دھماکوں سے یاد آیا۔ میاں محمد اسحاق صاحب کے متعلق گزشتہ دنوں میں نے ایک دھماکہ اخبار میں پڑھا کہ میاں صاحب غالباً مسلم لیگی بننے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ ڈپٹی میئر بھی بن گئے اور اس کے ساتھ ہی سیکرٹری اپوزیشن بھی ہیں۔ یہ پرکشش شخصیت تین پوزیشنوں میں ابھی تک تشریف فرما ہے۔ جناب والا! جب وفاداریاں بدلی جائیں تو اصول یہ ہے کہ اسمبلی میں سیٹیں بھی فوراً بدلی جائیں۔ جناب والا! انہیں اب ہمارے ساتھ بٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا سوال میاں صاحب سے ہے یا مجھ سے ہے۔؟

حاجی جمشید عباس تھیم: جناب والا میرا سوال تو آپ ہی سے تھا۔

جناب سپیکر: میرے پاس ابھی تک میاں صاحب کی طرف سے سیٹ تبدیل کرنے کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ ہم کارروائی صرف اسی شکل میں کر سکتے ہیں کہ ہمیں سیٹ تبدیل کرنے کی درخواست موصول ہو۔

چودھری محمد اعظم چیمہ: جناب سپیکر! تھیم صاحب کا سوال آپ کی وساطت سے میاں صاحب سے بھی تھا۔

جناب سپیکر: میاں ریاض حشمت جنجوعہ کی تحریک التوائے کار نمبر7 ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! یہ تحریک التوائے کار بھی وائیں صاحب سے متعلق ہے اور وہ موجود نہیں ہیں۔ مناسب سمجھیں تو وائیں صاحب کی تشریف آوری تک اسے ملتوی کر دیں۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! وائیں صاحب کہاں گئے ہوئے ہیں؟۔

جناب سپیکر: جناب جنجوعہ صاحب آپ یہ پسند فرمائیں گے کہ وائیں صاحب کی تشریف آوری تک کیلئے اس تحریک کو ملتوی رکھا جائے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! وائیں صاحب نے تو کبھی یہاں پر آنا ہی نہیں ہے۔

میاں محمد افضل حیات: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کی لمبی چوڑی فوج ایوان میں موجود ہے اور اگر کوئی وزیر کسی وقت کسی وجہ سے یہاں پر موجود نہ ہو تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اسی لئے ہوتے ہیں کہ وہ ایوان کی کارروائی میں پوری طرح سے حصہ لیں۔ اگر انہوں نے ایوان کی کارروائی میں حصہ نہیں لینا' اور وہ اپنے محکمے کی طرف سے جواب بھی نہیں دے سکتے تو پھر ان کا بطور پارلیمانی سیکرٹری یہاں پر بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر: جناب چودھری صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں؟۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں ان کی بات کی تردید تو نہیں کر سکتا۔ میں نے اس لئے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو وائیں صاحب کی تشریف آوری تک اسے معطل کر دیا جائے ورنہ جواب تو میں بھی دے سکتا ہوں۔ لیکن میرے خیال میں وائیں صاحب کی موجودگی اس میں ضروری ہو گی۔

جناب سپیکر: چلیں فی الحال اس کو pending کر دیتے ہیں۔ یعنی وائیں صاحب کی واپسی تک کیلئے اسے Pending کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 8 میاں ریاض حشمت جنجوعہ

صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! پہلے میرے خیال میں اس بارے میں بھی فیصلہ کر لیا جائے کہ اس تحریک التوائے کار کے متعلقہ وزیر صاحب تشریف رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: یہ کس محکمے سے متعلق ہے؟

میاں حشمت ریاض جنجوعہ: جناب والا! اس میں تین چار محکمے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب تین چار محکموں سے متعلق ایک تحریک التوائے کار کیسے پیش ہو سکتی ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! یہ ورکس کا معاملہ ہے اور تمام تعمیراتی محکموں سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: اس کے متعلقہ وزیر تو موجود ہیں۔

پنجاب میں تعمیراتی محکمہ جات ختم کر کے تعمیراتی کام نجی مشاورتی فرموں سے کروانے کا فیصلہ

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے تعمیراتی محکمہ جات بشمول محکمہ شاہرات، محکمہ عمارات اور محکمہ آب پاشی کے خاتمہ اور ترقیاتی منصوبوں کی تجویز، تشکیل، اور تکمیل نجی مشاورتی فرموں کے سپرد کرنے کا فیصلہ ہم مقتدر بیورو کریسی کی بازیگری اور مفاد پرستانہ طرز فکر کا آئینہ دار ہے جو مبینہ طور پر عالمی بنک اور U. S. Aid کے ایماء پر صادر کیا گیا ہے۔ اس سے صوبائی محاصل کی آزادنہ لوٹ کھسوٹ اور دیسی و بدیشی سرمایہ داروں کے استحصالی عزائم کی تکمیل میں آسانیاں پیدا ہوں گی۔ نئے نادر شاہی فیصلہ پر عمل درآمد سے نہ صرف ترقیاتی منصوبوں کی لاگت میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا، بلکہ تعمیراتی سرگرمیوں پر مخصوص طبقات کی اجارہ داری قائم ہونے کی راہ ہموار ہو گی اور انجینئرنگ کا پیشہ اس حد تک غیر مقبول اور روبہ زوال ہو گا کہ چند سالوں بعد ہم ٹیکنالوجی کی مانند انجینئر بھی درآمد کرنے پر مجبور ہوں گے صوبائی حکومت کا تازہ فیصلہ حکمت عملی نور مضمرات کے اعتبار سے بھی نہایت

تشویش انگیز اور خطرناک ہے ۔ جو کم یاب وسائل کے باعث پسماندہ اور دور افتادہ علاقوں کی ترقی میں مانع ہو گا ۔ مزید برآں ایسا فیصلہ ایک ترقی پذیر معاشرہ میں صرف انتشار پر منتج ہو سکتا ہے ۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ ملکی انجینئرنگ کی صد سالہ تاریخ میں تعمیراتی محکمہ جات میں معیار اور حسن کارکردگی کی درخشاں روایات قائم کی ہیں ۔ حکومت کی نااہلی چشم پوشی اور نرم روی کے باعث دیگر محکمہ جات کی طرح تعمیراتی محکمہ جات میں بھی کالی بھیڑوں کا اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن اس کو جواز بنا کر ان محکمہ جات سے وابستہ کم و بیش ایک لاکھ افراد اور ان کے خاندانوں کا معاشی قتل عام بھی قرین انصاف نہیں ۔ بدعنوانیوں کا ارتکاب اصلاحی اقدام کا مقتضی ہے ۔ تقریباً ایک لاکھ انجینئر، حساب دان اور ادنیٰ ٹھیکیدار بے روزگاری کی زد میں آ گئے ہیں ۔ جس سے ہر شعبہ میں اضطراب اور بے چینی پھیل گئی ہے ۔ جبکہ ہمارے محدود صوبائی وسائل بھی کسی نئے تجربہ کے روادار اور متحمل نہیں ہو سکتے ۔ پنجاب کے ارباب اقتدار کی کوتاہ بینی سے امن عامہ کو سنگین خطرات لاحق ہو گئے ہیں جو اس ایوان کی ہنگامی توجہ کے مستحق ہیں ۔ لہٰذا استدعا ہے کہ صوبہ کی اس اندوہناک اور ہیجان انگیز صورت حال پر غور و فکر کرنے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جاوے ۔

جناب فضل حسین راہی : جناب سپیکر ! اب کسی وزیر صاحب کو حکم دیا جائے کہ لکھا ہوا جواب پڑھا جائے ۔

جناب سپیکر: اس کا جواب کون صاحب دینا چاہیں گے ؟ ۔

وزیر آب پاشی و قوت برقی (سردار نصر اللہ خان دریشک): جناب سپیکر ! یہ قطعی طور پر غلط ہے ۔ کہ پنجاب کے کسی انجینئرنگ کے محکمے کو بند کیا جا رہا ہے ۔ یا ان کے ملازمین نکالے جا رہے ہیں ایسا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے ۔ جہاں تک محکمہ آب پاشی کا تعلق ہے اس میں consultants بلائے گئے ہیں ۔ اور وہ بھی صرف Top vision کیلئے ہیں کیونکہ پچھلے دو تین سالوں سے ترقیاتی کام اتنے زیادہ ہیں کہ کام کا جو Over flow ہے وہ consultant کو دیئے جا رہے ہیں ۔ باقی محکمے ویسے ہی چل رہے ہیں اور اگر میرے بھائی جناب جنجوعہ اخباروں کے پرانے تراشے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا ۔ میں ان کی توجہ 30 ستمبر 1987ء کے روزنامہ "جنگ" کی طرف دلاتا ہوں ۔ اس میں باقاعدہ حکومت کی طرف سے یہ بیان آیا تھا کہ کوئی بھی محکمہ بند نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی کسی محکمے سے کسی قسم کی چھانٹی ہو گی ۔ پھر میں آپ کو روزنامہ وفاق "لاہور ۔ محکمہ تعمیرات و مواصلات پنجاب کو نہ

توڑنے کا فیصلہ ۔ " اگر یہ سارے اخبارات دیکھے جائیں تو اس میں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حکومت نے ایک Statement دی تھی کہ نہ تو ان محکموں کو توڑا جا رہا ہے اور نہ ہی ان محکموں کے ملازمین کی برطرف کیا جا رہا ہے اور نہ ہی وہ ملازمین یا خاندان جن کا جنجوعہ صاحب نے یہاں ذکر کیا ہے وہ نکالے جا رہے ہیں ۔ یہ ایک Institutional arrangement ہے ۔ کیونکہ ترقیاتی کاموں کی زیادتی کی وجہ سے جو over flow ہوتا ہے اس کیلئے ہم نے Consultants رکھے ہیں ۔ کیونہ آپ نے یہ دیکھا ہے کہ پچھلے دو تین سالوں میں ہمارا سالانہ ترقیاتی پروگرام کتنا بڑھ چکا ہے اور وزیراعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت سکول' سڑکیں' وغیرہ بن رہی ہیں اور اسی کام کیلئے بجٹ اتنا زیادہ ہے کہ یہ محکمے پوری طرح کام کو سنبھال نہیں سکتے ۔ لہذا کام کا جو Over flow ہوتا ہے اسی کے لئے ہمیں Consultants بلانے پڑتے ہیں اور اسی سلسلے میں ہماری کئی میٹنگیں انجینئرنگ کالج کے طلباء انجینئرز اور محکمہ جات کے افسران سے ہوئی ہیں اور وہ بالکل مطمئن ہیں بلکہ اس دن کے بعد آج تک کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے ۔ میں جناب جنجوعہ سے کہوں گا کہ یہ ستمبر کی بات ہے اور اب جنوری کا مہینہ ہو گیا ہے کوئی آدمی کوئی ملازم کوئی انجینئر کسی محکمے سے نہیں نکالا گیا بلکہ انجینئرز کے 7 فیصد کوٹہ کو بڑھا کر 15 فیصد کر دیا گیا ہے ۔ اور ان تمام محکموں میں 15 فیصد انجینئر نئے بھرتی ہوئے اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ کوئی انجینئر نکالا نہیں گیا ۔ اس لئے کسی قسم کی کوئی بے چینی نہیں پائی جاتی شروع شروع میں غلط فہمیاں تھیں جو میٹنگوں کے ذریعے حکومت نے دور کر دی ہیں ۔ اس لئے اب مجھے کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ تحریک التوائے کار کسی ایسی بات کی حامل ہے کہ اس پر بحث کی جائے اور کارروائی ملتوی کی جائے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! وزیر صاحب کے بیان کے بعد ۔

جناب سپیکر: سردار صاحب کا خیال ہے کہ یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: وہ دشمن شائد میں ہی ہوں ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت: میں نے کب کہا تھا کہ آپ میرے دشمن ہیں ۔ آپ میرے دوست ہیں ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! ہم بھی بڑے دوست نواز آدمی ہیں ۔ اگر وہ ہماری

دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم ان کی دوستی کا بھرم اور لاج رکھتے ہوئے اس کو پریس نہیں کرتے۔

حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد کی رپورٹ بابت 1986 پر بحث

جناب سپیکر: اب تحریک التوائے کار کا وقت بھی ختم ہوتا ہے۔ اب ہم حکمت عملی کے اصولوں پر بحث شروع کرتے ہیں۔ اس پر بحث کے لئے ابھی تک میرے پاس کسی کا نام نہیں آیا۔

میاں محمد افضل حیات: آج کا دن کسی اور چیز کے لئے مخصوص ہو گیا تھا اس لئے آج حکمت عملی کے اصولوں پر بحث کو Defer کر دیا گیا تھا۔ اس لئے نام نہیں آئے۔

جناب سپیکر: آج کے پروگرام میں حکمت عملی کے اصولوں پر بحث تو شامل ہے ناں۔

میاں محمد افضل حیات: جی ہاں' شامل ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ تو طے نہیں ہوا تھا کہ اس پر بات نہیں ہونی ہے۔

میاں محمد افضل حیات: جی ہاں' یہ طے نہیں ہوا تھا لیکن۔

جناب سپیکر: تو حکمت عملی کے اصولوں پر کوئی صاحب بات نہیں کرنا چاہتے۔

وزیر قانون: سر! اس کو میں پہلے Lay تو کر دوں۔ ابھی تک تو اس کو بحث کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔ I have to move first to take it for consideration.

جناب سپیکر: چودھری صاحب' اس کو Move کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

MINISTER FOR LAW: Sir unless it is laid on the Table for discussion اس کے لئے ابھی تک Move نہیں کیا گیا۔ یہ اسمبلی کے Posession میں آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: کیا اس پر بحث تو ہم پچھلے اجلاس سے کرتے نہیں آ رہے ہیں؟

وزیر قانون: وہ 1985ء کی رپورٹ تھی۔ 1986ء کی اب پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں یہ بات شامل ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب میری اطلاع کے مطابق یہ پہلے Lay ہو چکی ہے

وزیر قانون: آج کے ایجنڈے پر یہ رکھا گیا ہے کہ اسے Discuss کرنا ہے۔

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے میں میرے پاس تو نہیں ہے۔

جناب فضل حسین راہی: جناب سپیکر! وزیر قانون کو اس کا بھی علم نہیں ہے۔

وزیر قانون: میں عرض کروں گا کہ اگر میرے فاضل دوست آج کی کارروائی پڑھ لیں تو اس سے پتہ چلے گا کہ آج کیا کارروائی ہونی ہے۔

جناب سپیکر: ایجنڈے کی کارروائی مجھے دکھائی جائے۔

میاں محمد افضل حیات: وزیر قانون نے یہ تحریک پیش کرنی ہے کہ حکمت عملی کے اصولوں پر بحث کی جائے۔

وزیر قانون: بحث کے لئے تحریک پیش کرنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: یہ درست بات ہے کہ Lay ہو چکی ہے۔ اس پر بحث کے لئے آپ تحریک پیش کریں گے۔

Minister For law : I move :
"That the report of the Punjab Government on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 1986 be discussed.

جناب سپیکر:

Mr Speaker : It is moved : -
"That the report of the Punjab Government on the Observance and Implementation of Principles of Policy for the year 1986 be discussed.

اب اس پہ جو صاحبان اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اسمائے گرامی کی چٹیں میرے پاس بھیج دیں۔

میاں محمد افضل حیات: جناب سپیکر! یہ رپورٹ بحث کے لئے Move ہو گئی ہے۔ اس پر بحث اگر کل شروع کر دیں تو.....

جناب سپیکر: تو ٹھیک ہے' اگر آپ صاحبان چاہتے ہیں تو کل شروع کر دیں گے۔ ... تحریک التوائے کار پر بحث Pending ہے۔ اس کے لئے آج کا دن ہم نے مخصوص کیا تھا.... آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں گے۔ شاہ صاحب میں آپ کی سیٹ کو تبدیل کرنے کی تجویز کرتا ہوں۔ کہیں ایسی جگہ پر آپ بیٹھ جائیں کہ جہاں پر یہ Disturbance ختم ہو جائے۔ اب ہمارے پاس جو کارروائی بقایا ہے۔ اس میں ایک مخصوص تحریک التوائے کار پر بحث کے لئے وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سردار صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (سردار نصر اللہ خان دریشک): جناب والا' جمعرات کے روز کالاباغ ڈیم پر تحریک التوائے کار اس معزز ایوان میں منظور ہوئی تھی اور آج اس پر بحث ہونی تھی۔ میں اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کالا باغ ڈیم کی موجودہ صورتحال ایک بہت نازک مرحلے میں ہے اور عنقریب مشترکہ مفادات کی کونسل کی نشست ہونے والی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب جنجوعہ کی خدمت میں بھی اور اس ایوان سے یہ عرض کروں گا کہ اس مسئلے کو اس وقت اسمبلی میں نہ اٹھایا جائے کیونکہ اس سے اگر صوبائیت کا تاثر سامنے آیا تو یہ عمارت جو ہم نے چن چن کر یہاں تک پہنچائی' اس کو نقصان نہ ہو۔ میں جناب سپیکر آپ سے بھی اور اس ایوان سے بھی یہ گزارش کروں گا اور جناب جنجوعہ سے بھی یہ عرض کروں گا کہ اس بحث کو مشترکہ مفادات کی میٹنگ کے بعد ملتوی کر دیا جائے۔ اگر یہ سیشن اس وقت ہو تو اسی سیشن میں لے لیا جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ تحریک التوائے کار

I only want that this Adjounrment Motion may kindly be deferred till such time that the Chief Ministers of the four Provinces may meet in the Council of Common Interest to decide this very very important and very very tedious matter at this very moment.

اگر اس میں تھوڑا سا بھی صوبائیت کا تاثر آیا تو آج آپ نے دیکھا کہ جیسے ہی اسمبلی میں تحریک التوائے کار پیش کی گئی ہے تو ساتھ ہی صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ کے بیانات آنے لگ پڑے ہیں۔ اسی

طرح اگر یہ بیان بازی شروع ہو گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ کالاباغ ڈیم کا مسئلہ پھر کھٹائی میں پڑ جائے۔ جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا جناب جنجوعہ سے بھی کہوں گا اور اس ہاؤس سے بھی کہوں گا کہ اس نازک موڑ پر کالاباغ ڈیم پر بحث Defer کر دی جائے Till such time کہ جب تک ممبران مشترکہ مفادات کی کونسل کی میٹنگ نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: تو صاحبان آپ کا کیا خیال ہے؟

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب سپیکر' سردار صاحب درست کہتے ہیں۔ یہ حالات اور واقعات کو سمجھتے ہیں اور یہ میٹنگیں attend کرتے رہے ہیں۔ یہ بہتر ہو گا کہ ....

جناب سپیکر: جنجوعہ صاحب کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تو اس کو Defer کیا جاتا ہے۔ اس کو مناسب وقت پر Take up کیا جا سکتا ہے۔ اجلاس کل صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی سوموار 18 جنوری 1988ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)

تتمہ اول

گوشوارہ "الف" بابت سوال نمبر1609

ضلع لاہور 30 جون 1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ =/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	عطا محمد ولد عمر دین قوم اعوان ساکن واڑہ اللہ داد خان مشمولہ رحمان پورہ	29,954/- موضع رحمانپورہ	باقیدار علاقہ میں بااثر شخص ہے جو کہ عرصہ دو سال سے فوت ہو گیا ہے۔ وصولی کی کوشش وارثان سے جاری ہے۔
2	طارق اسماعیل و پسران و دختران زمینداران موضع سادھوکی	13945/- موضع سادھوکی	موقعہ پر رہائش نہیں ہے کارروائی وصولی جاری ہے
3	بریگیڈیئر ایم ایچ آفریدی 226 طفیل روڈ کینٹ لاہور زمیندار موضع کیرکا	22359/- موضع کیرکا	باقیدار موقعہ پر رہائش نہیں رکھتا اور عرصہ ایک سال ہوا فوت ہو گیا ہے ورثا سے وصولی کی کوشش ہو رہی ہے۔
4	حوالدار محمد اکرم ولد احمد الدین مرحوم موضع کیرکا وارثان مسماۃ خالدہ خانم وغیرہ ساکنان موضع بٹروال تحصیل چونیاں	18000/- موضع کیرکا	ایضاً
5	مسمات ثروت آرا بیگم بیوہ علاؤالدین زمیندارہ موضع تاجپورہ سکونت مکان نمبر C1428 پانی والا تالاب لاہور	10367-/ موضع تاجپورہ	وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے
6	ملک محبوب الٰہی ولد فضل الٰہی قوم ارائیں ساکن سانده کلاں لاہور	14651/- موضع ہلوکی	موقعہ پر رہائش نہیں رکھتا وصولی کی کوشش جاری ہے

7	سکواڈرن لیڈر محمد عبدالواحد ولد ایم عزیز دین قوم شیخ پائلٹ نمبر24 آفیسر کالونی لاہور	15060/- موضع ہیٹی سندھواں	ایضاً

آسامیان تحصیل شیخوپورہ

فہرست باقیداران آسامیان مالیہ سرکار زائد از-/10000روپے تحصیل شیخوپورہ

نمبر شمار	نام موضع	نام باقیدار معہ ولدیت دیگر کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	ککڑکل	سردار مخدوم حسین ولد خادم حسین قوم ڈوگر	-/16000	باقیدار کیخلاف تدارکات
2	"	سردار محبوب حسین ولد خادم حسین قوم ڈوگر	-/15000	ایضاً
3	ٹھٹھہ قلندر شاہ	مبارک شاہ ولد شاہ سوار قوم سید	-/13000	ایضاً
4	مانانوالہ بدھ سنگھ	رانا افتخار حسین ولد رانا محمد حسین	-/16530	ایضاً
5	"	عبدالستار ولد بھولو خان	-/17000	ایضاً
6	چک نمبرRB/168	ملک غلام علی ولد خان محمد وا بگہ	-/15000	ایضاً
7	"	ملک ریاض قدیر ولد ملک رجاوے خاں وا بگہ	-/11000	باقیدار کیخلاف دیوانی مقدمہ
8	ہرن منارہ	محکمہ آثار قدیمہ	27132/05	نوٹس جاری ہوا
9	فاروق آباد	عبدالرحمان ولد شکر دین گوجر	22066/95	"
10	"	بشیر احمد ولد فضل دین راجپوت	1178/25	"
11	ساون کے	عمران اللہ خاں پٹھان	18476/80	"
12	چک نمبرRB21	بشیر احمد ولد ولی محمد جٹ	11737/88	"
13	چک نمبرRB/81	محمد نواز ولد نجابت خان جٹ	12314/74	فصل قرق ہوئیں
14	مدوالہ خورد	راجہ محمد شفیق ولد محمد رفیق قوم شیخ	11536/52	نوٹس جاری ہوا
15	چک نمبر9	حاجی محمد علی جٹ ورک	-/14963	باقیدار کیخلاف مقدمہ
16	باہومان	ظفر اللہ ولد حاجی نذیر احمد جٹ	11865/98	باقیدار کیخلاف مقدمہ
17	وزیرا	محمد یوسف ولد احمد دین جٹ	10754/96	"
18	"	محمد امین ولد محمد عالم جٹ	41536/13	"

آسامیان تحصیل فیروزوالہ

تحصیل فیروزوالا میں فہرست باقیداراں دس ہزار زائد از دس ہزار

نمبر شمار	نام موضع	نام باقیدار آسامی	رقم بقایا
1	وندالہ دیال شاہ	محمد عمر ولد شادا	14386
2	"	عنایت ولد شادا	11200
3	"	یعقوب ولد شادا	12120
4	شرق پور خورد	محمد عمر ولد شادا وغیرہ	10050
5	من	ملک آصف	17500
6	"	طارق شہباز۔ خالد شہباز	29400
7	بڈمنکے	قربان علی	13900
8	ہردولا میکے	ناصر تنویر پنوں	47874
9	لاتیرے	محمد اکرم وغیرہ	55850
10	"	نصیر احمد شبیر احمد وغیرہ	43245
11	"	غلام علی پتی دار	126263
12	"	فرخندہ بیگم وغیرہ	55850
13	"	تنویر حسین وغیرہ	90882
14	"	عبدالقیوم وغیرہ	59101
15	"	ریاض احمد وغیرہ	73182
16	آہیاں	طارق محمود وغیرہ	424061
17	لانیرے	عبدالحفیظ وغیرہ	24503
18	کوٹ یعقوب	میاں شمشاد احمد	18400
19	"	اقبال حیدر پتی دار	14146
20	چک نمبر48	شیر افگن وغیرہ	18900
21	مے	مریم بیگم پتی دار	12070

22	کوٹ یعقوب	میاں مقصود احمد	13900
23	چوہنڑہ	صابر علی ولد خدا بخش	11310
24	"	طلمدار حسین ولد غلام حسین	30200
24	ننگل کسوالہ	محمد اکرم پتی دار	19246
25	"	محمد نواز پتی دار	17575
26	"	فردوس اشرف پتی دار	20973
27	"	محمد سعید پتی دار	30057
28	"	محمد صدیق پتی دار	12841
29	گالو	نواب زادہ شاہد حسین	18200
30	ننگل کسوالہ	اقبال حسین پتی دار	10624
31	"	حاجی محمد حنیف پتی دار	18400
32	"	محمد طفیل پتی دار	11104
33	"	محمد صدیق مہر پتی دار	12310
34	"	شوکت حیات پتی دار	11200
35	کوٹ یعقوب	محمد حسین ولد عبداللہ	12519
37	"	اقبال حیدر پتی دار	14146
38	مے	بریگیڈیئر سعادت علی	13200
39	"	صابر ولد خدا بخش	13300
40	سرائے	امانت علی پتی دار	11223
41	"	شرافت علی پتی دار	12759
42	کولی ملک	محمد انور ولد غلام حیات کرانی	46163
43	مانانوالہ	میجر محمد سلیم	72420
43	"	سردار محمد بشیر	45300
44	چوہڑہ	محمد اکرم ولد فضل حسین	19300
45	مے	مدد علی ولد خدا بخش	13100

نمبر شمار	نام موضع	نام باقیدار آسامی	رقم بقایا
46	منڈھیالی	ڈاکٹر اقبال وغیرہ	22240
47	پکھیالہ	لیاقت۔ محمد جمیل	68585
48	"	سلطان علی ولد جلال دین	72668
49	"	عظمت علی وغیرہ	306420
50	پکھیالہ	محمد طفیل ولد اللہ دتہ	140600
51	"	محمد انور ولد شاہ عالم	14568
52	"	بہادر علی ولد رحمت علی	35217
53	"	برکت علی ولد اکبر علی	68575
54	"	بہادر وغیرہ جلال دین	179263
55	"	شوکت علی۔ سخاوت علی	70430
57	"	برکت ولد فضل دین	34210
			5,47,863

703900

1476642

1185177

1159609

2304045

462516

965293

917876

543863

9717916 میزان کل

آسامیان تحصیل ننکانہ

Subject : Starred Assembly question. No. 1609 asked by Mr. Riaz Hashmat Janjua Member Provincial Assembly Punjab.

Item No. 1

List - of defaulters with outstanding amount of Rs. 10000/- or above on 30.6.85 of Land Revenue Tehsil Nankana.

فہرست باقیداران آسامیاں مالیت دس ہزار یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	اعجاز حسین ولد قلندر حسین شاہ موضع جوگے کوٹ نوبہار	25932/79	
2	صادق حسین شاہ ولد دیوان علی شاہ جوگے کوٹ نوبہار	12236/90	
3	عابد حسین شاہ ولد دیوان علی شاہ جوگے کوٹ نوبہار	15388/00	
4	امداد حسین شاہ ولد سکندر حسین شاہ "	18189/00	
5	اکرام حسین شاہ ولد سلطان شاہ "	77849/37	
6	محمد سبطین شاہ ولد غلام عباس "	54196/17	
7	اکبر شاہ ولد سلطان شاہ "	32598/00	
8	ثقلین شاہ ولد مہدی حسین شاہ "	13918/94	
9	مظفر حسین شاہ ولد نور حسین شاہ "	19917/76	
10	حاجی خان محمد ولد رائے مکھن موضع چوکیری	12347/00	
11	منیر احمد ولد محمد انور ساکن مچھرالہ	21000/00	
12	محمد انور ولد اللہ دتہ ساکن مچھرالہ	14000/00	
13	بشیر احمد ولد اللہ دتہ قوم جٹ ساکن مچھرالہ	13000/00	
14	علی حسین ولد اللہ دتہ جٹ ساکن مچھرالہ	18000/00	

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
15	محمد عاشق ولد محمد حسین ساکن مچھرالہ	19000/00	
16	اللہ توکل ولد محمد عاشق ساکن مچھرالہ	19000/00	
17	بشیر احمد ولد محمد حیات ساکن مچھرالہ	18000/00	
18	ثناء اللہ ولد حسن علی ساکن مچھرالہ	14000/00	
19	غوث ولد شاہ محمد ساکن مچھرالہ	15000/00	
20	سرور ولد محمد حیات ساکن مچھرالہ	11000/00	
21	محمد اکرم ولد نور محمد ساکن مچھرالہ	18000/00	
22	عبدالخالق ولد فضل دین ساکن چک نمبر3	22346/00	
23	صابر حسین ولد محبت خاں قومی بھٹی موضع ٹھٹھہ	16825/29	
24	رائے ہدایت خان قوم بھٹی ساکن ٹھٹھہ	13936/60	
		5,15,681-62	

ضلع قصور

30 جون 1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ =/10000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	نثار احمد خاں سکنہ بھائی پھیرو	-/37310	وارنٹ گرفتاری جاری ہے
2	سید ضمیر حسین سکنہ لاہور	-/10756	وارنٹ قرقی جاری ہے
3	محکمہ پبلک ہیلتھ چوکی	51872	نوٹس وصولی جاری ہے
4	سردار محمد سلیمان خاں سکنہ واں آدھن	-/42300	نوٹس وصولی جاری ہے
5	سردار محمد نواز سکھیرا واں آدھن	-/49224	نوٹس وصولی جاری ہے
6	سردار محمد اختر واں آدھن	-/10532	نوٹس وصولی جاری ہے
7	سردار احمد جمال واں آدھن	-/12098	نوٹس وصولی جاری ہے
8	سردار لیاقت علی کوٹ سردار کائیں سنگھ	-/13877	نوٹس وصولی جاری ہے
9	محمد صادق ولد		

ضلع اوکاڑہ

30 جون 1985ء تک فہرست باقیداران آسامیاں مالیت مبلغ -/10000 روپے یا زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	سلیم داد پتی دار سکنہ صفی نوشیر	173783/06	
2	محمد عباس شاہ پتی دار سکنہ کالوابراہیم	10200/00	
3	حامد نواز خاں پتی دار سکنہ شاہنواز خانوالا	42435/37	
4	ابو ظفر اللہ نواز خان پتی دار سکنہ	12809/10	
5	عبدالفتاح ولد محمد نواز پتی دار سکنہ مودا	10682/74	
6	سید شاکر حسین شاہ پتی دار سکنہ چک مانک کمبوہ	17268/75	
	میزان کل:	267179.02	

ضلع گوجرانوالہ

فہرست بڑے بڑے باقیداران جن کے ذمہ مبلغ دس ہزار روپیہ یا زائد معاملہ سرکار بقایا ہے

گوجرانوالہ

نمبر شمار	نام باقیداران معہ مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	محمد سرور ولد الٰہی بخش قوم اعوان ساکن بوتا سردار جھنڈا سنگھ	12011.07	وارنٹ گرفتاری جاری شد
2	ممتاز ولد اللہ دتہ قوم راجپوت ساکن ننگل دوتا سنگھ	10020.00	وارنٹ گرفتاری جاری شد
3	رحمت علی ولد محمد حیات قوم راجپوت ساکن شمیر	10822.36	"
4	محمد بشیر ولد علی محمد قوم راجپوت ساکن دنیسر پائیں	17262.13	وارنٹ قرقی جاری شد
5	سعید احمد ولد غلام محمد قوم راجپوت ساکن رنگلہ	14578.17	وارنٹ گرفتاری جاری شد
6	اللہ دتہ جہاں زیب غلام محمد قوم راجپوت ساکن بڈھا	25638.34	وارنٹ قرقی جاری ہے
7	محمد اسلم جوڑا تھانیدار ریٹائرڈ ساکن کنگریالی	19310.85	کارروائی وصولی جاری ہے
8	عبدالرحمٰن ولد رحمت خاں قوم جٹ ساکن ہردور تالی	12921.82	"
9	محمد صادق ولد سردار قوم جٹ ساکن ہردور تالی	11103.25	"

نمبر شمار	نام باقیداران معہ مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
10	فضل ولد درنا قوم چنگڑ ساکن ہرودر تالی	13007.27	"
11	احمد علی ولد درنا قوم چنگڑ ساکن ہرودر تالی	13007.28	"
12	غلام علی ولد درنا قوم چنگڑ ساکن ہرودر تالی	13007.28	"
13	رحمت علی ولد درنا قوم چنگڑ ساکن ہرودر تالی	13007.27	"
14	نذیر احمد ولد سردار خاں قوم جٹ ساکن ہرودر تالی	12620.87	"
15	محمد اشفاق ولد رحمت خاں قوم جٹ ساکن ہرودر تالی	11214.87	وارنٹ گرفتاری جاری ہے
16	محمد بشیر ولد ابراہیم قوم گوجر ساکن رندھیر	107342.75	"
17	محمد نذیر ولد ابراہیم قوم گوجر راجپوت منج ساکن میلو	51135.76	"
18	شوکت اشرف پسران محمد یوسف قوم جٹ ساکن شمسہ ڈھڈہ	10505.44	کارروائی وصولی جاری ہے
19	علی محمد ولد شیر محمد قوم جٹ ساکن شمسہ ڈھڈہ	12263.70	"
20	محمد نواز وغیرہ پسران سردار علی قوم جٹ ساکن شمسہ ڈھڈہ	12325.34	"
21	عبدالرحمٰن ولد رحمت قوم جٹ ساکن ہرود تالی رقبہ منگوکی	42453.58	وارنٹ قرقی جاری ہے
22	اللہ لوک ولد اللہ دتہ ساکن منگوکی	11810.88	وارنٹ گرفتاری جاری ہے

حافظ آباد سب ڈویژن

فہرست باقیداران (آسامیاں) جن کے ذمہ دس ہزار یا زائد از دس ہزار روپے مالیہ سرکار سابقہ مدت تحصیل حافظ آباد (30-6-85)

نمبر شمار	نام موضع	نام نمبردار	نام اسامی معہ احوال	بقایا مالیہ سرکار	کیفیت
1	رسول پور نمبر 157	ہدایت اللہ	مظفر حسین ساللہ داد پسران بشیر احمد قوم تارڑ	55354-33	نوٹس جاری ہے
2	" "	" "	محمد اللہ خان ولد مراد خاں قوم تارڑ	29000-00	" "
3	" "	" "	شوکت حیات ولد غلام محمد تارڑ	35000-00	" "
4	" "	" "	اعجاز احمد ولد محمد شریف تارڑ	17000-00	" "
5	" "	" "	خضر حیات ولد علی محمد تارڑ	16000-00	" "
6	" "	" "	پرویز حسین ولد ممتاز حسین تارڑ	27670-59	" "

نمبر شمار	نام موضع	نام نمبردار	نام اسامی معہ احوال	بقایا مالیہ سرکار	کیفیت
7	" "	" "	نثار احمد ولد غلام احمد تارڑ	26160-60	" "
8	" "	" "	محمد وزیر ولد محمد نواز تارڑ	23895-56	" "
9	" "	" "	محمد ارشاد خاں ولد مراد خان قوم جٹ تارڑ	48000-00	" "
10	بدر علی نمبر350	سردار خاں	خالد ولد قمر قوم جٹ	10497-16	" "
11	"	"	مختر حیات ولد وہاب	10572-16	" "
12	بدر علی نمبر350	نذیر احمد	بشیر احمد ولد حاکم خاں قوم جٹ چوریرہ	85318-00	وارنٹ گرفتاری جاری ہے بلکہ جائیداد کے خلاف مقدمہ فوجداری بھی درج کرایا گیا ہے
13	کھڑانی نمبر326	حاجی سارنگ خاں	محمد ناصر خاں ولد نور احمد	16748-29	انکوائری جاری ہے
14	براج دار نمبر400	طفیل احمد	قدری بخش ولد غلام عباس بھٹی	36245-00	نوٹس جاری ہے
15	" "	" "	محمد نواز ولد غلام عباس بھٹی	14530-00	" "
16	ناکوانہ نمبر398	محمد افضل نمبردار	محمد اکبر ولد محمد اصغر قوم اعوان	11878-26	نمبردار اور اسامی کے مابین انکوائری جاری ہے
17	جندراکہ نمبر376	عنایت اللہ نمبردار	زمرد خاں ولد شہزاد خاں قوم پٹھان	22805-87	نوٹس جاری ہے
18	دینکی تارڑ	نور احمد نمبردار	انتظار حسین ولد پیر محمد تارڑ	10901-01	نوٹس جاری ہے
19	" "	" "	منظور احمد ولد خوشی محمد تارڑ	23361-72	" "
20	" "	" "	محمد حیات ولد نور محمد تارڑ	15998-15	" "

ضلع فیصل آباد

30 جون 1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران آسامیاں مالیہ -/10000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	برکت علی ولد امام دین چک 270 رب	21404.00	کاروائی بحکم BOR
2	بشیر احمد ولد شرف دین چک 467 ج ب	12100.00	حکم کاروائی BOR
3	مموں ولد رلیا 187 رب	14000.00	حکم امتناعی BOR
4	مشتاق احمد ولد برکت علی 102 ج ب	10064.31	" "
5	محمد صادق ولد کریم بخش " "	13887.61	" "
6	غلام محمد ولد ابراہیم 107 ج ب	15906.60	" "
7	پریمئر کاٹن ملز 220 رب	1425109.00	حکم امتناعی عدالت عالیہ لاہور
8	عبداللہ ولد غلام محمد 223 رب	145250.00	" "
9	عبدالباری۔ عبدالغنی۔ ممتاز احمد 240 رب محمد اقبال پسران عبدالکریم	27280.00	کاروائی وصولی جاری ہے
10	نور محمد۔ شاہ محمد پسران فتح دین 27 ج ب	13000.00	" " "
11	محمد رفیق محمد اکرم 213 رب	18000.00	" " "
12	سلطان احمد ولد حسین بخش وغیرہ 203 رب	45422.60	حکم امتناعی ہے
13	محمد صادق ولد محمد حسین 202 رب	10875.00	کاروائی وصولی جاری ہے
14	کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز 122 ج ب	383672.92	کاروائی جاری ہے
15	کوہ نور ٹیکسٹائل ملز 213 رب	417027.24	" " "
16	فلائنگ کلب " "	18640.50	دفتر صدر میں کاروائی جاری ہے
17	مرا کلو انڈسٹریز " "	33528.38	دفتر جناب A.C صاحب میں کاروائی زیر تجویز ہے
18	ایشیاٹک کیمیکل ورکس 220 رب	105228.68	کارروائی حقوق ملکیت زیر تجویز ہے
19	سنٹرل کیمیکل ملز " "	42252.02	" " "

تحصیل چنیوٹ

30جون1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ -/10000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	محمد ارشد ولد خیرالدین ساکن دورٹہ کھرلال	10025/48	خریف 78 تا ربیع 80
2	مہر سرفراز خان لالی ساکن ولہہ	11094/12	خریف 79 تا ربیع 81
3	سید قلندر حسین شاہ ولد مہر شاہ ساکن رجوعہ	10349/48	ربیع 83 تا خریف 84
4	سید محمد نورز شاہ ولد مہر شاہ " "	11598/61	خریف 75 تا خریف 84
5	جیدن شاہ ولد فتح شاہ ساکن کوٹ الہ یار	17915/02	ربیع 68 تا خریف 84

ضلع سرگودھا

30جون1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ -/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	کرنل شفیق وغیرہ سٹڈ فارم گرانٹی تحصیل سرگودھا	840513	یہ رقم مطالبہ مال کی ہے بعدالت ہائی کورٹ لاہور سے وصول نہ کرنے کا حکم ہوا ہے
2	منظور حسین وغیرہ چک نمبر59 جنوبی تحصیل سرگودھا	77068	بعدالت عالیہ ہائی کورٹ مقدمہ دائر ہو کر حکم امتناعی جاری ہوا
3	سکندر سعید چک نمبر44 جنوبی تحصیل سرگودھا	659299	بعدالت جناب سینئر سول جج سرگودھا زیر سماعت ہے رقم ڈبل آبیانہ ٹیوب ویل کی ہے
4	چودھری محمد انور چک 24 جنوبی تحصیل سرگودھا	747379	بعدالت دیوانی ضیاء اللہ خان نیازی سول جج دعوی دائر ہو کر حکم امتناعی حاصل ہے
5	رشید احمد خان چک نمبر33 جنوبی تحصیل سرگودھا	366379	ایضاً
6	منظور احمد چک نمبر40 جنوبی تحصیل سرگودھا	304345	دعوی دائر ہو کر حکم امتناعی جاری

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
7	رانا شمس الدین چک 23 الف جنوبی "	404265	دعوی دائر ہو کر حکم امتناعی جاری
8	طارق جاوید چک نمبر 36 جنوبی تحصیل سرگودھا	1318771	ایضاً
9	حاجی غلام مصطفےٰ چک 37 جنوبی تحصیل سرگودھا	789870	ایضاً
10	غلام صابر چک 51 جنوبی تحصیل سرگودھا	200105	ایضاً
11	علم دین چک 38 جنوبی تحصیل سرگودھا	361145	ایضاً
12	میاں غضنفر علی ولد میاں عبدالعلی نگیانہ سکنہ جلال پور	39,000	بوجہ حکم امتناعی عدالت دیوانی زیر التوا ہے جس کی وجہ سے وصولی نہ کی جا سکی
13	میاں محمد شیر ولد سردار علی نگیانہ سکنہ جلال پور	21318/76	" " " " " " " "
14	میاں مقبول احمد ولد نیاز نگیانہ سکنہ جلال پور تحصیل شاہ پور	27676/38	بوجہ حکم امتناعی عدالت عالیہ لاہور زیر التوا ہے جسکی وجہ سے وصولی نہ کی جا سکی ہے
15	محمد نواز نمبردار کوٹ چوغہ	20174/16	بوجہ حکم امتناعی جناب ڈسٹرکٹ جج زیر التوا ہے
16	مسماۃ منظور فاطمہ سکنہ کوٹ چوغہ	16378/62	بوجہ حکم امتناعی ڈسٹرکٹ جج رقم زیر التوا ہے
17	خالد امیر خان ولد امیر عبداللہ خان سکنہ ترکھانوالہ تحصیل شاہ پور	34243/75	بوجہ حکم امتناعی عدالت دیوانی رقم زیر التوا ہے
18	اسد امیر خان ولد خالد امیر خان سکنہ ترکھانوالہ	22688/32	" " " " " " " "
19	عرفان ظفر امیر خان ولد امیر عبداللہ خان سکنہ ترکھانوالہ تحصیل شاہ پور	34055/-	" " " " " " " "

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
20	زاہد اکبر خان ولد امیر عبداللہ خان سکنہ ترکھانوالہ	41005/-	بوجہ حکم امتناعی عدالت سول جج رقم زیر التوا ہے
21	محمد لطیف ولد جمال سکنہ نوشہرہ	21707/-	• • • •

ضلع میانوالی

30 جون 1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ -/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	ملک امیر ولد ملک نواز قوم بچربندیال سکنہ واں بچراں	18448/02	
2	ملک منیر ولد حکم خان قوم بچربندیال سکنہ واں بچراں	10025/27	
3	ملک خضر حیات ولد ملک عطا محمد قوم بچربندیال سکنہ واں بچراں	11995/21	
4	اللہ نواز خان ولد احمد شیر خان سکنہ 7/M.L موضع پیلاں	14114/58	
5	فاروق اعظم خان ولد احمد شیر خان سکنہ 7/M.L موضع پیلاں	20286/96	
6	عبدالمجید خان ولد امیر عبداللہ خان سکنہ پلیدں موضع پیلاں	21369/73	
7	محمد سبطین خان ولد عبدالرحمن سکنہ 9/M.L پیلاں	15168/15	

ضلع ملتان

30 جون 1985ء تک ضلع ملتان کی فہرست باقیداران اسامیان مالیہ -/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	محمد رمضان ولد پٹھانہ سکنہ چک نمبر 72/M تحصیل شجاع آباد	16638/-	باقیدار ترک سکونت کر کے رحیم یار خاں جا چکا ہے۔ سرٹیفکیٹ وصولی ضلع نمبر جاری ہے۔
2	ڈاکٹر مظفر علی عباسی صدر انجمن کاشتکاران لاہور	24400/-	مثل بغرض اخراج مطالبہ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور ارسال ہو چکی ہے۔

ضلع ساہیوال

30 جون 1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ -/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	میاں محمد اسلم جوئیہ EB/51	11,032	ہر دو باقیداران کے ذمہ متفرق مال کی مد سے یہ رقوم تاحال بقایا ہیں۔ تحصیلدار پاکپتن نے رقم کی وصولی کیلئے وارنٹ قرقی جاری کر رکھے ہیں جلد وصولی ہو جائے گی۔ ریاض احمد شاد ایڈیشنل تحصیلدار پاکپتن اور مسٹر رب نواز نائب تحصیلدار پاکپتن کو بوجہ غیر تسلی بخش وصولی واجبات سرکار تبدیل کروا دیا گیا ہے۔ نئے تحصیلدار نے کافی رقوم واجبات سرکار وصول کی ہیں۔
2	شمس الدین ولد عبداللہ EB/15	14,250	

ضلع بہاولپور

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	بقایا رقم
1	دلشاد احمد نمبردار سکنہ موضع گلانی	96763-00
2	محمد نواز خاں نمبردار ٹی وانہ خاں ٹی غربی	121424-00
3	غلام حیدر شاہ عارضی نمبردار جمال چٹر	24010-00
4	ملک جہانگیر نمبردار موضع سوئی وہار	71204-00
5	خواجہ عبدالحمید عارضی نمبردار سکنہ موضع نور پور نور نگاہ	82180-00
6	محمد شفیع نمبردار موضع منگڑیچہ	39081-00
7	محمد دین، محمد رفیق نمبردار موضع گوٹھ مچراب	15145-00

نمبر شمار	نام بالقیدار و مکمل کوائف	بقایا رقم
8	محمد رمضان نمبردار موضع داتہ بلوچ	16373-00
9	غلام رسول نمبردار موضع ماڑی میر محمد	17641-00
10	حاجی فقیراللہ موضع واہی حسین	61861-00
11	جندوڑہ موضع واہی شاہ محمد	119002-00
12	میاں شہاب الدین موضع خانقاہ شریف	55472-00
13	ملک احمد بخش موضع رنگپور	80583-00
14	محمد امین نمبردار موضع کرنی	39785-00
15	شیخ عبدالحمید نمبردار موضع شیخ شجرہ	71987-00
16	شیخ محمد امیر نمبردار موضع نو آباد	142143-00
17	میاں شہاب الدین نمبردار موضع نورو آئیں	76950-00
18	اللہ ڈیوایا نمبردار موضع نورو آرائیں	20313-00
19	محمد حسین نمبردار موضع گوٹھ میرو	27462-00
20	الٰہی بخش موضع پکا	36237-00
21	محمد انور نمبردار موضع راجے والا	18453-00
22	محمد بخش نمبردار موضع جلال آباد	37690-00
23	غلام قادر موضع کلانچ والا	19603-00
24	رانا اللہ بخش موضع اوتراہ	69967-00
25	رانا اللہ بخش نمبردار موضع مڑوالی	57110-00
26	غلام مصطفےٰ موضع میانی	42255-00
27	محمد افضل موضع خانوالی	13225-00
28	دلشاد احمد نمبردار موضع پکا	19812-00
29	سید ظہور حسین شاہ موضع سنجر	148030-00
30	محمد نواز موضع سنجر	116046-00

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	بقایا رقم
31	اللہ یار موضع باقر پور	37639-00
32	فتح محمد نمبردار موضع گل ڈیرہ	40245-00
33	رحمت اللہ نمبردار موضع درویش محمد	38384-00
34	رحمت اللہ موضع بندی	18820-00
35	مولاداد نمبردار گل ڈیرہ	45258-00
36	غلام سرور چک نمبر2بی سی	39366-00
37	امیر آف بہاولپور و شہزادگان	977304-00
38	میاں سعید احمد ولد یار محمد جوئیہ موضع جھانگی والی	17120-00
39	ملک بشیر احمد ولد واحد بخش قوم جوئیہ موضع جھانگی والی	10585-00
40	محمد امین خاں جندوڑہ ممتاز موضع سنجر	12367-00

فہرست باقیداران مبلغ دس ہزار روپیہ تحصیل حاصل پور

41	فدا حسین شاہ نمبردار موضع بھیلی	17678-00
42	عبدالمجید نمبردار موضع خرم پور	10056-00
43	کرم حسین شاہ نمبردار راجہ	11217-00
44	احمد نواز موضع علی پور	13741-00
45	طالب حسین اتھاہ موضع کھنڈ لوڑیہ	25583-00
46	محمد نواز نمبردار ایضاً	40205-00
47	محمد جعفر نمبردار موضع گوٹھ جومر	12200-00
48	محمد حاجی موضع سیتی	15345-00
49	کرم حسین شاہ موضع میانی تونگرہ	11987-00
50	عبدالمجید موضع باغ بان	10714-00
51	بابل نمبردار موضع جمانی	22756-00
52	شیر محمد موضع درود گراں	12019-00

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	بقایا رقم
53	محمد مراد موضع دتہ سمیجہ	14197-00
54	ذوالفقار شاہ موضع رلی نمبردار	31941-00
55	عادل محمد نمبردار موضع سعید امام شاہ	58747-00
56	عبدالغفور نمبردار موضع شیخوائن	83556-00
57	میاں مقبول احمد نمبردار ایضاً	29302-00
58	محمد عارف نمبردار موضع عمر فانی	10542-00
59	عبدالشکور نمبردار کوٹ اعظم	25361-00
60	خیر محمد خان نمبردار موضع کرم پور	36147-00
61	محمد بخش موضع لاڈر	18015-00
62	غلام قادر موضع بھیانی	13643-00
63	فیاض احمد نمبردار موضع بھٹی	39579-00
64	محمد اختر موضع جمال پور	19179-00
65	ممتاز احمد نمبردار موضع جھنڈانی	72682-00
66	فتح محمد نمبردار موضع جھنڈانی	32737-00
67	ممتاز حسین نمبردار موضع سردار پور	51684-00
68	عبدالمجید نمبردار موضع لڈن	19700-00
69	خادم حسین نمبردار موضع کتب پور	48322-00
70	غلام محمد نمبردار موضع محمد پور	11585-00
71	نذر حسین موضع نور پور	11103-00
72	حافظ محمد دین نمبردار موضع حلیم	10633-00
73	محمد کبیر نمبردار موضع خیرو غازی ختانہ	120802-00
74	خادم حسین نمبردار چک 17 فورڈ	21064-00
75	محمد افضل الحق چک نمبر 18 فورڈ	12411-00

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	بقایا رقم
76	اللہ دتہ نمبردار موضع / چک 82 ف	11824-00
77	محمد عظیم چک 62 ف	13243-00
78	دولت علی چک نمبر 153 مراد	10000-00

تحصیل احمد پور شرقیہ

79	سید ذوالفقار علی شاہ نمبردار موضع ٹی عزت	13166-00
80	عبدالغنی نمبردار موضع جہاں پور	25632-00
81	ملک کالو مرحوم نمبردار موضع سلطان پور	15325-00
82	محمد اکرم پٹواری حلقہ موضع سلطان پور	37754-00
83	عبدالحمید نمبردار موضع سوجھلا ٹانوری	16102-00
84	عبدالعزیز نمبردار موض سکھرل	18410-00
85	عبدالحمید نمبردار موضع صادق گڑھ پیلس	26552-00
86	مہر رحیم بخش موضع عباس عاربی	20457-00
87	دیوان خورشید احمد نمبردار موضع فیض پور	48266-00
88	محمد اکرم پٹواری موضع فیض پور	38932-00
89	بندل شاہ موضع راب	11547-00
90	غلام رسول موضع کنڈی پہار	36005-00
91	گل محمد نمبردار موضع گلن لارڈ	10509-00
92	عبدالمجید نمبردار موضع محراب والا	33154-00
93	محمد نواز نمبردار موضع ٹدرشید	12943-00
94	مہر رحیم بخش نمبردار موضع موسی کھوکھر	25784-00
95	مہر رحیم بخش نمبردار موضع محمد بخش مہر	13563-00
96	در محمد نمبردار موضع محمود آباد	28670-00
97	عطا محمد نمبردار موضع پہ	36544-00

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	بقایا رقم
98	حضور احمد نمبردار موضع جانوالا	20645-00
99	اللہ ڈیوایا نمبردار موضع جانوالا	24044-00
100	منظور احمد موضع جانوالا	51427-00
101	مشتاق احمد نمبردار موضع جانوالا	102275-00
102	محمد ابراہیم نمبردار موضع ماہی ڈبہ	57701-00
103	کریم بخش موضع منگولٹوٹی	19943-00
104	محمد انور چوہدری موضع مبارک پور	40588-00
105	محمد منیر پٹواری موضع مبارک پور	35905-00
106	خدا بخش نمبردار موضع ماندل	33841-00
107	محمد نواز نمبردار موضع خلور	33512-00
108	محمد علی نمبردار موضع نوشہرہ جدید	46821-00
109	خدا بخش نمبردار موضع خیرپور ڈھا	17828-00
110	ملک قادر بخش نمبردار موضع سونک بیلہ	41671-00
112	تاج محمد نمبردار موضع کوٹلہ سلطان احمد	44082-00
113	احمد بخش نمبردار موضع گھڑی کنڈی	30948-00
114	اللہ بخش شاہ نمبردار موضع لاڑو	37670-00
115	غلام مصطفےٰ نمبردار موضع ملکانی بہتی	49280-00
116	احمد یار خاں ملک نمبردار موضع نوناری	84082-00
117	جان محمد نمبردار موضع نوناری	49794-00
118	ملک امام بخش ڈھری ضبطی	54414-00
119	عبدالکریم بیلداراں موضع بیلداراں	40673-00
120	جام اللہ دتہ نمبردار موضع پنوں جھلن	104894-00
121	یار محمد نمبردار موضع ٹاہلی والی	30008-00

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	بقایا رقم
122	ملک دین محمد موضع جھیلن والی	15614-00
123	جام بڈھن خاں موضع حامد پور خورد	12349-00
124	وجیہ الدین کلرک موضع طاہر والی	66779-00
125	شیخ عبدالرشید پٹواری حلقہ طاہر والی	47086-00
126	غلام نبی نمبردار موضع کوڑا کلیار	15997-00
127	محمد نواز پٹواری موضع گمانی	31646-00
128	راؤ شاکر علی نمبردار موضع گمانی	39001-00
129	محمد دین نمبردار موضع گھنوں والی	47163-00
130	عبدالمالک نمبردار چک نمبر150	12318-00
131	چودھری خورشید احمد نمبردار موضع اوچ شریف	15021-00
132	قادر بخش نمبردار موضع اوچ مونہ	14382
133	نذر محمد موضع بن والا	96963
134	غلام رسول موضع چک مانک	23606
135	شیخ حمید اللہ موضع کوٹ حمید اللہ	29422
136	محمد شریف نمبردار موضع کلس	51686
137	چوہدری خورشید پٹواری موضع بلہ جھلن	18102
138	خادم حسین پٹواری موضع حامد پور خورد	10506
139	واحد بخش پٹواری مرحوم موضع ٹاہلی والی	12257
140	غلام نبی جوگن پٹواری مرحوم موضع جھیلن والی	10549

ضلع بہاولنگر

فہرست ضلع وار باقیداران اسامیان مالیہ -/10,000 روپیہ یا اس سے زائد 30 جون 1985ء تک

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	نور احمد ولد پیر شرف دین چشتی موضع علی گوہر نمبر325 تحصیل بہاولنگر	11726-78	باقیدار کا رقبہ نیلام ہو کر رقم مورخہ 9-10-85 کو داخل ہو چکی ہے

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
2	سید محمد عباس شاہ سکنہ موضع ندائی شاہ تحصیل منچن آباد	11035/-	یہ رقم زرعی ٹیکس کی بقایا مثل محکمہ عالیہ سے ہو کر زیر سماعت ہے جس کا مورخہ 30-11-86 کو Stay ہوا
3	شیر محمد نمبردار موضع بونگہ ماچھی تحصیل منچن آباد	63101/-	رقم بعد عمل رعشن فصل ربیع 85ء میں وصول ہو چکی ہے
4	بلدیہ ہارون آباد	1,22,527-61	یہ رقم بذمہ بلدیہ ہارون آباد ہے بابت آبیانہ مبلغ -/50,000 روپیہ وصول ہو چکے ہیں

ضلع رحیم یار خان

30 جون 1985ء تک ضلع رحیم یار خاں میں فہرست باقیداران اسامیان مالیہ دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	مخدوم رکن الدین شاہ وغیرہ موضع قریشیان رحیم یار خاں	106824/-	بحکم ممبر بورڈ آف ریونیو زیر التوا ہے
2	ہارون الرشید لغاری موضع عشہ آباد تحصیل صادق آباد	15722/-	بے باق
3	سردار مرید احمد لغاری موضع قادر پور تحصیل صادق آباد	24225/-	بے باق
4	جام عاشق محمد عترہ موضع سدھو والی تحصیل لیاقت پور	167221/-	اس بقایا کی بابت باقیدار نے ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی ہوئی ہے حکم امتناعی جاری ہے

تحصیل ڈیرہ غازی خان

30 جون 1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ -/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا کیفیت
1	سردار عطا محمد خان لغاری ولد سردار نواب محمد جمال خاں لغاری	315501.00

ڈیرہ غازی خان

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا کیفیت
2	سردار محمود خاں لغاری ولد سردار نواب محمد جمال خاں لغاری	156101.00
3	سردار فاروق احمد خاں لغاری ولد سردار محمد خاں لغاری ساکن چوٹی	104133.00
4	سردار ذوالفقار علی خاں کھوسہ ولد سردار دوست محمد خاں کھوسہ بہادر گڑھ	99546.00
5	کوڑا ولد حسو بزدار ساکن نواں شمالی	39359.92
6	احمد خان ولد حاجی حسین بخش ردانی ٹھٹھہ گولاب	16900.00
7	محمد بخش ولد منگل چانڈیہ ساکن درخواست زیبانی	153679.60
8	رحیم بخش ولد کالو چانڈیہ ساکن ڈگر چٹ	139925.51
9	غازی خاں ولد علو خان چانڈیہ	441266.27
10	واحد بخش ولد محمد یار بھٹی ساکن چھابڑی	113535.40
11	محمد رمضان ولد علی محمد گادر ساکن گدائی	22644.59
12	اللہ وسایا نمبردار درخواست جمال خان	190640.53
13	نذر محمد کھیلا نمبردار موضع نواں شمالی	18119.04
	میزان کل	18,11,351,91

ضلع راجن پور

ضلع وار فہرست باقیداران مبلغ دس ہزار روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیدار (آسامی) مع مکمل کوائف	رقم بقایا کیفیت
1	سردار شوکت حسین خان ولد محمد حسین خان سکنہ روجھان	62124-51
2	سردار لیاقت حسین ولد محمد حسین خان سکنہ روجھان	62662-00
3	سردار اختر حسین خان ولد محمد حسین خان سکنہ روجھان	16998-58
4	سردار قدرت عزیز خان ولد محمد عزیز خان سکنہ روجھان	20782-04
5	سردار شیر علی خان ولد شیر باز خان سکنہ روجھان	22985-14

راجن پور

نمبر شمار	نام باقیدار (آسامی) مع مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
6	سردار سلیم جان خان ولد شیر جان خان سکنہ روجھان	10412-37	
7	سردار وجاہت عزیز ولد محمد عزیز خان سکنہ روجھان	13373-00	
8	سردار ہارون جلال خان ولد محمد جلال الدین خان سکنہ روجھان	20283-90	
9	سردار فیض احمد خان مزاری سکنہ روجھان	12527-63	
10	سردار عطا محمد خان مزاری سکنہ روجھان	92151-00	
		3'34'300'17	

ضلع لیہ

30 جون 1985ء تک ضلع وار فہرست باقیداران اسامیان مالیہ -/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیداران و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	مسماۃ رحمی زوجہ شہاب دین چک نمبر 83/ML	38802.25	
2	محمد صادق ولد بچہ چک نمبر 90/ML	20732.50	
3	بہادر ولد فضل دین چک نمبر 114/ML	17107.21	
4	فرید ولد سمند چک نمبر 469/T	12510.25	
5	منیر احمد ولد دین محمد چک نمبر 469/T	22540.00	
6	بشیر احمد ولد غلام محمد چک نمبر 478/TDA	10037.13	
7	رشید احمد ولد غلام محمد چک نمبر 478/TD	10450.83	
8	نذیر احمد ولد رلیا چک نمبر 79/TD	33900.00	
9	محمد دین ولد نگاہیہ چک نمبر 88/TDA	45035.50	

ضلع مظفر گڑھ

30 جون 85ء تک ضلع وار فہرست باقیداران آسامیان مالیہ -/10,000 روپے یا اس سے زائد

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
1	محمد علی ولد شیر محمد گھلو موضع گھلوری تحصیل علی پور	23241	

مظفر گڑھ

نمبر شمار	نام باقیدار و مکمل کوائف	رقم بقایا	کیفیت
2	اعجاز حسین ولد قادر بخش گھلو " "	14591	

تحصیل کوٹ ادو

1	ملک غلام محمد فخر الرسل عربی ولد ملک محمد یار کھر موضع کھر غربی تحصیل کوٹ ادو	68672	
2	ملک غلام محمد مرتضیٰ کھر ولد ملک محمد یار کھر موضع کھر غربی تحصیل کوٹ ادو	40348	
3	ملک غلام مصطفیٰ کھر ولد ملک محمد یار کھر	194250	
4	ملک غلام محمد نور ربانی کھر " "	64475	
5	ملک غلام محمد میلادی کھر " "	14450	
6	ملک عبدالروف ولد ملک اللہ یار کھر موضع بیٹ پیر تحصیل کوٹ ادو	13189	
7	ملک سلطان احمد ولد ملک اللہ یار کھر موضع ڈاگر کلاڑہ تحصیل کوٹ ادو	16998	
8	میاں فاروق احمد ولد میاں محمد غلام جیلانی گورمانی موضع ٹھٹھہ گورمانی تحصیل کوٹ ادو	11189	
9	عبدالولی۔ عبدالوحید کھیولا موضع راں	23487	

جھنڈی ب

30 جون 85ء تک باقیداران کی ضلع وار تعداد

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد باقیدار
1	لاہور	7
2	شیخوپورہ	99
3	قصور	8
4	اوکاڑہ	6

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد باقیدار
5	گوجرانوالہ	42
6	گجرات	—
7.	سیالکوٹ	—
8	راولپنڈی	—
9	اٹک	—
10	جہلم	—
11	چکوال	—
12	فیصل آباد	62
13	ٹوبہ ٹیک سنگھ	—
14	جھنگ	9
15	سرگودھا	21
16	میانوالی	7
17	بھکر	—
18	خوشاب	—
19	ملتان	2
20	وہاڑی	—
21	ساہیوال	2
22	خانیوال	—
23	بہاولپور	140
24	بہاولنگر	4
25	رحیم یار خاں	4

تتمہ دوئم

گوشوارہ "ب" بابت سوال نمبر2084

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
1	لاہور	شیخوپورہ	محمد ارشاد ولد سلطان محمد	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			موضع سچا سودا	ایضاً
			محمد اسلم جاوید ولد بشیر احمد	ایضاً
			چک نمبر47 رحمان پورہ	
			سید ممتاز حسین ولد ذیشان حسین	ایضاً
			موضع جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ	
			محمد جمال ولد سلطان احمد	ایضاً
			موضع مزہ بلوچاں۔	
			مبشر حسین ولد سید تفضل حسین	ایضاً
			موضع محلہ رسول پور شیخوپورہ	
			منیر احمد ولد خوشی محمد	ایضاً
			موضع ڈاھا سنگھ	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			تنویر حسین ولد محمد حسین	ایضاً
			چک نمبر116/ آر بی شیخوپورہ	
			محمد یعقوب ولد برکت علی	ایضاً
			موضع مکی ورکاں	
			محمد یوسف ولد فیروز دین	ایضاً
			موضع کھاریاں والا شیخوپورہ	
			محمد مشتاق ولد سردار محمد	ایضاً
			موضع انجایاں والا	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		شیخوپورہ	محمد عیسیٰ ولد احمد	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			موضع جھنڈو شیخوپورہ	
			حفیظ الرحمٰن ولد اشرف علی	ایضاً
			موضع ورن شیخوپورہ	
			شجاع الدین ظفر ولد بشیر احمد	ایضاً
			موضع شاہ پور	
			ظفر اقبال ولد خوشی محمد	ایضاً
			موضع کنگ	
			غلام صابر ولد محمد امیر	ایضاً
			موضع بھکی شیخوپورہ	
			محمد بوٹا ولد کرم دین	ایضاً
			موضع کھاریاں والا	
			اقبال جاوید ولد عبداللہ	ایضاً
			خان موضع عدل گوا	
			ممتاز احمد ولد محمد حبیب	رائے احمد سعید
			موضع جاتری کلاں	ایم پی اے
			رشید احمد ولد عبدالغفور	میاں عبدالرؤف
			موضع ٹھٹھہ ملکو	ایم پی اے
			محمد سرور ولد سید محمد	وزیر مال
			موضع گورو انوالی پتی	
			شوکت علی ولد شجاعت علی	میاں عبدالرؤف
			موضع نوکیا ماندی	ایم پی اے
			ضیغم عباس ولد محسن علی	میاں عبدالرؤف
			موضع جنڈیالہ شیر خان	ایم پی اے

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		شیخوپورہ	طارق فاروق ولد محمد رفیق	رائے احمد سعید
			موضع عدلی گڑھ	ایم پی اے
			چک نمبر 127 آر بی	
			یوسف خاں ولد مہتاب خاں	ایضاً
			موضع انجلاں والا	
			یاور سعید ولد نذیر	منور حسین مغ
			موضع وارڈ نمبر 6 سٹی	ایم پی اے
			محمد اقبال ولد محمد عابد	وزیر صنعت
			قوم جٹ سردیا فرخندہ آباد	
			نعیم انور ولد محمد انور	محمد کلفام
			ساکن نت	ایم پی اے
			محمد نواز ولد فضل احمد	وزیر مال
			ساکن ٹھٹھہ فدا یار	
			محمد شکیل ولد محمد سعید	وزیر اعلیٰ
			ساکن شرقپور کلاں	
			مبارک علی ولد عنایت علی	رانا محمد خویر
			ساکن مریدکے	ایم این اے
			ذاکر حسین ولد عبداللہ خان	افسر مجاز
			ساکن ندیں بھگو	افسر مجاز
			ریاض ولد امیر شاہ	ایضاً
			سکنہ پنڈی پیراں	
			بشیر احمد ولد رحمت علی	ایضاً
			سکنہ روسر	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		شیخوپورہ	نور سمند ولد اسد اللہ چک نمبر638/گ ب	افسر مجاز
			عبدالرشید ولد حسین شاہ سکنہ پنڈی پیراں	ایضاً
			عبدالغفور ولد عبدالستار سکنہ ٹھٹھہ نولاں	ایضاً
			محمد اسلم ولد محمد علی سکنہ بہاری پور	ایضاً
			بشیر احمد ولد دائم قوم شیخ سکنہ چوکھیاں والا	ایضاً
			عاشق علی ولد احمد دین سکنہ ماودکی	ایضاً
			محمد اسلم ولد احمد دین سکنہ پھیکی	ایضاً
			اصغر علی ولد مراد علی سکنہ چک نمبر1/51	ایضاً
			محمد عاشق ولد شیر محمد سکنہ چک نمبر16گ ب	ایضاً
			مشتاق احمد ولد نوازش علی سکنہ ننکانہ	ایضاً
			علی محمد ولد مارنگ سکنہ ملکہ موج	ایضاً
			محمد اسلم ولد اصغر علی سکنہ چک نمبر2/گ ب	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		شیخوپورہ	محمد نواز ولد شاماں	افسر مجاز
			سکنہ پیڑے والی	
			شبیر حسین شاہ ولد علی اکبر	ایضاً
			شاہ سکنہ ننکانہ	
			محمد طارق ولد عصمت اللہ	ایضاً
			سکنہ ننکانہ	
			محمد ظفر اللہ ولد اسد اللہ	ایضاً
			خاں سکنہ کوٹ جمانہ	
			خان محمد ولد فتح دین سکنہ	ایضاً
			ساڑوکی	
			عارف حسین ولد محمد سکنہ چاند پور	ایضاً
			محمد صابر ولد محمد شریف	وزیر مال
			سکنہ پچیکی	
			محمد یونس شاہد ولد محمد صدیق	ایضاً
			سکنہ چاند ڑپور	
		قصور	محمد دین ولد علی محمد	ایضاً
			سکنہ پیل کلاں تحصیل قصور	
			الطاف حسین ولد عاشق حسین	ایضاً
			سکنہ کوٹ اعظم خان قصور	
			محمد منشاء ولد کرامت علی شاہ	ایضاً
			موضع پیل کلاں تحصیل قصور	
			محمد شفیق ولد عبدالکریم	سردار محمد اختر
			موضع کوٹھ کلاں تحصیل چونیاں	ایم پی اے

نمبر شمار ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
	قصور	نوکر حسین ولد غلام حسین	سردار محمد اختر ایم پی اے
		موضع واں کھارا تحصیل چونیا	
		محمد سردار ولد محمد دین	ایضاً
		موضع تکونڈی تحصیل چونیاں	
		افتخار حسین ولد محمد یاسین	وزیر مال
		موضع کملنگ تحصیل چونیاں	
		محمد رمضان ولد منشی خان	ایضاً
		موضع ڈیلی ڈلک خان چونیاں	
		محمد اسلم ولد محمد امیر	ایضاً
		موضع واں کھارا۔ چونیاں	
		محمد اجمل ولد غلام نبی موضع چونیاں	ایضاً
		محمد سرور ولد عاشق موضع	ایضاً
		بھوئے اصل تحصیل چونیاں	
		محمد نواز سکھیرا ولد سراج دین	ایضاً
		موضع مرانیاں تحصیل چونیاں	
		منیر احمد ولد نور محمد	ایضاً
		چک نمبر 5 رسول پور تحصیل چونیاں	
		اللہ دتہ ولد معراجدین	ایضاً
		موضع الہالکے تحصیل چونیاں	
		عبدالرشید ولد شفیع موضع	ایضاً
		حلہ تحصیل چونیاں	
	اوکاڑہ	غلام نبی ولد محمد امین	ایضاً
		موضع گوگیرہ خاص تحصیل اوکاڑہ	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		اوکاڑہ	ذوالفقار علی ولد عبدالغنی	وزیر مال
			موضع 2/56-ایل تحصیل اوکاڑہ	
			ہاشم علی ولد نذر محمد	ایضاً
			موضع 4/38-ایل	
			محمد عارف ولد محمد شفیع	ایضاً
			محمد طارق ولد محمد شفیع	وزیر مال
			موضع اوکاڑہ شہر تحصیل اوکاڑہ	
			امیر علی ولد سید محمد	ایضاً
			چک نمبر 28/جی ڈی	
			شبیر احمد ولد بشیر احمد	ایضاً
			موضع 32/جی ڈی تحصیل اوکاڑہ	
			عنایت علی ولد یعقوب	ایضاً
			موضع شیراکے والا	
			تصور حسین ولد منور حسین	ایضاً
			موضع فتح پور شریف تحصیل اوکاڑہ	
			محمد یاسین ولد محمد صادق	ایضاً
			موضع ٹھٹھہ نوناریاں تحصیل دیپالپور	
			محمد صادق ولد حشمت علی	ایضاً
			موضع راج والا تحصیل دیپالپور	
			محمد اقبال ولد امام دین	ملک محمد عباس
			چک D/29 تحصیل دیپالپور	ایم پی اے
			محمد اعظم ولد محمد سرور	میاں منظور احمد
			چک الوک سنگھ دیپالپور	وٹو ایم پی اے

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		گوجرانوالہ	محمد افضل ولد محمد شریف	پیر غلام فرید
			موضع اروپ تحصیل گوجرانوالہ	ایم این اے
			محمد عاشق ولد محمد اسماعیل	پیر غلام فرید
				ایم پی اے
			موضع اروپ تحصیل گوجرانوالہ	
			محمد ارشاد ولد غلام حیدر چیمہ	ایضاً
			موضع اروپ	
			محمد حسین ولد سردار موضع مان	محمد اعظم چیمہ
			تحصیل گوجرانوالہ	ایم پی اے
			محمد اسلم ولد فتح محمد	محمد عبداللہ ورک
			موضع بٹالہ جھنڈا سنگھ	ایم پی اے
			تحصیل گوجرانوالہ	
			محمد نواز ولد بشیر احمد	رانا نذیر احمد
			موضع پاے ساری	ایم این اے
			تحصیل گوجرانوالہ	
			محمد صفدر ولد غلام حیدر	ظفر اللہ چیمہ
			موضع کوٹ چونا	ایم پی اے
			تحصیل گوجرانوالہ	
			محمد مشتاق ولد شیر محمد	رانا نذیر احمد
			موضع بٹالہ جھنڈا سنگھ	ایم این اے
			ارشد صالح ولد مراد علی	چودھری اقبال
				وزیر آبپاشی
			موضع اکبر بیان	وزیر آبپاشی
			تحصیل گوجرانوالہ	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		گوجرانوالہ	محمد سلیم ولد یاسین	رانا نذیر احمد
			موضع ونڈو تحصیل گوجرانوالہ	ایم این اے
			ذوالفقار علی ولد محمد سردار	چودھری اقبال
			موضع بٹالہ شرام سنگھ	وزیر آبپاشی
			تحصیل گوجرانوالہ	
			محمد اکرم ولد صوبے خان	ایضاً
			موضع کوٹ حنیف	
			افتخار احمد ولد محمد شریف	چودھری حامد
			موضع ڈھنڈووالی خورد تحصیل	ناصر چٹھہ
			وزیر آباد	ایم این اے
			اللہ دتہ ولد شیر محمد	تحصیل دار
			ریلوے کالونی وزیر آباد	وزیر آباد
			فدا حسین ولد نواب خاں	ایضاً
			مدرسہ چٹھہ وزیر آباد	ایضاً
			محمد افضل ولد غلام رسول	تحصیلدار وزیر آباد
			مدرسہ چٹھہ تحصیل وزیر آباد	
			اصغر علی ولد غلام حیدر	ایضاً
			موضع کوٹ بگا وزیر آباد	
			محمد افضل ولد سردار خان	ایضاً
			موضع مادان چک تحصیل وزیر آباد	
			محمد نواز ولد عطا محمد	ایضاً
			موضع منڈالہ چٹھہ تحصیل وزیر آباد	
			محمد عاشق ولد امیر علی	ایضاً
			موضع زنڈووالی تحصیل وزیر آباد	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		گوجرانوالہ	بشیر احمد ولد محمد یار	سب ڈویژنل
			موضع ٹھٹھہ کالیاں تحصیل	کمیٹی
			حافظ آباد	حافظ آباد
			حبیب اللہ ولد محمد بخش	ایضاً
			موضع کولو تارڑ	
			غلام حسین ولد محمد ابراہیم	ایضاً
			موضع ولکے تارڑ تحصیل حافظ آباد	
			اشرف علی ولد احمد خاں موضع	سب ڈویژنل کمیٹی
			ہندوانا تحصیل حافظ آباد۔	حافظ آباد۔
			اصغر علی ولد ولی داد موضع جلال پور	ایضاً
			تحصیل حافظ آباد۔	
			اشرف علی ولد محمد خان موضع	ایضاً
			تھٹہ کریم داد تحصیل حافظ آباد	
			محمد جہانگیر ولد محمد یار موضع	ایضاً
			چنی ٹھٹاں تحصیل حافظ آباد	
		سیالکوٹ	نثار احمد ولد محمد شفیع موضع پیر	چودھری اختر علی
			تحصیل و ضلع سیالکوٹ	ایم پی اے
			عبدالرؤف ولد عبدالغفور موضع	بیگم ساجدہ نیر
			پنڈی کھوکھر تحصیل و ضلع سیالکوٹ	عابدی ایم پی اے
			محمد اسلم ولد قربان علی موضع	چودھری اختر علی
			چک نانک تحصیل پسرور۔	ایم پی اے۔
			محمد اشرف ولد محمد شریف موضع	
			انجوتر تحصیل سیالکوٹ	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سیالکوٹ	عبدالرزاق ولد برکت علی موضع ملکے کلاں تحصیل سیالکوٹ۔	بیگم ساجدہ نیر عابدی ایم پی اے
			مظفر احمد ولد بشیر احمد موضع ہڈال تحصیل سیالکوٹ	چودھری اختر علی ایم پی اے
			منیر احمد ولد سلطان علی موضع تلواڑ تحصیل سیالکوٹ	صاحبزادہ سید افتخار الحسن ایم پی اے
			شوکت علی ولد نواب دین موضع تلک پور تحصیل سیالکوٹ	چودھری اختر علی ایم پی اے
			لیاقت علی خان ولد محمد شریف موضع مرزا گورایہ تحصیل ڈسکہ۔	وزیر مال
			احمد ندیم ولد محمد رفیق موضع کوریلی تحصیل ڈسکہ	ایضاً
			خالد نواز ولد محمد خاں موضع تاجوکے تحصیل ڈسکہ	خان محمد اکرم خان ایم پی اے
			محمد یوسف ولد عبدالرشید چونگی نمبر ۱ تحصیل ڈسکہ۔	وزیر مال
			ظہیر احمد ولد ظہور احمد موضع حبیب پور تحصیل ڈسکہ۔	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			محمد یونس ولد محمد یعقوب موضع دھرم کوٹ تحصیل ڈسکہ۔	ایضاً
			امین الرحمٰن ولد محمد حسین موضع سرانوالی تحصیل ڈسکہ۔	ایضاً
			عصمت اللہ ولد محمد خان موضع لنگیانوالی تحصیل ڈسکہ۔	وزیر مال

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سیالکوٹ	شہزادہ قیصر ولد عنایت اللہ محلہ رسول پورہ تحصیل نارووال۔	وزیر مال
			محمد امین ولد نذیر احمد موضع سگل تحصیل نارووال	مظہر الحسن ایم پی اے
			ظہر الدین ولد خلیل احمد موضع سوئیاں تحصیل گوجرانوالہ۔	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			محمد رفیق ولد کریم بخش موضع بوگل بخار تحصیل نارووال۔	ایضاً
			محمد جمیل ولد غلام محمد موضع مہاجن تحصیل نارووال۔	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			جاوید احمد ولد محمد اسماعیل موضع تھلی ملیاں تحصیل نارووال۔	ایضاً
			رازق احمد ولد احمد دین موضع سنگھتہ تحصیل نارووال۔	وزیر مال
			محمد یوسف ولد پیر محمد موضع نارووال تحصیل نارووال	ایضاً
			محمد ظفر ولد امانت علی موضع ڈھریانوالہ تحصیل نارووال۔	میاں علی اصغر ایم پی اے
			انوار الحق ولد محمد صدیق موضع ڈونگیاں تحصیل نارووال۔	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			محمود احمد ولد محمد صدیق موضع تھلی ملیاں تحصیل نارووال	سید مظہر الحق ایم پی اے۔

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سیالکوٹ	محمد ارشد ولد محمد امین موضع ماچ تحصیل نارووال۔	سلیکشن کمیٹی۔
			رانا عباداللہ ولد عبدالغفور موضع دادو تحصیل نارووال۔	ایضاً
			خالد مسعود ولد صفدر علی موضع رتیاں تحصیل نارووال۔	وزیر مال
			محمد طارق ولد صادق موضع ڈھلی تحصیل نارووال۔	وزیر مال
			ظفر اقبال ولد محمد سرور موضع لاگر تحصیل شیخوپورہ۔	شفاعت احمد خاں ایم این اے۔
			محمد اشرف ندیم ولد محمد علی موضع سنگیاں تحصیل نارووال	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			رشید احمد ولد سردار موضع فوطہ فتح گڑھ تحصیل نارووال۔	ایضاً
			فضل میراں ولد نور محمد موضع ہندل تحصیل شکرگڑھ۔	ایضاً
			دین محمد ولد فضل دین موضع ہندل تحصیل شکرگڑھ۔	ایضاً
			مبارک علی ولد نواب دین موضع ترتھان مراد تحصیل شکرگڑھ۔	ایضاً
			مبارک علی ولد نواب دین موضع ترتھان مراد تحصیل شکرگڑھ۔	ایضاً
			محمد جمیل ولد جلال دین موضع تھراہ گوجراں تحصیل شکرگڑھ۔	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سیالکوٹ	شاہد ممتاز ولد ممتاز علی موضع کوٹلی تحصیل شکرگڑھ۔	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			بشیر احمد ولد برکت علی موضع بھریالپور چھکہ تحصیل شکرگڑھ۔	ایضاً
			منور حسین ولد غلام احمد موضع مٹھیالہ تحصیل شکرگڑھ	ایضاً
			عبدالغفور ولد غلام نبی موضع مٹھیالیہ تحصیل شکرگڑھ۔	ایضاً
			محمد یونا ولد محمد علی موضع دربرجن تحصیل پسرور۔	وزیر مال
			خلیل الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن موضع نوشہرہ گھے زیاں تحصیل پسرور۔	وزیر اعلیٰ پنجاب
			محمد افضل ولد عبدالغنی موضع منڈیکی بیریاں تحصیل پسرور	اختر حسین ایم پی اے
			محمد افضل ولد محمد اشرف موضع اونچا ڈلک تحصیل پسرور۔	صاحبزادہ محمد احمد ایم این اے
			مشتاق احمد ولد عبدالکریم موضع کالو غازی تحصیل پسرور	اہلیت کی بنیاد پر۔
			محمد رحموں ولد بشیر احمد موضع موسے پور تحصیل پسرور۔	صاحبزادہ محمد احمد ایم این اے۔
			شہزاد نور ولد محمد انور موضع دجیروالی تحصیل پسرور۔	بذریعہ سلیکشن کمیٹی

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		گجرات	سید افضل حسین شاہ ولد شہباز حسین شاہ موضع ادوال تحصیل گجرات	چودھری پرویز الٰہی ایم پی اے
			منور حسین ولد محمد شریف موضع روپووالی تحصیل گجرات۔	میاں عبدالرشید پگانوالا
			پرویز اختر ولد محمد شریف موضع جلال پور اسٹیشن۔	مظفر علی ایم پی اے
			ضیاء اللہ ولد عنایت علی موضع خیرانوالی تحصیل گجرات	وزیر مال۔
			محمد اکرم ولد سردار خاں موضع ماڑیالہ تحصیل گجرات	وزیر مال
			کاظم محمد ولد محمد عنایت موضع اسلام آباد تحصیل گجرات۔	میاں عبدالرشید پگانوالا
			لیاقت علی ولد خوشی محمد موضع گدھو تحصیل پھالیہ۔	گل نواز ایم پی اے
			محمد حنیف ولد محمد کریم الدین موضع ہاکھی تحصیل پھالیہ۔	وزیر نو آبادیات۔
			جاوید اکرم ولد محمد نذیر موضع کوٹھالیہ خورد تحصیل پھالیہ۔	ممبر بورڈ آف ریونیو۔
			محمد نواز ولد خوشی محمد موضع چک شہباز تحصیل پھالیہ۔	ممبر بورڈ آف ریونیو
			محمد ریاض ولد خوشی محمد موضع سنہ تحصیل پھالیہ۔	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		گجرات	شباب دین ولد رونق علی موضع	غلام رسول
			بھکی تحصیل پھالیہ۔	ایم پی اے۔
			محمد اشرف ولد سلطان محمد	اہلیت کی بنیاد پر
			چیزان تحصیل پھالیہ	
			ضیاء الحق ولد اکرام الحق موضع	محمد افضل چن
			چک نمبر 26 تحصیل پھالیہ	ایم پی اے
			مختار احمد ولد محمد انار موضع	غلام رسول
			سوہاوہ وڑ پچاں تحصیل پھالیہ۔	ایم پی اے
			افتخار احمد ندیم ولد محمد حسین	چودھری پرویز الٰہی
			موضع سوہاوہ وڑ پچاں پھالیہ	ایم پی اے
			بشیر احمد ولد محمد روشن سکنہ	غلام رسول
			اہلدی تحصیل پھالیہ	ایم پی اے
			ذوالفقار احمد ولد جلال دین سکنہ	اہلیت کی بنیاد پر
			ڈی چاند تحصیل کھارتا	
			محمد افضل ولد غلام رسول	وزیر مال
			سکنہ ڈپکا تحصیل پھالیہ	
		راولپنڈی	شوکت علی ولد اللہ داد	اہلیت کی بنیاد پر
			راولپنڈی	
			محمد نواز ولد محمد اقبال	ایضاً
			شوکت عباس ولد گاکھر	ایضاً
			منیر احمد ولد نور محمد	اہلیت کی بنیاد پر
			عبدالحفیظ ولد جمعدار	ایضاً
			افتخار احمد ولد نذیر احمد	ایضاً
			شہزاد حفیظ ولد محمد حفیظ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		راولپنڈی	مستجب حمید ولد فرزند علی	اہلیت کی بنیاد
			نظیر حسین ولد شبیر حسین	ایضاً
			جہانگیر احمد ولد عبدالعزیز مکان 250/بی تاسا ہردو راولپنڈی	ایضاً
			امیر نور ولد عبدالرحمان موضع دمیال تحصیل راولپنڈی	ایضاً
			غلام مرتضیٰ ولد محمد حسین موضع کھسلاں کلاں تحصیل راولپنڈی۔	ایضاً
			صفدر حسین ولد ملک افسر موضع تھلیاں تحصیل راولپنڈی	ایضاً
			محمد نواز ولد غلام محمد موضع فر۔قیا تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا۔	ایضاً
			فدا حسین ولد غلام احمد موضع شادیوالہ تحصیل شاہ پور۔	ایضاً
			خالد جاوید ولد عطاء محمد مکان نمبر 364 سید پور روڈ راولپنڈی۔	ایضاً
			لیاقت علی ولد محمد صابر موضع بگوال تحصیل اسلام آباد	ایضاً
			خالد محمود ولد حشمت علی موضع کلر سیداں تحصیل کہوٹہ۔	ایضاً
			شفقت جاوید ولد منظور احمد موضع موسیٰ خان تحصیل گوجرانوالہ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		راولپنڈی	محمد ریاض ولد اکبر علی موضع ہاتھی وڈ تحصیل بھلوال۔	اہلیت کی بنیاد
			محمد تاج ولد محمد نواز موضع موہڑہ تحصیل راولپنڈی	ایضاً
			محمد حسین ولد محمد مسعود موضع رداَت تحصیل اسلام آباد۔	ایضاً
			محمد ریاض ولد عبدالرحمان موضع شٹٹ گورا تحصیل میلسی۔	ایضاً
			محمد انور ولد لال خاں موضع ملتان خورد تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال۔	ایضاً
			محمد اسلم ولد امیر زماں لودھی تحصیل گوجر خاں۔	ایضاً
			نذر حسین ولد محمد یعقوب مہورا مایا تحصیل گوجر خاں	ایضاً
			محمد اعظم ولد غلام مصطفیٰ مندرا تحصیل گوجر خاں	ایضاً
			صابر حسین ولد منظور حسین موضع جلاری بھائی خاں تحصیل گوجر خاں	ایضاً
			محمد انصار ولد خادم حسین موضع سکرانہ تحصیل کہوٹہ۔	ایضاً
			محمد طفیل ولد دوست محمد موضع حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		راولپنڈی	محمد جمیل ولد مساحب خاں نالہ مسلمان تحصیل کہوٹہ۔	اہلیت کی بنیاد
			نصیر احمد ولد امیر علی دنگے تاوڑ ضلع گوجرانوالہ۔	ایضاً
			محمد حنیف ولد کرم الدین موضع پھالیہ ضلع گجرات۔	ایضاً
			محمد عارف ولد جہان خاں حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	وزیر مال
			محمد اکرم ولد علی محمد موضع حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔	راجہ جاوید ایم پی اے
			اللہ یار ولد سوہارا	ایضاً
			عبدالقدوس ولد محمد آفتاب	ایضاً
			افتخار حسین ولد کفایت حسین شاہ	ایضاً
			منور اقبال ولد سردار خاں	افسر مجاز
			مظفر حسین شاہ ولد صادق حسین شاہ	ایضاً
			محمد بشیر ولد فیض محمد	ایضاً
			شہزاد احمد ولد امیر مقبول	ایضاً
			محمد ناصر ولد غلام مصطفیٰ	ایضاً
			محمد ساجد ولد محمد شاکر	ایضاً
			محمد ارشد ولد اکرم موضع نزار تحصیل حافظ آباد	ایضاً
			محمد ساجد ولد گل انداز ساہلی تحصیل مری	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		راولپنڈی	صاحب خان ولد غلام قادر اعوڑا تحصیل خوشاب۔	افسر مجاز
			محمد ارشد ولد نذیر احمد الوہ تحصیل حافظ آباد۔	ایضاً
		جہلم	عبدالخالق ولد محمد افضل موضع سروبہ جہلم تحصیل پنڈدادنخان	اہلیت کی بنیاد پر
			مختار احمد ولد الہ دین موضع سروبہ تحصیل پنڈدادن خان۔	اہلیت کی بنیاد پر
			محمد افضل ولد محمد خاں موضع ٹوبہ تحصیل پنڈدادن خان۔	ایضاً
			محمد افسر ولد راجہ خاں موضع سروبہ تحصیل پنڈدادن خان	اہلیت کی بنیاد پر
			محمد اسلم ولد شیر محمد موضع پنڈدادن خان۔	ایضاً
			محمد سلیم ولد غلام رسول موضع موکھل سندھواں تحصیل گوجرانوالہ	اہلیت کی بنیاد پر
			خالد پرویز ولد منظور احمد موضع پنڈی روان تحصیل پھالیہ	ایضاً
			فتح محمد ولد روشن موضع پنڈی روان تحصیل پھالیہ۔	ایضاً
			محمد اعجاز ولد امام دین موضع سروبہ تحصیل پنڈدادن خان	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
			سیف اللہ ولد نذیر احمد موضع پنڈی تحصیل پھالیہ۔	اہلیت کی بنیاد
			محمد حنیف ولد مراد خاں موضع ڈھکے خر تحصیل حافظ آباد۔	ایضاً
			محمد ریاض ولد محمد خاں موضع حاصل پور۔	ایضاً
			خضر حیات ولد نور محمد موضع ٹوبہ تحصیل پنڈدادن خان۔	ایضاً
			علی ولد صفدر حسین پنڈدادن خان۔	ایضاً
			ظفر اقبال ولد علی بہادر سکھیکی حافظ آباد	ایضاً
			خضر حیات ولد بھٹی خاں موضع پنڈوال تحصیل پھالیہ۔	ایضاً
			سلطان احمد ولد محمد خاں موضع پنڈی روان تحصیل پھالیہ۔	ایضاً
			محمد آصف ولد محمد دین موضع ملکوال تحصیل پھالیہ۔	ایضاً
			ذوالفقار علی ولد غلام باقر موضع کنڈوال تحصیل پنڈدادن خان۔	وزیر مال
			محمد جمشید خاں ولد فیروز خاں موضع ڈھوک خسو خاں تحصیل اٹک۔	اہلیت کی بنیاد پر

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
			نوازش خاں ولد فیروز خاں موضع ڈھوک خسو خاں تحصیل اٹک۔	اہلیت کی بنیاد پر
			محمد نماز ولد شیر محمد موضع باسل تحصیل پنڈی گھیب۔	ایضاً
			محمد حسین ولد محمد اسلم چک نمبر	ایضاً
			محمد حسین ولد محمد اسلم چک نمبر	ایضاً
			جہان خان ولد گہنہ خاں موضع نکرو شہید تحصیل نور پور ضلع خوشاب۔	ایضاً
			سلطان احمد ولد سلطان موضع کھولہ تحصیل میانوالی۔	ایضاً
			محمد رمضان ولد منشی خاں چک نمبر 1/15 ایم۔ ایل تحصیل میانوالی۔	ایضاً
			رشید احمد ولد حاجی محمد سلیمان مکان نمبر 2/5 سٹریٹ مسجد نور	اہلیت کی بنیاد پر
			محمد شیر ولد فتح شیر موضع بالا شریف نور مسلم بازار میانوالی۔ تحصیل میانوالی۔	ایضاً
			محمد شیر ولد فتح شیر موضع بالا شریف تحصیل میانوالی۔	ایضاً
			محمد اکرم ولد غلام قادر موضع بھکر تحصیل بھکر۔	ایضاً
			محمد شفیع ولد اللہ ڈوایہ موضع جرکل تحصیل نور پور ضلع خوشاب۔	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
			محمد تقبال ولد سلطان احمد موضع ندھا منی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	اہلیت کی بنیاد
			محمد حیات ولد محمد اقبال موضع سرگ تحصیل پنڈی گھیب۔	ایضاً
			محمد شکیل ولد محمد صادیق لچھمان والہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر۔	سلیکشن کمیٹی سے منظور شدہ۔
			خلیل احمد ولد محمد صادق لچھمان والہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر	ایضاً
			قمر عباس ولد عبدالغفار موضع ونوٹا ڈاک خانہ خلڑن تحصیل و ضلع میانوالی	ایضاً
			محمد اکرم ولد محمد رمضان چک نمبر 19 تحصیل و ضلع بھکر۔	ایضاً
			غلام فرید ولد فتح شیر موضع بھالا تحصیل و ضلع میانوالی۔	ایضاً
			امتیاز حسین شاہ ولد شمشاد علی لیاقت آباد تحصیل و ضلع میانوالی۔	ایضاً
			غلام رضا ولد محمد اسلم تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔	ایضاً
		چکوال	طارق محمود ولد محمد اشرف موضع منڈے۔	اہلیت کی بنیاد پر

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		چکوال	ضافر جاوید ولد نور خاں موضع سکھیکی	اہلیت کی بنیاد.
			محمد یونس ولد حسین موضع جھنگ	ایضاً
			محمد حنیف ولد خان گی موضع	ایضاً
			ڈھاب بھاری۔	
			محمد منیر ولد محمد شفیع موضع	اہلیت کی بنیاد پر
			ڈھاب کلاں۔	
			محمد خاں ولد منظور حسین موضع	ایضاً
			تھا بہادر۔	
		سرگودھا	حبیب اللہ ولد محمد اکرم	ایضاً
			چک نمبر 131 این بی۔	
			لیاقت علی ولد محمد نواز	ایضاً
			سکنہ موضع سرگودھا۔	
			شوکت علی ولد رانا لیاقت حسین	وزیر مال
			چک نمبر 120 ایس بی۔	
			محمد حیات ولد دوست محمد	وزیر مال
			محمد شیر ولد فتح شیر موضع	ایضاً
			بالا شریف تحصیل میانوالی	
			محمد اکرم ولد غلام قادر موضع	ایضاً
			بھکر تحصیل بھکر	
			محمد شفیع ولد اللہ ڈوایہ موضع	ایضاً
			جرکل تحصیل نور پور ضلع خوشاب	
			محمد اقبال ولد سلطان احمد موضع	ایضاً
			لدھا موسنی تحصیل شور کوٹ	
			ضلع جھنگ	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سرگودھا	محمد حیات ولد محمد اقبال موضع سرگ تحصیل پنڈی گھیب	وزیر مال
			محمد شکیل ولد محمد صادق لچھمان والہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر	سلیکشن کمیٹی سے منظور شدہ
			خلیل احمد ولد محمد صادق لچھمان والہ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر	ایضاً
			قمر عباس ولد عبدالغفار موضع ونوٹاڈا کھانہ خانڈن تحصیل و ضلع میانوالی	ایضاً
			محمد اکرم ولد محمد رمضان چک نمبر 19 تحصیل و ضلع بھکر	ایضاً
			غلام فرید ولد فتح شیر موضع بھالا تحصیل و ضلع میانوالی	ایضاً
			امتیاز حسین شاہ ولد شمشاد علی لیاقت آباد تحصیل و ضلع میانوالی	ایضاً
			غلام رضا ولد محمد اسلم تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ	ایضاً
			طارق محمود ولد محمد اشرف موضع منڈے	اہلیت کی بنیاد پر
			ضافر جاوید ولد نور خاں موضع سکھیکی	ایضاً
			محمد یونس ولد لال حسین موضع جھنگ	ایضاً
			محمد حنیف ولد خان گل موضع ڈھاب پھاری	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سرگودھا	محمد منیر ولد محمد شفیع موضع ڈھاب کلاں	اہلیت کی بنیاد
			محمد خاں ولد منظور حسین موضع تھا بہادر	ایضاً
			حبیب اللہ ولد محمد اکرم چک نمبر 131 این بی	اہلیت کی بنیاد پر
			لیاقت علی ولد محمد نواز سکنہ موضع سرگودھا	ایضاً
			شوکت علی ولد رانا لیاقت حسین چک نمبر 120 ایس بی	وزیر مال
			چک نمبر 63 ایس بی۔	
			رفاقت علی باجوہ ولد محمد طفیل چک نمبر 133 ایس بی۔	ایضاً
			محمد ریاض ولد علی محمد چک نمبر 136 این بی۔	ایضاً
			ارشاد علی ولد نبی احمد چیمہ چک نمبر 113 ایس بی۔	اہلیت کی بنیاد پر
			محمد سرور ولد عبدالحفیظ چک نمبر 117 این بی۔	ایضاً
			رحمت اللہ ولد شیر محمد چک نمبر 131-این بی۔	ایضاً
			محمد امجد ولد محمد انور چک نمبر 122 این بی۔	سیکرٹری کالونی بورڈ آف ریونیو پنجاب۔

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سرگودھا	محمد سرور ولد محمد یعقوب جوہر کالونی سرگودھا۔	اہلیت کی بنیاد پر
			محمد حیات ولد سلطان احمد چک نمبر61 ایس بی	چودھری انور علی چیمہ ایم این اے
			محمد امیر ولد محمد سلطان موضع مقیم حیات، سرگودھا	چودھری انور علی چیمہ ایم این اے
			رانا عبدالوودود ولد عبدالغفور موضع سرگودھا	محمد اسلم کچیلا ایم این اے
			محمد رمضان ولد غلام محمد چک نمبر131 این بی۔	وزیر مال
			شوکت حیات ولد عبدالغفور موضع سلانوالی سرگودھا۔	اے ڈی سی جی
			شوکت علی ولد گوہر علی سکنہ کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔	اہلیت کی بنیاد پر
			ثناء اللہ ولد ظفر اقبال سکنہ دین پور تحصیل شاہ پور۔	ایضاً
			عبدالجلیل ولد عبدالحمید سکنہ ساہیوال تحصیل شاہ پور۔	ایضاً
			محمد اسلم ولد فلک شیر سکنہ ساہیوال تحصیل شاہپور۔	ایضاً
			محمد عرفان ولد محمد رمضان سکنہ چک نمبر68 ایس بی تحصیل سرگودھا۔	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سرگودھا	محمد سلیمان ولد احمد سکنہ ربانہ تحصیل شاہ پور۔	اہلیت کی بنیاد
			فیض محمد ولد مولا بخش سکنہ ٹھٹھہ پاناہ۔	ایضاً
			محبوب حسین ولد محمد نذیر موضع خورشید۔	ایضاً
			محمد امان اللہ ولد عبداللہ سکنہ سیال شریف۔	میرٹ کی بنیاد پر
			عطا محمد ولد یار محمد سکنہ وٹڑو والا تحصیل شاہ پور۔	ایضاً
			محمد اسلام ولد محمد رمضان سکنہ گورکھڑی، تحصیل شاہ پور۔	میرٹ کی بنیاد پر
			مشتاق حسین ولد محمد شفیع سکنہ منگول کلاں تحصیل شاہ پور	چودھری انور علی چیمہ ایم پی اے
			اختر حسین ولد فتح شیر سکنہ جہاں آباد تحصیل شاہ پور۔	وزیر مال
			محمد رمضان ولد حافظ علی سکنہ سیال شریف تحصیل شاہ پور	صاحبزادہ غلام نصیر الدین ایم پی اے
			محمد ممتاز ولد محمد رمضان سکنہ گوجرانوالہ تحصیل شاہ پور	ملک احمد اقبال ایم پی اے
			محمد اقبال ولد شاہ بیگ سکنہ گوجرانوالہ۔	ایضاً
			محمد اقبال ولد اللہ یار ساکن شیر گڑھ۔	اہلیت کی بنیاد پر

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		سرگودھا	محمد اقبال ولد ملک عطا محمد ساکن نور پور۔	اہلیت کی بنیاد
			احمد خاں ولد مونیا خاں ساکن نور پور۔	ایضاً
			محمد افضل ولد لال خاں ساکن رنگ پور	ایضاً
			غلام مہدی ولد امیر مختار ساکن بخاری	ایضاً
			محمد افضل ولد محمد بخش ساکن عینوں	ایضاً
			حمید اللہ خاں ولد عبدالحمن ساکن شاہ والا۔	ایضاً
			گلزار حسین ولد غازی ساکن نواں مگو	ایضاً
			محمد حسین ولد محمد رمضان ساکن جھرکل۔	ایضاً
			غلام رسول ولد اللہ بخش ساکن جھرکل	ایضاً
			منظور احمد ولد اللہ بخش ساکن	ایضاً
			نور پور نگا حسین ولد سوہنا خاں ساکن ادھی کوٹ	ایضاً
			اظہر حسین ولد میر جاکر ساکن جمالی	ایضاً
			عبدالرؤف ولد عبداللہ ساکن پیلووینس	ایضاً
			محمد خالد ولد رانجھا ساکن راہدری	ایضاً
			محمد شفیع ولد اللہ ڈیوایا ساکن جھرکل۔	ایضاً
			عطاء رسول ولد غلام رسول ساکن شاہ دولہ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		خوشاب	خان بہادر ولد شیر بہادر ساکن جمالی	اہلیت کی بنیاد
			اعجاز حسین ولد فتح محمد ساکن ڈواری	ایضاً
			ملازم حسین ولد طالب حسین ساکن جمالی	ایضاً
			لشکر علی ولد محمد زمان ساکن ریڈا	ایضاً
			لیاقت علی ولد گل شیر ساکن خوشاب	ایضاً
			مانٹھے محمد ولد محمد حیات ساکن لکو تحصیل و ضلع خوشاب۔	ایضاً
			عبدالرحمٰن ولد محمد رمضان ساکن جوہر آباد۔	ایضاً
			ناصر حسین ولد محمد نواز ساکن جوہر آباد	ایضاً
			الفت حسین ولد احمد شیر ساکن جوہر آباد۔	ایضاً۔
			محمد ریاض ولد اللہ دتہ ساکن جوہر آباد۔	اہلیت کی بنیاد پر
			محمد ناصر ولد محمد یعقوب ساکن مٹھہ ٹوانہ۔	ایضاً
			محمد ایوب ولد دوست محمد ساکن جوہر آباد۔	ایضاً
			عبدالستار ولد احمد خاں ساکن چک نمبر 32 ایم بی۔	ایضاً
			مہدی ثمر عباس ولد نوبہار شاہ ساکن جوہر آباد۔	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		خوشاب	مختار حسین ولد احمد یار ساکن خوشاب۔	اہلیت کی بنیاد
			گلزار حسین ولد مومن خان ساکن جوہر آباد۔	ایضاً
			محمد رمضان ولد محمد حیات ساکن خوشاب۔	ایضاً
			اشرف علی ولد محمد عنایت تحصیل خوشاب۔	ایضاً
			محمد اصغر خان ولد محمد افضل ساکن سوڈی جادالی تحصیل خوشاب۔	ایضاً
			جہاں زیب ولد اورنگ زیب تحصیل خوشاب۔	ایضاً
			محمد اقبال ولد محمد اسلم تحصیل خوشاب	ایضاً
			اصغر نواز ولد نواب خان ساکن راجر تحصیل و ضلع خوشاب۔	ایضاً
		میانوالی	محمد اقبال ولد فتح محمد ساکن کنڈے والی تحصیل میانوالی	ملک غلام شبیر جوئیہ ایم پی اے
			مہر محمد ولد عبدالرحمٰن ساکن رکھ ناصر والہ	ملک غلام شبیر جوئیہ ایم پی اے
			محمد بشیر احمد ولد غلام یاسین ساکن احمد شاہ والی۔	ایضاً
			عبدالمجید ولد دوست محمد ساکن دکھونوالہ تحصیل میانوالی	غلام شبیر جوئیہ ایم پی اے

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		میانوالی	شیر خاں ولد مہر خاں ساکن تراگ تحصیل عیسیٰ خیل۔	حاجی غلام رسول خان ایم پی اے
			سعید حسین ولد غلام حسن خیروالہ ڈاجھلی تراک تحصیل عیسیٰ خیل۔	ایضاً
			عبدالرزاق ولد محمد رمضان ساکن کرانی کوٹ۔	میرٹ کی بنیاد پر
			محمد اسماعیل ولد محمد بخش سکنہ ڈوگر واگر حا۔	ایضاً
			صابر حسین ولد شمشیر خاں ساکن لنڈی نشیب۔	ایضاً
			محمد اکرم ولد غلام قادر سکنہ بھکر	ایضاً
			محمد طارق ولد چودھری رحمت اللہ سکنہ بھکر۔	ایضاً
			رانا محمد اشرف ولد رانا نیاز محمد سکنہ کوھاور کلاں۔	ایضاً
			الطاف حسین ولد غلام رسول سکنہ وٹڑھا انار شاہ۔	ایضاً
			محمد باقر ولد محمد بخش ساکن تھلانوں۔	میرٹ کی بنیاد پر
			جہانگیر حسین ولد حق نواز ساکن دریاں خاں۔	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		میانوالی	محمد اسماعیل ولد مونا سکنہ شاہانی تحصیل بھکر۔	اہلیت کی بنیاد
			امان اللہ ولد اللہ بخش ساکن ڈوگر اور ہکا۔	ایضاً
			اللہ بخش ولد غلام رسول ساکن چانکا	ایضاً
			محمد افضل ولد خادم حسین سکنہ چک نمبر193/ٹی ڈی اے	ایضاً
			عبدالرحمٰن ولد غلام صدیق چک نمبر200/ٹی ڈی اے	ایضاً
			محمد نواز ولد غلام شبیر سکنہ بھکر	ایضاً
			رب نواز ولد خدا بخش ساکن کراری کوٹ	ایضاً
			احسان الحق ولد ولی محمد چک نمبر 53/ٹی ڈی اے۔	ایضاً
			گل محمد جاوید ولد غلام خواجہ نمبر53/ٹی ڈی اے۔	ایضاً
			گل محمد جاوید ولد غلام خواجہ سکنہ کراری کوٹ۔	
			مہربان ولد جیون چک نمبر6 سکنہ کراری کوٹ	ایضاً
			غلام قاسم ولد گل شیر سکنہ چک نمبر6ٹی ڈی اے۔	ایضاً
			لیاقت علی ولد عبدالحی خاں سکنہ بھکر۔	اہلیت کی بنیاد پر

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		میانوالی	عطا محمد ولد رب نواز سکنہ ڈیلی نامدار	اہلیت کی بنیاد پر
			مظفر علی ولد عیسیٰ خان سکنہ کلور کوٹ	ایضاً
			محمد سعید ولد اللہ ڈوایا سکنہ فاضل	ایضاً
			محمد اکرام ولد شیر زمان سکنہ روڑی	وزیر مال
			محمد شیر ولد غلام محمد ساکن ساگر	اہلیت کی بنیاد پر
			غلام محمد ولد چراغ دین سکنہ کلوال	ایضاً
			عالم گیر ولد نور حسین سکنہ ڈیلی نامدار	ایضاً
			عبدالمجید ولد غلام محمد سکنہ گوڈا	ایضاً
			اقبال حسین ولد محمد رمضان سکنہ ڈولی والہ	ایضاً
			محمد رمضان ولد محمد نواز سکنہ ہتاڑ نوالہ	ایضاً
			تاج محمد خان ولد محمد حیات سکنہ خامے والا	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		میانوالی	محمد احمد ولد گل محمد سکنہ مل ہال	اہلیت کی بنیاد پر
			لیاقت علی ولد محمد شریف سکنہ کلور کوٹ	ایضاً
			طاہر حسین ولد غلام رسول سکنہ ڈولیوالہ	ایضاً
			اورنگ زیب ولد غلام محمد ساکن ہیٹو	ایضاً
		بھکر	محمد انور جاوید ولد عبدالغنی ساکن چک نمبر 59 ڈی بی	ایضاً
			ضیاء اللہ خاں ولد محمد امیر خاں ذیلی نامدار	ایضاً
			غلام یٰسین ولد ابراہیم سکنہ ہٹو	ایضاً
			حمید ولد موجدین سکنہ جنڈل والہ	ایضاً
			غلام محمد ولد قاسم سکنہ گھومان	ایضاً
			اللہ بخش ولد خدا یار سکنہ چنڈوالہ	ایضاً
			نور زمان خاں ولد محمد عثمان سکنہ چنگڑانوالہ۔	ایضاً
			مختار حسین ولد محمد بختیار ساکن ڈولیوالہ۔	ایضاً
			غلام محمد ولد بہادر سکنہ فاضل	ایضاً
			منشی لیاقت علی ولد حیدر بخش ساکن جنڈنوالہ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		بھکر	منشی محمد یعقوب ولد محمد دین ساکن جنڈوالہ	اہلیت کی بنیاد
			فضل الٰہی ولد شاہنواز ساکن ڈولیوالہ	ایضاً
			غلام محمد ولد اللہ دتہ ساکن فاضل	ایضاً
			عبدالعزیز ولد شیر محمد ساکن چک نمبر22/ایم ایل	ایضاً
			عبدالرحیم ولد محمد عظیم ساکن چک نمبر210/ٹی ڈی اے	ایم امان اللہ خاں ایم پی اے
			مرید حسین ولد سلطان بخش سکنہ روڑی	ایضاً
			ساجد حسین ولد نذر حسین سکنہ ٹی سی منکیرہ	ایضاً
			ریاض حسین ولد نذر حسین سکنہ حیدر آباد تھل	سعید اکبر خاں ایڈوائزر
			جمشید عالم ولد خدا بخش سکنہ پٹی بلنڈا	ایضاً
			خادم حسین ولد احمد خاں سکنہ دیگ لیٹن	ایضاً
			محمد لطیف ولد حافظ محمد احمد یار سکنہ وارڈ نمبر9ٹی سی منکیرہ۔	ایضاً
			نوشیر علی ولد دوست علی سکنہ پاہی تحصیل منکیرہ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		بھکر	اظہر حسین ولد نذر حسین تحصیل ساکن چک نمبر 210/ٹی ڈی اے منکیرہ	وزیر مال
			زمرد حسین ولد ممتاز حسین سکنہ حیدر آباد تحصیل منکیرہ	ایضاً
			محمد نواز ولد ٹھکنا سکنہ گوہروالہ	ایضاً
			محمد علی ولد گل محمد سکنہ گوہروالہ	ایضاً
			احمد بخش ولد محمد بخش ڈاربولا تحصیل منکیرہ	ایضاً
		فیصل آباد	ریاض حسین ولد اللہ دتہ سکنہ چک نمبر بی جی/61	میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوا
			ظفر ایوب ولد عثمان غنی سکنہ جڑانوالہ	ایضاً
			افتخار احمد ولد محمد اسلم سکنہ چک نمبر بی جی/352	ایضاً
			ارشاد علی ولد خان سکنہ چک نمبر بی آر۔104	ایضاً
			عمر حیات ولد نور محمد سکنہ چک نمبر بی جی/364	ایضاً
			محمد سعید انور ولد عبدالستار چک نمبر بی جی/60	ایضاً
			محمد جاوید اشرف ولد اشرف اعوان چک جوڑے	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		فیصل آباد	خضر حیات ولد جہانگیر خان سکنہ چک نمبر بی جی/280	اہلیت کی بنیاد
			ساجد حسین ولد صادق حسین سکنہ جڑانوالہ	ایضاً
			محمد عباس ولد وزیرا سکنہ چک نمبر بی جی/279	ایضاً
			محمد اقبال ولد محبت خان سکنہ چک نمبر بی جی/277	ایضاً
			نور احمد ولد محمد انور سکنہ چک نمبر بی جی/376	ایضاً
			محمد انور ولد محمد علی سکنہ چک نمبر بی جی/240	ایضاً
			حق نواز ولد ہدایت اللہ سکنہ چک نمبر بی جی/366	ایضاً
			محمد ریاض ولد اسماعیل سکنہ چک نمبر بی جی/357	ایضاً
			محمد الیاس ولد طفیل شاہ سکنہ جڑانوالہ	ایضاً
			لیاقت علی شاہد ولد امیر علی سکنہ چک نمبر بی آر/104	ایضاً
			احمد علی ولد انور خاں سکنہ چک نمبر بی جی/335	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		فیصل آباد	محمد اکرم ولد اللہ دتہ سکنہ چک نمبر بی جی/337	میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوا
			منظور احمد ولد خان سکنہ چک نمبر بی جی/104	ایضاً
			ریاض حسین ولد محمد امین سکنہ چک نمبر بی جی/368	ایضاً
			انور حسین ولد رحمت علی سکنہ چک نمبر بی جی/357	ایضاً
			اختر رسول ولد محمد یوسف سکنہ چک نمبر بی جی/276	ایضاً
			محمد اکرم ولد امیر خان سکنہ چک نمبر بی جی/435	ایضاً
			جماعت علی ولد حیات سکنہ چک نمبر بی جی/656	ایضاً
			محمد ظفر انجم ولد میاں نور احمد سکنہ چک نمبر بی جی/99	ایضاً
			عنایت علی ولد محمد حیات چک نمبر بی جی/656	ایضاً
			عبدالغفور ولد سردار محمد چک نمبر بی جی/98	ایضاً
			بشیر احمد ولد احمد علی چک نمبر بی جی/106	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
			مشتاق احمد ولد ثابت خان	میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوا
			چک نمبر بی جی/625	
			میر محمد ولد محمد سلمان	ایضاً
			چک نمبر بی جی/237	
			ٹوبہ ٹیک سنگھ ناصر احمد ولد صفدر علی	سلیکشن کمیٹی سے منظور شدہ
			محمد انور ولد عبدالرشید	ایضاً
			چک نمبر بی جی/319	
			ریاض احمد ولد ظہور احمد	ایضاً
			چک نمبر بی جی/268	
			محمد یعقوب ولد محمد بوٹا	ایضاً
			چک نمبر بی جی/96	
			مقبول احمد ولد منیر احمد	ایضاً
			چک نمبر بی جے/373	
			زوار حسین ولد نور محمد	ایضاً
			چک نمبر بی جے/429	
			محمد اشرف ولد محمد یعقوب	ایضاً
			چک نمبر بی جے/314	
			پرویز اختر ولد فقیر محمد	ایضاً
			چک نمبر بی جے/340	
			حق نواز ولد محمد خان	ایضاً
			چک نمبر بی جے/429	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		جھنگ	منور اقبال ولد عمر حیات سکنہ	وزیر مال
			محلہ کاپیان جھنگ صدر	
			محمد افضل ولد جہانگیر خان سکنہ	ایضاً
			چک نمبر 446	
			نذر محمد ولد عبدالستار سکنہ	ایضاً
			چک نمبر 155	
			خان محمد ولد صدر الدین سکنہ	ایضاً
			موضع کھیانہ تحصیل جھنگ	
			غلام شبیر ولد طالب حسین سکنہ	ایضاً
			موضع روگانوالی تحصیل جھنگ	
			عمر دراز ولد حشمت خاں جٹ سکنہ	وزیر اعلیٰ پنجاب
			موضع مدد کی تحصیل جھنگ	
			ذوالفقار علی ولد دلمیر خاں سیال	وزیر مال
			بھوجونہ سکنہ چک نمبر 174 تحصیل جھنگ	
			صفدر علی ولد حیدر علی سکنہ محلہ	ایضاً
			گلاب والہ جھنگ صدر	
			محمد اکبر ولد اللہ بخش سیال گگرانہ	ایضاً
			موضع گگرانہ تحصیل جھنگ	
		فیصل آباد	اعجاز حسین ناصر ولد سکندر خان	میرٹ کی بنیاد
			چک نمبر بی آر 104	پر بھرتی ہوا
			میز احمد ولد محمد خان	ایضاً
			چک نمبر بی جی/357	
			محسن علی ولد کمال دین	ایضاً
			چک نمبر بی جی/279	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		فیصل آباد	محمد مصطفےٰ ولد نوشیر خان چک نمبر بی جی/625	میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوا
			محمد اقبال ولد بشیر احمد چک نمبر بی آر/72	ایضاً
			محمد طارق ولد محمد خان موضع پنڈ عیسیٰ	ایضاً
			منظور احمد ولد شہادت موضع رنگ پور	ایضاً
			امان اللہ ولد نور احمد چک نمبر بی جی/456	ڈی ایل آر
			غلام مرتضےٰ ولد غلام محمد چک نمبر بی جی/497	ایضاً
			نیاز احمد ولد محمد اسماعیل چک نمبر بی جی/177	ایضاً
		ٹوبہ ٹیک سنگھ	عابد حسین ولد نذیر احمد چک نمبر بی ای/298	سلیکشن کمیٹی سے منظور شدہ
			عبدالرؤف ولد محمد اسماعیل چک نمبر بی جے/385	ایضاً
			سلطان علی ولد عباوان چک نمبر بی جی/360	ایضاً
			خالد امین ولد غلام محمد چک نمبر بی جے/411	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
			محمد اصغر ولد محمد ابراہیم	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			چک نمبر بی جی/284	
			منظور علی ولد حشمت علی	ایضاً
			چک نمبر بی جے/319	
			نذر محی الدین ولد محمد اسحاق	ایضاً
			چک نمبر بی جے/319	
			محمد زمان ولد بشیر احمد	ایضاً
			چک نمبر بی جے/320	
		جھنگ	محمد اسلم ولد محمد بخش نول	وزیر مال
			سکنہ چک نمبر453	
			محمد سلیم ولد محمد اسمٰعیل ترڑ سکنہ	ایضاً
			موضع گھمیانہ تحصیل جھنگ	
			محمد اسلم ولد شہادت خاں بھوچیرہ	ایضاً
			سکنہ موضع بھوچیرہ تحصیل جھنگ	
			محمد افضل ولد اسد ارائیں غوثیہ	امان اللہ خان سیال
			جھنگ صدر	ایم پی اے
			محمد اشرف ولد محمد وریام سکنہ محلہ	وزیر مال
			باغ والہ جھنگ صدر	
			ذوالفقار علی ولد تھراج سکنہ چک نمبر	وزیر مال
			220 تحصیل جھنگ	
			نسیم اسلم شاہد ولد محمد اسلم سکنہ	ڈی ایل آر
			مکان نمبر426 جھنگ صدر	

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		جھنگ	محمد منظور ولد فلک شیر سکنہ اسابہ تحصیل جھنگ	ڈی ایل آر پنجاب
			محمد خان ولد صالحوں محمد چک نمبر 169 تحصیل جھنگ	ایضاً
			عابدی حسین ولد محمد خاں سکنہ درگاہی تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد علی ولد عبدالکریم سکنہ چک نمبر215 تحصیل جھنگ	ایضاً
			غلام عباس ولد محمد عبدار محلہ باغ والہ جھنگ صدر	ایضاً
			دلمیر خاں ولد محمد شفیع موضع قدیمی تحصیل جھنگ	ایضاً
			رب نواز ولد نصرت خاں سکنہ روڈو سلطان تحصیل جھنگ	ایضاً
			نور محمد انجم ولد اللہ دتا سکنہ چک نمبر 446 تحصیل جھنگ	ایضاً
			بہادر خاں ولد محمد بخش سکنہ چک نمبر169 تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد رمضان ولد سابل خاں سکنہ چک نمبر452 تحصیل جھنگ	ایضاً
			غلام مرتضے ولد حمد بخش موضع میعنی تحصیل جھنگ	ایضاً
			پرویز اقبال ولد خدا بخش سکنہ گھیانہ تحصیل جھنگ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		جھنگ	نور سلطان ولد صالحوں محمد سکنہ چک نمبر169 تحصیل جھنگ	ڈی ایل آر پنجاب
			فلک شیر ولد بہادر خاں سکنہ چک نمبر182 تحصیل جھنگ	ایضاً
			مرید عباس ولد احمد نواز سکنہ منصور سیال تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد بخش ولد احمد خاں سکنہ کوٹ یحییٰ خاں تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد قاسم ولد عظیم بخش سکنہ نمبر55 سبزی منڈی، جھنگ	ایضاً
			محمد علی ولد محمد رمضان سکنہ مادوکی تحصیل جھنگ	ایضاً
			عطاء محمد ولد نواز سکنہ کوٹ یحییٰ خاں تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد اسلم ولد بشیر محمد سکنہ تھل ملکاں تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد اکرم ولد سکندر خاں سکنہ چک نمبر174 تحصیل جھنگ	ایضاً
			امان اللہ ولد خاں محمد سکنہ چک نمبر 452 تحصیل جھنگ	ایضاً
			سلیم اللہ ولد احمد یار سکنہ جھوک والہ تحصیل جھنگ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		جھنگ	نذر حسین ولد مرداد سکنہ کوٹ رستم خاں جھنگ	ڈی ۔ ایل آر پنجاب
			لیاقت علی ولد احمد خاں سکنہ سمن آباد جھنگ صدر	ایضاً
			محمد عارف ولد محمد نواز سکنہ محلہ باغ والہ جھنگ صدر	ایضاً
			ریاض حسین ولد رب نواز سکنہ چک نمبر 250 جھنگ	ایضاً
			غلام جعفر ولد جان محمد سکنہ نمدار پھالیہ تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد اقبال ولد ساپل خاں سکنہ نمبر 174 تحصیل جھنگ	ایضاً
			ارشاد حسین ولد فدا حسین سکنہ جھنگ شہر	ایضاً
			محمد ممتاز ولد مانک علی سکنہ مدھ باد تحصیل جھنگ	ایضاً
			جاوید اقبال ولد محمد رمضان سکنہ جھنگ شہر	ایضاً
			محمد منظور ولد محمد فاضل سکنہ چک نمبر 174 تحصیل جھنگ	ڈی ایل آر پنجاب۔
			ظفر اقبال ولد محمد صادق سکنہ روڑو سلطان تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد اکرم ولد خان بیگ چک نمبر 174 تحصیل جھنگ	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		جھنگ	الطاف حسین ولد بشیر خان سکنہ چک نمبر175 تحصیل جھنگ	ڈی ۔ ایل آر پنجاب
			ذوالفقار ولد اللہ دتہ سکنہ چک نمبر22c تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد اختر ولد احمد بخش سکنہ ایوب چوک جھنگ صدر	ایضاً
			محمد اعجاز ولد محمد رفیق سکنہ اسبا تحصیل جھنگ	ایضاً
			ارشاد حسین ولد محمد نواز چک نمبر463 تحصیل جھنگ	ایضاً
			اورنگ زیب ولد ماپل خان سکنہ رونوالی تحصیل جھنگ	ایضاً
			ظفر اقبال ولد مہداد کوٹ رستم تحصیل جھنگ	ایضاً
			صفدر عباس ولد محمد صادق سکنہ روڈو سلطان تحصیل جھنگ	ایضاً
			محمد نواز ولد غلام محمد سکنہ پیر پنجہ تحصیل چنیوٹ	ایضاً
		ملتان	ذوالفقار علی ولد اللہ دتہ موضع لودھراں	سلیکشن کمیٹی نے بھرتی کیا
			اختر حسین ولد محمد حسین چک نمبر343ڈبلیو بی	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ملتان	محمد سلیم ولد سراج دین موضع بھوبات پور تحصیل لودھراں	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			ریاض حسین ولد فضل حسین بھگواری تحصیل لودھراں	ایضاً
			غلام مصطفیٰ ولد نذر محمد رنڈ جادا تحصیل لودھراں	ایضاً
			امام بخش ولد شیداں چک نمبر381ڈبلیو بی	ایضاً
			محمد شریف ولد فیض بخش موضع تھالی	ایضاً
			محمد امین ارشد ولد رحیم بخش چک نمبر39ایم	ایضاً
			محمد ارشد ولد چراغ دین موضع لودھراں	ایضاً
			محمد افضل ولد محمد شریف کروڑپکا	ایضاً
			عبدالرشید ولد نذر احمد کروڑپکا	ایضاً
			زوار حسین ولد اللہ داد سکنہ نگنی تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد خضر حیات ولد دین محمد موضع لودھراں درگاہ پور تحصیل لودھراں	ایضاً
			ظفر اقبال ولد محمد حیات موضع لودھراں تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد انور ولد گل محمد کروڑپکا تحصیل لودھراں	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ملتان	محمد ارشاد ولد امام دین چک نمبر 281-83 ڈبلیو بی	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			محمد اسلم ولد اللہ وسایا دنیا پور شرقی تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد بخش ولد غلام قادر چک نمبر 11 ایم تحصیل لودھراں	سلیکشن کمیٹی نے بھرتی کیا
			عبدالرشید ولد محمد بخش بھوٹا پور تحصیل لودھراں	ڈی ایل آر نے بھرتی کیا
			افتخار احمد ولد فیض بخش برھانپور تحصیل لودھراں	ایضاً
			اللہ بخش ولد غلام قادر سبز کوٹ تحصیل لودھراں	ایضاً
			شمشاد علی ولد عبدالرحمان کوٹالہ نیر نجن تحصیل لودھراں	اے سی صاحب نے بھرتی کیا
			غازی محمد ولد غلام فرید کوٹ لال شاہ تحصیل لودھراں	ایضاً
			عبدالحق ولد عبدالکریم کروڑ پکا تحصیل لودھراں	ایضاً
			عطا محمد ولد وحید بخش موضع علی پور کانجو تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد اسلم ولد خیر دین موضع فرید آباد تحصیل لودھراں	وزیر مال
			غلام عباس خان ولد نذر محمد موضع رنڈ جاڈا تحصیل لودھراں	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ملتان	احسان احمد ولد سراج احمد سکنہ لودھراں تحصیل لودھراں	ایم پی اے
			محمد اسلم ولد جنڈو ڈاچک نمبر20ایم تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد ہاشم ولد محمد نواب چک نمبر20ایم تحصیل لودھراں	ایضاً
			مشتاق احمد ولد فضل احمد چونگی نمبر10 جلالپور روڈ تحصیل شجاع آباد	دیوان سید عاشق حسین شاہ ایم پی اے
			شبیر احمد ولد فضل دین موضع سکندر آباد تحصیل شجاع آباد	سید فخرالدین شاہ ایم پی اے
			خالد حسین مرتضیٰ محمد اقبال موضع لسوری تحصیل شجاع آباد	رانا شوکت حیات ایم این اے
			مختار حسین ولد محمد رمضان موضع غازی پور تحصیل شجاع آباد	دیوان عاشق حسین ایم پی اے
			رب نواز ولد فتح محمد سکنہ شادی کچالہ تحصیل شجاع آباد	ایضاً
			اقبال حسین ولد محمد بخش سکنہ شادی کچالہ تحصیل شجاع آباد	ایضاً
			سیف اللہ ولد حسین بخش موضع گیون تحصیل شجاع آباد	سید فخر دین شاہ ممبر صوبائی اسمبلی
			سید فضل حسین ولد غلام قادر سکنہ بستی ممو تحصیل شجاع آباد	رانا شوکت حیات خان ممبر صوبائی اسمبلی

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ملتان	حضور بخش ولد غوث بخش سکنہ مکان نمبر 318 ڈی نزد کنول سینما شجاع آباد	وزیر مال
			رب نواز ولد اللہ بخش موضع رکن ٹبی تحصیل شجاع آباد	سید فخر دین شاہ ممبر صوبائی اسمبلی
			جمیل احمد ولد الف دین تھڈہ تھیم تحصیل لودھراں	اے سی صاحب نے بھرتی کیا
			محمد بلال ولد اللہ وسایا دنیا پور تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد شریف ولد جمال محمد موضع پکا تحصیل لودھراں	ایضاً
			مختار احمد ولد جوان علی چک 225 ڈبلیو بی تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد شریف ولد اللہ بچایا سکنہ دنیا پور تحصیل لودھراں	ایضاً
			خالد کریم ولد فضل کریم سکنہ دنیا پور تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد اجمل ولد غلام فرید جھنڈیوالہ تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد یونس ولد محمد حسین سکنہ مخدوم علی تحصیل لودھراں	ایضاً
			جعفر حسین ولد صادق حسین ڈسائی تحصیل لودھراں	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ملتان	محمد افضل ولد حسین بخش چک نمبر 6 ایم تحصیل لودھراں	وزیر مال
			طالب حسین ولد عبدالرشید چک نمبر 389 ایم تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد اکسیر ولد عبدالکریم چک نمبر 90 ایم تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد افضل ولد محمد رمضان سکنہ گوگراں تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد رفیق ولد صاحب بار سکنہ لالہ والہ تحصیل لودھراں	ایضاً
			غلام رسول ولد علی محمد چک نمبر 295 ڈبلیو بی تحصیل لودھراں	ایضاً
			گلزار احمد ولد محمد اسماعیل سکنہ فرید آباد تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد اقبال ولد عبدالستار چک نمبر 388 ڈبلیو بی تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد شریف ولد غلام قادر موضع خانپور تحصیل لودھراں	ایضاً
			محمد اسحاق ولد شفیع محمد موضع جرانی واہ تحصیل لودھراں	ایضاً
			ذوالفقار علی ولد محمد امیر موضع تھاکلاں تحصیل شجاع آباد	سید فخر دین شاہ ممبر صوبائی اسمبلی

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ملتان	نذیر حسین ولد خیرات علی سکنہ بستی مانک تحصیل ملتان	چودھری عبداللہ ورک ممبر ضلع کونسل
			صداقت حسین شاہ ولد عبدالقادر شاہ مکان نمبر 32 گلی نمبر 2 عثمان آباد کالونی بوسن روڈ ملتان	سید احمد قریشی ممبر صوبائی اسمبلی
			محمد حیات ولد ملک جان محمد سکنہ 19 ایم ر مکان نمبر سی 12-9/5280 جسٹس حمید کالونی نشتر روڈ ملتان	ملک شاہ محمد جوئیا ایم پی اے
			محمد ارشاد ولد محمد صدیق سکنہ بستی منظور آباد مکان نمبر 8 بی او کڑی پوسٹ نمبر 14 ملتان	ایضاً
			محمد مشتاق شاہد ولد محمد نواز سکنہ بستی عمر پور تحصیل ملتان	ایضاً
			مزمل حسین ولد ایم مشتاق حسین موضع رام پور سید میانی تحصیل و ضلع ملتان	مخدوم زادہ سید محمد احسان ممبر صوبائی اسمبلی
			سید قاسم حسین شاہ ولد سید محمد کرام حسین حسین شاہ کوارٹر نمبر 227 ڈی ممتاز آباد	ایضاً
			محمد سعید اختر ولد محمد یوسف خان کوارٹر نمبر 6/20 وحدت کالونی ملتان	عطا محمد قریشی ممبر صوبائی اسمبلی
			ثناء اللہ ولد عنایت علی موضع بھٹیوالہ تحصیل و ضلع ملتان	ایضاً
			محمد افضل ولد ملک اللہ وسایا جنگل کلرانوالہ تحصیل ملتان	مخدوم زادہ محمد احسان ممبر صوبائی اسمبلی

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ملتان	حق نواز انجم ولد محمد عقیل مکان نمبر 12 گلگشت کالونی ملتان	ملک شاہ محمد جوئیا ممبر صوبائی اسمبلی
		ساہیوال	ممتاز علی ولد غلام محمد چک نمبر آر۔4/68 تحصیل ساہیوال	وزیر مال
			صفدر شفیق ولد بشیر احمد چک نمبر ایل-166/9 تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال	بذریعہ سلیکشن بھرتی ہوا
			بشیر احمد ولد ولی محمد چک نمبر ایل-67/12 تحصیل چیچہ وطنی	بذریعہ سلیکشن بھرتی ہوا
			محمد مقصود احمد ولد سردار محمد چک نمبر ایل-44/12 تحصیل چیچہ وطنی	ایضاً
			محمد پرویز ولد محمد شفیع سکنہ چیچہ وطنی تحصیل چیچہ وطنی	ایضاً
			خالق داد ولد محمد نواز خان چک نمبر ایل-94/9 تحصیل ساہیوال	ایضاً
			وزیر علی ولد غلام محمد چک نمبر ایل-18/14 تحصیل چیچہ وطنی	ایضاً
			فضل احمد ولد غلام محمد چک نمبر ایل-44/12	ایضاً
			ریاض حسین ولد محمد شفیع چک نمبر ایل-92/12	ایضاً
			راؤ محمد تسلیم خان ولد انور علی خان چک نمبر ایل-34/12	ایضاً
			محمد بشیر ولد غلام محمد چک نمبر ایل-36/12	ایضاً
			حق نواز شاہ ولد پیر سرور شاہ چک نمبر ایل-15/11	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ساہیوال	محمد علی ولد بشارا چک نمبر ایل-114/9	بذریعہ سلیکشن کمیٹی
			ریاض احمد ولد حبیب اللہ چک نمبر ایل-114/9	ایضاً
			مقبول احمد ولد محمد حسن چک نمبر ایل-117/12	ایضاً
			غلام مجتبیٰ ولد فیض چک نمبر ایل-68/12	ایضاً
			منظور احمد ولد نصیر چک نمبر آر سی 115/7	ایضاً
			محمد اصغر ولد خداداد چک نمبر ایل-89/12	ایضاً
			عبدالمجید ولد وزیر محمد چک نمبر ایل-17/14	ایضاً
			شوکت علی ولد غلام محمد چک نمبر ایل-33/12	ایضاً
			گلزار حسین ولد غلام محمد چک نمبر ایل-10/14	ایضاً
			غلام فخرالدین ولد بشیر احمد حیات آباد چیچہ وطنی	وزیر کالونی
			عاشق حسین ولد احمد بخش چک نمبر ایل-88/12	وزیر مال
			آفتاب احمد نون ولد بشیر احمد چک نمبر ایل-175/9	وزیر مال
			محمد اقبال ارشد ولد ولی محمد چک نمبر ایل-33/12	وزیر مال
			افتخار حسین ولد محمد علی چک نمبر ایل-59/12	وزیر اشتمال
			محمد یٰسین	
			احمد علی	
			منیر احمد ولد حفیظ احمد ملکہ ہانس	بذریعہ سینارٹی
			خالد محمود ولد شان محمد محلہ اسلام نگر پاکپتن	وزیر اعلیٰ کے حکم سے بھرتی ہوا
			محمد سعید ولد محمد حفیظ بہرام پور	وزیر مال
			محمد صفدر ولد اللہ دتہ چک نمبر 51 ای بی	ایضاً
			عبدالرزاق ولد محمد حسن چک نمبر 165 ای بی	ایضاً
			محمد رمضان ولد غلام فرید پاکپتن	ایضاً
			صابر علی ولد نور نبی بارا تحصیل پاکپتن	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		ساہیوال	سید شبیر حسین ولد غلام شاہ چک نمبر21ای بی	وزیراعلیٰ کے حکم سے بھرتی ہوا
			محمد اشرف عاسی ولد مولا بخش پاکپتن شریف	بذریعہ سینارٹی بھرتی ہوا
			سید محمد غوث ولد فرزند علی چک نمبر21ای بی	وزیرمال
			محمد منشا ولد محمد چک نمبر95ڈی تحصیل پاکپتن	ایضاً
			منصب علی ولد باغ علی چک نمبر52ایس پی	ایضاً
			محمد سرور ولد نور محمد محلہ رحمت پورہ	ایضاً
			نعیم اشرف ولد ظفر محمود غلہ منڈی پاکپتن	ایضاً
		خانیوال	محمد اقبال شاہد ولد غلام رسول موضع میانپور تحصیل خانیوال	اہلیت کی بنیاد پر بھرتی ہوا
			محمد اقبال ولد ولی محمد چک نمبر آر173/10 تحصیل خانیوال	ایضاً
			پرویز اختر ولد محمد حسین چک نمبر76/10 تحصیل خانیوال	ایضاً
			عبدالمجید ولد محمد اسماعیل چک نمبر ایل93/15 تحصیل میاں چنوں	ایضاً
		دہاڑی	عبدالقیوم ولد نذیر احمد چک نمبر131ڈبلیو بی تحصیل میلسی	میاں محفوظ احمد ممبر صوبائی اسمبلی
			محمد سلیم ولد علی احمد چک نمبر188ڈبلیو بی تحصیل میلسی	وزیرمال
			اکمال سعید ولد علی احمد موضع ہری پورہ تحصیل میلسی	ممبر نیشنل اسمبلی میلسی کی سفارش پر بھرتی کیا گیا
			محمد نواز ولد کریم بخش موضع سامون	ایضاً
			محمد سبطین حیدر ولد آغا حسن احمد سکنہ میلسی تحصیل میلسی	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		وہاڑی	افتخار احمد ولد محمد شریف چک نمبر 177 ڈبلیو بی	ایم این اے -
			غلام عباس ولد لعل چک نمبر 96 ڈبلیو بی	ایضاً
			نذیر احمد ولد اللہ یار موضع شبیر گڑھ تحصیل میلسی	ایم این اے اور غلام حیدر خان کچی ایم پی اے کی سفارش پر بھرتی کیا گیا
			ذوالفقار احمد ولد حفیظ اللہ موضع ڈڈا	ایم این اے اور میاں محفوظ احمد ایم پی اے کی سفارش پر بھرتی کیا گیا
			نذیر احمد ولد غلام محمد موضع شاہر سانی	ایضاً
			سجاد حسین شاہد ولد اللہ بخش موضع پیر مری	وزیر مال
			محمد رفیق لاکھا ولد غلام محمد چک نمبر 56 ڈبلیو بی وہاڑی	ایضاً
			محمد ایوب ولد محمد بخش چک نمبر 39 ڈبلیو بی وہاڑی	ایضاً
			مستنصر حسین عبداللطیف چک نمبر 543 ڈبلیو بی وہاڑی	ڈی ایل آر نے بھرتی کرایا
			زمان خان ولد غلام سرور چک نمبر 39 ڈبلیو بی وہاڑی	وزیر مال
			فخر عالم ولد محمد اقبال چک نمبر 130 ای بی بوری	اے سی صاحب نے بھرتی کیا
	ڈیرہ غازی		بندوبست افسر عباس علی ولد محمد یوسف سکنہ ڈی جی خان چک نمبر بی جی/432 تحصیل جڑانوالہ راجن پور ضلع فیصل آباد	وزیر مال

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
			محمد ظفر اقبال ولد چودھری محمد صدیق سکنہ	وزیر مال
			چک نمبر بی ای/401 تحصیل بورے والا	
			محمد نواز ولد احمد خان موضع عبدالداخلی	ایضاً
			تحصیل و ضلع ساہیوال	
			غلام محی الدین ولد نذیر علی سکنہ چوک اعظم	ایضاً
			تحصیل و ضلع لیہ	
			محمد امیر ولد نور محمد سکنہ چک نمبر ڈی جی/51	ایضاً
			تحصیل و ضلع ساہیوال	
	ڈی جی خان		مشتاق احمد ولد ابراہیم سکنہ پچیکی تحصیل	ایضاً
			ننکانہ ضلع شیخوپورہ	
			محمد سلیم ولد تاج دین سکنہ کوٹلہ کھیلوں	ایضاً
			تحصیل و ضلع شیخوپورہ	
			محمد اسلم ولد خیر دین سکنہ فرید آباد چک	ایضاً
			خیرے والا تحصیل اودھراں ضلع ملتان	
			محمد یوسف ولد نظام دین سکنہ مخدوم پور پھوراں	ایضاً
			تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال	
			باغ شاہ ولد محمد نواز شاہ سکنہ پیر عبدالرحمن	ایضاً
			تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	
		لیہ	محمد نصر اللہ ولد محمد بخش	افسر مجاز نے بھرتی کیا
			عبدالستار ولد احمد بخش موضع احمد یار روڈ	وزیر مال
			تحصیل و ضلع لیہ	
			خالد پرویز ولد اللہ یار سکنہ چوبارہ ضلع لیہ	افسر مجاز نے بھرتی کیا
			محمد صدیق ولد اللہ دتہ سکنہ چک نمبر	محمد افضل گجر
			ٹی ڈی اے 431 تحصیل چوبارہ	ایم پی اے

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		لیہ	عبدالکریم ولد فیض اللہ سکنہ جامن شاہ تحصیل و ضلع لیہ	ایم پی اے
			محمد سلیم ولد فرزند علی سکنہ چوبارہ	ایضاً
			سعید احمد ولد غلام صدیق سکنہ چک نمبر ٹی ڈی اے 372 تحصیل چوبارہ	غلام حیدر ایم پی اے
		راجن پور	عبدالرحمن ولد عیسیٰ خان سکنہ راجن پور	بحکم مہتمم بندوبست ڈی جی خان
			محمد اقبال ساجد ولد محمد جمال سکنہ فاضل پور	ایضاً
			غلام شبیر ولد پیراندتہ سکنہ فاضل پور	ایضاً
			محمد اقبال ولد عطا محمد سکنہ محمد پور	ایضاً
			خادم حسین ولد محمد بخش سکنہ راجن پور	ایضاً
			محمد اسلم ولد نور احمد سکنہ جام پور	ایضاً
			سعید احمد ولد نذر محمد سکنہ جام پور	ایضاً
			افتخار احمد ولد محمد رفیق سکنہ جام پور	ایضاً
			محمد اسلم ولد محمد رفیق سکنہ جام پور	ایضاً
			محمد ایاز ولد عیسیٰ سکنہ جام پور	ایضاً
			سلطان محمود ولد صدابت خان سکنہ شور کوٹ جھنگ	ایضاً
			شفاعت علی ولد محمد امیر سکنہ پاکپتن ضلع ساہیوال	ایضاً
			مخدوم حسین ولد محمد صدیق سکنہ خانپور ضلع رحیم یار خان	ایضاً
			محمد رفیق ولد مونیہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ	بحکم مہتمم بندوبست بھرتی ہوا
			ممتاز احمد ولد محمد رمضان سکنہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		راجن پور	شیر محمد ولد فخر دین سکنہ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر	بحکم مہتمم بندوبست
		راجن پور	محسن علی ولد پہلوان سکنہ تحصیل فیصل آباد	بحکم مہتمم بندوبست ڈی جی خان
			محمد صدیق ولد منظور احمد سکنہ تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر	ایضاً
			حاجی محمد ولد محمد نواز سکنہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ	ایضاً
			مقبول احمد ولد قمیں احمد سکنہ تحصیل پاکپتن ضلع ساہیوال	ایضاً
			محمد اظہر رشید ولد عبدالرشید سکنہ تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور	ایضاً
			محمد توحید عباس ولد غلام عباس سکنہ تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور	ایضاً
			ارشاد احمد ولد عبدالحق سکنہ تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور	ایضاً
			اللہ بخش ولد گلزار احمد سکنہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	ایضاً
			فضل حسین ولد عبدالکریم سکنہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	ایضاً
			غلام یٰسین ولد محمد حسین سکنہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	ایضاً
			محمد سہیل ولد عبدالواحد سکنہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		راجن پور	عبدالعزیز ولد احمد حسین سکنہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور	بحکم مہتمم بندوبست ڈی جی خان
			نذیر احمد ولد اللہ ڈیوایہ سکنہ تحصیل لودھراں ضلع ملتان	ایضاً
			محمد اقبال ولد غلام محمد سکنہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان	ایضاً
			امام بخش ولد منگل سکنہ تحصیل روجھان ضلع راجن پور	ایضاً
			محمد طفیل ولد عبدالحق سکنہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر	ایضاً
			غلام فرید الحق ولد اللہ بخش سکنہ تحصیل بوریوالہ ضلع وہاڑی	ایضاً
			مختار احمد ولد فیض بخش سکنہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان	ایضاً
			غلام یٰسین ولد خدا بخش سکنہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم ریا خان	ایضاً
			قیوم خان ولد محمد حنیف سکنہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ	ایضاً
			ارشاد علی ولد محمد شریف سکنہ خانپور ضلع رحیم یار خان	ایضاً
		مظفر گڑھ	حضور بخش ولد عظیم بخش سکنہ ڈیمبر والا تحصیل علی پور	وزیر مال
			نذیر احمد ولد عبدالمجید سکنہ ڈگراں تحصیل علی پور	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		مظفر گڑھ	نور محمد ولد عبدالغفور سکنہ خیرپور تحصیل علی پور	وزیر مال
			اللہ دتہ ولد گل محمد سکنہ کوٹلہ تحصیل علی پور	ایضاً
			خالد احمد ولد بلال احمد سکنہ فتح پور تحصیل علی پور	ایضاً
			طلعت حسین ولد غلام محمد	ملک غلام محمد نور ربانی کھر وزیر ماہی پروری
			محمد اسلم ولد غلام یٰسین	ملک غلام مرتضیٰ ممبر قومی اسمبلی
			محبوب احمد ولد اللہ وسایا	ملک سلطان محمد ہجرا ممبر صوبائی اسمبلی
			بشیر احمد ولد اللہ بخش	ملک غلام محمد نور ربانی کھر وزیر ماہی پروری
			عبدالمجید ولد غلام رسول	ملک غلام مرتضیٰ ممبر صوبائی اسمبلی
			اللہ نواز ولد محمد انور	ملک غلام محمد نور ربانی کھر وزیر ماہی پروری
			منظور احمد ولد قادر بخش	ایضاً
			غلام سرور ولد احمد	ایضاً
			محمد اصغر ولد نزیر بیگ	میاں شمیم حیدر ممبر قومی اسمبلی
			محمد افضل ولد محمد رمضان	ملک سلطان محمود ممبر صوبائی اسمبلی
			تنویر حسین ولد محمد صدیق	سید اقبال احمد شاہ ممبر صوبائی اسمبلی

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		مظفر گڑھ	عبدالحکیم ولد کریم بخش	ملک غلام ربانی کھر وزیر ماہی پروری
			جاوید قریشی ولد بشیر احمد	ایضاً
			اسحاق حسین ولد غلام قادر	وزیر مال
			منظور حسین ولد نواز	سید اقبال احمد شاہ ممبر صوبائی اسمبلی
			بشیر احمد ولد الٰہی بخش	ملک سلطان محمد ہنجرا ممبر صوبائی اسمبلی
			محمد اقبال ولد غلام رسول	ایضاً
			عبدالستار ولد خوشی محمد	ملک غلام ربانی کھر وزیر ماہی پروری
			سلطان محمد ولد وزیر خان	ملک سلطان محمد ممبر صوبائی اسمبلی
			محمد اشرف ولد محمد حسین	افسر مجاز
			منظور احمد ولد غلام محمد	ایضاً
			ریاض احمد ولد امام بخش	سلیکشن کمیٹی نے بھرتی کیا
			بشیر احمد ولد امام بخش	ایضاً
			محمد علیم ولد عبدالعزیز	چھ ماہ کیلئے عارضی بھرتی ہوا
			انور حسین ولد اقبال احمد	وزیر مال
			نذیر احمد ولد نواز دین	ایضاً
			منیر احمد ولد اللہ ڈیوایا	ایضاً
			طارق اقبال ولد قاضی قطب الدین	ایضاً
			عبدالرشید ولد واحد بخش	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		بہاولپور	نذر حسین ولد خدا بخش سکنہ غفور آباد بہاولپور	صاحب زادہ فاروق انور ممبر صوبائی اسمبلی
			فتح محمد ولد حاجی امام بخش سکنہ بستی مرادی قاسم شاہ بہاولپور	صاحب زادہ محمد عثمان عباسی ایم پی اے
			طاہر شاہ ولد غلام قادر شاہ سکنہ مہاجر کالونی بہاولپور	چودھری ممتاز احمد ایم پی اے
			اقبال حسین ولد محمد بخش سکنہ ماری میر محمد بہاولپور	ایضاً
			محمد اقبال چغتائی ولد محمد اکبر سکنہ محلہ نور شاہ بخاری احمد پور اسٹیٹ	افسر مجاز نے بھرتی کیا
			منیر حسین ولد کرم دین سکنہ محلہ جیلانی اوچ شریف	ایضاً
			سید صادق علی شاہ سید قاسم علی سکنہ محلہ شکاری احمد پور اسیٹ	ایضاً
			سید منور محبوب ولد محبوب علی سکنہ موضع مادر شید احمد پور اسیٹ	ایضاً
			خواجہ خورشید اللہ ولد خواجہ عزیز الدین سکنہ محلہ نور شاہ بخاری احمد پور اسیٹ	ایضاً
			محمد منور ولد نبی بخش سکنہ محلہ محلہ شکاری احمد پور اسیٹ	ایضاً
			سید طالب حسین ولد سید محمد سکنہ جہانئی حاصل پور	ایضاً
			عبدالشکور ولد خیر محمد سکنہ خیر غازی خمانا حاصل پور	ایضاً
			محمد حسین ولد اللہ بخش موضع تلہاڑ حاصل پور	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		بہاولنگر	محمد منیر ولد محمد رفیق سکنہ وارڈ نمبر1 منچن آباد	سنیارٹی لسٹ کے مطابق
			محمد اقبال ولد اللہ بخش سکنہ حاصل سہارو	ایضاً
			محمد مقبول ناصر ولد احمد نواز سکنہ وارڈ نمبر2 منچن آباد	ایضاً
			محمد اقبال ولد ولد حاجی قاسم علی سکنہ پاہو سہارو منچن آباد	ایضاً
			بشیر احمد ولد عبدالعزیز سکنہ پاہو سہارو منچن آباد	سنیارٹی لسٹ کے مطابق
			محمد اشرف ولد محمد بخش سکنہ وارڈ نمبر1 منچن آباد	ایضاً
			عبدالمجید ولد کریم بخش سکنہ وارڈ نمبر1 منچن آباد	ایضاً
			محمد یاسین ولد محمد حنیف سکنہ بونگ اکبری ماری اکبری ماری نپال منچن آباد	وزیر اشتمال
			محمد اقبال ولد غلام محمد منچن آباد ضلع بہاولنگر	اہلیت کی بنا پر ہوا
			اختر حسین شاہ ولد اصغر علی شاہ موضع نصرا کالوکا منچن آباد	ایضاً
			علی شیر ولد سید محمد سکنہ جھگٹ سنگھ منچن آباد	ایضاً
			محمد مخدوم ولد بشیر احمد سکنہ بھکنوالہ منچن آباد	وزیر اشتمال
			محمد اجمل ولد محمد صفدر خان سکنہ چک نمبر174 مراد چشتیاں	مجاز افسر نے بھرتی کیا
			تجمل حسین ولد عبدالقادر سکنہ چک نمبر174 مراد چشتیاں	ایضاً
			محمد خان زاہد ولد اللہ دتہ سکنہ امیر کوٹ بہاولنگر	وزیر اشتمال
			حافظ محمد یار ولد حاجی عمر حیات منچن آباد	اہلیت کی بنا پر ہوا
			محمد زمان ولد نظام دین تحصیل منچن آباد	ایضاً

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	نام معہ دیگر کوائف	نام سفارش کنندہ
		بہاولنگر	محمد طاہر ولد محمد جعفر تحصیل فورٹ عباس	اہلیت کی بنیاد
			محمد سلیم اختر ولد محمد یار تحصیل فورٹ عباس	ایضاً
			اختر حسین ولد غلام حسین تحصیل ہارون آباد	ایضاً
			علی احمد ولد عبدالخالق تحصیل ہارون آباد	ایضاً
			فقیر محمد ولد عبدالغفور تحصیل ہارون آباد	ایضاً
			محمد اسلم ولد محمد رفیق تحصیل فورٹ عباس	اہلیت کی بنیاد پر
			مختار احمد ولد گمان تحصیل ہارون آباد	ایضاً
		رحیم یار خان	مشتاق احمد علوی ولد محمد رمضان سکنہ	رئیس مشتاق احمد
			بیت دیوان لیاقت پور	ممبر صوبائی اسمبلی
			حضور بخش ولد کریم بخش موضع	خواجہ محمد اصغر کوریجہ
			ہرارن شریف لیاقت پور	ممبر صوبائی اسمبلی
			زاہد نواز ولد احمد نواز سکنہ خان پور	سلیکشن کمیٹی نے بھرتی کیا
			الطاف احمد ولد مشتاق احمد سکنہ خان پور	ایضاً
			محمد امین ولد عبدالحمید سکنہ خان پور	ایضاً
			محمد اکبر ولد اللہ بخش سکنہ خان پور	ایضاً
			فیض احمد ولد خان محمد سکنہ خانپور	ایضاً
			محمد شکیل ولد عبدالستار سکنہ خانپور	وزیر مال
			محمد خورشید ولد علی محمد سکنہ تحصیل خان پور	سلیکشن کمیٹی نے بھرتی کیا
			محمد احمد حسن ولد منظور احمد سکنہ خان پور تحصیل خانپور	ایضاً
			تحصیل خان پور	
			محمد اسلم ثناء ولد نبی بخش تحصیل رحیم یار خان	سید عظیم شاہ
			تحصیل رحیم یار خان	ایم پی اے
			غلام فرید ولد لال بخش سکنہ تحصیل رحیم یار خان	سلیکشن کمیٹی نے بھرتی کیا
			تحصیل رحیم یار خان	

تتمہ سوم

From
The Assistant Commissioner,
Toba Tek Singh.

بابت نشان زدہ سوال نمبر 2983

To
The Deputy Commissioner
Toba Tek Singh.
No. 545-CC-I/ ACTdated 19-7-1983.

Subject:- ENQUIRY INTO THE ILLEGAL POSSESSION OVER STATE LAND IN CHAK NO. 405/ JB, TEHSIL AND DISTRICT TOBA TEK SINGH, NOT ALLOTTED BY NOOR AHMAD SON OF MUHAMMAD BAKHSH IN THE NAME OF HIS BROTHERS AND OTHER PERSONS UNDER GROW MORE FOOD SCHEME.

Kindly refer to your D.O.No.9504/CA/.C.H.C, dated : 29.6.83 on the subject cited above.

2. As directed, the undersigned has conducted the requisite enquiry. It was on 18.5.1983 that I went to the site where the said Noor Ahmad alongwith other persons was present. It has to be pointed out here that complainant Ali Muhammad S/O Abdul Rahim, caste Arain, R/O chak NO. 405/JB was not present at the site. The absence of the complainant was inspite of the fact that one day prior to my visiting the spot he appeared before me in my office where I told him that I would be visiting the site on 18.5.1983 and that he had to be present there. I also tried to procure the attendance of the complainant after reached the spot but the complainant, as reported by the chowkidar of the village , had gone to Toba Tek Singh. Hence there was no option but to proceed further with the enquiry in the absence of the complainant.

3. 28 persons out of the allotteess were present at the site.

The name of these person are available at Annexure 'A' Nine of the allottees were absent due to their illness or some other reasons (Annexure 'B'). Ten allottees were said to have died (Annexure 'C'). However, the heirs of the deceased allottees were present.

4. In the first instance a joint statement of the allottees was recorded whererin they gave a detailed account of the allotment of the land inquestion in their favour. As the question of allotment and subsequent litigation was out of the purview of this enquiry the appreciation of the statement on these points will not be

necessary. However, as the complainant was absent and as also there was none from his side to represent him the allottees were cross examined in detail in order to arrive at some legitimate conclusion. It has to be mentioned here that question pertaining to cultivation were put to the allottees only pertaining to the last 3/4/ crops. The questions were limited to these crops only it was considered that recollecting the details pertaining to the crops beyond these was not humanly possible. No doubt, there was not much difference between the details of cultivation narrated by the allotees and the entries of Register/Khasra Girdawari but the fact remains that even such a difference should not have been there as the allottees are facing such enquiries since long and by now they should have learnt to avoid such contradictions. The natural conclusion, therefore, will be that these allottees are prima facie not the tillers of the land and hence this state of affairs. Moreover, there are certain other factors which have also to be taken into consideration before final order with regard to correction of Khasra Girdawari are passed. Almost all the allottees made statements to the effect that legan was being paid by them through Noor Ahmad. They stated that they hand over the legan money to Noor Ahmad who then deposited, the same in the Government treasury. No doubt, there is no binding for any allottee/ lessee/ of state land that he has himself to make such payments and through not any body but the fact remains that such a situation gives rise to doubts whether or not these persons are genuine beneficiaries. However, an other interpretation of this state of affairs can be that as these persons are facing litigation for the last so many years they may have chosen Noor Ahmad as their representative. In view of the circumstance explained above my findings about this issue are that prima face these allottees are not the tillers of land inquestion and It is Noor Ahamd who is actually getting all the benefits from the same. It is, therefore, requested that the District Collector, after hearing the allottees, may pass appropriate orders with regard to correction of Khasra _ Girdawari.

Sd/_
Assistant Commissioner,
Toba Tek Singh.

Detail of absent allottees.

S.No.	Name of Allottee.
1.	Abdul Hameed S/O Ali Bakhsh.
2.	Abdul Hameed S/O Sharaf Din.
3.	Atta Muhammad S/O Nabi Bakhsh.
4.	Ali Ahmad S/O Nanak.
5.	Ghulam Nabi S/O Miran Bakhsh.
6.	Kamal Din S/O Suba.
7.	Muhammad Iqbal S/O Ali Muhammad.
8.	Abdul Kareem S/O Sharaf Din.
9.	Bhulla S/O Shah Din.

Assistant Commissioner,
Toba Tek Singh.

Details of deceased allottees.

S.No.	Name of allottees.
1.	Hussain Bakhsh S/O Eidu.
2.	Sharaf Din S/O Suba.
3.	Abdul Hakeem S/O Sharaf Din.
4.	Sardar Ali S/O Fazal Din.
5.	Kamal Din S/O Kamun.
6.	Miran Bakhsh S/O Mamun.
7.	Nanak S/O Imam Din.
8.	Wazir Ali S/O Mamun.
9.	Noor Ahmad S/O Nanak.
10.	Nawab Ali S/O Kamal Din.

Assistant Commissioner,
Toba Tek Singh.

تتمہ چہارم

بابت نشان زدہ سوال نمبر 2983

No. 5832-82/ 915 -CL. III,
Board of Revenue, Punjab,
Lahore, dated the 24th March, 1983.

From

The Secretary (Colonies),
Board of Revenue, Punjab.

To

The Commissioner,
Faisalabad Division,
Faisalabad.

Subject:- ENQUIRY INTO THE ILLEGAL POSSESSION OVER STATE LAND IN CHAK NO. 405/ JB, TEHSIL AND DISTRICT TOBA TEK SINGH, NOT ALLOTTED BY NOOR AHMAD SON OF MUHAMMAD BAKHSH IN THE NAME OF HIS BROTHERS AND OTHER PERSONS UNDER GROW MORE FOOD SCHEME.

Mr.S.M. Nasim, Member(Colonies), Board of Revenue, Punjab.

Memorandum:

A copy of the enquiry report conducted by Audit Officer(Colonies), Board of Revenue, Punjab, on the subject cited above is enclosed.

2. Member(Colonies) has been pleased to approve the action proposed in paragraph 23 of the report except para 23(i). As regards para 23(i) to ascertain the correct position on this point, a proper enquiry under proper law should first be held and the proposed action should be taken on the basis of enquiry after hearing all the parties concerned.

Secretary (Colonies),
Board of Revenue , Punjab.

NO. 5832--82/916 -CL.III.

A copy, alongwith a copy of the enquiry report is forwarded to COS to MLA, HQ MLA Zone 'A' (Punjab), Assembly Chamber, Lahore, for information with reference to his letter No. 801/718/C/3-A/P4, dated the 31st July, 1982.

Secretary (Colonies),
Board of Revenue, Punjab.

ENQUIRY REPORT.

Subject:- ENQUIRY INTO THE IIEGAL POSSESSION OVER STATE LAND IN CHAK NO. 405/ JB, TEHSIL AND DISTRICT TOBA TEK SINGH GOT ALLOTTED BY NOOR AHMAD SON OF MUHAMMAD BAKHSH IN THE NAME OF HIS BROTHERS AND OTHER PERSONS UNDER GROW MORE FOOD SCHEME.

PRELIMINARY.

Ch. Ali Muhammad S/O Abdul Rahim resident of chak No. 405/JB, tehsil and district Toba Tek Singh lodged an complaint to HQ, MLA (Punjab) that one Noor Ahmad had Obtained fraudulently allotments of about 32 acres of State land under Grow More Food Scheme in 1956 and 1958 in the names of his brothers and various other persons in chak No. 405/JB, These allotments were cancelled in 1963 as the lessees did not fulfil the conditions. Their appeals in the higher courts were dismissed. Finally the Supreme Court decided that the allottees might be allowed proprietary rights subject to fulfillment of terms and conditions. Subsequently the Colony Assistant Faisalabad in the light of the decision of the Supreme Court scrutinized the cases and found them ineligible but still they been continuing to hold the possession.

2. He further complained that the said Noor Ahmad had also obtained 7 1/2 squares of State land in this chak under Tube-Well Scheme and acquired proprietary rights therein at the rate of Rs. 300/-per acre showing it 'Barani' whereas actually he has got sanctioned canal water from the Irrigation Department. The difference in the price between 'Barani' and 'Nehri' has not been paid causing huge loss to Government.

3. HQ,MLA Zone 'A'(Punjab) forwarded the complaint to the Board of Revenue for looking into the matter and furnishing

comments for the information of Governor/ MLA. Member, Board of Revenue(Colonies) ordered that the undersigned should conduct the enquiry and submit a report. I have examined the record available in the Deputy Commissioner's office Toba Tek Singh and revenue record of the patwari with the following results :-

GROW MORE FOOD SCHEME.

In the aid of Grow More Food Scheme Campaign, the Government in November,1956,decided to lease out State land freely for growing food crops on the following conditions :-

(1) Land should be in compact blocks not exceeding $12^1/_2$ acres.

(2) Only food grain crops would be grown.

(3) All State waste land except those, the clearance and breaking of which might accelerate erosion and deplantation, should be leased out.

(4) If a lessee failed to cultivate the land during the ensuing Rabi, his lease should be cancelled.

(5) Maximum period of lease would be three years.

(6) Lease may be terminated any time if land was required for other public purposes without compensation except for standing crops.

In 1958 it was decided to grant fresh leases under the scheme for another two years. It was also decided that the period of lease should be extended from three to five years provided the lessee had brought under cultivation at least 50% of the eara.

5. The Government in their memo : No. 2805/62/2363-S(G)III. dated 8. 8. 1962 read with memo No. 4826-62/4419-S(G)III. dated 22 10. 1962. decided that all bona-fide Grow More Food lessees of $12^1/_2$ acres or small holders (self-ciltivators owning upto $12^1/_2$ acres of their own) whose term expired in Rabi 1962 or thereafter, should be allowed the concession of sale by private treaty The price of the land was to be fixed by the Collector on the basis of preceding year's average sale price of the chak where the land proposed for sale was situated in case no land was sold in that chak then the average sale price of the adjoining or nearest chak or the price equal to Rs. 20/- per produce index unit of the land whichever was higher, was to be charged. The concession of sale did not apply to the leased area

lying within 5 miles of the outer limits of Mandi Town or Municipality or within one mile of Railway Station. The lessees whose terms of lease expired before Rabi 1962 were eligible for the grant of proprietary rights.

6. Government, in June 1970, however, decided that lessees who were not entitiled to get proprietary rights because of the proximity of land to the municipalities or Mandi towns nor were they entitiled to the alternate land, should be provided alternate land elsewhere if otherwise eligible for the purchase of proprietary rights. The Government in their memo : No. 1488-71/1217-CL. III, dated 26. 4. 1971 also decided that without any reference to the date of allotment and the period of the termination of lease, the allottees should be granted proprietary rights provided they fulfilled the terms and conditions.

7. The Board of Revenue in their memo. No. 3020-71/1608-CL. III, dated 2. 6. 1971 emphasized that under the Government policy owners of more than $12^1/_2$ acres were not entitiled to get proprietary rights under the scheme and the Deputy Commissioner's were particularly requested to keep in mind the ceiling of $12^1/_2$ acres while granting proprietary rights to such lessess.

8. The above description of the policy leads to the inveitable conclusion that under the Grow More Food Scheme proprietary rights could only be granted to those lessees who fulfilled the following main conditions.

1. They were owners of less then $12^1/_2$ acres. For this purpose ownership of the lessee during the period from 8. 8. 1962 (the date on which Govt : decided to grant proprietary rights to the lessees owning $12^1/_2$ acres of their own) to the date of obtaining proprietary rights was to be taken into account.
2. They were self-cultivators. For this purpose self cultivation for the period upto Rabi 1962 (prior to 8. 8. 1962) was to be taken into account. The lessee who was not self-cultivator upto Rabi 1962 but started self-cultivation after the issue of Government orders was not to be eligible for this concession .

The leases in which the lessees were not entitiled for the purchase of proprietary rights, were to be terminated after the expiry of

lease period.

ALLOTMENTS IN CHAK NO. 405/JB.

9. According to the allotment register, 29 allotments were made under the scheme in 1956 the detail or which is given in the statement at *Annexure 'A'*. In the year 1958, 31 allotments were made the detail of which is given in the statement at Annexure 'B'. Colony Office has not been able to produce 20 files of 1956 allotments and 2 files in respect of 1958 allotments. Examination of the files shows that allotment order u/s 10(4) of the colonization Act were not issued. As regards the allotments made in 1958, there is no entry in the Roznamcha Waqiati of the patwari with regard to allotment or delivery of possession. As such the possession is not regular and not tenancy has been created in the eye of law. The period of leases granted in 1956 and 1958 expired in Rabi 1961 and Rabi 1963 respectively.

JUDICIAL DECISIONS.

10. As the lessees did not fulfil the terms and conditions and there were also breach of conidtions, the Collector Toba Tek Singh vide his order dated 16. 7. 1963 resumed all the allotments under the scheme in chak No. 405/JB. The appeal filed in the court of Additional Commissioner *(Revenue)* Sargodha by 28 allottees of 1956 was dismissed on the ground that the period of lease expired before Rabi 1962 vide order dated 8. 7. 1964. The appeal filed by the 30 allottees was dismissed on the ground that the allottees did not fulfil the terms and conditions vide order of the Additional Commissioner *(Revenue)* dated 8. 7. 1964. In revision Member, Board of Revenue (Colonies) on 6-1-1965 remanded the case of 30 allottees of 1958 with the directions that the case of each allottee might be examined separately. On 27. 6. 1966 Hafiz Muhammad Ishaque Additional Deputy commissioner (Cons)/Collector maintained the original order of resumption. Appeal filed by 19 allottees against the order dated 27. 6. 1966 of Additional Deputy Commissioner (Cons)/Collector was dismissed by the commissioner Sargodha Division on 21. 1. 1967. Eighteen allottees filed revision in the Board of Revenue, The revision in respect of 16 allottees was dismissed while that of Muhammad Siddique and Rahimullah was remanded to the Collector for deciding after going into the details of revenue record.

11. 28 allottees of 1956 whose lease period expire in Rabi 1961 filed writ petition No. 2028 of 1964 in the High Court which was dismissed on 15. 7. 1966. In view of the government orders dated 26. 4. 1971 having been issued to allow the lessees to purchase proprietary rights without any reference to the date of allotment and expiry of lease, the Supreme Court of Pakistan in Civil Appeal No. 123 of 1970 decided on 9. 6. 1975 that the appellants would be equally qualified for the purchase of proprietary rights subject to the fulfillment of terms and conditions of allotment.

12. Since the lessees were not eligible for the purchase of proprietary rights, the land cancelled from the name of 14 lessees being owners of more than $12^1/_2$ acres/double allottees, was allotted to 15 tenanats dislodged from Rakh Tehra *(Lahore district)* under 15 years lease scheme vide orders dated 5. 7. 1976 of C. A/Collector, Faisablabad in pursuanace of the orders of Government contained in memorandum No. 1541-76/1602 - C.L.I. dated 28. 4. 1976. The aggrieved 14 persons filed writ petition in the High Court against the cancellation order dated 5. 7. 1976. The High Court disposed of the writ petition with the observation that it was premature as the proper remedy was, appeal to the Commissioner or revision to the Board of Revenue. Twelve allottees, therefore, filed appeal in the Court of Additional Commissioner *(Cons)* Sargodha against the order dated 5. 7. 1976. The Additional Commissioner vide his order dated 9. 3. 1978 accepted the appeal on the ground that after the expiry of three years, the allotment on account of initial disqualification could not be cancelled in view of provision to Section 16 of the Colonization of government Lands Act, and that the respodents could not be alloted land under the defunct 15 years Lease Scheme which was stopped on 31. 5. 1971. The allotteees under 15 years Lease Scheme filed revisions before Member. Board of Revenue *(Colonies)* against the order dated 9. 3. 1978 of the Additional Commissioner. On 6. 4. 1978 the revisions were dismissed *in limine* mainly on the ground that allotments under 15 years Lease Scheme were not legal. The allottees under 15 years lease scheme filed writ petitions No. 3261 of 1978 etc. in the High Court. The High Court in the judgement dated 27. 3. 1979, dismissed those upholding the order of Member, Board of Revenue *(Colonies)* in so far as allotments to the petitioners under 15 Years Lease Scheme were concerned. However, the

petitioners were allowed their right to remain in possession of the land Rakh Tehra Tehsil and district Lahore, as alternate land allotted in chak No. 405/Jb, tehsil and district Toba Tek Singh was found unlawful. Honorable Court also observed that allotments in favour of the petitioners without taking into account the judgement of the Surpreme Court of Pakistan (9. 6. 1975) were thoroughly unlawful.

13. The above judicial decisions lead to the conculsion that allottees under Grow More Food Scheme in Chak No. 405/JB, are holding possession over state land under the cover of : -

1. Judgment dated 9. 6. 1975 of the supreme Court of pakistan ; and
2. Judgment dated 27. 3. 1979 of the Lahore High Court.

As regards the judgment of the Supreme Court dated 9. 6. 1975 it is applicable for 28 allottees 1956. The judgment of the High Court dated 27. 3. 1979 which upheld the orders dated 9. 3. 1978 and 6. 4. 1978 of Additional Commissioner and Member, Board of Revenue *(Colonies)* respectively relates to 12 allottees. This judgment mainly held the allotments under 15 years Lease Scheme unlawful. As regards the allottees under the Grow More Food Scheme, the cases are to decide by the Collector keeping in view the terms and conditions prescribed for the eligibility to purchase proprietary rights.

14. The Grow More Food allottees have confused the real issue in the chain of litigation in order to keep their possession over Stateland for an indefinite period. The simple point is that in accordance with the judgment of the Supreme Court which has to be referred to in the later judgment of the high Court, the cases of allottees are to be examined whether they fulfil the terms and conditions presccribed for the grant of proprietary rights. If they fulfil the conditions, they are to be granted proprietary rights otherwise the land is to be resumed as the lease period has since expired. No doubt the Government in their orders dated 26. 4. 1971 allowed the grant of proprietary rights to the category of lessees whose lease period expired earlier than 1962 but this was subject to the fulfillment of other conditions like ceiling of ownership and self cultivation.

15. The Board of Revenue in its memo. No. 4199-81/1677-

Cl. III, dated 8. 6. 1981 advised the Deputy Commissioner, Faisalabdad to finalize all the cases in accordance with the orderdated 9. 6. 1975 of the Supreme Court of Pakistan after affording the lessees opportunity of being heard within one month positively and furnish final report. No action has so far been taken by the local officers in this behalf.

ELIGIBILTY FOR PROPRIETARY RIGHTS.

16. In order to verify the self - cultivation of the allottees, Khasra Cirdawari of Chak No. 405/JB, was examined with the following result : -

(i) Out of the 60 allotments under the scheme only in one case namely Abdul Rahim Son of Wali Mohammad, the land is cultivated by the allottee himself. But in this case there is no entry in Raznamcha Waqiati of the patwari with regard to the allotment or delivery of possession. hence no tenancy has been created in the eye of law in the meaning of section 10(4) of the Colonization Act. Moreover, in Register Haqdaran Zamin, the name of allottee has been recorded as Abdul Rahim son of Atta Muhammad.

(ii) As regards the remaining 59 lots, from the begining of the allotment upto Rabi 1962, the cultivation has been done by Noor Ahmad, Muhammad Shafi, Mushtaq Ahmad Abdul Aziz, Muhammad Yousaf and Muhammad Anwar sons of Muhammad Bakhsh jointly in all these cases. During the year 1962 - 63, the cultivation in these cases is shown by Noor Ahmad and his borthers alongwith the allottee. It means that excepting the 11 lots which Noor Ahmad and his 5 brothers, remaining 48 lots were not under are in the names/self-cultivation during the crucial period upto Rabi 1962. Since the main condition of self-cultivation required for the grant of proprietary rights has not been fulfilled, the allottees 48 of these lots are not entitiled for the purchase of protprietary rights.

(iii) With regard to 11 lots in the name of Noor Ahmad and his five brothers, as stated in (ii) above, cultivation in each lot is jointly by six brothers. This also violates the self-cultivation as other also cultivating alongwith the allottee. Even if their self-cultivation is admitted, they are all disqualified for the pruchase of proprietary rights on account of having ownership of more than $12^1/_2$ acres in each case double and allotments.

The result is that all the allottees under the Grow More

Food Scheme in Chak No. 405/JB, are not eligible for the purchase of proprietary rights.

17. In addition to the position described in para 16 above which disqualified all the allottees for the pruchase of proprietary rights, other disqualifications in respect of individual allottees are enumerated as under : -

(i) Allottees named below are owners of more than 121/2 acres hence ineligible.

S. No.	Name	Ownership A . K. M.
1.	Noor Ahmad s/o Muhammad Bakhsh.	41 - 2 - 15
2.	Abdul Aziz s/o Muhammad Bakhsh	41 - 1 - 01
3.	Mushtaq Ahmad s/o Muhammad Bakhsh	41 - 1 - 01
4.	Muhammad Yousaf s/o Muhammad Bakhsh	41 - 1- 01
5.	Muhammad Anwar s/o Muhammad Bakhsh	41 - 1 - 01
6.	Muhammad Shafi s/o Muhammad Bakhsh	40 - 6 - 19
7.	Muhammad Ilyas s/o Hakim Ali.	15 - 4- 18
8.	Hakim Ali s/o Jiwa.	24 - 5 - 17
9.	Karam Ali s/o Suba.	20 - 2 - 12
10.	Kamal Din s/o Suba.	13 - 6 - 01
11.	Bhulla s/o Ali Bakhsh	19 - 5 - 13
12.	Rehmat Ali s/o Ali Bakhsh	17 - 5- 00
13.	Nanak s/o Imam Din.	15 - 0 - 00
14.	Wazir Ali s/o Manun.	16 - 0 - 00

(ii) Following lessees obtained double/tripple allotment in 1956 and 1958.

1.	Noor Ahmad s/o Muhammad Bakhsh	Double
2.	Abdul aziz s/o Muhammad Bakhsh	-do-
3.	Mushtaq Ahmad s/o Muhammad Bakhsh	-do-
4.	Muhammad Yousaf s/o Muhammad Bakhsh	-do-

5.	Muhammad Anwer s/o Muhammad Bakhsh	-do-
6.	Khushi Muhammad s/o Miran Bakhsh.	-do-
7.	Abdul Ghafoor s/o Ali Bakhsh.	Tripple
8.	Ali Bakhsh s/o Eida.	Double.
9.	Muhammad Illayas s/o Hakim Ali.	Tripple.
10.	Hakim Ali s/o Jiwa.	Double.

(iii) The following lessees have since died and thier heirs are occupying the land. Since the original allottees themselves were not entitiled for the purchase of proprietary rights, the land was to be resumed and could not be transferred to the heirs in accordance with Government instruction contained in memo : No 3432 - 68/1594-CL. III, dated 9. 6. 1969.

1.	Hussain Bakhsh	s/o	Ida.
2.	Sardar Ali	s/o	Fazal Din
3.	Sharaf Din	s/o	Suba.
4.	Abdul Hakim	s/o	Sharaf Din.
5.	Kamal Din	s/o	Suba.
6.	Kamal Din	s/o	Mamun.
7.	Miran Bakhsh	s/o	Mamun.
8.	Nanak	s/o	Imam Din.
9.	Wazir Ali	s/o	Mamun.

(iv) In all the cases of allotment made in 1958, there is no entry in the Rozanmcha Waqiati of the patwari with regard to the delivery of possession to the lessees. The possession is, therefore, not regular under the law and tenancy has not been created within the meaning of section 10(4) of the Colonization Government Lands Act, 1912.

INTEREST IN THE ALLOTMENTS.

18. As explained in para 16, except in the case of one Abdul Rahim, in all other cases the land is cultivated by Noor Ahmad and his brothers upto Rabi 1963, cultivation has been changed in certain cases in the name of allottees in order to become eligible for the benefit of proprietary rights. Enquiry report conducted by

the Naib Tehsildar shows the physically Noor Ahmad and his brothers are cultivating the land and other allottees are not residing in chak No. 405/JB. Examination of record regarding payment of lease money reveals that in almost all the cases, the payment of lease money had been made on the same date. This leads to the conclusion that payment is being made by one man (Noor Ahmad) who is beneficiary of the allotments and is also cultivating the land.

RECOVERY OF DIFFERENCE OF PRICE OF TUBE - WELL LOT.

19. The Government in their memo No. 6830-C, dated 15. 12. 1952 sanctioned the lease of uncommanded State waste land measuring 188 acres 3 kanals and 9 marlas in chak No. 405/JB, in favour of Ch: Noor Ahmad s/o Muhammad Bakhsh, for a period of 20 years on tube - well sinking conditions contained in Notification No. 4717-C, dated 8. 9. 52 The lease deed in the prescribed form containing the conditions was executed and registered by the lessee on 9. 2. 1953. According to these conditions there was no provision for reviwal of the lease of grant of proprietary rights and the land was to revert to Government after the expiry of term of lease. Clause 3(c) of the lease deed executed by the lessee runs as under :

> "To use the whole or any part of the land for no prupsose other than that of agricutlture by means of tube - well and not for irrigation by means of water derived from Government canal ; and not to erect any buildings except such buildings as may be in the opinion of the Collector be required for agriculture purpose and not to use, cultivate or damage the land in any way liable to harm it or lesson its value."

20. Later on, Government in their memo. No. 7943-60/4608-C(G) dated 18. 6. 1960, decided that tube - well lessees who were granted leases under Notification No. 4717-C, dated 8. 9. 52 should be given the option to purchase proprietary rights in their tube - well lots subject to the fulfilment of conitions prescribed therein. Sub para (ii) of this memorandum lays down that : -

> "If at any time canal water is supplied to the land either with or without the consent of the vendee, he shall pay wihout demur to government, the market price of the land

from the date of extension of canal water, less the price already paid for the purchase of the land in question.

He was allowed to purchase proprietary rights vide Collector's order dated 28 - 3- 1964. After payment of purchase price amounting to Rs. 56, 625/- at the rate of Rs. 300/- per acre are conveyance deed was executed on 7 - 2 - 1969. The actual area of the lot is 188 acres and 6 marlas.

21. On 28-10-1974 Noor Ahmad got sanctioned canal water from the Irrigation Department to this land without obtaining 'No. Objection' from the Deputy Commissioner/Commissioner and has not paid the difference of price on account of extension of canal irrigation, causing loss to Government. The average sale price of Chak No. 405/JB, for the period from 28-10-1973 to 27-10-1974 works out up Rs. 10, 676.80 per acre. He paid the price at the rate of Rs. 300/- per acre for uncommanded land for the acquisition of proprietary rights. The difference comes to Rs. 10, 376.80 per acre. Total amount of difference for 188 acres and 6 kanals works out to Rs. 19, 621.00 which is to be recovered alongwith penal interest.

22. Net result of the findings of the enquiry is that : -

(1) The beneficiary of the allotments under Grow More Food Scheme in Chak No. 405/JB, are Noor Ahmad and his brothers who have been cultivating the land upto Rabi 1963. Thereafter, although the cultivation was changed in the name of allottees in order to get benefit of proprietary rights but actually the land is still cultivated by Noor Ahmad and his brothers as other allottees are not residing in chak No. 405/JB. The Khasra Girdawari needs correction according to the position on the spot.

(2) All the allottees under Grow More Food Scheme in chak No. 405/JB are not eligible for the purchase of proprietary rights. Their cases have not so far been decided by the Collector in accordance with the judgment of the Supreme Court of Pakistan dated, 9. 6. 1975 and consquently the land measuring 789 acre 6 marlas has not been resumed.

(3) Ten allottees have obtained double/tripple

allotments under Grow More Food Scheme in 1956 as well as in 1958 without disclosing the previous tenancy

(4) Without obtaining 'No Objection' from the Deputy Commissioner/Commissioner, Noor Ahmad got sanctioned canal water for his tube - well lot but difference of price has not been paid.

Recommendations.

23. In view of the above the following action may be taken : -

(i) The case regarding correction of Khasra Girdawari should be decided within one month and thereafter tawan be imposed against Noor Ahmad and his brothers who drived the benefit from the land allotted to other persons who are not residing in chak No. 405/JB.

(ii) After correction of Khasara Girdawari, the Collector should decide the cases regarding grant of proprietary rights after observing all the legal formalities, in the light of the judgement of the Supreme Court of Pakistanas already decided by the Board of Revenue in its memo : No. 419981/1677-CK III, dated 8, 6. 1981.

(iii) Cases may be registered againts the persons who obtained double/tripple allotments without disclosing the previous tenancy.

(iv) The Deputy Commissioner may be asked to recover the difference of price on account of extension of canal irrigation to tube - well lot alongwith penal interest from the date of sanction of canal water. In case Noor Ahmad is reluctant to pay, the case may be referred to the Board of Revenue for cancellation of the coveyance deed u/s 30(2) of the Colonization of Government Lands Act, 1912.

Sd/-

Audit Officer (Colonies)

Board of Revenue, Punjab. Killa 13

not in

R, G, Z,
Killa 25
Kitub
R. H. Z.

ANNEXURE 'A'

Statement showing allotments of State Land under Grow More Food Scheme in Chak No. 405/JB made in the year 1956.

S. No.	Name of lessee.	Area alloted Sq : No.	Killa Nos.	Area	Date of allotments	Remarks
1.	Noor Ahmad S/o Muhammad Bukhsh.	5	1 to 12	A-K-M 13-2-1	11.12.1956	
2.	Abdul Aziz s/o Muhammad Buksh.	1	1 to 12	13-2-4	-do-	
3.	Mushtaq Ahmad s/o Muhammad Bukhsh	29	1 to 9 13 to 17	15-3-5	-do-	
4.	Muhammad Yousaf S/o Muhammad Bukhsh.	25	1 to 12	13-1-0	15-12-1956	
5.	Muhammad Anwar s/o Muhammad Bukhsh.	25	13 to 25	14-10	-do-	
6.	Muhammad Shafi S/o Muhammad Bukhsh.	7	13 to 25	14-3-4	11-12-1956	
7.	Hakim Ali s/o Jiwa.	1	13 to 25	14-1-13	11-12-1956	
8.	Khushi Muhammad s/o Miran Buksh.	26	21/2 to 8	14-4-6	11-12-1956	
9.	Abdul Ghafoor s/o Ali Bukhsh.	9	13 to 25	14-0-8	15-12-1956	
10.	Ali Bakhsh s/o Ida.	7	14 to 25	12-4-14	-do-	
11.	Muhammad Ilyas s/o Hakim Ali.	7 8	3 to 9 11 to 12	13-2-3	11-12-1956	
12.	Asghar Ali s/o Fazal Din.	26	1/1,9/1,10 to 12, 18 to 25.	13-3-9	-do-	

S. No.	Name of lessee.	Area alloted Sq : No.	Killa Nos.	Area	Date of allotments	Remarks
13.	Muhla s/o Shah Din.	3	1 to 13	14-3-4	11.12.1956	
14.	Barkat Ali s/o Fazal Din.	35	1 to 9 13 to 17 25/2	14-1-0	-do-	
15.	Hussain Bukhsh s/o Ida(deceased). Muhammad Saddique Muhammad Ali (sons)	34	1 to 10	10-4-11	-do-	
16.	Khuda Bukhsh s/o Kamal Din.	2	1 to 12	13-2-12	-do-	
17.	Khushi Muhammad s/o Nabi Bukhsh.	32	1 to 4 5 to 12	13-3-16	-do-	
18.	Din Muhammad s/o Miran Bukhsh.	31	31 to 16	14-7-7	-do-	
19.	Rehmat Ali s/o Ali Bukhsh.	3	13 to 25	14-2-19	-do-	
20.	Abdul Hakim s/o Sharaf Din (Deceased) Rehmat Ullah,etc. Sons and Sisters.	28	1 to 12	13-2-16	11.12.1956	
21.	Abdul Rahim s/o Wali Muhammad (Atta Muhammad)	62	9 to 20	12-4-7	11.12.1956	
22.	Ali Ahmad s/o Nanak.,	28	13 to 25	14.1.0	11-12-1956	
23.	Ali Muhammad s/o Miran Bukhsh.	32	13 to 20 23 to 25	12.2.19	-do-	
24.	Ghulam Mustafa s/o Rehmat Ali.	35	10 to 12 18 to 25	13.3.16	-do-	
25.	Kamal Din s/o Suba (Deceased) Noor Ilahi etc. sons.	9	1 to 12	13.0.12	15-12-1956	

S. No.	Name of lessee.	Area alloted Sq : No.	Killa Nos.	Area	Date of allotments	Remarks
26.	Karam Din s/o Suba	6	13 to 25	14.0.14	11.12.1956	
27.	Muhammad Bukhsh s/o Amir Din.	2	13 to 25	14.3.14	-do-	
28.	Noor Ahmad s/o Nanak.	27	13 to 25	14.2.19	11.12.1956	
29.	Nawab Ali s/o Kamal Din.	5	13 to 25	14.3.4	11.12.1956	

ANNEXURE 'B'

Statement showing allotments of State land under Grow More Food Scheme in Chak No. 405/JB made in the year 1958.

S. No.	Name of lessee.	Area alloted Sq : No.	Killa Nos.	Area	Date of allotments	Remarks
				A.K.M.		
1.	Noor Ahmad s/o Muhammad Bukhsh.	44	1, 9 to 13 19 to 24	12.7.18	21.3.1958	Double Allotments
2.	Abdul Aziz s/o Muhammad Bukhsh.	45	1 to 12	12.3.14	-do	-do-
3.	Mushtaq Ahmad s/o Muhammad Bukhsh.	45	13 to 25	13.2.16	-do	-do-
4.	Muhammad Yousaf s/o Muhammad Bukhsh.	46	2 to 9 6 to 13	12.1.18	21.3.58	Double Allotments
5.	Muhammad Anwar s/o Muhammad Bukhsh.	46	14 to 25	13.1.11	-do	-do-
6.	Hakim Ali s/o Jiwa.	64	13 to 25	14.0.6	-do	-do-
7.	Khushi Muhammad s/o Miran Bukhsh.	64	1 to 12	13.2.11	21-3-1958	Double Allotments
8.	Abdul Ghafoor s/o	65	13 to 15	8.3.18	-do-	-do-

S. No.	Name of lessee.	Area alloted Sq : No.	Killa Nos.	Area	Date of allotments	Remarks
	Ali Bukhsh.		17 to 20			
9.	Abdul Ghafoor s/o Ali Bukhsh.	21	6,21 to 23	3.6.16	21.3.1958	Tripple Allotments
10.	Ali Bukhsh s/o Ida.	65	1 to 12	13.2.0	-do-	Double Allotments
11.	Muhammad Ilyas s/o Hakim Ali.	66	1,2,8 to 12 20	8.4.9	-do-	-do-
12.	Muhammad Ilyas s/o Hakim ali	43 44	21 6,17,18	5.4.9	-do-	Tripple Allotments
13.	Rehmat Ullah s/o Sharaf Din.	10	1 to 4 6 to 13	13.3.13	-do-	-do-
14.	Rahim Ullah s/o Miran Bukhsh (Noor Bukhsh)	21	1 to 37 13 18 to 20	14.5.7	-do-	In RHZ fathername Noor Bukhsh
15.	Sardar Ali s/o Fazal Din.	22	1 to 12	13.2.16	-do-	-do-
16.	Sharaf Din s/o Suba(deasecd) Rehmat Ullah. Sharaf Din Sons.	38	13 to 25	14.2.2	-do-	-do-
17.	Abdul Hakim s/o Ali Bukhsh.	36	1 to 3 9,13 18 to 23	14.5.4	-do-	-do-
18.	Abdul Hakim Sharaf Din.	38	1 to 12	13.2.16	-do-	-do-
19.	Abdul Sattar s/o Muhammad Bukhsh.	39	13 to 25	14.3.4	-do-	
20.	Abdul Karim s/o Sharaf Din	4	16.17.22 to 25	12.4.2	-do-	
21.	Atta Muhammad s/o Nabi Bukhsh.	40	1 to 4,6 to 13	13.7.15	-do-	
22.	Ali Muhammad s/o Wazir Ali and	50	1,10,11 to 13,18,19,23	18.2.8	-do-	

S. No.	Name of lessee.	Area alloted Sq : No.	Killa Nos.	Area	Date of allotments	Remarks
	Pir Bukhsh s/o Mamun	51	3,4,7 17,18,23,24		21.3.1958	
23.	Ghulam Nabi s/o Miran Bukhsh.	6	1 to 12	13.0.12	-do-	
24.	Ghulam Rasul s/o Rahim Ullah.	40	14 to 25	13.2.16	-do-	
25.	Fateh Din s/o Miran Bukhsh.	27	1 to 12	13.2.6	-do-	
26.	Kamal Din s/o (deceased) Nawab Ali etc. Sons and daughter.	30 41	3, 4, 5 10 to 12 18 to 25	15.5.11	-do-	
27.	Muhammad Iqbal s/o Ali Muhammad.	39	1 to 12	13.2.16	-do-	
28.	Muhammad Saddique s/o Hussain Bukhsh	20 21	11,19 to 22,14, 17 24,25	12.2.12	-do-	
29.	Miran Bukhsh s/o (deceeaded) Khushi Muhammad etc sons.	22	13 to 25	14.3.4	-do-	
30.	Nanak s/o Imam Din.	37	4 to 7 14 to 17 24, 25.	10.4.11	-do-	
31.	Wazir Ali s/o Mamun.	62	1 to 8	8.5.19	-do-	

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

سوموار' ۱۸ جنوری' ۱۹۸۸ء

(دو شنبہ' ۲۷ جمادی الاول' ۱۴۰۸ھ)

جلد ۱۲ --- شمارہ ۳

سرکاری رپورٹ

مندرجات

سوموار' ۱۸ جنوری' ۱۹۸۸ء	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	۲۵۵
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۲۵۶
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	۲۸۷
غیر نشان زدہ سولات اور ان کے جوابات	۳۶۳
مسئلہ استحقاقات:	
(i) پنجاب اسمبلی کی قراردادوں پر وفاقی حکومت کی عدم توجہی	۳۷۲
(ii) ایوان زراعت پنجاب کی تشکیل کی یقین دہانی پر عملدرآمد نہ ہونا	۳۷۹
تحاریک التوائے کار	
نیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن کے غیر لچکدار رویہ کے باعث کمالیہ میں پیپر ملز کی تعمیر میں تاخیر	۴۰۲

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا بارھواں اجلاس

پیر 18 جنوری 1988ء
(دو شنبہ 27 جمادی الاول 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 10 بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر، میاں منظور احمد وٹو، کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری ظہور احمد ایوبی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(پ سورہ ال عمران آیت ۳۰، ۳۱، ۳۲)

جس دن ہر نفس جو بھی اس نے نیکی کی تھی اپنے سامنے موجود پائیگا اور جو بھی برائی کی تھی (اسے بھی موجود پائے گا) تمنا کریگا کاش اس کے درمیان اور قیامت کے درمیان مدت دراز حائل ہوتی اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے (عذاب) سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے (اے محبوب) آپ انہیں فرمایئے اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمانے لگے گا۔ اور تمہارے لئے تمہارے گناہوں کو بخش دیگا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ آپ فرما دیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ اعراض کریں تو اللہ تعالیٰ کی یقیناً" کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ وما علینا الا البلاغ "

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

سیالکوٹ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام

☆143۔ **جناب اعجاز احمد شیخ:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ حقیقت ہے کہ سیالکوٹ میں ایک نئی سمال انڈسٹریل اسٹیٹ تعمیر کرنے کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس منصوبہ پر اب تک کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی پنجاب (جناب غلام حیدر وائیں): یہ درست ہے کہ سیالکوٹ میں نئی سمال انڈسٹریز اسٹیٹ تعمیر کرنے کی اصولی منظوری 16 جنوری 1985ء کو دے دی گئی تھی یہ منصوبہ نظریاتی طور پر پہلے منصوبوں سے مختلف تھا۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا کہ اب انڈسٹریل اسٹیٹ رول اور سسٹم کے تحت تعمیر کی جائیں جس میں صنعت کار اور کارپوریشن مساوی کردار ادا کریں صنعت کار انڈسٹریل اسٹیٹ کی کل لاگت کا 50 فیصد رقم پلاٹ کے حصول کے لئے درخواست دینے کے ساتھ ادا کریں گے جو زمین کی خرید پر صرف کرے گی اس کے بعد کارپوریشن اپنے سرمایہ سے انڈسٹریل اسٹیٹ تعمیر کرے گی۔ یہ ترقیاتی خرچ کارپوریشن دو مساوی اقساط میں وصول کرے گی۔ اصولی منظوری کے بعد کارپوریشن نے کنسلٹنٹ مقرر کئے جنہوں نے مکمل منصوبہ صوبائی حکومت کی منظوری کے لئے پیش کیا جو 3 اپریل 1986ء کو منظور کر لیا گیا چونکہ اس منصوبہ کی لاگت 6 کروڑ 28 لاکھ روپے تھی جو کہ صوبائی حکومت کے اختیارات سے تجاوز کرتی تھی لہٰذا اس کو ہر طرح سے تکمیل کر کے 29 ستمبر 1986ء کو وفاقی حکومت کی منظوری کے لئے بھجوا دیا گیا۔ بعد ازاں سیالکوٹ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے اعتراض کیا کہ زمین کی قیمت جو ریونیو اتھارٹی نے 4 کروڑ 85 لاکھ روپے مقرر کی تھی وہ بہت زیادہ ہے انہوں نے کارپوریشن پر زور دیا کہ اس قیمت کے خلاف اپیل دائر کی جائے جو کہ دسمبر 1986ء کو بورڈ آف ریونیو کے پاس دائر کر دی گئی۔ بورڈ آف ریونیو اس سلسلہ میں اب تک تین مختلف کمیٹیاں تشکیل دے چکا ہے لیکن ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا زمین کی قیمت کے حتمی تعین کے بعد اس منصوبے پر نظرثانی کر کے وفاقی حکومت کو بھجوا دیا جائے گا۔

سال 85۔1984ء میں پنجاب میں نئی صنعتیں لگانے کے لئے فنڈ کی منظوری

☆555۔ چودھری محمد اصغر: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 85۔1984ء میں پنجاب میں نئی صنعتیں لگانے کے لئے مرکز سے کتنے فنڈز کی منظوری دی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ سندھ کے مقابلے میں پنجاب کو کم فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب مرکزی حکومت سے فنڈز میں مزید اضافہ کرنے کیلئے کوئی اقدام کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): (الف) نئی صنعتیں لگانے کیلئے وفاقی حکومت صوبوں کو کوئی فنڈز مہیا نہیں کرتی۔

(ب) صورت حال جز "الف" کے تحت بیان کی گئی ہے۔

(ج) چونکہ مرکزی حکومت کوئی ایسا فنڈ صوبوں کو مہیا نہیں کرتی اس لئے اس جز کے جواب میں وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر! محسوس یوں ہوتا ہے کہ سوال کے محرک بات یہ کہنی چاہتے ہیں کہ جو ہمارے صنعتی وفاقی مالیاتی ادارے ہیں وہ کس قسم کے قرضہ جات دیتے ہیں اور پنجاب کو اس میں کیا حصہ ملتا ہے۔ لیکن انہوں نے ایسے کیا ہے کہ جیسے وفاقی حکومت صوبوں کو Industrialization کے لئے کون سے فنڈ مہیا کرتی ہے اور اصل میں ان کے اس سوال کا تو یہ جواب آگیا۔ لیکن وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ وفاقی صنعتی مالی ترقیاتی ادارے صوبوں میں جو Investment Schedule کی Sanction دیتے ہیں' اس میں پنجاب کو کیا حصہ ملتا ہے' جو کہ بہت اہم سوال ہے۔ تو اس کے جواب میں' میں یہ عرض کروں گا کہ وفاقی صنعتی ترقیاتی ادارے نجی شعبے میں مختلف صوبوں میں جو sanction Schedule of Investment کرتے ہیں' سرمایہ کاری کے سلسلے میں اس میں 1982ء سے لے کر 86۔1985ء تک پنجاب اور دوسرے صوبوں کو سالانہ طور پر مندرجہ ذیل سرمایہ کاری کی منظوریاں حاصل ہوئیں۔83۔1982ء میں پنجاب کو 36 کروڑ 73 لاکھ روپیہ سندھ کو 41 کروڑ 40 لاکھ روپیہ' صوبہ سرحد کو 3 کروڑ 45 لاکھ روپیہ' بلوچستان کو 37 کروڑ 82 لاکھ روپیہ' اور آزاد کشمیر کو 2 کروڑ 85 لاکھ روپیہ۔

84۔1983ء میں پنجاب کو 67 کروڑ روپے' سندھ کو 87 کروڑ روپے' صوبہ سرحد کو 5 کروڑ 22

لاکھ روپے' بلوچستان کو 32 کروڑ 29 لاکھ روپے' آزاد کشمیر کو 4 کروڑ 33 لاکھ روپے۔

85-1984ء میں پنجاب کو 24 کروڑ 54 لاکھ روپے' سندھ کو 64 کروڑ 42 لاکھ روپے' صوبہ سرحد کو 3 کروڑ 39 لاکھ روپے ' بلوچستان کو 19 کروڑ 5 لاکھ روپے' آزاد کشمیر کو 18 لاکھ روپے'

86-1985ء میں پنجاب کو ایک ارب 9 کروڑ روپے ' سندھ کو 54 کروڑ روپے' صوبہ سرحد کو 3 کروڑ 45 لاکھ روپے' بلوچستان کو 10 کروڑ 68 لاکھ روپے اور آزاد کشمیر کو 74 لاکھ روپے اس لحاظ سے اب پنجاب کو ان وفاقی مالی اداروں کی منظوری کی رفتار' بھرپور دباؤ کی وجہ سے ' اس کی پیروی کی وجہ سے اور ہمارے خاص طور پر Lahore chamber of Commerce کے مسلسل تقاضوں کی بنیاد پر ہماری Sanction of Investment میں حوصلہ افزا اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اب بھی ہم محسوس کرتے ہیں کہ پنجاب کو اس کے حصہ سے کم سرمایہ فراہم ہو رہا ہے جس کے لئے صوبائی حکومت اور محکمہ صنعت ان وفاقی اداروں سے مسلسل اپنا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور ہم نے وفاقی حکومت کی خصوصی توجہ اس معاملہ کی طرف مبذول کرائی ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ فی الحقیقت اس سلسلہ میں تمام وفاقی مالیاتی ادارے جو ہیں ان کے ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہیں۔ اور پنجاب اس معاملہ میں درست تقاضا کر رہا ہے کل مالیاتی اداروں کے دو یا تین کے ہیڈ کوارٹر پنجاب میں منتقل کر دیئے جائیں اور وہی اس مسئلہ کا حقیقی حل ہوگا۔ اس سلسلے میں اب وفاقی حکومت نے ان مالیاتی اداروں کو کچھ اختیارات تفویض کئے ہیں جس میں ان کا یہ خیال ہے کہ صورت حال میں اصلاح ہو گی۔ لیکن ہم نے محسوس کیا ہے کہ ان اضافی اخراجات کے باوجود بھی ابھی تک ان صنعتی اداروں کے ہیڈ کوارٹر جو کراچی میں ہیں آخری اختیارات انہی کے پاس ہوتے ہیں۔ ابھی تک وہ مسئلہ صحیح سمت پر صحیح نتائج فراہم نہیں کر رہا۔ حکومت پنجاب اس صورت حال اور اس مطالبہ پر قائم ہے اور ہماری کوشش یہ ہے کہ پنجاب کی صنعتی پیش رفت میں یہ جو صنعتی وفاقی مالیاتی ادارے ہیں یہ پنجاب کو اس کا بھرپور حصہ دیں اور اس سلسلے میں انشاء اللہ حکومت پنجاب اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔

سردار امجد حمید خان دستی: کیا جناب وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس سلسلے میں حکومت پنجاب کچھ فنڈز اپنے وسائل سے مہیا کرنے کے لئے تیار ہے اگر مرکز سے مانگنا پڑتا ہے تو کیا صوبہ اپنے وسائل سے اس میں فنڈز دینے کے لئے تیار ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب والا! اس سلسلے میں نہ وفاقی حکومت براہ راست سرمایہ کاری کرتی ہے اور نہ ہی صوبائی حکومت سرمایہ کاری کرتی ہے۔ اور وہ صنعتکار جو اپنے منصوبے لاتے ہیں اور جو ہمارے وفاقی مالیاتی ادارے ہیں وہ ان کو Credit of loans منظور کرتے ہیں۔ جس میں ہمارے بینکس اور Banking councils شامل ہیں۔ اور ہم اس سلسلے میں یہ چاہتے ہیں کہ Banking councils کے جو Head quarters ہیں وہ پنجاب میں منتقل ہوں تاکہ سرمایہ کاری کے ان قرضوں کی فراہمی میں ہمیں مناسب سہولت مہیا ہو۔ اس میں براہ راست وفاقی اور صوبائی حکومت سرمایہ کاری نہیں کرتی۔

میاں مختار احمد شیخ: کیا وزیر موصوف از راہ کرم وضاحت فرمائیں گے کہ اس سلسلے میں جو تگ و دو مرکز کے ساتھ حکومت پنجاب نے کی ہے یا اس میں انہوں نے جو کوششیں کی ہیں اس میں پنجاب اسمبلی کا کوئی ایسا وفد بھیجا جا سکتا ہے جو براہ راست محترم وزیراعظم صاحب سے درخواست کرے کہ ہمارے پنجاب کے حالات کے مطابق صنعت کاری کرنے کے لئے ہمارے بینکوں کے ہیڈ کوارٹرز کو یہاں پورے اختیارات ملنے چاہئیں۔ اس سلسلے میں اگر کوئی پیش رفت ہوئی ہے کیا اس کی وضاحت فرمائیں گے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب والا! اس سلسلے میں حکومت پنجاب بلکہ وزیراعلیٰ صاحب پنجاب نے ذاتی طور پر اس معاملہ میں کوششیں فرمائی ہیں۔ اور آپ کو یاد ہو گا کہ یہاں پر وزیراعظم صاحب تشریف لائے تھے اور Lahore chamber of Commerce نے اس معاملہ میں بہت اچھی کوششیں کیں ہیں اور اس معاملہ میں قابل قدر کام کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں آپ نے Schedule کو دیکھا ہو گا سال 86-1985ء میں پنجاب کو Sanctions پہلے سالوں کی نسبت بہت بہتر ہوئی ہیں۔ اگلے سالوں میں ہمیں توقع ہے کہ مزید بہتری کے امکانات آئیں گے۔ اور پنجاب چونکہ آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے اس لئے یہاں پر صنعتکاری میں سرمایہ کاری کی بھرپور حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔ تاہم آپ نے جو سوال کیا ہے۔ اس پر ہمیں اس معاملہ میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اگر اس اسمبلی کا ایک وفد وزیراعظم پاکستان سے مل کر ان کو پنجاب کی صنعت کاری میں سرمایہ کاری کے لئے زیادہ سرمایہ فراہم کرنے کے معاملہ پر ان کی توجہ مبذول کرائے۔ اس بات پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں

دیہی صنعتوں کے لئے قرضہ جات پر سود کی وصولی

☆612۔ **مولانا محمد غیاث الدین:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی جانب سے ایک کتابچہ دیہی صنعتوں کے قرضہ جات کا منصوبہ جس میں ایک مراسلہ آپ کی جانب سے بھی تھا۔ پنجاب اسمبلی کے ممبران کو ارسال کیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کتابچہ میں مقرر اثاثہ کے لئے جاری کردہ قرضہ پر شرح سود سات فیصد سالانہ اور چالو سرمائے کی شرح سود گیارہ فیصد سالانہ مقرر کی گئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ایک اسلامی ملک ہوتے ہوئے سود کا مطالبہ کرنا کہاں تک درست ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): (الف) درست ہے

(ب) درست ہے

(ج) دیہی صنعتوں کے قرضہ جات کے منصوبے کے کتابچہ میں جو الفاظ شرح سود کے ضمن میں استعمال کئے گئے ہیں وہ دراصل مطالبہ سود نہیں بلکہ صارفین کو قرضہ دینے کے لئے انتظامی اور خدمتی امور پر جو اخراجات ہوتے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے وصول کئے جاتے ہیں اس کتابچہ کی اشاعت سودی نظام کو معطل کرنے سے پیشتر کی گئی تھی لہٰذا نئے ایڈیشن میں لفظ سود کو حذف کر کے اس میں مروجہ قانون کے مطابق لفظ مارک اپ درج کر دیا گیا ہے جو کہ غیر سرکاری بینکنگ نظام کا مروجہ حصہ ہے۔

مولانا محمد غیاث الدین: کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو کتابچہ ہمیں دیا گیا تھا کیا اس میں یہ تشریح دی گئی تھی کہ یہ صارفین کو قرضہ دینے کے انتظامی امور کے سلسلے میں اخراجات وصول کئے جا رہے ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ وہ کتابچہ پہلے سے شائع شدہ تھا وہ تقسیم ہو گیا لیکن اب جو کتابچہ شائع ہوا ہے جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اسے ملاحظہ فرمائیں تو اس میں سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے جو قرضوں کی تقسیم شروع کی ہے اس میں ہر چھوٹے پراجیکٹ کے لیے اس کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ اس کی Feasibility دی ہے اور

پھر ہم درخواست گزار کو تفصیلات بھی دیتے ہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے ہیں ۔ اور یہ کارپوریشن اس کی اس میں مناسب مشاورت بھی کرتی ہے ۔ اس لئے ہمارے یہ اخراجات جو ہیں یہ ہماری ان خدمات کے صلہ میں ہیں جو Feasibility کے لئے Project کی منظوری کے لئے اور پراجیکٹ کی نگرانی کے لئے اور دیکھ بھال کے لئے اور مشاورت کے لئے ہوتے ہیں ۔ لہٰذا یہ ہماری ان خدمات کے صلے کا خرچہ ہے ۔ اس کو سود کے طور پر تصور نہ فرمائیں ۔

مولانا غیاث الدین: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ مقرر اثاثے کے لئے سات فیصد اخراجات بقول ان کے پہلے نو سود تھا ۔ اب جو وضاحت توڑ موڑ کر پیش کی گئی ہے بہر حال بقول ان کے خدمتی امور پر جو اخراجات استعمال ہوتے ہیں ۔ وہ وصول کئے جاتے ہیں۔ مقرر اثاثے پر 7 فیصد اور چالو سرمایہ پر 11 فیصد کیا چالو سرمایہ پر زیادہ خدمات کی جاتی ہیں جو 11 فیصد وصول کیا جاتا ہے ۔ یہ تفاوت کیوں ہے ؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! اصل میں کارپوریشن نے اپنے طور پر یہ دیکھا ہے ۔ ایک خاص Project لگانے پر جو خدمات ہماری کارپوریشن اس کو فراہم کرتی ہے اور اس کے بعد پھر جاری کام کے لئے ہمارا جو Supervisory staff ہے اس کو زیادہ وقت دینا پڑتا ہے ۔ اس لئے اس کے اخراجات ہمیں زیادہ آتے ہیں اس لحاظ سے وہ 7فیصد شرح کے مطابق ہے اور یہ 11 فیصد شرح کے مطابق ہے ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: کیا وزیر موصوف از راہ کرم بتائیں گے کہ سود اس لئے حرام ہے کہ ایک آدمی رقم دیکر بغیر کسی محنت کے ایک Fixed project لے لیتا ہے ۔ یہ جو انہوں نے Mark up لکھا ہے کیا یہ بھی Fixed Project ہو گا یا اس میں کمی بیشی ہو گی یا یہ بھی سود کا نام بدل کر اس کو Mark up کر دیا گیا ہے ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! میں کوئی عالم دین تو نہیں ہوں لیکن یہ مسئلہ اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس ہے اور وہ اس سودی نظام کو اس ملک سے ختم کرنے کیلئے اس پر پوری سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں اور انشاء اللہ بتدریج ہم اس ملک کو سودی نظام کی اس قباحت سے پاک کرنا چاہتے ہیں ۔ انشاء اللہ یہ بات صحیح سمت کو جاری ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ

مجھ سے اتفاق فرمائیں گے اگر میں یہ عرض کروں کہ :۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

سود کو mark - up کا نام دینا "پنجابی وچ کہندے نیں کہ کسے نیں پچھیا سی موئی پئی ایں ۔ اوہنیں کہیا موئی نئیں پئی آکڑی پئی آں" is it correct Sir?

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر!

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہے ہیں سو آپ کریں ہے ہم کو عبث بدنام کیا

حاجی غلام صابر انصاری: جناب والا! میں غلام حیدر وائیں صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ سود کی جو بات چل رہی ہے اور ہم نے دیہاتوں میں عوام سے کہا ہے کہ آپ چھوٹی چھوٹی صنعتیں لگائیں تو انہوں نے کس کس کو قرضے مہیا کئے ہیں؟ میں نے جب بھی ان سے بات کی کہ عوام قرضے حاصل کرنا چاہتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں ۔ اگر ان کے پاس فنڈز نہیں تھے تو ان کو اسمبلی میں کتابچہ دینے کی کیا ضرورت تھی؟ اور میں نے جتنے بھی کیس بھجوائے ہیں کسی ایک کو بھی قرضہ مہیا نہیں کیا گیا ۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! یہ کوئی آپ کا ذاتی مسئلہ ہے ۔ یہ اس سوال کے متعلق تو بات نہیں بنتی ۔

حاجی غلام صابر انصاری: جناب والا! یہ ذاتیات کا مسئلہ نہیں ہے ۔ یہاں یہ بحث ہو رہی ہے کہ سود کیوں لگایا جاتا ہے ۔ جب قرضے ہی مہیا نہیں کئے جاتے تو یہاں سود کی آواز اٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر تو ہمارا محکمہ انڈسٹری قرضے مہیا کرے تو پھر یہاں سود پر بحث بھی ہو سکتی ہے ۔ جب قرضے ہی نہیں دیتے تو بحث کرنے کا کیا سوال ہے؟

جناب سپیکر: حاجی صاحب یہاں بحث نہیں ہو رہی بلکہ سوال و جواب ہو رہے ہیں ۔ تو وائیں صاحب! آپ حاجی صاحب کے اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں؟

حاجی غلام صابر انصاری: جناب والا! وائیں صاحب یہی ہمیں بتا دیں کہ انہوں نے کون کون

سے ضلع میں کتنے آدمیوں کو قرضہ مہیا کیا ہے ؟

جناب سپیکر: وائیں صاحب ! اس سلسلے میں تازہ سوال کی ضرورت ہے لیکن میں آپ سے یہ عرض کرونگا کہ آپ حاجی صاحب کو علیحدہ اس کی تفصیل بتائیں اور ان کو مطمئن کر دیں۔

چودھری غلام احمد: جناب سپیکر! یہ پنجاب سے متعلقہ مسئلہ ہے اور اسے یہاں ہی طے ہو جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب ! اس کے لئے تازہ سوال کی ضرورت ہو گی۔ اگلا سوال بیگم نجمہ تابش الوری

پنجاب میں چھوٹی صنعتوں کا قیام

☆ **673۔ بیگم نجمہ تابش الواری:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازکراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :
کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے غیر ممالک میں رہنے والے پاکستانیوں کو پنجاب میں صنعتیں لگانے میں مدد دینے کے لئے Turn Key کے نام سے ایک منصوبہ تیار کیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کے تحت کون کون سی صنعتیں قائم کی جا سکیں گی اور ان کی منظوری اور قیام کا طریق کار کیا ہو گا۔؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): یہ درست ہے کہ پاکستانیوں کے لئے جو عرصہ دراز سے بیرون ملک کسب معاش کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی پس انداز رقم جو وہ اپنی غیر ضروری اشیاء کی خریداری پر صرف کرتے تھے کو صنعتی اداروں میں لگانے کی ترغیب دینے کے لئے ایک قابل عمل منصوبہ بہ عنوان منصوبہ کلید بردار (ٹون کی پرجیکٹ) کا آغاز کیا ہے۔

اس منصوبے کے تحت مندرجہ ذیل صنعتیں موجودہ سمال انڈسٹریز اسٹیٹس میں لگانے کے لئے موزوں سمجھی گئی ہیں۔

1۔ آلات زرعی 2۔ صنعتی دستانے 3۔ ہوزری 4۔ چرمی لباس و جوتے
5۔ چوبی فرنیچر 6۔ نٹ بولٹس 7۔ سائیکل کے پرزہ جات 8۔ آٹو موٹر کے پرزہ جات
9۔ بستروں کی چادریں 10۔ تیار شدہ ملبوسات 11۔ تولیہ 12۔ کپڑے بننے کی مشینری و پرزہ جات
13۔ سولونٹ آئل ایکسٹریکشن 14۔ معدنی مصنوعات وغیرہ

صنعتی یونٹ کی منظوری اور قیام کا طریقہ کار

منصوبہ کلید بردار کے لئے طریق کار آسان اور سہل بنایا گیا ہے تاکہ بیرون ملک پاکستانی سرماہ کار اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ اس منصوبہ میں سرمایہ کاری کی تفصیل یوں ہے۔

(الف) بیرون ملک پاکستانی سادہ کاغذ پر صنعتی منصوبہ لگانے کیلئے درخواست دے گا۔ منصوبہ کا چناؤ سرمایہ کار اور کارپوریشن کے باہمی صلاح و مشورے سے ہو گا۔ جس میں کارپوریشن کے ماہرین کی امداد و تعاون شامل ہو گا۔ ایسے سرمایہ داروں کی سہولت کے لئے کارپوریشن نے مختلف علاقوں میں لگائے جانے کے مناسب صنعتی منصوبوں کی فہرست تیار کی ہے۔ جس میں ان منصوبوں کی اقتصادیات کا مختصر جائزہ بھی دیا ہوا ہے۔ جن کی تفصیل قابل عمل رپورٹ کارپوریشن چناؤ کے بعد تیار کرے گی

سرمایہ کار کسی بھی مجوزہ پسندیدہ اور اقتصادی طور پر قابل عمل منصوبہ کی کل لاگت کا 25 فیصد سرمایہ خود فراہم کرے گا۔ جو کہ اس کی پس انداز کی ہوئی رقم ہو گی۔ 75 فیصد سرمایہ کارپوریشن خود فراہم کرے گی۔ کارپوریشن اپنی معاونت کے عوض سرمایہ کار سے منصوبے کی تکمیل پر آنے والی کل لاگت (فکسڈ کاسٹ) کا ' دو فیصد بطور حق خدمت وصول کرے گی۔ اس منصوبے کے تحت صنعتی پلانٹ فراہم کرنا نقشہ جات تیار کرنا اور تعمیر کی ذمہ داری کارپوریشن کی ہو گی۔ مشینری کا چناؤ سرمایہ کار کے مشورے سے ہو گا مگر اس کی تنصیب وغیرہ کارپوریشن کے ذمہ ہو گی۔ یہ بات واضح رہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ سرمایہ کار منصوبہ کے لئے 70 فیصد قرض ضرور لے۔ یہ بات اس کی صوابدید پر ہے کہ وہ قرض لے یا اپنے ذرائع سے یہ سرمایہ فراہم کرے۔

سرمایہ کار تعمیر عمارت' مشینری کا چناؤ اور تنصیب مشینری خود بھی کر سکتا ہے۔ کارپوریشن ایسے سرمایہ کاروں کی سہولت کیلئے عمارتی نقشہ اور تفاصیل مشینری مہیا کرے گی اس کے لئے کوئی معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کون سے منصوبے شروع کئے جا چکے ہیں۔ جیساکہ انہوں نے اپنے جواب میں بتایا ہے۔ اور کتنے ابھی شروع کرنے ہیں اور کتنے کب تک التوا میں پڑے رہیں گے؟

جناب سپیکر: بیگم صاحب! سوال ذرا دھرا دیجئے۔

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس میں کون کون سے

منصوبے شروع کئے جا چکے ہیں اور کتنے ابھی شروع کرنے ہیں اور کتنے کب تک التوا میں پڑے رہیں گے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! یہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی جانب سے باقی سکیموں کے علاوہ ایک سکیم Turn key project کا آغاز ہم نے کیا تھا۔ جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ کوئی فرد اگر اندرون ملک یا بیرون ملک پاکستان میں کسی جگہ پر سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی وساطت سے کوئی ادارہ قائم کرنا چاہتا ہے تو یہ کارپوریشن اس کے ساتھ معاہدہ کرتی ہے اور معاہدہ کرنے کے بعد اس کی تعمیر خود کرتی ہے اور اس منصوبے کو مکمل کر کے چابی ان کو فراہم کرے گی۔ Turn key project کا تصور یہ ہے۔ اس کے مطابق جو صنعتکار ہے یعنی درخواست گزار 25 فیصد سرمایہ اس Project کا وہ فراہم کرے۔ 70 فیصد کارپوریشن اسے بذریعہ Credit loan مالیاتی اداروں سے فراہم کروائے اور 5 فیصد کارپوریشن خود اپنے فنڈ سے فراہم کرے۔ ان تمام اخراجات پر 2 فیصد کے حساب سے کارپوریشن اپنی خدمات کی شرح وصول کرتی ہے۔ بنیادی طور پر اس کا تصور یہ ہے کہ بیرون ملک پاکستانی اگر پاکستان میں کوئی ادارہ قائم کرنا چاہیں تو ان کی اس پروگرام کے تحت مدد کی جائے۔ ابھی تک اس معاملے میں ہمیں 85 درخواستیں آئی ہیں۔ لیکن اس میں اس سے آگے ابھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ہم نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ اس Project میں پیش رفت نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟ اور ہم اس میں مزید اصلاح کے لئے سوچ رہے ہیں تاکہ اس میں پیش رفت ہو۔ درخواستیں آنے کے بعد اس پر کسی Enterpreneure نے کسی صنعتکار نے اسے لگانے کے لئے آمادگی ظاہر نہیں کی۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ اس Project کو آگے چلایا جائے۔ انشاء اللہ اس میں ہم مزید کچھ Incentive پیش کرنے کے لئے اس پر غور و فکر کر رہے ہیں اور اسے ہم مزید پرکشش بنائیں گے تاکہ اس پروجیکٹ کے جو نتائج ہیں وہ آگے آنا شروع ہوں۔

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب والا! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس میں آپ کون کون سی صنعتوں کو Preference دیں گے جو کہ آسانی کے ساتھ آپ کے پاس آ سکیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: اس میں Project کو ہم لگائیں گے ان میں زرعی آلات صنعتی دستانے' ہوزری' چرمی لباس و جوتے سازی' چوبی فرنیچر' نٹ بولٹس کا بنانا' سائیکل کے پرزہ جات' آٹو

موٹر کے پرزہ جات' بستروں کی چادریں' تیار شدہ ملبوسات' تولیہ سازی' کپڑے بننے کی مشینری و پرزہ جات اور معدنی مصنوعات وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ۔ لیکن اس میں اگر کوئی کام کرنا چاہئے اور اپنا کوئی Project لیکر بھی آئے تو ہم اس پر بھی غور کریں گے اور معاملے میں اس کی حوصلہ افزا معاونت کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ فرما رہے ہیں اور وہ سوچ رہے ہیں کہ اس کو بہتر بنانے کے لئے اور بھی کوئی سکیمیں سوچی جائیں ۔ حالات سوچے جائیں یا واقعات سوچے جائیں یا ضروریات سوچی جائیں ۔ تو میں استدعا کر سکتا ہوں اور یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا یہ ممکن ہے جلال پور جٹاں جو کہ پارچہ بافی میں پنجاب میں سب سے پہلے تھا اور پاکستان بننے سے پہلے مانچسٹر آف ہندوستان کہلاتا تھا تو وہاں بھی Small Industry Estate بنا سکتے ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب والا! تجاویز کی خاصی بھرمار ہے اور میں کچھ سن نہیں رہا۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب والا! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ صنعتی ترقی کے لئے ہم مختلف اقدام سوچ رہے ہیں اور میں نے استدعا کی ہے جلال پور جٹاں ایک قصبہ ہے جو پاکستان سے پہلے مانچسٹر آف ہندوستان کہلاتا تھا ۔ تو وہاں پارچہ بافی کا کام جو لوگ جانتے ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ بھوکے مر رہے ہیں ۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ کیا یہ بھی آپ ایک سکیم سوچ سکتے ہیں کہ وہاں بھی ایک Small Industry Estste بنا دی جائے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے تو نئے سوال کی ضرورت ہے ۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب والا! کیا میں اتنا پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کوئی ایسا طریقہ بتائیں تاکہ میں وہاں Small Industry بنانے کی استدعا کر سکوں اور یہ فرما رہے ہیں کہ ہم اسے مزید بہتر بنانے کیلئے سوچ رہے ہیں اور اس میں میں نے اضافہ کیا ہے اور یہ بھی اس کا اضافہ کر لیں کہ یہ بھی ایک ایسا قصبہ ہے جس کو اس چیز کی ضرورت ہے ۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم ترقی کر رہے ہیں۔ اور اس کی بہتری کیلئے سوچ رہے ہیں ۔

جناب سپیکر: اس کیلئے آپ علیحدہ سوال دیں وہ آپ کو جواب دیں گے یا آپ وائیں صاحب

سے علیحدگی میں دریافت کر لیں ۔ ضمنی سوال چودھری صاحب اس سوال سے متعلق ہو سکتا ہے جو سوال یہاں ایجنڈے میں موجود ہے ۔ سید فخرالدین شاہ

ملتان میں شوگر مل کا قیام

☆773۔ سید فخرالدین شاہ: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صدر پاکستان نے دورۂ ملتان کے دوران ملتان میں شوگر مل لگانے کا اعلان فرمایا تھا۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سروے ٹیم نے شوگر مل کی تنصیب کیلئے کچا کھوہ کا علاقہ منتخب کیا ہے جو کہ خالصتاً کاٹن زون ہے ۔

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ صدر پاکستان نے شوگر مل کی تنصیب کا اعلان ملتان کے لئے کیا تھا ۔ مگر اب ضلع خانیوال کی تشکیل کے بعد کچا کھوہ اس کی حدود میں شامل ہو گیا ہے ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ شیر شاہ ملتان سے لیکر پنجند تک دریائی علاقہ ہے جو کہ گنے کی کاشت کے لئے انتہائی موزوں ہے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صدر پاکستان کے اعلان کے مطابق دوبارہ سروے کر کے شجاع آباد میں جو کہ ضلع ملتان کی حدود میں ہے شوگر مل لگانے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (غلام حیدر وائیں): (الف) درست ہے ۔

(ب) یہ درست نہ ہے ۔ جناب گورنر پنجاب نے ایک کمیٹی ضلع ملتان میں لگائی جانے والی شوگر مل کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب کرنے کے لئے تشکیل کی ۔ یہ کمیٹی جناب وزیر صنعت ' وزیر خوراک ' وزیر زراعت اور چیئرمین محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات پر مشتمل تھی ۔ اس کمیٹی نے گنے کی پیداوار کو مدنظر رکھتے ہوئے میاں چنوں ' تحصیل خانیوال (جو کہ اس وقت ضلع ملتان کا حصہ تھا) کا انتخاب کیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ جناب صدر پاکستان نے شوگر مل کی تنصیب کے لئے ضلع ملتان کا اعلان فرمایا تھا' مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے میاں چنوں پہلے ضلع ملتان ہی کا حصہ تھا اور ضلع خانیوال کی تشکیل کے بعد اس کی حدود میں واقع ہے ۔

(د) ضلع ملتان اسوقت تین تحصیلوں ملتان' لودھراں اور شجاع آباد پر مشتمل ہے ۔ پچھلے تین سالوں میں

ان تحصیلوں میں گنے کی اوسطاً پیداوار بالترتیب 1436 لاکھ ٹن' 2709 لاکھ ٹن اور 0.939 لاکھ ٹن رہی ہے۔ ان تین تحصیلوں میں سے تحصیل لودھراں میں گنے کی پیداوار نسبتاً زیادہ ہے۔

(ھ) جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تحصیل شجاع آباد میں گنے کی پیداوار گنے کی مل کے لئے ناکافی ہے۔

سید فخرالدین شاہ: جناب والا میں نے اپنے سوال میں یہ نہیں پوچھا کہ کتنی پیداوار ہوتی ہے میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس علاقے میں شیر شاہ سے ہیڈ پنجند تک گنے کیلئے موزوں جگہ ہے میں نے وزن تو نہیں پوچھا کہ کتنا ہوا ہے اور پھر جہاں میاں چنوں میں مل لگائی گئی ہے یہ کاٹن ایریا نہیں ہے تو پھر جناب والا' جہاں گنے کی کھپت ہی نہ ہو وہاں پر گنا کیسے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ ہم وہاں پر کپاس کی risky پیداوار کرتے ہیں جس کا سیلاب آنے سے کروڑوں روپے کا نقصان ہو جاتا ہے' حالانکہ وہ صرف گنے کیلئے موزوں جگہ ہے وہاں پر اور کوئی کاشت برداشت نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی بات درست ہے دائیں صاحب آپ جزو (د) کو دیکھیں اس میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ شیر شاہ ملتان سے لیکر پنجند تک دریائی علاقہ ہے جو کہ گنے کی کاشت کیلئے انتہائی موزوں ہے اور جواب کے جزو (د) میں ملتان' لودھراں اور شجاع آباد کا گنے کی پیداوار کا comparison پیش کیا گیا ہے۔

سید فخرالدین شاہ: جی! جناب والا یہ میں نے نہیں پوچھا تھا' میں نے تو یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ رقبہ موزوں ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب آپ کی بات ہو گئی آپ تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! شوگر مل کیلئے بنیادی چیز اس کا میٹریل ہے جو کہ گنا ہے۔ میں نے یہ کوشش کی ہے کہ میں یہ عرض کروں کہ جس وقت ضلع ملتان میں شوگر مل کیلئے جناب صدر پاکستان نے اعلان فرمایا تھا یہ 1983 کی بات ہے۔ آپ کو یاد ہو گا اس وقت انہوں نے ایک High powered committee تشکیل دی تھی۔ جس میں سیکرٹری صنعت' سیکرٹری زراعت' سیکرٹری محکمہ خوراک اور چیئرمین پی اینڈ ڈی شامل تھے اور انہوں نے شوگر مل کی جگہ کے تعین کیلئے ایک Criteria طے کیا اور Criteria یہ تھا کہ گزشتہ تین سالوں میں دیکھا جائے کہ ملتان کی کن تحصیلوں میں گنا زیادہ پیدا ہوتا ہے تو گویا کسی جگہ پر شوگر مل لگانے کیلئے باقی چیزوں کے علاوہ جو بنیاد ہے اور سب سے اہم جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر گنا کتنا میسر آئے تو اس کی تحصیل

وار فیگرز میرے پاس موجود ہیں اور وہ یہ ہیں کہ تحصیل ملتان میں اس وقت گنے کی اوسط پیداوار ایک لاکھ 88 ہزار ٹن تھی تحصیل کبیر والا میں 2 لاکھ 65 ہزار ٹن، تحصیل خانیوال میں 4 لاکھ 39 ہزار ٹن، تحصیل لودھراں میں تین لاکھ 19 ہزار ٹن اور تحصیل شجاع آباد میں ایک لاکھ اور 32 ہزار ٹن۔ یہ ان تحصیلوں میں تین سال سے کے گنے کی اوسط پیداوار ہے۔ دو ہزار ٹن Capacity کو جو شوگر ملز منظور ہوئیں ان کیلئے 3 لاکھ 20 ہزار ٹن سالانہ گنے کی ضرورت ہے اور اس وقت تحصیل خانیوال جو کہ اس وقت ضلع خانیوال ہے اس میں اوسط پیدوار 4 لاکھ 39 ہزار 3 سو 96 لاکھ ٹن تھی اس لحاظ سے اس وقت کی حکومت نے یہ خیال کیا کہ یہاں پر موزوں جگہ تحصیل خانیوال ہو گی جس کی جگہ کا تعین موجودہ حکومت نے اس پارٹی کو منظوری دی اس وقت صورتحال یہ ہے کہ Sugar Industry وفاقی حکومت کی Specified list پر نہیں رہی اور اب اس میں آزادی ہے کہ کوئی فریق اگر کسی جگہ شوگر مل لگانا چاہتے ہیں اس کی Feasibility ہو اور مالیاتی ادارے اس Feasibility کو قبول کریں تو وہاں پر وہ شوگر مل لگا سکتے ہیں۔

سید فخر الدین شاہ: جناب والا! وہ جگہ موزوں ہے یا نہیں ہے وہاں گنا ہو سکتا ہے اور بھی پیداوار ہو سکتی ہے وزیر موصوف کے علاقے میاں چنوں میں جو یہ مل لگائی گئی ہے تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ Cotton area نہیں ہے۔ یہاں گنے کی کاشت ہو سکتی ہے؟ کبھی بھی نہیں ہوتی جناب۔ اس وقت Cotton area ممنوع تھا کہ وہاں پر کوئی شوگر مل نہ لگائی جائے۔ سب سے موزوں جگہ جو میں نے عرض کی ہے وہ شیر شاہ سے چنیوٹ تک کی جگہ ہو سکتی ہے اور یہ ضلع ملتان میں ہے اور اس میں خانیوال بھی شامل تھا۔ اس مل کو میاں چنوں میں لے گئے ہیں اب یہ کہہ دینا کہ موزوں جگہ نہیں ہے۔ میں نے تو جناب والا یہ پوچھا ہے کہ کیا میاں چنوں موزوں جگہ ہے اور وہاں کیا گنا پیدا ہو سکتا ہے؟ جواب تو جناب والا یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ وہاں پر کھپت ہی نہیں ہے۔ جناب والا وہاں پر کوئی مل ہی نہیں ہے کوئی لیتا ہی نہیں ہے تو پھر جناب والا کون اسے کاشت کرے۔ ہم کاشت کرتے ہیں مگر سیلاب کے آنے پر ہمارے کروڑوں روپے ضائع ہو جاتے ہیں اور ہم منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ جناب والا! میں اس لئے یہ عرض کر رہا ہوں کہ وہاں پر مل کا ہونا ضروری تھا۔ پہلے بھی مل کو میاں چنوں لے گئے ہیں اور اب پھر کہہ رہے ہیں کہ وہ موزوں جگہ نہیں ہے تو جناب والا وہ جگہ کیوں موزوں نہیں ہے۔ میں تو صرف جگہ کے بارے میں کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں ہے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں آپ اس بات کا سروے کرائیں کہ وہ جگہ گنے کیلئے موزوں ہے یا نہیں ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھا ہے۔ جناب والا! جب کوئی گنا لیتا

ہی نہیں ہے ۔ تو وہ وہاں پر کون کاشت کرے اور وہ گنا کہاں جائے ہمیں تو دریا خان کے دھکے کھانے پڑتے ہیں کون اسے کاشت کر سکتا ہے ؟

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ وائیں صاحب سوال واقعی یہ ہے کہ کیا شیر شاہ ملتان سے لے کر پنجند تک جو دریائی علاقہ ہے وہ گنے کی کاشت کیلئے انتہائی موزوں ہے اور اس کا شاہ صاحب جواب چاہتے تھے تو جواب اس انداز میں نہیں دیا گیا جس انداز میں سوال پوچھا گیا ہے تو کیا آپ اس بارے میں اظہار خیال فرمائیں گے کہ یہ جو سوال کا جزو (د) ہے کہ شیر شاہ ملتان سے لیکر پنجند تک جو دریائی علاقہ ہے وہ گنے کی کاشت کیلئے انتہائی موزوں ہے ؟ کیا یہ واقعی انتہائی موزوں ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب والا ! جہاں تک زرعی Feasibility کا تعلق ہے میرے خیال میں محکمہ زراعت ہی اس معاملہ میں بہتر رائے دے سکتا ہے ۔ میرا تو زراعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ لیکن میں ایک بات عرض کرتا ہوں جو میری سمجھ میں آئی ہے کہ یہ جس ایریا کا ذکر کر رہے ہیں اس تحصیل کی Production میں نے پیش کی ہے اور وہ یہ بتاتی ہے کہ اس وقت تک وہاں پر گنے کی کاشت اتنی نہیں ہو رہی تھی کیوں نہیں ہو رہی تھی اس کا تو میں جواب پیش نہیں کر سکتا یہ تو محکمہ زراعت سے بات کی جا سکتی ہے کہ وہاں پر اگر گنے کی کاشت Improve ہو سکتی ہے تو ہونی چاہیے اور خاص طور پر ایک بات کی میں وضاحت کرنی چاہوں گا کہ چونکہ اتفاق سے یہ شوگر مل اور میاں چنوں دونوں اکٹھے ہو گئے ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ شوگر مل کے لئے Site کی Selection موجودہ عوامی حکومت کے اقتدار میں آنے سے پہلے کی ہوئی ہے ۔ اس میں موجودہ حکومت کا کوئی دخل نہیں ہے ۔ تحصیل خانیوال اور میاں چنوں کو 83ء کی حکومت نے ' مارشل لاء کے دور نے Base بنایا ہے اور انہوں نے اس کی Feasibility تین سالوں کے گنے کی کاشت کی اوسط سے مانگی ہے ۔ ملتان کی تمام تحصیلوں کی اوسط کو سامنے لے کر اس میں تحصیل خانیوال کی اوسط پیداوار گنا جو ہے وہ سب سے زائد نکلی ہے جس کی Figure میں نے پیش کی ہے ۔ میاں چنوں کی Site کو فائنل کرنے کا فیصلہ موجودہ حکومت سے پہلے کا ہوا ہے ۔ اس میں موجودہ حکومت کا اور موجودہ حکومت کے کسی وزیر کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہے رہ گئی بات دوسری کہ اس پر گنے کی کاشت ' اگر وہ زرعی علاقہ ہے تو اس پر ضروری ہونی چاہئے اور اس پر مہربانی کر کے آپ محکمہ زراعت کے

ماہرین سے رابطہ قائم فرمائیں تاکہ وہاں پر گنے کی پیداوار ہو اور وہاں پر آپ شوگر مل لگائیں۔ اس پر تو اب کوئی پابندی نہیں ہے۔ صرف آپ کو Site صوبائی حکومت سے کروانی پڑے گی اور وہ آپ کے لیے کوئی مشکل بات نہیں ہو گی۔ وفاقی حکومت نے اب شوگر مل کو اپنی Specified list سے خارج کر دیا ہے اور یہ آسان ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: ملک ممتاز احمد بچر صاحب ضمنی سوال

ملک ممتاز احمد بچر: کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ Cotton Zone میں شوگر ملز لگانے کی غیر دانشمندانہ پالیسی سے ملک زرمبادلہ سے محروم نہیں ہو رہا۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! یہاں پر ملتان ضلع کے نمائندے تشریف فرما ہیں، بہت عرصہ سے حکومت سے شوگر مل کے قیام کا مطالبہ ہو رہا تھا اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ صدر پاکستان جب ملتان قاسم باغ تشریف لائے تھے اور وہاں پر اس سے پہلے ضلع کونسل کے چیئرمین نے ایک جلسہ عام میں سپاسنامہ میں باقاعدہ مطالبہ کیا تھا کہ ضلع ملتان کو ایک شوگر مل دی جائے۔ اس مطالبے کے پس منظر میں اس وقت صدر پاکستان نے ملتان ضلع کو ایک شوگر مل دینے کا فیصلہ کیا۔ جہاں تک Cotton Zone کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ملتان ضلع Cotton Zone ہے لیکن اس وقت خدا کے فضل و کرم سے Cotton کی جو پیداوار ہے وہ بتدریج تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور اس کی ٹیکنیکل Know-how میں Improvement ہوئی ہے اور اب ہمارا کاشتکار خدا کے فضل و کرم سے اس فصل پر اتنی محنت کرتا ہے کہ گزشتہ تین سال سے ہر سال مسلسل اس نے اپنی پیداوار کے ریکارڈ توڑے ہیں اور اب صورتحال یہ ہے کہ اگر Cotton کے رقبے میں کچھ کمی بھی آ جائے تو پھر بھی پیداوار میں ہمیں کوئی کمی نہیں ہے کیونکہ کسی وقت تو آپ کو Export کی Problem پڑتی ہے اس کے مقابلے میں دوسری فصل جو گنا اور شوگر ہے۔ یہ آپ کو Import کرنی پڑتی ہے لہٰذا آپ کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ جب ملک چینی کی کھپت میں خود کفیل نہیں ہے اور اس کے لئے ہمیں چینی باہر سے Import کرنے کی بجائے اس کی ملیں خود بنانی ہوں گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ فیصلہ موجودہ حکومت نے نہیں کیا۔ یہ تو ماضی کا ایک فیصلہ ہے اور اس پر عملدرآمد جو ہوا ہے وہ پہلے ہوا ہے۔ موجودہ حکومت نے نہیں کیا لیکن اب Cotton Zone کی صورتحال یہ ہے کہ اگر اس کے رقبے میں کچھ کمی بھی آ جائے تو پھر بھی آپ کی Cotton کی پیداوار

اس لحاظ سے متاثر نہیں ہو گی کیونکہ اس کی ٹیکنیکل Know-how جو ہے ' اب جھاڑ جو ہے جسے آپ پیداوار کہتے ہیں وہ خدا کے فضل سے Improve ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: سردار امجد حمید خان دستی ضمنی سوال

سردار امجد حمید خان دستی: دائیں صاحب! نے فرمایا ہے کہ گنے کی پیداوار نسبتاً لودھراں میں زیادہ ہوئی اور سوال یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ یہ جو Zone شیر شاہ سے پنجند تک ہے یہاں گنا زیادہ پیدا ہونے کا امکان ہے تو انہوں نے جواب فرمایا کہ یہ زراعت والوں کا کام ہے حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ جب یہ سوال آیا تھا تو زراعت والوں سے بھی پوچھ لینا چاہئے تھا تاکہ شاہ صاحب کی تسلی ہو جائے۔ شاہ صاحب یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ آیا یہ درست ہے کہ "انا وندے ریوڑیاں تے مڑ مڑا اپنے ول" کہ جو صنعت بھی قائم ہو وہ میاں چنوں ہی جائے (قہقہے)

جناب سپیکر: جی! میاں ریاض حسین پیرزادہ ضمنی سوال

میاں ریاض حسین پیرزادہ: جناب سپیکر! میں وزیر صنعت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کاٹن کی چنائی میں زمینداروں کو جو تکلیف ہے آیا حکومت کی کوئی ایسی سکیم ہے کہ چنائی کے لئے کوئی مشینری Improt کرے؟

جناب سپیکر: یہ اس سوال سے متعلقہ سوال نہیں ہے

میاں ریاض حسین پیرزادہ: جناب سپیکر وزیر صاحب Cotton پر زیادہ زور دے رہے تھے اس لئے کاٹن کے سلسلے میں ' میں نے یہ پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ' یہ سوال شوگر مل کے متعلقہ ہے۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ: جناب سپیکر! وہ جواب Cotton کا دے رہے تھے۔

جناب سپیکر: اگر Textile کی بات ہوئی تو پھر بھی آپ کے سوال کو میں Entertain کر لیتا۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ: ٹھیک ہے۔

چودھری غلام احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے تین تحصیلوں کے گنے کی پیداوار کے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں وہ انہوں نے کس

ذریعے سے حاصل کئے ہیں اور کیا اسمیں وہ گنا بھی شامل ہے جس کی کاشتکار کو مل کی طرف سے اجازت ہوتی ہے اور جو ہم crushing بھی چوری کرتے ہیں وہ بھی شامل ہے۔

آوازیں۔ غلط بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ چودھری صاحب کا سوال سمجھ گئے ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: سمجھ گیا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ گنے کی پیداوار کے اعداد و شمار اس وقت حکومت پنجاب نے محکمہ زراعت سے حاصل کئے تھے جو ان کے محکمہ اس پر کام کرتا ہے اور شماریات کا محکمہ باقاعدہ فصلوں کی Classification کرتا ہے اور اس کی روشنی میں یہ اعداد وشمار Officially حاصل کئے گئے تھے۔

چودھری غلام احمد: جناب والا! مجھے سنائی نہیں دیا کہ وزیر موصوف نے کیا فرمایا ہے؟

جناب سپیکر چودھری صاحب آپ کے ضمنی سوال کا انہوں نے ٹھیک جواب دیا ہے کہ یہ محکمہ زراعت کا شماریات کا ایک ضمنی محکمہ تو ان کی طرف سے ان کو جو اعداد و شمار ملے ہیں وہ انہوں نے ان تینوں تحصیلوں کے Comparison کے لئے پیش کئے ہیں۔ میاں مختار احمد شیخ ضمنی سوال۔

میاں مختار احمد شیخ: جناب سپیکر! اس سلسلے میں شاہ صاحب یہ سوال نہیں کر سکے تو میں یہ سوال کروں گا کہ جب مرکزی حکومت نے شوگر ملوں کے قیام کو Specified list سے نکال دیا ہے تو کیا Location کے لئے حکومت پنجاب کی کوئی پابندی ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: حکومت پنجاب نے Location پر ایک Location Policy تیار کی ہوئی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ کسی ایک علاقہ میں صنعتوں کا ضرورت سے زیادہ پھیلاؤ نہ ہو کیونکہ وہ بھی Problems پیدا کرتی ہیں نمبر2 جیسا کہ مجھ صاحب نے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اگر جب نئی شوگر ملیں پنجاب میں لگیں تو ان کی Site کی Location ایسی ہوں جو کہ اس وقت کی بار آور فصلوں کو زیادہ Site up نہ کریں۔ لہٰذا ان کو سامنے رکھ کر Site کی Clearance صوبائی حکومت سے لینے کی پالیسی اس وقت بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد اصغر

نمک کی ایجنسیاں الاٹ کرنے کا طریقہ کار

☆ 795۔ چودھری محمد اصغر: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از کراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مارچ 1985ء تا ستمبر 1985ء نمک کی کل کتنی ایجنسیاں دی گئیں اور ایجنسیاں حاصل کرنے والے افراد کے نام اور پتہ کیا ہیں۔

(ب) حکومت نے ایجنسیاں دینے کے لئے کیا معیار مقرر کر رکھا ہے اور کیا یہ ایجنسیاں قواعد و ضوابط کے تحت درست دی گئیں۔ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) مارچ 1985ء سے ستمبر 1985ء تک نمک کی 9 ایجنسیاں دی گئیں جن کی تفصیل لف ہے۔

(ب) پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن نے پاکستان معدنی ترقیاتی کارپوریشن کے مروجہ قواعد و ضوابط کو پیش نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل معیار مقرر کیا ہے۔

1۔ درخواست کی فیس مبلغ 100 روپیہ بنک ڈرافٹ کی صورت میں۔

2۔ درخواست دہندہ کے شناختی کارڈ کا فوٹو۔

3۔ درخواست گزار کی طرف سے حلفیہ بیان کہ اس کی عمر 18 سال سے زائد ہے وہ دوکان کا مالک ہے اور وہ نمک کا باقاعدہ حساب رکھے گا اور وہ ٹی آر آر آر نہیں فروخت کرے گا وغیرہ۔

4۔ زرضمانت مبلغ 30000 روپے متذکرہ ایجنسیاں دیتے وقت مذکورہ معیار کو پیش نظر رکھا گیا۔

مارچ 1985ء سے ستمبر 1985ء تک جاری کردہ ایجنسیوں کی تعداد

مارچ 1985ء سے ستمبر 1985ء تک کل انیس نمک کی ایجنسیاں جاری کی گئیں جن کی تفصیل بمعہ نام و پتہ، ایجنسی ہولڈرز سفارش کنندگان کے نام ایجنسی کی موجودہ کیفیت اور جون 1987ء تک ایجنسی ہولڈرز نے جتنا کوٹہ اٹھایا درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام و پتہ	ایجنسی برائے	تاریخ اجراء
1	صابر اینڈ برادرز جھابراں تحصیل و ضلع شیخوپورہ	منڈی جھابراں	2-3-85

نمبر شمار	نام و پتہ	ایجنسی برائے	تاریخ اجراء
2	ناصر خدام معرفت میاں اینڈ کمپنی گرین مارکیٹ سرگودھا	سرگودھا	14-3-85
3	شیر محمد بندیال ڈاک خانہ بندیال تحصیل و ضلع خوشاب	خوشاب	30-3-85
4	وحید اللہ شاہ' وحید منزل مین بازار اسلام پورہ لاہور	لاہور	30-3-85
5	محمد یونس شیخ معرفت عبدالستار بالمقابل شاہدرہ بیگ انڈسٹریز سعید پارک شاہدرہ	شاہدرہ	2-4-85
6	نجیب الدین 156ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ	سیالکوٹ	17-2-85
7	منصور اقبال بلاک نمبر22 مکان نمبر 138-4 ایس سرگودھا	سرگودھا	17-4-85
8	محمد سعید خان 22/24 بالمقابل ویلڈنگ شاپ بہاندری چوک ساہیوال	ساہیوال	7-5-85
9	مشیرا ایجنسیز42 کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور	لاہور	16-5-85
10	فیصل اینڈ کمپنی شاپ نمبر159 گوجرانوالہ روڈ حافظ آباد	حافظ آباد	17-6-85
11	احمد نوازخان معرفت محمد اقبال کندیاں ضلع میانوالی	کندیاں	23-6-85
12	جواد سلیم' سلیم منزل بیرون پاک گیٹ ملتان	ملتان	25-6-85
13	محمد زبیر بالمقابل مرحبا ہوٹل کچہری روڈ سیالکوٹ	سیالکوٹ	30-7-85
14	دین محمد مکان نمبر12' اے شاہ دین سکیم اچھرہ لاہور	لاہور	31-8-85
15	مسٹر طارق رحیم 51 ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور	لاہور	4-9-85
16	مسز رشیدہ منیر ملک' 48 بی گلبرگ 2 لاہور	لاہور	4-9-85
17	ملک خان محمد معرفت احمد شیر ڈاک خانہ و تحصیل نور پور تھل	نور پور تھل	23-9-85

نمبر شمار	نام و پتہ	ایجنسی برائے	تاریخ اجراء
18	محمد طفیل محلہ کوٹ نورا گکھڑ منڈی وزیر آباد	گکھڑ منڈی	23-9-85
19	غلام محمد گاؤں و ڈاک خانہ بندیال تحصیل و ضلع خوشاب	بندیال	23-9-85

جناب سپیکر: اگلا سوال حاجی سردار خان

ریت کی قیمت مقرر کرنے کے اقدامات

☆ **850۔ حاجی سردار خان:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از کراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

صوبہ میں ریت کی نیلامی سے حکومت کے خزانہ میں سالانہ کتنی رقم جمع ہوتی ہے۔ اور کیا ٹھیکہ دار پر لازم ہے کہ وہ حکومت کی جانب سے مقرر شدہ قیمت صارفین سے وصول کرے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو حکومت کی جانب سے ریٹ مقرر نہ کرنے میں کونسی مصلحت کار فرما ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں) (1) صوبہ میں ریت کی نیلامی سے حکومت کے خزانہ میں سال 85۔1984ء کے دوران 43،704،84،60 روپے جمع ہوئے۔ سال 86۔1985ء میں یہ آمدن 380،56،79 روپے اور سال 87۔1986ء میں یہ آمدن 555،32،88 روپے تھی۔

(2) حکومت اس سلسلے میں کوئی ریٹ مقرر نہیں کرتی جو کہ ٹھیکہ دار پر لازم ہو کہ صارفین سے وصول کرے۔

(3) ریت کے پٹہ جات بمطابق نوٹیفیکشن نمبر V-1-32،72 (1) مورخہ 80-8-4 نیلام کئے جاتے ہیں اور قواعد متعلقہ میں ریٹ مقرر کرنے کیلئے کوئی شق موجود نہ ہے۔ ریت کے نرخ متعین کرنا مناسب نہ ہے۔ کیونکہ نرخ کا تعین ریت کی کوالٹی، زرنیلام، رقبہ کے جائے وقوع، رسد اور طلب کے اصول کے تحت ہوتا ہے۔ اگر نرخ متعین کئے گئے تو نہ صرف انہیں لاگو کرنا انتظامی مشکلات پیدا کرے گا بلکہ حکومت کے خزانہ میں اس مد کے اندر معقول کمی ہونے کا امکان ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مختلف علاقوں کے لئے مختلف نرخ

مقرر ہیں ۔ جناب وزیر موصوف کئی مرتبہ مظفر گڑھ اور لیہ کے اضلاع میں تشریف لے گئے ہیں ' وہاں پر اتنی ریت ہے میل با میل تک ' اور اگر لوگ ایک صدی تک بھی وہاں سے ریت اٹھاتے رہیں تو ریت ختم نہیں ہو گی ۔ کیا وزیر موصوف مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اگر وہاں پر ریت نیلام نہ کی جائے اور لوگ مفت اٹھاتے رہیں تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ یہ رعایت دینے سے مزید زمین زیر کاشت آئے گی ۔ اگر لوگوں کو یہ ریت مفت اٹھانے کی سہولت دے دی جائے مظفر گڑھ اور لیہ کے اضلاع میں جو کہ تھل کا علاقہ ہے ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی : حکومت جب کوئی پالیسی بناتی ہے تو تمام صوبے کے حالات کو سامنے رکھ کر ہی بنائی جاتی ہے اور اگر کسی ایک جگہ پر ایسی رعایت دی جائے تو پھر اس کی مثال سے دوسرے اس قسم کا تقاضا کریں گے ۔ ویسے تو جناب دستی صاحب نے جو سوال کیا ہے اس میں تو یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی خاص جگہ ہے جہاں سے لوگ ریت اٹھانی چاہتے ہیں ' کیوں کہ اس میں Transprotation کا اتنا خرچہ ہو گا کہ شاید لوگ وہاں سے مفت بھی نہ اٹھائیں ۔ بہر حال اگر کوئی ایسی صورت ہے تو مجھ سے آپ علیحدہ کسی وقت تبادلہ خیال کریں اور اس کو ہم علیحدہ دیکھ لیتے ہیں ' لیکن ایک پالیسی کے طور پر ہی اس وقت ریت کو نیلام کیا جاتا ہے ۔

میاں عبدالمجید : جناب والا ! یہ جو ریت ٹھیکے پر دی جاتی ہے ' یہ زمین کے اندر سے نکلتی ہے یا یہ زمین کے اوپر ریت کے ٹیلوں کی صورت میں ہوتی ہے اس پر بھی یہ ٹیکس عائد ہے ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی : ویسے ریت زمین کے اندر سے بھی کھودی جاتی ہے ۔ لیکن اگر سطح زمین پر بھی جو ریت ہو اور وہ قابل استعمال ہو ' اسے بھی اس قانون کے تحت دیا جا سکتا ہے اور اسے استعمال بھی کیا جا سکتا ہے ۔

میاں عبدالمجید : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اگر آپ کے علم میں ہے کہ ٹھیکیدار ریت فروخت کرنے کا نرخ اپنی مرضی سے جو Schedule مقرر کرتے ہیں یا اس میں جو قباحتیں ہیں ' کیا اس کے لئے کوئی مستقل Schedule مقرر نہیں کیا جا سکتا ہے ؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی : جناب سپیکر ! اس وقت ریت کو فروخت کرنے کا نرخ حکومت کی طرف سے مقرر نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ریت کا نرخ Unilateral اور ایک ہی قسم کا

مقرر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس لئے کہ ریت پر زیادہ خرچ اس کی باربرداری پر پڑتا ہے' اور یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ اس کا محل وقوع کیسا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا ہر جگہ پر اس ماحول کے مطابق نرخ کا تعین کیا جاتا ہے۔ ہم نے اتنی فراخدلی سے اس کے ٹھیکے دیئے ہوئے ہیں کہ اب اس کا Compelition اس کا بہتر جواب ہو گا۔ ریت کا نرخ متعین کرنے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر مقرر کرنے سے کافی دشواری ہوگی لہٰذا یہ بات عوام کے لئے مفید نہیں ہو گی اور اس کا بہتر حل Compelition ہے اور اس کے لئے Compelition کرواتے ہیں۔

میاں عبدالمجید: کیا وہاں کی انتظامیہ آپ کے کہنے کے مطابق نرخ مقرر نہیں کر سکتی ہے۔ میں نے جو کہا تھا شاید آپ نے اس پر توجہ نہیں کی۔ یہ جو قباحتیں پیدا ہو رہی ہیں اپنی من مانی ٹھیکیدار سے مل کر کرنے سے مگر وہاں کی مقامی انتظامیہ مقامی حالات کے مطابق نرخ مقرر نہیں کر سکتی ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: پالیسی تو میں نے عرض کر دی ہے۔ جہاں تک کسی خاص جگہ پر نرخوں کو آپ سمجھتے ہیں کہ اعتدال پر لانے کے لئے ضروری اقدامات کا تعلق ہے۔ تو آپ مہربانی کر کے مجھے یہ بات فرمائیں۔ ہم اس معاملہ میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر کو کہہ دیں گے کہ اس سلسلہ میں وہ مناسب کارروائی کریں۔

مولانا محمد غیاث الدین: کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ریت جو ٹھیکے پر دی جاتی ہے وہ جہاں سے بھی ریت نکلے یا کوئی مخصوص علاقے ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کی مالکانہ زمین ہوتی ہے وہاں بھی ریت ہوتی ہے ایک حکومت کی اپنی ملکیتی زمین ہوتی ہے مثلاً جنگلات کے علاقے دریا کے علاقے۔ دریاؤں کی ریت فروخت کرتے ہیں یا کسی کی ملکیتی اراضی پر بھی ریت نکلے تو اس کا بھی ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: زمین کے نیچے سے جہاں سے کوئی Mineral نکلتے ہیں تو وہ قوانین کے مطابق حکومت کی ہی Property ہوتے ہیں۔ اس لئے حکومت اسے خود فروخت کرتی ہے۔ زمین کے نیچے کی معدنیات کی مالک حکومت ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال

نجی شعبہ میں شوگر ملوں کا قیام

☆ 972۔ حاجی محمد بوٹا: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ کو شوگر ملوں کے قیام کے لئے مرکزی حکومت نے کب ٹارگیٹ دیا تھا اور سالانہ کتنے ٹن کیپسٹی کی اجازت جاری کرنے کے لئے کہا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نجی شعبہ کو مظفر گڑھ' میاں چنوں' بہاولنگر وغیرہ کے شہروں میں شوگر ملوں کے قیام کے لئے اجازت نامے جاری کر رہی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور شوگر ملوں کے قیام کی اجازت کے لئے 30 جون 1985ء تک نجی شعبہ کی طرف سے کس کس نے درخواست گزاری ہے نیز منظوری کے لئے کیا اصول ہوں گے اور یہ کب تک ہوگا؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) وفاقی حکومت نے نومبر 1982ء میں حکومت پنجاب کو صوبے میں چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے دوران 90'000 ٹن سالانہ استطاعت کے چینی تیار کرنے کے کارخانے کی اجازت دی تھی۔ جو 6600 ٹن یومیہ گنا پیلنے کے مساوی ہے۔ یہ تعین درمیانی مدت کے لئے کیا گیا۔

(ب) حکومت نے نجی شعبہ میں شوگر ملوں کے قیام کے لئے اخبارات میں اشتہارات مورخہ 13-5-85 اور 30-9-86 ذریعے مندرجہ ذیل مقامات کے لئے درخواستیں طلب کیں تھیں۔

1۔ ملتان ڈویژن بشمول میاں چنوں۔
2۔ فیصل آباد ڈویژن بشمول ضلع جھنگ۔
3۔ بہاولپور ڈویژن بشمول ضلع بہاولنگر۔
4۔ ڈیرہ غازی خان ڈویژن بشمول ضلع مظفر گڑھ۔

درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ بالترتیب 85 - 6 - 30 اور 86-10-7 تھی۔ اشتہار مورخہ 13-5-85 کے جواب میں 22 درخواستیں اور اشتہار 30-9-86 کے جواب میں 33 درخواستیں موصول ہوئیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) اور تتمہ (ب) پر لف ہے جناب گورنر پنجاب نے متذکرہ کارخانوں کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل ترجیحات منظور فرمائی تھیں۔

پہلی ترجیح Farming Co-operatives

دوسری ترجیح کاشت کار

تیسری ترجیح متعلقہ ضلع کے مکین

تتمہ الف صفحہ 281' تتمہ ب صفحہ 282 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے کہ وفاقی حکومت نے چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے دوران 90'000 ٹن سالانہ استطاعت کے چینی تیار کرنے کے کارخانوں کی اجازت دی تھی جو کہ 6600 ٹن گنا یومیہ پیلنے کے مساوی ہے مندرجہ بالا موصول شدہ درخواستوں پر غور کرنے کے بعد حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی صوبہ پنجاب کو منظور شدہ استطاعت یعنی ٹی سی ڈی 6600 کے عوض میاں چنوں و ضلع مظفر گڑھ اور ضلع ڈی جی خان میں شوگر ملوں کے قیام کی منظوری دی ہے۔

علاوہ ازیں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے تحت وزراء کی ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے تاکہ صوبے میں ایسے مقامات کی نشاندھی کی جا سکے جو کہ شوگر ملوں کے قیام کے لئے موزوں ہیں۔ یہ کمیٹی جو کہ جناب وزیر صنعت جناب وزیر زراعت و جناب وزیر خوراک اور چیئرمین پی اینڈ ڈی پر مشتمل ہے' تاحال دو اجلاس کر چکی ہے امید کی جاتی ہے کہ صوبہ پنجاب میں مزید شوگر ملوں کے قیام کیلئے موزوں مقامات کی جلد نشان دہی کر لی جائے گی۔

دریں اثناء حکومت پاکستان نے بھی بذریعہ چھٹی مورخہ 87-9-10 شوگر انڈسٹری کو Specified list سے خارج کر دیا ہے۔ اب وفاقی حکومت سے شوگر مل لگانے کا پیشگی اجازت نامہ ضروری نہیں ہے بشرطیکہ مل کی کل لاگت 50 کروڑ روپے سے کم ہو اور Cash زرمبادلہ بصورت درآمدی مشینری بھی 5 کروڑ سے تجاوز نہ کرے۔ تاہم حکومت پنجاب نے نئے طریقہ کار پر وفاقی حکومت کو اپنی ان آرا سے مطلع کیا ہے کہ:۔

(1) شوگر ملوں کی جائے وقوع کا تعین کرتے وقت مختلف عوامی یعنی علاقے میں دیگر فصلوں کی کاشت' گنے کے پیداوار کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے تاکہ صوبائی نمونہ کاشت میں خلل میں اندازی نہ ہو اس سلسلے میں صوبائی حکومت کو بذریعہ Location Policy مورخہ 86-10-26 اختیار حاصل ہے۔

(2) صوبہ پنجاب کو بقایا چھٹے اور نئے ساتویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران آبادی' گنے کی پیداوار' چینی کی کھپت اور موجودہ شوگر ملز کی استطاعت کی بنیادوں پر نئی شوگر ملوں کے لئے ترقیاتی مالی اداروں کی طرف سے اپنے صوبائی حصص کے مطابق قرضہ جات مہیا کئے جائیں۔ تفویض کی جانے والی پیداواری استطاعت ناقابل انتقال ہونی چاہئے۔

تتمہ "الف"

نمبر شمار	نام درخواست دہندگان	ضلع جھنگ
1	لالیاں شوگر ملز لمیٹڈ	ریاض لالی' سعید الرحمان' زاہد اسلم خان
2	لک شوگر مل	مہر خداداد خان لک' مہر غلام عباس خان لک' مہر محمد خدا بخش لک' مہر اللہ بخش لک
3	شمس شوگر ملز	شکر گنج ملز لمیٹڈ آف کریسنٹ گروپ
4	لالیاں شوگر ملز لمیٹڈ	ملک کرم بخش اعوان' محمود الحق علوی' اشفاق احمد لالی کرنل (ریٹائرڈ) منور خان اعوان' رفیع الدین
5	چنیوٹ شوگر ملز لمیٹڈ	سید ذوالفقار علی شاہ
6	بلند شوگر ملز	نون برادرز لمیٹڈ میاں چنوں ضلع خانیوال
7	سنو وائٹ شوگر ملز	میاں محمد اکبر' میاں خالد شفیق' ڈاکٹر ایم اکرم پرویز
8	میاں چنوں شوگر ملز	شہزادہ اے منوں' جہانگیر اے منوں' قیصر اے منوں مخدوم سید سجاد حسین قریشی' شجاعت حسنین
9	کاشتکاراں کوآپریٹو شوگر ملز	رحمت اللہ ہٹا' چودھری غلام سرور ہٹا' چودھری غلام رسول ہٹا سیف محمد سیف چودھری فتح خان' چودھری گوہر علی' مسز زیڈ اسلم
10	میاں چنوں شوگر ملز	کریسنٹ شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری لمیٹڈ فیصل آباد
11	مہر دستگیر شوگر ملز لمیٹڈ	نظیر بیگم' خواجہ محمد یونس' بلقیس اختر' خواجہ محمد یوسف' نور جہاں' خواجہ محمد عبداللہ' عائشہ فرزانہ (دیر سے موصول ہوئی 1985-7-1)
12	فاطمہ شوگر ملز لمیٹڈ	مسز فرخ مختار مسز ذکیہ کلثوم' میاں نصر احمد' مسز فرحت نشاط' مسز نگہت نسیم' میاں فواد احمد' میاں فضل احمد' میاں فیصل احمد (دیر سے موصول ہوئی 1985-7-8)
13	پنجاب شوگر ملز لمیٹڈ	چودھری منظور الٰہی' چودھری شجاعت حسین'

		چودھری مباحت الٰہی ' چودھری وجاہت حسین ' گلزار محمد ' قیصو الٰہی ' مسز کوثر حسین ' مسز گلزار محمد
		(دیر سے موصول ہوئی 8-7-1985)
		ضلع مظفر گڑھ
14	فاطمہ شوگر ملز لمیٹڈ	مسز فرخ مختار ' مسز ذکیہ کلثوم ' میاں نصیر احمد ' مسز فرخت نشاط ' مسز نگہت نسیم ' میاں فواد احمد ' میاں فضل احمد ' میاں فیصل احمد
15	مظفر گڑھ شوگر ملز	سیٹھ محمد اسلم ' سیٹھ محمد انور ' سیٹھ محمد اکمل ' سیٹھ محمد امجد
16	کمر شوگر ملز	ملک غلام محمد مرتضیٰ کمر
17	مہر دستگیر شوگر ملز لمیٹڈ	نظیر بیگم ' خواجہ محمد یونس ' بلقیس اختر ' خواجہ محمد یوسف ' نور جہاں ' خواجہ محمد عبداللہ ' عائشہ فرزانہ
		ضلع بہاولپور
18	بہاول نگر شوگر ملز	سیٹھ محمد اسلم ' سیٹھ محمد اکبر ' سیٹھ محمد انور ' سیٹھ محمد اکمل ' سیٹھ محمد امجد
19	فاطمہ جمال شوگر ملز	حاجی محمد سلیم ' حاجی محمد رفیق
20	یوروکا شوگر ملز لمیٹڈ	اصغر علی بخاری ' زیڈ ایچ شیرازی تنویر نقوی
		(دیر سے موصول ہوئی 3-7-1985)
21		شیخ ایم اکمل
22		محمد علی بھٹی ' عمران محمود بھٹی ' مسز عبادت محمود (ایضاً)

تتمہ "ب"

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

1	مسز فرخ مختار
2	اشرف گروپ آف انڈسٹریز

3 محمد ٹکسائل ملز لمیٹڈ

4 سیٹھ محمد اسلم ' سیٹھ محمد اکبر ' سیٹھ محمد انور ' سیٹھ محمد اکمل ' سیٹھ محمد امجد

5 سردار اے ایم کے لغاری ' بیگم فاطمہ ایم کے لغاری ' سردار عمر خان لغاری ' سردار جمیل خان لغاری ' سردار جعفر خان لغاری ' سردار طارق خان لغاری

6 ملک غلام محمد جتوئی غازی کھر ' سردار مقصود احمد خان لغاری

7 سردار مقصود احمد خان لغاری

فیصل آباد ڈویژن

1 میاں محمد اکرم

2 شیخ مقبول احمد

3 اشرف گروپ آف انڈسٹریز

4 شورکوٹ ایگرو انڈسٹریل کمپلکس

5 محمد اقبال جاوید

6 محمد حنیف ' محمد رشید ' محمد عثمان ' محمد سلیم

ملتان ڈویژن

1 مسز فرخ مختار

2 ایس ایم یوسف

3 اشرف گروپ آف انڈسٹریز

4 عصمت آئل انڈسٹریز لمیٹڈ

5 سیٹھ محمد اسلم ' سیٹھ محمد اکبر ' سیٹھ محمد انور ' سیٹھ محمد اکمل ' سیٹھ محمد امجد

6 نثار حسین ملک

بہاولپور ڈویژن

1 یعقوب عالم ' محمد ایوب ' محمد نوید

2 مولا بخش گروپ آف کمپنیز

3 اشرف گروپ آف انڈسٹریز

4 سیٹھ محمد اسلم ' سیٹھ محمد اکبر ' سیٹھ محمد انور ' سیٹھ محمد اکمل ' سیٹھ محمد امجد

5 میاں یحییٰ سراج ' میاں یوسف عزیز ' میاں طارق شفیع

6 جہانگیر خان ' ملک حاجی سعد اللہ خان

ایک سے زائد مقام کے لئے درخواستیں

1 ایس حیدر

2 لیفٹننٹ جنرل اے مجید ملک ' محمد یعقوب اختر ' غلام احمد مخمل ' ڈاکٹر محمد شریف ' محمد ایوب ظفر ' ظفر عباس پاشا ' منظور حسین

3 حاجی محمد علی ' حاجی محمد انور ' حاجی محمد اختر ' محمد اسلم ' محمد اشرف ' فضل احمد ' مسز زیب محمد علی شیخ محمد اقبال ' نور الٰہی ' مسز وزیر اقبال ' مسز حفیظ نور الٰہی

4 ریاض خالد ' قمر الدین چودھری

5 امجد فخر شیخ

6 شیرازی انوسٹمنٹ لمیٹڈ

7 آفتاب احمد خان

8 شیخ محمد طاہر ' جاوید اے کیانی ' مسز مریم بیگم ' مسز عزیز فاطمہ ' مسز بشرہ طاہر ' سعید ایم شیخ ' شہناز پی شیخ ' رضا محمد شیخ ' سارا ایم شیخ

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا ! حاجی صاحب کے سوال کی جزو (ب) میں لکھا ہے "کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نجی شعبہ کو مظفر گڑھ ' میاں چنوں ' بہاولنگر وغیرہ کے شہروں میں شوگر ملوں کے قیام کے لئے اجازت نامے جاری کر رہی ہے " اس کا جواب (ب) میں دیا گیا ہے ۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ حکومت ان مقامات کے لئے اجازت نامے جاری کر رہی ہے یا نہیں کر رہی ہے ۔ اس میں تو یہ جواب دیا گیا ہے کہ اشتہارات دیئے گئے ہیں جس کا یہ مطلب ہے کہ اجازت نامے جاری کرنے کا ابھی تک Process شروع نہیں ہوا ہے لیکن یہ بات وضاحت طلب ہے کہ آیا یہ اجازت نامے ان مقامات کے لئے جن کا ذکر سوال میں ہے حکومت جاری کر رہی ہے یا کر دیئے گئے ہیں ۔ دوسرا میرا سوال یہ ہے جس کا وزیر موصوف ساتھ ہی جواب دے دیں گے ۔ شنید میں آیا ہے

کہ اب شوگر ملوں کے قیام کے لئے باقاعدہ اجازت نامہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آیا یہ سچ ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! جن تین ملوں کی منظوری کا تذکرہ کیا گیا ہے' ان میں میاں چنوں اور مظفر گڑھ کی پارٹیوں کو ان ملوں کے قیام کے لئے اجازت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور میاں چنوں میں تو مل کی تعمیر بھی جاری ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں شوگر مل کی منظوری ہو چکی ہے۔ مزید Process جاری ہے جو کہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا جہاں تک جناب دستی صاحب کے دوسرے سوال کا تعلق ہے' یہ بات درست ہے کہ وفاقی حکومت نے شوگر انڈسٹری کو Specified restricted list سے خارج کر دیا ہے اور اب وفاقی حکومت کی طرف سے شوگر مل لگانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے Site کی سلیکشن کے لئے Location Policy کے تحت Site کی سلیکشن کے لئے منظوری حاصل کرنا ضروری ہے اور اس کی وجوہات میں پہلے ہی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شوگر مل لگانے کے لئے حکومت پنجاب سے اجازت لینا ضروری ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جناب سپیکر: اس کی تو وزیر موصوف نے پہلے ہی وضاحت کر دی ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! اس کا مقصد یہ ہے کہ جہاں کوئی چاہے مل لگا لے؟ یا پھر مرکزی حکومت نے جو پابندی ہٹا دی ہے۔ وہ پابندی صوبائی حکومت نے لگا دی ہے۔ کیا اس بات سے یہ مطلب سمجھا جائے؟

جناب سپیکر: دائیں صاحب اس کی وضاحت فرما دیں۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: نہیں جناب ایسی بات نہیں ہے Location Policy پہلے سے حکومت پنجاب کی طرف سے رائج تھی اور مرکزی حکومت کی طرف سے شوگر ملز کو Specified list سے خارج کرنے کے بعد وہ پالیسی ابھی تک جاری اور اس میں صرف یہ پابندی ہے کہ Site کی Suitability کے لئے صوبائی حکومت سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ جہاں تک شوگر مل کی منظوری کا تعلق ہے اس کی منظوری کیلئے اب کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور Location policy کے متعلق بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کو کوئی پریشانی اور مشکل درپیش نہیں آئے گی۔

کیونکہ اب تک Location policy کے تحت حکومت پنجاب کے پاس جتنی بھی درخواستیں آئی ہیں۔ میں نے ان سب کو منظور کیا ہے اور ان میں سے کسی ایک درخواست کو بھی نامنظور نہیں کیا۔ کیونکہ ہم فی الحقیقت انڈسٹری کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے غیر ضروری مشکلات پیدا کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہی غیر ضروری شرائط لاگو کرنا چاہتے ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! کیا یہ بات درست ہے کہ اگر اجازت نامہ صرف Location کے لئے ہے تو کیا آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ کوئی آدمی یعنی جو بھی چاہے پہلے آئے پہلے پائے کے تحت مظفر گڑھ میں شوگر مل لگا سکتا ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر! مظفر گڑھ میں ایک شوگر مل کی منظوری پہلے ہی ہو چکی ہے۔ جس کا اجازت نامہ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے دیا جا چکا ہے لہٰذا مظفر گڑھ میں تو جناب دستی صاحب کی خواہش پہلے ہی پوری کی جا چکی ہے اب یہ دعا کریں کہ وہ مل وہاں پر جلدی لگے اور وہاں پر کام جلدی شروع کیا جا سکے۔ تاکہ اس کی برکتوں سے ہم سب فیض یاب ہو سکیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! اس کے لئے کوئی وقت مقرر ہے یا چار سال کے اندر لگائے چھ سال کے اندر لگائے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب والا! عام طور پر دو سال کی مدت مقرر ہے کہ دو سال کے اندر مل کی تعمیر ہونی چاہئے۔ اب صوبائی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ہم اس شرط کو ایک سال کیلئے کر دیں تاکہ اس کام میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔

بیگم سید ساجدہ نیر عابدی: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ جتنی بھی شوگر ملیں صوبہ پنجاب میں لگی ہیں ان کو اس بات کیلئے کنٹرول کیا جائے۔ زمینداروں کو گنے کی فروخت کیلئے جو تکالیف ہیں' ان کا سدباب کیا جائے۔ مثال کے طور پر ان علاقوں میں کنڈے مہیا کرنا جن علاقوں میں گنا پیدا ہوتا ہے یا اس کے علاوہ گنے کی قیمت موقع پر ادا نہیں ہوتی' پھر اس کے علاوہ تمام شوگر ملوں نے اپنی من مانی کرتے ہوئے اپنی اپنی Zone بنائی ہوئی ہیں اور قریب سے گنا لینے کی تکلیف گوارہ نہیں کرتے۔ کیا کوئی ایسی سکیم ہے جس سے ان شوگر ملوں کو اس بات کیلئے کنٹرول کیا جا سکے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر' اس کیلئے میں یہ عرض کروں گا کہ ویسے تو اس علاقے

میں مل کی یہ اپنی ذمہ داری ہے' اس کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے ' وہ یہ دیکھے کہ اسے گنا کہاں سے زیادہ ملتا ہے ' اس کیلئے انہوں نے اپنے سٹیشن قائم کئے ہوئے ہیں لیکن اس سلسلے میں جیسا کہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے اگر کوئی خاص مشکلات درپیش آرہی ہیں تو مہربانی کرکے بیگم صاحبہ مجھے ان مشکلات سے آگاہ فرمائیں ہم ان مشکلات کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا ' میں ایک آخری ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ترجیحات کے سلسلے میں کہا گیا ہے کہ پہلی ترجیح farming co-operative کو دی جائے ' حکومت پنجاب جو اجازت نامے جاری فرماتی ہے اور کیا وہ مہربانی فرمائیں گے کہ وہ اپنی پہلی ترجیح کے مطابق اگر کوئی Farming co-operative society مظفرگڑھ میں مل لگانے کیلئے درخواست کرتی ہے تو اسے ایک individuals سے زیادہ ترجیح دی جائے گی؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب والا ' دستی صاحب! درخواست دیں اور یقین رکھیں کہ انشاء اللہ ان کی درخواست کو پورا وزن دیا جائے گا۔

SARDAR AMJAD HAMEED KHAN DESTI: I am not farming society. I am an individual.

MINISTER FOR INDUSTRIES: Even then you will be properly honoured.

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی: جناب سپیکر بقیہ سوالات کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ہینڈی کرافٹ شاپس کے ملازمین کے اوقات کار

☆ **1701۔ چودھری گل نواز خان وڑائچ:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی پاکستان ہینڈی کرافٹ شاپ لاہور'

راولپنڈی ر اسلام آباد کے ملازمین سے 8 گھنٹے کی بجائے دس گھنٹے روزانہ ڈیوٹی لی جاتی ہے۔
(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ شاپ کے ملازمین کو کھانے اور نماز ظہر کے وقفہ کی سہولت بھی نہیں دی جاتی۔
(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں کہ ایسے اوقات کار مقرر کئے گئے ہیں اور اگر جواب نفی میں ہے تو مذکورہ ملازمین کے لئے سرکاری اوقات کار کیا مقرر کئے گئے ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں)

: (الف) یہ درست نہ ہے۔
(ب) یہ درست نہ ہے۔
(ج) پاکستان ہینڈی کرافٹ شاپس کے ملازمین کے لئے مقرر کردہ اوقات کار درج ذیل ہیں۔

موسم گرما: صبح 9 بجے سے شام 8 بجے تک
اس دوران 1 بجے سے 4 بجے بعد دوپہر تک کھانا کھانے اور نماز ظہر ادا کرنے کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے۔
صبح 9 بجے سے شام 7 بجے تک۔
اس دوران 1 بجے سے 3 بجے بعد دوپہ تک کھانا کھانے اور نماز ظہر ادا کرنے کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے

صوبہ میں نئی صنعتوں کا قیام

☆ **1109۔ میاں مختار احمد شیخ:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

"کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت صوبہ کے غیر ترقی یافتہ علاقہ میں نئی صنعتوں کے اجراء کے لئے رحیم یار خان، بہاولپور، ملتان، ضلع وہاڑی، خانیوال، جھنگ، سرگودھا اور جہلم کے اضلاع کے صنعتی علاقہ جات کو محصولی چھوٹ اور بلامحصول والے علاقہ جات قرار دینے پر غور کر رہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ صنعتیں قائم کی جا سکیں اور مذکورہ علاقہ کے عوام کو روزگار مہیا ہو سکے"؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی

ہے کہ وہ قصور' چکوال ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' جھنگ' وہاڑی' سرگودھا اور میانوالی کے اضلاع اور تحصیل ہائے پسرور' نارووال' شکرگڑھ اور شاہ پور کو ٹیکس سے مستثنیٰ علاقے قرار دے ۔ چیئرمین سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے اطلاع دی ہے کہ یہ معاملہ National Taxation Reform Commission کے زیر غور ہے اور اس کی سفارشات کی روشنی میں اس پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ جہاں تک رحیم یار خان (ماسوائے تحصیل رحیم یار خان) بہاولپور ' ملتان (ماسوائے تحصیل ملتان) وہاڑی ' خانیوال ' جھنگ ' سرگودھا اور جہلم کے اضلاع کا تعلق ہے وہاں کسٹم ڈیوٹی کی 50 فیصد چھوٹ کی سہولت پہلے ہی سے مہیا ہے جبکہ یہ سہولت وہاں کی منظور شدہ صنعتی بستیوں میں 75 فیصد تک ہے تاہم یہ سہولت صنعتی بستی ملتان میں 50 فیصد تک ہے ۔

شوگر ملوں کی تنصیب

☆ 1132۔ میاں مختار احمد شیخ: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

آیا حکومت ان درخواستوں پر غور کر رہی ہے جو شوگر ملوں کی تنصیب کے لئے 30 جون 1985ء کو پیش کی گئی تھیں۔ مزید برآں درخواست دہندگان کے نام کیا ہیں اور اس سلسلے میں موصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد کیا ہے اور ان درخواستوں پر اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں) : حکومت پنجاب نے بذریعہ اشتہار مورخہ 13.5.85 جو کہ پاکستان ٹائمز میں شائع ہوا' نئی شوگر ملوں کے قیام کے سلسلے میں درخواستیں طلب کیں ۔ درخواستیں دینے کی آخری تاریخ 30.6.85 تھی ۔ یہ درخواستیں میاں چنوں ضلع خانیوال ' ضلع جھنگ ضلع مظفرگڑھ اور ضلع بہاولپور کے لئے طلب کی گئی تھیں تتمہ الف پر لف ہے ان درخواستوں کی بنیاد پر حکومت نے میاں چنوں کے مقام کے لئے اجازت نامہ جاری کیا ۔ بعدازا حکومت پنجاب نے بذریعہ اشتہار مورخہ 30.9.86 کو فیصل آباد ڈویژن ملتان ڈویژن بہاولپور ڈویژن اور ڈی جی خاں ڈویژن میں شوگر ملوں کے قیام کے سلسلے میں درخواستیں طلب کیں ان درخواستوں کے دینے کی آخری تاریخ 7.10.86 تھی ۔ اس اشتہار کے جواب میں 33 درخواستیں موصول ہوئیں جس کی تفصیل تتمہ ب پر لف ہے ۔ اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے کہ وفاقی حکومت نے چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے دوران 99,000 ٹن سالانہ استطاعت کے چینی تیار کرنے کے کارخانوں کی اجازت دی تھی جو کہ یومیہ 6600 ٹن گنا پیلنے کے مساوی ہے۔ مندرجہ بالا موصول شدہ

تتمہ الف صفحہ 290 تتمہ ب صفحہ 292

درخواستوں پر غور کرنے کے بعد حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت صوبہ پنجاب کو منظور شدہ استطاعت یعنی TCD 6600 کے عوض میاں چنوں کے علاوہ ضلع مظفرگڑھ اور ضلع ڈی جی خاں میں بھی شوگر ملوں کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ علاوہ ازیں جناب وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم کے تحت وزراء کی ایک کمیٹی تشکیل دی جاچکی ہے تاکہ صوبہ میں ایسے مقامات کی نشان دہی کی جا سکے جو کہ شوگر ملوں کے قیام کے لئے موزوں ہیں ' یہ کمیٹی جو کہ جناب وزیر صنعت 'جناب وزیر زراعت ' جناب وزیر خوراک اور چیئرمین پی اینڈ ڈی پر مشتمل ہے۔ تاحال دو اجلاس کر چکی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ صوبہ پنجاب میں مزید شوگر ملوں کے قیام کے لئے موزوں مقامات کی جلد نشان دہی کر لی جائے گی۔

دریں اثنا حکومت پاکستان نے بھی بذریعہ چٹھی مورخہ 10.9.87 شوگر انڈسٹری کو Specified list سے خارج کر دیا ہے۔ اب وفاقی حکومت سے شوگر مل لگانے کا پیشگی اجازت نامہ ضروری نہیں ' بشرطیکہ مل کی کل لاگت 50 کروڑ روپے سے کم ہو اور cash زرمبادلہ بصورت درآمدی مشینری بھی 5 کروڑ سے تجاوز نہ کرے ' تاہم حکومت پنجاب نے نئے طریق کار پر وفاقی حکومت کو اپنی ان آرا سے مطلع کیا ہے کہ:۔

(1) شوگر ملوں کی جائے وقوع کا تعین کرتے وقت مختلف عوامل یعنی علاقے میں دیگر فصلوں کی کاشت گنے کی پیداوار کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے تاکہ صوبائی نمونہ کاشت میں خلل اندازی نہ ہو۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت کو بذریعہ Location Policy مورخہ 26.10.86 اختیار حاصل ہے۔

(2) صوبہ پنجاب کو بقایا چھٹے اور نئے ساتویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران آبادی' گنے کی پیداوار ' چینی کی کھپت اور موجودہ شوگر ملز کی استطاعت کی بنیادوں پر نئی شوگر ملوں کے لئے ترقیاتی مالی اداروں کی طرف سے اپنے صوبائی حصص کے مطابق قرضہ جات مہیا کئے جائیں۔ تفویض کی جانے والی پیداواری استطاعت ناقابل انتقال ہونی چاہئے۔

تتمہ "الف"

ضلع جھنگ

نمبر شمار		نام درخواست دہندگان
1	لالیاں شوگر ملز لمیٹڈ	ریاض لالی' سعید الرحمان' زاہد سلیم خان
2	لک شوگر ملز	مہر خداداد خاں لک مہر خاں لک میر محمد خدا بخش لک ' مہر اللہ بخش لک۔

3	شمس شوگر ملز	شکر گنج ملز لمیٹڈ آف کریسنٹ گروپ
4	لالیاں شوگر ملز لمیٹڈ	ملک کرم بخش اعوان ' محمود الحق علوی ' اشفاق احمد لالی ' کرنل (ریٹائرڈ) منور خاں اعوان ' رفیع الدین
5	چنیوٹ شوگر ملز لمیٹڈ	سید ذوالفقار علی شاہ
6	بلند شوگر ملز	نون برادرز لمیٹڈ

میاں چنوں ضلع خانیوال

7	سنو وائٹ شوگر ملز	میاں محمد اکبر ' میاں خالد شفیق ' ڈاکٹر ایم اکرم پرویز
8	میاں چنوں شوگر ملز	شہزادہ اے منوں ' جہانگیر اے منوں ' قیصر اے منوں ' مخدوم سید سجاد حسین قریشی ' شجاعت حسین
9	کاشتکاراں کوآپریٹو شوگر ملز	رحمت اللہ ہٹا ' چودھری غلام سرور ہٹا ' چودھری غلام رسول ہٹا ' سیف محمد سیف چودھری فتح خاں ' چودھری گوہر علی ' مسز زیڈ اسلم
10	میاں چنوں شوگر ملز	کریسنٹ شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری لمیٹڈ فیصل آباد
11	مہر دستگیر ملز لمیٹڈ	نظیر بیگم ' خواجہ محمد یونس ' بلقیس اختر ' خواجہ محمد یوسف نور جہاں ' خواجہ محمد عبداللہ ' عائشہ فرزانہ
12	فاطمہ شوگر ملز لمیٹڈ	مسز فرخ مختار ' مسز ذکیہ کلثوم ' میاں نصر احمد ' مسز فرحت نشاط ' مسز نگہت نسیم ' میاں فواد احمد ' میاں فضل احمد ' میاں فیصل احمد
13	پنجاب شوگر ملز لمیٹڈ	چودھری منظور الٰہی ' چودھری شجاعت حسین ' چودھری صباحت الٰہی ' چودھری وجاہت حسین ' گلزار محمد قیصرہ الٰہی ' مسز کوثر حسین ' مسز گلزار محمد

ضلع مظفر گڑھ

14	فاطمہ شوگر ملز لمیٹڈ	مسز فرح مختار ' مسز ذکیہ کلثوم ' میاں نصیر احمد ' مسز فرحت نشاط ' مسز نگہت نسیم ' میاں فواد احمد ' میاں فضل احمد میاں فیصل احمد

15	مظفر آباد شوگر ملز	سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد
16	کھر شوگر ملز	ملک غلام محمد مرتضیٰ کھر
17	مردنگیر شوگر ملز لمیٹڈ	نظیر بیگم، خواجہ محمد یونس، بلقیس اختر، خواجہ محمد یوسف، نور جہاں خواجہ محمد عبداللہ، عائشہ فرزانہ

ضلع بہاولپور

18	بہاول نگر شوگر ملز	سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد
19	فاطمہ جمال شوگر ملز	حاجی محمد سلیم، حاجی محمد رفیق
20	یوروکا شوگر ملز لمیٹڈ	اصغر علی بخاری، زیڈ ایچ شیرازی، تنویر نقوی
21		شیخ ایم اکمل
22		محمود علی بھٹی، عمران محمود بھٹی، مسز عبادت بھٹی

تتمہ "ب"

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

1 مسز فرخ مختار

2 اشرف گروپ آف انڈسٹریز

3 محمود ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ

4 سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل سیٹھ محمد امجد

5 سردار اے ایم کے لغاری، بیگم فاطمہ اے ایم کے لغاری، سردار عمر خان لغاری، سردار جمیل خان لغاری، سردار جعفر جان لغاری، سردار طارق خان لغاری

6 ملک غلام محمد مجتبیٰ غازی کھر، سردار مقصود احمد لغاری

7 سردار مقصود احمد خان لغاری

فیصل آباد ڈویژن

1 میاں محمد اکرم
2 شیخ مقبول احمد
3 اشرف گروپ آف انڈسٹریز
4 شورکوٹ ایگرو انڈسٹریل کمپلکس
5 محمد اقبال جاوید
6 محمد حنیف، محمد رشید، محمد عثمان، محمد سلیم

ملتان ڈویژن

1 مسز فرخ مختار
2 ایس ایم یوسف
3 اشرف گروپ آف انڈسٹریز
4 عصمت آئیل انڈسٹریز
5 سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکرم، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد
6 نثار حسین ملک

بہاولپور ڈویژن

1 یعقوب عالم، محمد ایوب، محمد نوید
2 مولا بخش گروپ آف کمپنیز
3 اشرف گروپ آف انڈسٹریز
4 سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد
5 میاں یحیی سراج، میاں یوسف عزیز، میاں طارق شفیع
6 جہانگیر خان، ملک حاجی سعید اللہ خان

ایک سے زائد مقام کے لئے درخواستیں

1 ایس حیدر

2 لیفٹیننٹ جنرل اے مجید ملک' محمد یعقوب اختر' غلام احمد مخمل' ڈاکٹر محمد شریف
محمد ایوب ظفر' ظفر عباس پاشا' منظور حسین
3 حاجی محمد علی' حاجی محمد انور' حاجی محمد اختر' محمد اسلم' محمد اشرف
فضل احمد' مسز زینب' محمد علی' شیخ محمد اقبال'
نور الٰہی' مسز وزیر اقبال' مسز حفیظ نور الٰہی
4 ریاض خالد' قمرالدین چودھری
5 امجد فخر شیخ
6 شیرازی انوسٹمینٹ لمیٹڈ
7 آفتاب احمد خان
8 شیخ محمد طاہر' جاوید اے کیانی' مسز مریم بیگم' مسز عزیز بشرو طاہر'
سعید ایم شیخ' شہناز پی شیخ' رضا محمد شیخ ساراہ ایم شیخ

نئی شوگر ملوں کی تنصیب

☆1148۔حاجی محمد بوٹا: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں شوگر ملز کہاں کہاں واقع ہیں اور ہر ایک کی پیداواری استعداد کیا ہے۔

(ب) نئی شوگر ملز کی تنصیب کے سلسلہ میں حکومت کو 30 جون 1985ء تک درخواستیں کون کون سی تاریخوں کو وصول ہوئیں۔ درخواست دہندگان کے نام و پتے کیا ہیں' انہوں نے زر ضمانت مبلغ دو ہزار روپیہ کن کن تاریخوں کو جمع کرایا اور مجوزہ شوگر ملز کہاں کہاں لگائی جائیں گی؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): صوبہ پنجاب میں اس وقت مندرجہ ذیل شوگر ملیں کام کر رہی ہے' ان کی پیداواری استعداد بھی درج ہے۔

نمبر شمار	مقام	گنا پیلنے کی یومیہ استعداد میٹرک ٹن میں
1۔	منڈی بہاؤالدین	2500
2۔	راہوالی	550

3۔	جوہر آباد	2000
4۔	بھلوال	2000
5۔	دریا خاں	2000
6۔	لیہ	2000
7۔	سانگلہ ہل	2000
8۔	فیصل آباد	1500
9۔	جڑانوالہ	1500
10۔	چوکی	3000
11۔	سمندری	2000
12۔	کمالیہ	2000
13۔	پسرور	1500
14۔	اوکاڑہ	2000
15۔	پاک پتن	4000
16۔	جھنگ	2000
17۔	بہاول نگر	1500
18۔	بہاول پور	1500
19۔	خان پور	1500
20۔	رحیم یار خان	2000

30 جون 1985ء تک موصول شدہ 22 درخواستوں کی تفصیل تتمہ الف صفحہ 297 پر ملاحظہ فرمائیں تحصیل میاں چنوں (ضلع خانیوال) ضلع جھنگ، ضلع مظفرگڑھ اور ضلع بہاولنگر میں لگائی جانی تھیں۔

بعدازاں حکومت نے بذریعہ اشتہار مورخہ 30.9.86 کو فیصل آباد ڈویژن، ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن اور ڈی جی خان ڈویژن میں شوگر ملوں کے قیام کے لئے درخواستیں طلب کیں۔ اس اشتہار کے جواب میں 33 درخواستیں موصول ہوئیں جن کی تفصیل تتمہ ب صفحہ 299 پر ملاحظہ فرمائیں

اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے کہ وفاقی حکومت نے چھٹے پانچ سالہ منصوبے کے دوران 90,000 ٹن سالانہ استطاعت کے چینی تیار کرنے کے کارخانوں کی اجازت دی تھی جو کہ 6600

ٹن یومیہ گنا پیلنے کے مساوی ہے ۔ مندرجہ ذیل موصول شدہ درخواستوں پر غور کرنے کے بعد حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی صوبہ پنجاب کو منظور شدہ استطاعت یعنی 6600 TCD کے عوض میاں چنوں ضلع مظفرگڑھ اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں شوگر ملوں کے قیام کی منظوری دی ہے ۔ علاوہ ازیں جناب وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم کے تحت وزراء کی ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے تاکہ صوبے میں ایسے مقامات کی نشان دہی کی جا سکے جو کہ شوگر ملوں کے قیام کے لئے موزوں ہیں ۔ یہ کمیٹی جو کہ جناب وزیر صنعت' جناب وزیر خوراک اور چیئرمین پی اینڈ ڈی پر مشتمل ہے تاحال دو اجلاس کر چکی ہے ۔ امید کی جاتی ہے کہ صوبہ پنجاب میں مزید شوگر ملوں کے قیام کے لئے موزوں مقامات کی جلد نشان دہی کر لی جائے گی ۔

دریں اثنا حکومت پاکستان نے بھی بذریعہ چٹھی نمبر مورخہ 10.9.87 شوگر انڈسٹری کو (Specified List) سے خارج کر دیا ہے اور اب وفاقی حکومت سے شوگر مل لگانے کا پیشگی اجازت نامہ ضروری نہیں ہے بشرطیکہ مل کی کل لاگت 50 کروڑ روپے سے کم ہو اور cash زر مبادلہ بصور درآمدی مشینری بھی 5 کروڑ روپیہ سے تجاوز نہ کرے تاہم حکومت پنجاب نے نئے طریق کار پر وفاقی حکومت کو اپنی ان آرا سے مطلع کیا ہے کہ :۔

1۔ شوگر ملوں کی جائے وقوع کا تعین کرتے وقت عوامل یعنی علاقے میں دیگر فصلوں کی کاشت' گنے کی پیداوار کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے تاکہ صوبائی نمونہ کاشت میں خلل اندازی نہ ہو۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت کو بذریعہ Location Policy مورخہ 26.10.86 اختیار حاصل ہے ۔

2۔ صوبہ پنجاب کو بقایا چھٹے اور نئے ساتویں پانچ سالہ منصوبے کے دوران آبادی' گنے کی پیداوار' چینی کی کھپت اور موجودہ شوگر ملز کی استطاعت کی بنیادوں پر نئی شوگر ملوں کیلئے ترقیاتی مالی اداروں کی طرف سے اپنے صوبائی حصص کے مطابق قرضہ جات مہیا کئے جائیں ۔ تفویض کی جانے والی پیداواری استطاعت ناقابل انتقال ہونی چاہئے ۔

تتمہ "الف"

نمبر شمار	درخواست دہندگان کا نام	درخواست جمع کرانے کی تاریخ	لوکیشن جس کے لیے درخواست موصول ہوئی	زرضمانت 2000 روپے جمع کرانے کی تاریخ
-1	ریاض لالی، سعید الرحمٰن، زاہد اسلم خان	20.10.85	ضلع جھنگ	23.9.85
-2	مہر خداداد خاں لک، مہر غلام عباس خان لک، مہر محمد خدا بخش لک، مہر اللہ بخش لک	27.6.85	=	27.6.85
-3	شکر گنج لمیٹڈ کریسنٹ گروپ	13.6.85	=	19.5.85
-4	ملک کرم بخش اعوان، محمود الحق علوی، اشفاق احمد لالی کرنل (ریٹائرڈ) منور خان اعوان رفیع الدین 17/63 سول لائن سرگودھا	30.6.85	=	30.6.85
-5	سید ذوالفقار علی شاہ	30.9.85	=	=
-6	نون برادرز لمیٹڈ	2.7.85	=	30.6.85
-7	میاں محمد اکرب، میاں خالد شفیق، ڈاکٹر ایم اکرم پرویز	30.6.85	میاں چنوں	27.6.85
-8	شہزادہ اے منوں، جہانگیر اے منوں، قیصر اے منو مخدوم سید سجاد حسین قریشی شجاعت حسین	30.6.85	=	27.6.85
-9	رحمت اللہ ہنا، چودھری غلام رسول ہنا، چودھری غلام رسول ہنا سیف محمد سیف، چودھری فتح خاں، چودھری گوہر علی، مسز زیڈ اسلم	30.6.85	=	30.6.85
-10	میسرز کریسنٹ شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری لمیٹڈ فیصل آباد	30.6.85	=	19.5.85
-11	نظیر بیگم، خواجہ محمد یونس، بلقیس اختر، عائشہ فرزانہ خواجہ محمد یوسف، نورجہاں، خواجہ محمد عبداللہ	1.7.85	=	29.6.85

-12	مسز فرخ مختار، مسز ذکیہ کلثوم، میاں نصیر احمد، مسز فرحت نشاط، مسز نگہت نسیم، میاں فواد احمد، میاں فضل احمد، میاں فیصل احمد	1.7.85	میاں چنوں	18.6.85
-13	چودھری منظور الٰہی، چودھری شجاعت حسین، چودھری صباحت الٰہی، چودھری وجاہت حسین، گلزار محمد احمد، قیصر الٰہی، مسز کوثر حسین، مسز گلزار محمد	18.12.85	=	16.12.85
-14	مسز فرخ مختار، مسز ذکیہ کلثوم، میاں نصیر احمد، مسز فرحت نشاط، مسز نگہت نسیم، میاں فواد احمد، میاں فضل احمد، میاں فیصل احمد	21-8-85	ضلع مظفر گڑھ	18.6.85
-15	سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد	30.6.85	=	25.6.85
-16	ملک غلام محمد مرتضیٰ کھر	1.7.85	=	25.6.85
-17	نظیر بیگم، خواجہ محمد یونس، ملتفین اختر، خواجہ محمد یوسف، نور جہاں خواجہ محمد عبداللہ، عائشہ فرزانہ	1.7.85	=	29.6.85
-18	سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکرم، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل سیٹھ محمد امجد	30.6.85	ضلع بہاول نگر	30.6.85
-19	حاجی محمد سلیم، حاجی محمد رفیق	30.6.85	=	30.6.85
-20	اصغر علی بخاری، زیڈ ایچ شیرازی، تنویر نقوی	3.7.85	ضلع بہاول نگر	30.6.85
-21	شیخ ایم اکمل	4.12.85	=	
-22	محمود علی بھٹی، عمران محمود بھٹی، مسز عبادت محمود	12.8.85	=	

تتمہ "ب"

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

1۔ مسز فرخ مختار
2۔ اشرف گروپ آف انڈسٹریز
3۔ محمود ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ
4۔ سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد
5۔ سردار اے ایم کے لغاری، بیگم فاطمہ اے ایم کے لغاری، سردار عمر خان لغاری، سردار جمیل خان لغاری، سردار جعفر خاں لغاری، سردار طارق خان لغاری
6۔ ملک غلام محمد مجتبیٰ غازی کھر، سردار مقصود احمد خان لغاری
7۔ سردار مقصود احمد خان لغاری

فیصل آباد ڈویژن

1۔ میاں محمد اکرم
2۔ شیخ مقبول احمد
3۔ اشرف گروپ آف انڈسٹریز
4۔ شورکوٹ ایگرو انڈسٹریل کمپلکس
5۔ محمد اقبال جاوید
6۔ محمد حنیف، محمد رشید، محمد عثمان، محمد سلیم

ملتان ڈویژن

1۔ مسز فرخ مختار
2۔ ایس ایم یوسف
3۔ اشرف گروپ آف انڈسٹریز
4۔ عصمت آئل انڈسٹریز لمیٹڈ
5۔ سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد

6۔ نثار حسین ملک

بہاولپور ڈویژن

1۔ یعقوب عالم، محمد ایوب، محمد نوید
2۔ مولا بخش گروپ آف کمپنیز
3۔ اشرف گروپ آف انڈسٹریز
4۔ سیٹھ محمد اسلم، سیٹھ محمد اکبر، سیٹھ محمد انور، سیٹھ محمد اکمل، سیٹھ محمد امجد
5۔ میاں یحییٰ سراج، میاں یوسف عزیز، میاں طارق شفیع
6۔ جہانگیر خان، ملک حاجی سعد اللہ خان

ایک سے زائد مقام کے لئے درخواستیں

1۔ ایس حیدر
2۔ لیفٹننٹ جنرل اے مجید ملک، محمد یعقوب اختر، غلام احمد مخمل، ڈاکٹر محمد ایوب ظفر، ظفر عباس پاشا، منظور حسین۔
3۔ حاجی محمد علی، حاجی محمد انور، حاجی محمد اختر، محمد اسلم، محمد اسلم، محمد اشرف، فضل احمد، مسز زینب محمد علی، شیخ محمد اقبال، نور الٰہی، مسز وزیر اقبال، مسز حفیظ نور الٰہی۔
4۔ ریاض خالد، قمر الدین چودھری
5۔ امجد فخر شیخ
6۔ شیرازی انوسٹمنٹ لمیٹڈ
7۔ آفتاب احمد خان
8۔ شیخ محمد طاہر، جاوید اے کیانی، مسز مریم بیگم، مسز عزیز فاطمہ، مسز بشرہ طاہر، سعید ایم شیخ، شہناز پی شیخ، رضا محمد شیخ، سارہ ایم شیخ

صوبہ میں صنعتوں کا ڈویژن وائز تناسب

☆ 1166۔ بیگم شاہدہ ملک: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

حکومت اس سال صوبے کے تمام ڈویژنوں مثلاً لاہور ' سرگودھا ' راولپنڈی' ملتان ' بہاولپور ' اور فیصل آباد میں صنعتوں پر کتنی رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ' نیز مذکورہ ہر ڈویژن میں صنعتوں کی تعداد کتنی ہے اور اس ضمن میں ان ڈویژنوں کا آپس میں فیصد تناسب کیا ہے ؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): حکومت نے صنعتی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے فراخدلانہ پالیسی اختیار کی ہوئی ہے ' جس کے تحت کوئی بھی سرمایہ کار بغیر کسی قسم کے اجازت نامے کے 50 کروڑ روپے تک کی سرمایہ کاری ' جس میں 5 کروڑ روپے کا زرمبادلہ بصورت درآمدی مشینری شامل ہو کر سکتا ہے ' بشرطیکہ وہ صنعت محدود فہرست specified list تتمہ الف میں شامل نہ ہو ۔ محدود فہرست میں شامل صنعتوں کے بارے میں سفارشات وفاقی حکومت کو ارسال کی جاتی ہیں ' حکومت چاہتی ہے کہ نجی شعبہ اس سلسلہ میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے حکومت سرکاری شعبہ میں سرمایہ کاری بتدریج کم کر رہی ہے صرف ان صنعتوں میں سرمایہ کاری کی جاتی ہے جہاں نجی شعبہ دلچسپی نہ لیتا ہو یا ایسی صنعتیں قومی مفاد میں ہوں ۔ تاہم پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ نے مندرجہ ذیل صنعتی منصوبے تیار کئے ہیں ۔ جو نجی شعبہ کے اشتراک سے لگائے جائیں گے ۔

ڈویژن		صنعتی منصوبے کا نام	کل لاگت (ملین روپے)
لاہور	1	چوکی ڈسٹلری پراجیکٹ چوکی	29.44
	2	پیپر اینڈ سراک کیسیٹر پراجیکٹ لاہور	17.75
	3	الیکٹرک میٹر بنانے کا کارخانہ لاہور	67.89
	4	ٹیلی ویژن کی پکچر ٹیوب کا منصوبہ لاہور	158
فیصل آباد	5	کمالیہ پیپر پراجیکٹ کمالیہ	4500
	6	کمالیہ شوگر مل میں توسیع کمالیہ	121
راولپنڈی	7	فیرائٹ مینوفیکچرنگ پراجیکٹ گجر خاں	64
	8	فائبر گلاس پراجیکٹ میانوالی	127

حالیہ سروے کے مطابق مندرجہ ذیل صنعتیں صوبہ کے مختلف ڈویژنوں میں لگی ہوئی ہیں ان میں چھوٹی بڑی صنعتیں شامل ہیں

ڈویژن	صنعتوں کی تعداد	فی صد تناسب	سرمایہ کاری ملین روپوں میں	فی صد تناسب
بہاول پور	1305	3.09	4470	19.47

ڈیرہ غازی خان	2115	5.01	1510	6.58
راولپنڈی	14.5	3.33	3486	16.06
ملتان	5480	12.99	4775	20.80
سرگودھا	1678	3.97	1487	6.48
فیصل آباد	14558	34.51	3346	14.57
گوجرانوالہ	6507	15.41	1061	4.62
لاہور	9127	21.64	2621	11.42
	42175		22954	

محدود فہرست (SPECIFIED LIST)

1۔ اسلحہ

2۔ سکیورٹی پرنٹنگ، کرنسی اور ٹکسال

3۔ دھماکہ خیز مواد (بارود)

4۔ تابکاری اشیاء

5۔ الکوحل اور غیر ملکی مشروبات کی تیاری

6۔ ٹی وی، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، وی سی آر کیسٹ اور ٹیپ وغیرہ

7۔ ایئر کنڈیشنرز، ریفریجریٹر اور ڈیپ فریزر

8۔ موٹر سائیکل، سکوٹر اور رکشا وغیرہ

9۔ آٹو موبائیل، ٹریکٹر اور زرعی مشینری کی تیاری

10۔ ادویات

11۔ بناسپتی گھی

اسکے علاوہ مندرجہ ذیل صنعتوں کے قیام کے لئے بھی حکومت کی منظوری ضروری ہے۔

1۔ ایسے نجی شعبہ کے منصوبے جن میں باہر سے قابل واپسی سرمایہ کاری ہو۔

2۔ 50 کروڑ سے زیادہ سرمایہ کاری والے منصوبے

3۔ ایسے منصوبے جن میں درآمدی مشینری کے لئے 5 کروڑ سے زائد نقد زرمبادلہ کی ضرورت ہو۔
4۔ ایسے منصوبے جن میں استعمال شدہ درآمدی مشینری شامل ہو سوائے ناقابل واپسی سرمایہ کاری کے۔
5۔ ایسے منصوبے جن میں 60 فیصد سے زیادہ درآمدی خام مال کی ضرورت ہو' بشرطیکہ درآمدی خام کی قیمت فیکسڈ سرمایہ کاری کے 20× سے زیادہ ہے۔

وادی سون ضلع خوشاب میں صنعتوں کا قیام

☆1168۔ بیگم شاہدہ ملک: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ وادی سون (ضلع خوشاب) صنعتی ترقی کے لحاظ سے ضلع کا ایک پسماندہ علاقہ ہے اور اس وقت اس علاقے میں کسی قسم کے چھوٹے یا بڑے پیمانے کی صنعتی یونٹ موجود نہیں ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں اگر کوئی صنعت قائم کر دی جائے تو اس سے نہ صرف اس پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ علاقے کے عوام کا معیار زندگی بلند ہو گا بلکہ اس علاقے کے بہت سے باشندوں کے لئے روزگار کے مواقع فراہم ہو جائیں گے۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے' کیا آئندہ مالی سال کے دوران مذکورہ علاقے میں چھوٹے بڑے صنعتی یونٹ قائم کرنے کی کوئی سکیم صوبائی حکومت کے زیر غور ہے اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں۔

(د) کیا حکومت آئندہ مالی سال کے صوبائی بجٹ میں وادی سون کے علاقے میں ٹیکنیکل ٹریننگ کے ادارے قائم کرنے کی غرض سے مناسب رقم مخصوص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ لوگوں کو ٹیکنیکل تعلیم و ٹریننگ دی جا سکے جو بالا خران لوگوں کے لئے مذکورہ علاقے میں لگائی جانے والی صنعتوں کو چلانے کے سلسلے میں مفید اور مددگار ثابت ہو سکتی ہے اگر ایسا نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): (الف) یہ درست ہے کہ وادی سون (ضلع خوشاب) صنعتی ترقی کے لحاظ سے ضلع کا ایک پسماندہ علاقہ ہے تاہم نجی شعبہ میں اس وقت (قصبہ نوشہرہ) میں 4 آرہ مشین 3 آٹا پیسنے والی چکیاں 5 جفت سازی کے کارخانے 14 انجینئرنگ ورکشاپ اور ایک کولہو کام کر رہے ہیں۔

ب) درست ہے۔ اس میں یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے صنعتی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے فراخدلانہ پالیسی اختیار کی ہوئی ہے جس کے تحت کوئی بھی سرمایہ کار بغیر کسی قسم کے اجازت نامے کے 50 کروڑ روپے تک کی سرمایہ کاری جس میں 5 کروڑ روپے کا زرمبادلہ بصورت درآمدی مشینری شامل ہو' کر سکتا ہے' بشرطیکہ وہ صنعت محدود فہرست (specified list) میں شامل نہ ہو' جس کی تفصیل صفحہ 302 پر ملاحظہ فرمائیں۔

محدود فہرست میں شامل صنعتوں کے بارے میں سفارشات وفاقی حکومت کو ارسال کی جاتی ہیں حکومت چاہتی ہے کہ نجی شعبہ اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرے حکومت ہر ممکن مدد فراہم کرے گی تحصیل خوشاب کو پہلے ہی ٹیکس فری زون قرار دے دیا گیا اور تمام صنعتوں کو اس علاقہ میں انکم ٹیکس اور کسٹم کی مکمل چھوٹ حاصل ہے۔

ج) حکومت نجی شعبہ میں صنعتی سرمایہ کاری کو ترجیح دیتی ہے' سرکاری شعبہ میں سرمایہ کاری کی کوئی اسکیم نہ ہے۔

د) ٹیکنیکل ٹریننگ کے اداروں کا قیام محکمہ محنت و تعلیم سے متعلق ہے' تاہم پنجاب چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن نے نوشہرہ کے مقام پر ایک دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر قائم کر رکھا ہے' جہاں مندرجہ ذیل شعبوں میں فنی تربیت دی جاتی ہے۔

1۔ عمارت کی تعمیر

2۔ ویلڈنگ

3۔ بڑھئی

4۔ مشینری

5۔ گاڑیوں کی مرمت وغیرہ

علاوہ ازیں خوشاب کے مقام پر متذکرہ کارپوریشن نے کرافٹ ڈویلپمنٹ سنٹر قائم کر رکھا ہے۔

گورنمنٹ ویونگ اینڈ فنشنگ انسٹی ٹیوٹ شاہدرہ لاہور میں وائس پرنسپل کی آسامی پر تقرری کی تحقیقات

☆ 1194۔ جناب منظور احمد: (الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ویونگ اینڈ فنشنگ انسٹی ٹیوٹ شاہدرہ لاہور میں وائس پرنسپل کی آسامی کے لئے امیدوار کا ایف ایم ڈی کا ڈپلومہ ہولڈر ہونا

اسسٹنٹ پرنسپل لیکچر نہیں دیتے۔ وہ باقاعدہ تھیوری اور پریکٹیکل کی کلاسیں لیتے ہیں۔

د) نہیں کیونکہ کسی کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

ستارہ کیمیکل انڈسٹری فیصل آباد سے ملحقہ فصلوں کی تباہی کا سدباب

☆1195۔ جناب منظور احمد: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) کیا یہ درست ہے کہ ستارہ کیمیکل انڈسٹری فیصل آباد کے اردگرد کا علاقہ کاشتکاری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ب) کیا یہ درست ہے کہ انڈسٹری سے نکلنے والی کلورین گیس نزدیک کی فصلوں کو برباد و تباہ کر دیتی ہے۔

ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غریب کسانوں کی فصلوں کو بربادی سے بچانے کا ارادہ رکھتی ہے' اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): الف) درست ہے۔

ب) صحیح نہیں ہے' اگر تھوڑی سی کلورین گیس خارج بھی ہو جائے' جس کا کہ امکان بہت ہی کم ہے تو ملحقہ فصلوں کو معمولی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

ج) قابل اطلاق نہیں۔

ملتان' بہاولپور اور ڈیرہ غازیخان میں نئی صنعتوں کا قیام

☆1451۔ دیوان عاشق حسین بخاری: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور اور شیخوپورہ کے درمیانی فاصلہ صرف 28 میل کے اندر بے شمار کارخانے ہیں' جب کہ اس کے مقابلے میں ملتان' بہاولپور اور ڈیرہ غازیخان کے تین ڈویژنوں میں ان کے دس فیصد کے برابر بھی کارخانے نہیں ہیں۔

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ تینوں ڈویژنوں میں بھی کارخانے

لازمی ہے۔

ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ جنرل منیجر نے ملی بھگت سے وائس پرنسپل کی آسامی کے لئے تعلیمی قابلیت بی ایس سی اور ڈپلومہ ہولڈر مقرر کی ہے۔ جس کا میسر آنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ایف ایم ڈی کا داخلہ میٹرک کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

ج) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ وائس پرنسپل بی ایس سی ماناوالہ ہے اور اس نے سپننگ کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ جبکہ شاہدرہ انسٹی ٹیوٹ میں ایک بھی سپنڈل نہیں ہے اور نہ ہی وہ شاہدرہ کا ڈپلومہ ہولڈر ہے اور اس نے آج تک کوئی لیکچر نہیں دیا ہے۔

د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان افسران کے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے جن کے سبب بچوں کی تعلیم کا ہرج ہو رہا ہے' اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): (الف) گورنمنٹ ویونگ اینڈ فنشنگ انسٹی ٹیوٹ شاہدرہ میں وائس پرنسپل کی کوئی آسامی نہیں ہے' البتہ انسٹی ٹیوٹ میں ایک اسسٹنٹ پرنسپل کی آسامی ہے' جس کے لئے کم از کم استعداد 1965ء کے جاری کردہ قواعد کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) بی ایس سی فزکس' کیمسٹری کی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے

(2) ڈائینگ' بلیچنگ اور فنشنگ کا ڈپلومہ کسی تسلیم شدہ انسٹی ٹیوٹ سے

(3) کپڑے کی ملز یا لیبارٹری کا تجربہ

ب) یہ درست نہیں ہے' تعلیمی قابلیت کا معیار جنرل منیجر نے نہیں' بلکہ حکومت پنجاب نے 1965ء کے جاری شدہ قواعد کے تحت مقرر کیا ہوا ہے۔ اسسٹنٹ پرنسپل کی آسامی حکومت کے مقرر کردہ ضوابط کے تحت پر کی جاتی ہے۔

ج) یہ درست نہیں ہے' موجودہ اسسٹنٹ پرنسپل نے نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد جس کا انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے الحاق ہے سے بی ایس سی کی ڈگری 1978ء میں حاصل کی ہوئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس ڈگری کے ساتھ اسسٹنٹ پرنسپل نے سپننگ میں سپیشلائزیشن کی ہوئی ہے' ٹیکسٹائل انجینئرنگ کی ڈگری کا چار سالہ کورس ہے جس میں شروع کے دو سالوں میں ویونگ ٹیکسٹائل کیمسٹری' ارگانک' کیمسٹری ٹیکسٹائل فنشنگ' بلیچنگ اور ڈائینگ وغیرہ کے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں اور ان مضامین کے علیحدہ علیحدہ سمسٹر سسٹم کے مطابق امتحان پاس کرنے ہوتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ

لگانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں) : الف) یہ مشاہدہ درست ہے کہ لاہور اور شیخوپورہ کے درمیانی فاصلہ کے اندر بے شمار کارخانے ہیں ، جب کہ اس کے مقابلے میں ملتان ، بہاولپور اور ڈیرہ غازیخان کے تین ڈویژنوں میں ان کے دس فیصد کے برابر بھی کارخانے نہیں ہیں - حقیقت حال یہ ہے کہ لاہور اور شیخوپورہ کے درمیانی فاصلہ میں صرف 182 کارخانے لگے ہوئے ہیں جب کہ 13 کارخانے زیر تنصیب ہیں - ان کارخانہ جات کو تین حصوں (1) چھوٹے کارخانے ، (2) درمیانے کارخانے ، (3) بڑے کارخانے میں تقسیم کر دیا گیا ہے ، ایسا کرتے وقت ان کی کل لاگت کو ملحوظ رکھا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں -

کارخانے کی جسامت	معیاد حد بندی (کل لاگت روپوں میں)
چھوٹے کارخانے	ایک کروڑ تک
درمیانے "	ایک سے پانچ کروڑ تک
بڑے "	5 کروڑ سے زیادہ

مندرجہ بالا معیار حد بندی کے مطابق لاہور شیخوپورہ روڈ پر واقع کارخانوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

علاقہ	کارخانے کی جسامت	نصب شدہ	زیر تنصیب	کل
لاہور	چھوٹے کارخانے	117	3	120
شیخوپورہ	درمیانے کارخانے	49	8	57
روڈ	بڑے کارخانے	16	2	18
	کل	172	13	195

اس کے برعکس بہاولپور ڈویژن میں 670 ملتان ڈویژن میں 1451 اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں 1969 (کل 4090) کارخانے لگے ہوئے ہیں جبکہ ان علاقوں میں بالترتیب 39 ، 172 اور 20 (کل 231) کارخانے زیر تنصیب ہیں۔ ان کی تفصیل مذکورہ معیار کے مطابق درج ذیل ہے۔

علاقہ	کارخانے کی جسامت	نصب شدہ	زیر تنصیب	کل
بہاولپور	چھوٹے کارخانے	654	39	693
ڈویژن	درمیانے کارخانے	10	---	10

	بڑے کارخانے	6	--	6
	کل	670	39	709
ملتان	چھوٹے کارخانے	1423	162	1585
ڈویژن	درمیانے کارخانے	22	10	32
	بڑے کارخانے	6	--	6
	کل	1451	172	1623
بہاولپور	چھوٹے کارخانے	1954	18	1972
ڈویژن	درمیانے کارخانے	6	--	6
	بڑے کارخانے	9	2	11
	کل	1969	20	1989
	تینوں ڈویژنوں میں کارخانوں کی کل تعداد	4090	231	4321

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے واضح ہے کہ مذکورہ تینوں ڈویژنوں میں لاہور شیخوپورہ روڈ کی نسبت کئی گنا زیادہ چھوٹے کارخانے لگے ہوئے ہیں۔

صورت حال (الف) کی تحت بیان کر دی گئی ہے۔ یہاں پر یہ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ حکومت نے نجی شعبہ میں سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے فراخدلانہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ یاداشت مورخہ 87-9-10 کے تحت کوئی بھی سرمایہ کار ایسی صنعت جو کہ محدود فہرست (Specified list) میں شامل نہ ہو جس کا کل سرمایہ 50 کروڑ روپے سے کم ہو اور جس میں 5 کروڑ روپے تک غیر ملکی زر مبادلہ بصورت درآمدی مشینری شامل ہو کر بغیر کسی قسم کے اجازت نامے کے لگا سکتا ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صنعتی سرمایہ کاری کو مزید فروغ دینے کے لئے حکومت نے محدود فہرست سے مندرجہ ذیل صنعتوں کو خارج کر دیا ہے:۔

1- دفاع پر مبنی الیکٹرونکس
2- بنیادی فولاد
3- بنیادی دھاتیں اور مرکبات

4- بھاری مشینری اور الیکٹریکل
5- بنیادی کیمیکل
6- پیٹرو کیمیکل
7- عوامی ضروریات کی اشیاء
8- بحری جہاز، ہوائی جہاز، ریلوے انجن
9- کھاد
10- سیمنٹ

(اس سے پیشتر سوتی دھاگہ کی صنعت کو پہلے ہی محدود فہرست سے خارج کیا جا چکا ہے)

تاہم اس سلسلے میں حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب کی لوکیشن پالیسی مورخہ 86-10-26 کو ملحوظ رکھنا ہوگا جس کے تحت میونسپل اور ٹاؤن کمیٹی کی حدود کے باہر کارخانہ جات لگانے کی کوئی پابندی نہ ہے بشرطیکہ مجوزہ کارخانے کی جائے وقوع رہائشی علاقوں سے مناسب فاصلے پر ہو اور وہاں نکاسی آب کا بھی مناسب بندوبست ہو نیز میونسپل اور ٹاؤن کمیٹی کی حدود کے اندر بھی کارخانہ جات لگانے پر پابندی نہ ہے بشرطیکہ مجوزہ ہو جائے وقوع کسی با اختیار محکمہ یا ادارہ کی طرف سے قائم کردہ صنعتی بستی / علاقہ میں واقع ہو یا مجوزہ کارخانہ خدمتی صنعت کے زمرہ میں آتا جو کہ لوکیشن پالیسی کے شیڈول بی میں درج ہے۔ جہاں تک صنعتیں جو محدود فہرست میں شامل ہیں ان کے بارے میں سفارشات وفاقی حکومت کو بھجوائی جاتی ہیں۔

مندرجہ ذیل پالیسی کی روشنی میں نجی شعبہ کو ان علاقوں میں عموماً" اور ڈیرہ غازیخان اور راجن پور کے اضلاع میں خصوصاً کارخانے لگانے چاہئیں کیونکہ وہاں حکومت نے انکم ٹیکس اور درآمدی مشینری پر کسٹم ڈیوٹی کی مکمل چھوٹ دے رکھی ہے۔

جہاں تک سرکاری شعبہ کا تعلق ہے حکومت نے ان علاقوں میں 3 ٹیکسٹائل ملز اور ایک شوگر مل پہلے ہی سے قائم کر رکھی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- پارس ٹیکسٹائل ملز بہاولپور
2- غازی ٹیکسٹائل ملز ڈیرہ غازی خان
3- ہڑپہ ٹیکسٹائل ملز ساہیوال
4- لیہ شوگر ملز لیہ ضلع مظفر گڑھ

نجی شعبہ میں کی مزید حوصلہ افزائی کے لئے مندرجہ بالا کارخانوں کو نجی شعبہ کی تحویل میں دیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں ڈیرہ غازی خان میں سیمنٹ کا کارخانہ بھی لگایا جا چکا ہے سرکاری شعبہ میں کھاد کا ایک کارخانہ ملتان میں پہلے سے کام کر رہا ہے۔

ضلع ملتان میں انڈسٹریل اسٹیٹ کو سہولتوں کی فراہمی

☆ 1456- دیوان عاشق بخاری: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان میں انڈسٹریل اسٹیٹ کی آبادی کے لئے سہولتیں نہیں دی گئیں جو کہ دیگر اضلاع میں دی گئی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع ملتان میں انڈسٹریل اسٹیٹ کو مناسب سہولتیں فراہم کرنے کو تیار ہے؟

وزیر صنعت و معدنی تیل (جناب غلام حیدر وائیں) (الف) درست نہ ہے۔ ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ میں بنیادی سہولتوں مثلاً بجلی۔ گیس۔ ٹیلیفون۔ پانی۔ نکاسی آب اور پختہ سڑکوں کے علاوہ درآمدی مشنری پر کسٹم ڈیوٹی کی 50 % حد تک چھوٹ کی سہولت حاصل ہے۔ یہ سہولت دیگر انڈسٹریل اسٹیٹس واقع لاہور۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ، فیصل آباد وغیرہ کے لئے یکساں ہے۔

(ب) ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ میں موجودہ سہولتوں کا ذکر (الف) کے تحت بیان کر دیا گیا ہے یہ ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حکومت پنجاب کی درخواست پر وفاقی وزارت صنعت نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے سفارش کر رکھی ہے کہ متذکرہ اسٹیٹ میں انکم ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی پر 100 فیصد چھوٹ دی جائے۔

چنیوٹ میں سمال انڈسٹریز سکیم کا اجراء

☆ 1466- مولانا منظور احمد چنیوٹی: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹیکس سے مستثنےٰ صنعتی علاقہ قرار دیئے جانے کی شرائط کیا ہیں؟

(ب) آیا چنیوٹ جو ایک قدیمی اور دستکاری کے لحاظ سے شہرت یافتہ قصبہ ہے۔ ٹیکس سے مستثنےٰ صنعتی علاقہ قرار دئے جانے کے لئے عائد شدہ شرائط کو پورا کرتا ہے۔

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہاں سمال انڈسٹری سکیم کے اجراء کا کوئی

پروگرام رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز چنیوٹ میں سمال انڈسٹری سکیم کے اجراء کے لئے کتنا رقبہ حکومت کی تحویل میں ہے جسے اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں) (الف) صوبائی حکومت کی طرف سے کسی صنعتی علاقے کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کے لئے کوئی مخصوص شرائط نہ ہیں کیوں کہ یہ معاملہ وفاقی حکومت (سنٹرل بورڈ آف ریونیو) کے دائرہ اختیار میں ہے۔ بالعموم علاقہ کی معاشرتی اور اقتصادی پسماندگی کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(ب) چونکہ یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے لہٰذا صوبائی حکومت اس بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنے سے قاصر ہے۔ تاہم صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت سے ضلع جھنگ کو جس میں کہ تحصیل چنیوٹ بھی شامل ہے انکم ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی سے مکمل چھوٹ والا علاقہ قرار دینے کی سفارش کر رہی ہے۔

(ج) پنجاب چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن نے چنیوٹ کے نزدیک سرگودھا اور فیصل آباد میں پہلے ہی ایک صنعتی علاقہ (Small Industries Estate) قائم کر رکھے ہیں۔ فیصل آباد کی صنعتی بستی میں چنیوٹ سے تعلق رکھنے والے منتظم کاروں کے لئے 10 فیصد پلاٹ مختص کر رکھے ہیں یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ چھوٹی صنعتوں کی ایک سکیم بنام (Rural Industries loan Fund) قائم کر رکھی ہے جس کے تحت چھوٹے سرمایہ کاروں کو نہ صرف اپنی پسند کے مطابق سرمایہ کاری میں رہنمائی مہیا کی جاتی ہے بلکہ متذکرہ سکیم کے تحت آسان شرائط پر قرضہ بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومت کے تحت نفع و نقصان پر چلنے والی ملوں کی تعداد

☆ 1642- **جناب محمد یوسف شیخ**: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت صوبائی حکومت کی نگرانی میں کتنی ملیں چل رہی ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں۔

(ب) جو صنعتیں نفع میں چل رہی ہیں اور جو نقصان میں چل رہی ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔

(ج) جو صنعتیں نقصان میں چل رہی ہیں ان کے متعلق حکومت نے کیا پروگرام بنایا ہے جس کے باعث نقصان سے بچایا جا سکے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں) (الف) اس وقت پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ کے زیر انتظام مندرجہ ذیل ملیں چل رہی ہیں

1- کمالیہ شوگر ملز لمیٹڈ۔ کمالیہ
2- چوکی شوگر ملز لمیٹڈ۔ چوکی
3- ہڑپہ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ۔ ساہیوال
4- پارس ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ۔ بہاول پور
5- غازی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ۔ ڈیرہ غازی خان
6- راہوالی شوگر ملز لمیٹڈ۔ راہوالی

(ب) مندرجہ بالا ملوں میں سے کمالیہ شوگر ملز اور چوکی شوگر ملز نفع میں چل رہی ہیں جبکہ دیگر ملیں خسارے میں جا رہی ہیں۔

(ج) حکومت کی پالیسی کے مطابق سرکاری شعبہ میں چلنے والی تمام صنعتیں بتدریج اور مرحلہ وار نجی شعبہ کو منتقل کر دی جائیں گی ان میں سے جو صنعتیں نقصان میں چل رہی ہیں ان کو ترجیحی بنیادوں پر نجی شعبہ کی تحویل میں دے دیا جائے گا اس پالیسی کی رو سے پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ نے 17 جولائی 1987ء کو قومی اخبارات کے ذریعے پارس ٹیکسٹائل ملز بہاول پور، غازی ٹیکسٹائل ملز ڈیرہ غازی خان اور ہڑپہ ٹیکسٹائل ملز ساہیوال کی فروخت کے سلسلے میں ٹنڈر طلب کئے موصول شدہ ٹنڈرز طلب کئے موصول شدہ ٹنڈرز میں سب سے زیادہ پیش کی گئی قیمت کی بنیاد پر پارس ٹیکسٹائل اور غازی ٹیکسٹائل کے بارے میں مزید کارروائی جاری ہے۔

راہوالی شوگر ملز کی فروخت کے سلسلے میں بھی ضروری کارروائی جاری ہے اور امید ہے کہ جلد ہی ان پر فیصلہ کر لیا جائے گا۔

گورنمنٹ پرنٹنگ پریس میں (لیزر کام) مشینوں کی تنصیب

☆ 1649- **میاں محمود احمد**: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ کہ پنجاب گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کی انتظامیہ نے دو سال قبل ایک خطیر رقم خرچ کر کے لیزر کام کی جدید اردو کی کمپوزنگ مشینیں خریدی تھیں۔ لیکن ابھی تک ان مشینوں کی تنصیب کر کے ان سے کام لینا شروع نہیں کیا گیا۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پریس کی موجودہ مشینری کام کی پوری (Demand) کو بروقت اور احسن طریقہ سے پورا نہیں کر سکتیں نیز لیزر کام مشینوں کے جاری ہونے سے پریس کی کارکردگی میں بہت اضافہ متوقع ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ مشینوں کو جلد از جلد نصب کرنے اور ان سے کام لینے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں) (الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے اس پریس کے لئے ایک جدید اردو کمپوزنگ کی مشین 1985ء میں خریدی کراچی سے لاہور منتقل ہونے کے دوران این۔ ایل۔ سی کے ٹرک میں اس مشین کو نقصان پہنچا جس کی وجہ سے وہ ناقابل استعمال ہو گئی۔ لہٰذا بیمہ کمپنی سے اس کی رقم دوبارہ وصول کرنے اور حکومت پنجاب سے زر مبادلہ دوبارہ حاصل کرنے کے بعد یہ مشین دوبارہ منگوائی گئی اور نصب کر دی گئی ہے۔ اب اس مشین سے کام لینا شروع کر دیا گیا ہے۔

(ب) پریس کی موجودہ مشینری خاص طور پر اردو ٹائپ پرانی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے کام کی زیادتی کو نہیں نبٹا سکتی۔ اور کارکردگی پر کافی حد تک اثر انداز ہو رہی تھی۔ اردو کی لیزر کام مشین درآمد کرنے سے پریس کی کارکردگی میں اضافہ ہو گا۔

(ج) "لیزر کام" مشین گورنمنٹ پریس میں نصب ہو چکی ہے۔ اور اس سے کام لینا شروع کر دیا گیا ہے۔

محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری میں خسارہ کے اسباب کا تدارک

☆ 1789- **میاں محمد اسحاق**: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری حکومت پنجاب مسلسل خسارہ میں جا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گورنر پنجاب نے ایک Directive جاری کیا تھا کہ جو محکمہ جات خسارہ میں جا رہے ہیں۔ ان کو بند کر دیا جائے یا پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے۔

(ج) جولائی 1970 ء سے جون 1986ء تک مذکورہ محکمہ کا ہر مالی سال کا منافع یا خسارہ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مسلسل خسارہ کو ختم کرنے کے لئے محکمہ میں ڈپٹی کنٹرولر کی آسامی

وضع کر کے اس پر محکمہ آڈٹ سے ایک افسر کو تقریباً دو سال قبل تعینات کیا گیا تاکہ وہ اپنی تجاویز حکومت کو پیش کرے تاکہ خسارہ کو کم کیا جا سکے۔

(ہ) اگر جز (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس افسر کا نام کیا ہے اور اس نے اپنی تعیناتی کے دوران جو تجاویز پیش کیں آیا ان پر عمل درآمد کیا گیا نیز ان تجاویز کی نقول ایوان کی میز پر رکھی جائیں۔

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسر کی تعیناتی کے باوجود محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری بدستور خسارہ میں جا رہا ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اصلاح احوال کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر کوئی ارادہ نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں) (الف) یہ درست ہے لیکن یہاں یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری ایک خدمتی محکمہ (Service Department) ہے جس کے قیام کا بنیادی مقصد حکومت پنجاب کے تمام دفاتر کی طباعت اور سٹیشنری کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ یہ محکمہ تقریباً 70 سال قبل معرض وجود میں آیا گورنمنٹ پریس میں لگائی گئی مشنری وقت کے ساتھ فرسودہ ہونے کے باعث زیادہ مستعد نہیں رہی جو کہ مسلسل خسارے کا باعث بنی۔

(ب) جناب گورنر صاحب کا مذکورہ Directive پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ کے تحت چلنے والے کارخانوں کے بارے میں تھا کہ ان کو بتدریج مرحلہ وار پروگرام کے تحت پرائیویٹ سیکٹر کو فروخت کر دیا جائے جس پر عمل درآمد جاری ہے۔ اس کا اطلاق محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری پر اس بنا پر نہیں ہوتا کہ یہ ایک خدمتی محکمہ ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	خسارہ (روپوں میں)
1970-71	40,07,034
1971-72	51,52,646
1972-73	71,23,156
1973-74	73,20,870
1974-75	94,57,617
1975-76	1,32,15,354
1976-77	1,06,58,993

سال	خسارہ (روپوں میں)
1977 -78	1,23,30,956
1978 -79	1,03,52,804
1979 -80	1,66,18,889
1980 -81	1,02,49,114
1981 -82	1,41,74,713
1982 -83	1,91,48,523

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ 71- 1970ء کا پہلا کمرشل آڈٹ 8 جولائی 1980 کو ڈائریکٹر کمرشل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے تصدیق کیا جس کے نتیجے میں خسارہ کا پتہ چلا۔ خسارے کا جائزہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس مورخہ 86- 5 - 7 میں لیا گیا جو کہ جناب چوہدری خوشحال محمد ایم پی اے کی زیر سربراہی مندرجہ ذیل ممبران صوبائی اسمبلی پر مشتمل تھی:۔

1- جناب سرفراز نواز ایم پی اے
2- چودھری گل نواز وڑائچ ایم پی اے
3- چودھری محمد اعظم چیمہ ایم پی اے
4- میاں غلام فرید چشتی ایم پی اے
5- ملک غلام حیدر تھنڈ ایم پی اے
6- ملک غلام عباس نسوانہ ایم پی اے
7- چودھری عبدالرشید ایم پی اے
8- جنابہ بیگم بشریٰ رحمان ایم پی اے

84- 1983 سے 86- 1985 تک کے عرصہ کا ابھی کمرشل آڈٹ ہونا باقی ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں نفع یا نقصان کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کیا جاسکتا۔

(د) محکمہ ہذا کو ڈپٹی کنٹرولر کی آسامی پچھلے 11 سال سے چلی آرہی ہے - موجودہ ڈپٹی کنٹرولر نے مسلسل خسارہ کو کم کرنے کے لئے تجاویز پیش کیں جن کی روشنی میں متعلقہ عملہ اپنے فرائض منصبی انجام دے رہا ہے -

(ہ) موجودہ ڈپٹی کنٹرولر کا نام محمد افضل بھلیم ہے اور ان کی تجاویز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو زیر عمل ہیں -

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں) (الف) یہ درست ہے کہ لیکن یہاں یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری ایک خدمتی محکمہ (Service Department) ہے جس کا بنیادی مقصد حکومت پنجاب کے تمام دفاتر کی طباعت اور سٹیشنری کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ یہ محکمہ تقریباً 70 سال قبل معرض وجود میں آیا گورنمنٹ پریس میں لگائی گئی مشنری وقت کے ساتھ فرسودہ ہونے کے باعث زیادہ مستعد نہیں رہی جو کہ مسلسل خسارے کا باعث بنی ۔

(ب) جناب گورنر صاحب کا مذکورہ Directive پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ کے تحت چلنے والے کارخانوں کے بارے میں تھا کہ ان کو بتدریج مرحلہ وار پروگرام کے تحت پرائیویٹ سیکٹر کو فروخت کر دیا جائے جس پر عمل در آمد جاری ہے - اس کا اطلاق محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری پر اس بنا پر نہیں ہوتا کہ یہ ایک خدمتی محکمہ ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	خسارہ (روپوں میں)
1970 -71	40,07,034
1971 -72	51,52,646
1972 -73	71,23,156
1973 -74	73,20,870
1974 -75	94,57,617
1975 -76	1,32,15,354
1976 -77	1,06,58,993
1977 -78	1,23,30,956
1978 -79	1,03,52,804
1979 -80	1,66,18,889
1980 -81	1,02,49,114
1981 -82	1,41,74,713
1982 -83	1,91,48,523

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ 71- 1970ء کا پہلا کمرشل آڈٹ 8 جولائی 1980 کو ڈائریکٹر کمرشل آڈٹ

(و) جیسا کہ اوپر بیان کی گیا ہے محکمہ ہذا کے اکاؤنٹ بابت سال 84-1983ء سے 86-1985ء کا ابھی کمرشل آڈٹ ہونا باقی ہے لہٰذا اس عرصہ کے دوران نفع یا نقصان کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم یہ بتانا ضروری ہے کہ خسارے کو کم کرنے کے لئے حکومت نے جامع منصوبہ بندی کی ہے۔ جس کے ذریعے پرنٹنگ پریس میں جدید مشینری کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ 82-1981 سے 86-1985ء کے دوران تقریباً ایک کروڑ سنتالیس لاکھ پینتالیس ہزار روپے (1,47,45000) سے زیادہ کی مشینری نصب کی جا چکی ہے جبکہ سال رواں کے لئے مزید ستاون لاکھ (57,00,000) روپیہ مشینری کی تنصیب کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ مشینری کی درآمد کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ جدید مشینری کے ذریعے نہ طباعت کا معیار بہتر ہوگا بلکہ اس کے ذریعے خسارے پر قابو پانے میں بھی بہت مدد ملے گی کیونکہ اس مشینری سے پریس کی استطاعت کئی گنا بہتر متوقع ہے۔

محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری میں خسارے کا سدباب

☆ 1790- میاں محمود احمد: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری حکومت پنجاب مسلسل خسارہ میں جا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ گورنر پنجاب نے ایک Directive جاری کیا تھا کہ جو محکمہ جات خسارہ میں جا رہے ہیں۔ ان کو بند کر دیا جائے۔ یا پرائیویٹ سیکٹر میں دے دیا جائے۔

(ج) جولائی 1970ء سے جون 1986ء تک مذکورہ محکمہ کا ہر مالی سال کا منافع یا خسارہ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مسلسل خسارہ کو ختم کرنے کے لیے محکمہ میں ڈپٹی کنٹرول کی آسامی وضع کرکے اس پر محکمہ آڈٹ سے ایک افسر کو تقریباً دو سال قبل تعینات کیا گیا تاکہ وہ اپنی تجاویز حکومت کو پیش کرے تاکہ خسارہ کو کم کیا جاسکے۔

(ہ) اگر جز (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس افسر کا نام کیا ہے اور اس نے اپنی تعیناتی کے دوران جو تجاویز پیش کیں آیا ان پر عمل درآمد کیا گیا نیز ان تجاویز کی نقول ایوان کی میز پر رکھی جائیں۔

(و) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ افسر کی تعیناتی کے باوجود محکمہ پرنٹنگ و سٹیشنری بدستور خسارہ میں جا رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اصلاح احوال کے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر کوئی ارادہ نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

ڈیپارٹمنٹ نے تصدیق کیا جس کے نتیجے میں خسارہ کا پتہ چلا۔ خسارے کا جائزہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس مورخہ 86-5-7 میں لیا گیا جو کہ جناب چوہدری خوشحال محمد ایم پی اے کی زیر سربراہی مندرجہ ذیل ممبران صوبائی اسمبلی پر مشتمل تھی:۔

1- جناب سرفراز نواز ایم پی اے
2- چودھری گل نواز وڑائچ ایم پی اے
3- چودھری محمد اعظم چیمہ ایم پی اے
4- میاں غلام فرید چشتی ایم پی اے
5- ملک غلام حیدر تھنڈ ایم پی اے
6- ملک غلام عباس نسوانہ ایم پی اے
7- چودھری عبدالرشید ایم پی اے
8- جنابہ بیگم بشریٰ رحمان ایم پی اے

1983-84 سے 1985-86 تک کے عرصہ کا ابھی کمرشل آڈٹ ہونا باقی ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں نفع یا نقصان کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کیا جاسکتا۔

(د) محکمہ ہذا میں ڈپٹی کنٹرولر کی آسامی پچھلے 11 سال سے چلی آرہی ہے - موجودہ ڈپٹی کنٹرولر نے مسلسل خسارہ کو کم کرنے کے لئے تجاویز پیش کیں جن کی روشنی میں متعلقہ عملہ اپنے فرائض منصبی انجام دے رہا ہے -

(ہ) موجودہ ڈپٹی کنٹرولر کا نام محمد افضل بھلیم ہے اور ان کی تجاویز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو زیر عمل ہیں تجاویز کی تفصیل صفحہ 407 پر ملاحظہ فرمائیں۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے محکمہ ہذا کے اکاؤنٹ بابت سال 1983-84ء سے 1985-86ء کا ابھی کمرشل آڈٹ ہونا باقی ہے لہٰذا اس عرصہ کے دوران نفع یا نقصان کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم یہ بتانا ضروری ہے کہ خسارے کو کم کرنے کے لئے حکومت نے جامع منصوبہ بندی کی ہے - جس کے ذریعے پرنٹنگ پریس میں جدید مشینری کا اضافہ کیا جا رہا ہے - 1981-82ء سے 1985-86ء کے دوران تقریباً ایک کروڑ سنتالیس لاکھ پینتالیس ہزار روپے (1,47,45000) سے زیادہ کی مشینری نصب کی جا چکی ہے جبکہ مالی رواں کے لئے مزید ستاون لاکھ (57,00,000) روپیہ مشینری کی تنصیب کے لیے مختص کیا گیا ہے - مشینری کی درآمد کا انتظام کیا جا رہا ہے - اور امید کی جاتی ہے کہ

جدید مشینری کے ذریعے نہ طباعت کا معیار بہتر ہوگا بلکہ اس کے ذریعے خسارے پر قابو پانے میں بھی بہت مدد ملے گی کیونکہ اس مشینری سے پریس کی استطاعت کئی گنا بہتر متوقع ہے۔

گوجرانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے لیے اراضی کی خریداری میں خورد برد کی تحقیقات

☆ 2008 - **سردار نصر اللہ خان دریشک:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ گوجرانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر3 کے لئے 3,40,000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے 1075 ایکڑ اراضی حاصل کی گئی تھی جبکہ اس زمین کی بازاری قیمت کم و بیش 1,90,000 روپے فی ایکڑ تھی۔

(ب) کیا یہ امر واقع ہے کہ حکومت کو قریباً پانچ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے اگر ایسا نہیں تو حکومت کو انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر3 گوجرانوالہ کے لیے اراضی حاصل کرنے کے لیے کتنی زائد رقم ادا کرنا پڑی۔

(ج) کس قانون کے تحت یہ اراضی حاصل کی گئی تھی اور آیا اس قانون کے تحت مقرر کردہ طریق کار پر عمل کیا گیا تھا۔ اگر نہیں تو کیوں۔

(د) آیا اس اراضی کو حاصل کرنے کے لیے حکومت سے منظوری لی گئی تھی۔ اگر ایسا ہے کہ تو کس اتھارٹی نے اس کی اجازت دی اور کس کی سفارش پر دی۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): (الف) گوجرانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر۳ کے لئے 111 ایکڑ 2 کنال 2 مرلہ اراضی بحساب 3 لاکھ فی ایکڑ سے خرید کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر گوجرانوالہ نے اس زمین کی رجسٹریوں کی بنا پر یکسالہ اوسط بیع جو فراہم کی ہے۔ گوشواہ الف میں درج ہے۔ (دیکھئے سوال نمبر ۳۲۲)۔

(ج) یہ اراضی پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے سابق منیجنگ ڈائریکٹر نوید آصف اور مالکان اراضی کے درمیان باہمی گفت و شنید کے نتیجے میں خرید کی گئی ہے۔

(د) اس اراضی کو حاصل کرنے کے لیے حکومت کی کوئی منظوری نہیں لی گئی۔

انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر2 فیصل آباد کے لئے اراضی کی خریداری میں خوردبرد کی تحقیق

☆ 2009- سردار نصر اللہ خان دریشک: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر2 فیصل آباد کے لیے کوئی رقبہ حاصل کیا گیا تھا۔

(ب) اگر مذکورہ بالا جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ازراہ کرم حاصل کردہ رقبہ کی تفصیلات مع ادا کردہ یا اس پر واجب الاداد رقم نیز ایک اور پانچ سال کی اوسط کی بنیاد پر بازاری قیمت مہیا کی جائے۔

(ج) کس قانون کے تحت اس اراضی کو حاصل کیا گیا اور آیا اس قانون کے تحت وضع کئے ہوئے طریق کار پر سختی سے عمل کیا گیا تھا اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے۔

(د) کیا اس رقبہ کے حصول اور اختیار کئے جانے والے طریق کار اور ادا کی جانے والی قیمت کے بارے میں حکومت سے منظوری لی گئی تھی۔ اگر ایسا ہے تو کس ہیت مجاز نے اسکی منظوری دی تھی۔

(و) کیا اس اراضی کے حصول نیز گوجرانوالہ کی انڈسٹریل اسٹیٹ نمبر3 کے لئے رقبہ کے حصول کے سلسلے میں بورڈ آف ریونیو یا محکمہ سے مشورہ لیا گیا تھا۔

(ز) آیا محکمہ خزانہ یا بورڈ آف ریونیو کے مشورے پر عمل کیا گیا تھا اگر ایسا نہیں کیا گیا تو کیوں۔

(خ) حکومت نے فراڈ سے حصول کردہ اراضی کے سلسلے میں زائد رقم اگر وہ پہلے ہی ادا کی جا چکی ہو کی بازیابی یا پہلے سے طے شدہ رقم کی عدم ادائیگی کے لیے کیا کارروائی تجویز کی ہے۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی:

(الف) جی ہاں۔

(ب) حاصل کردہ رقبہ 5 مرلہ 0 کنال 181 ایکڑ چک نمبر65 ارب تحصیل و ضلع فیصل آاد میں واقع ہے۔ جسکی قیمت خرید مبلغ 5 کروڑ 34 لاکھ 4 ہزار 2 سو 18 روپے (5,34,04,218) ادا کی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد نے اراضی مذکورہ کی چک ہذا میں اوسط بیع یکسالہ اوسط بیع مبلغ 80,000 روپے فی ایکڑ 86-1985 پنجسالہ اوسط بیع مبلغ 14,628.80 روپے فی ایکڑ 85-1981 بتائی ہے۔

(ج) پنجاب سمال انڈسٹریز کے سابق مینجنگ ڈائریکٹر نوید آصف نے یہ اراضی باہمی گفت و شنید کے ذریعہ خرید کی۔

(د) اس اراضی کی خرید کے لیے حکومت سے کوئی منظوری نہ لی گئی تھی۔
(و) جی نہیں۔
(ز) جزو (و) کے جواب کے بعد اس کی ضرورت نہیں۔
(خ) حکومت نے محکمہ انسداد رشوت ستانی کے ذریعہ اس اراضی کی خرید کی مکمل تفتیش کروائی۔ جس کے نتیجہ میں اس مقدمہ میں ملوث افراد کے خلاف انٹی کرپشن جج کی عدالت میں 13.5.87 کو چالان پیش کر دیا گیا۔ مقدمہ زیر سماعت ہے اور اب تک 2,10,94,500 روپے ملوث افراد سے بازیاب کئے جا چکے ہیں۔

صنعتی بستیوں کے لیے خریدی گئی اراضی میں خوردبرد

☆ 2046 - جناب ریاض حشمت جنجوعہ : کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-
(الف) فیصل آباد اور گوجرانوالہ کی صنعتی بستیوں کے لیے کل کتنی اراضی خرید کی گئی تھی۔ علیحدہ علیحدہ بتایا جائے۔
(ب) مذکورہ بالا اراضی کی فی ایکڑ قیمت خرید کیا تھی۔
(ج) آیا فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں اراضی کی خرید کا معاہدہ مالکان کے ساتھ کیا گیا یا ان کے کسی مختار عام یا مختار خاص کے ساتھ اور اگر یہ معاہدہ مختار عام یا مختار خاص کے ساتھ کیا گیا تو اس کا نام کیا ہے۔
(د) مذکورہ بالا اراضی خرید کرتے وقت اس موضع یا چک میں جس میں یہ اراضی واقع ہے پانچ سالہ تین سالہ اور ایک سالہ اوسط بیع کیا تھی۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں)
(الف) فیصل آباد کی صنعتی بستی کے لیے 181 ایکڑ 5 مرلہ اور گوجرانوالہ کی صنعتی بستی کے لیے 111 ایکڑ 2 کنال 2 مرلہ اراضی خرید کی گئی۔
(ب) فیصل آباد کی اراضی 2 لاکھ 95 ہزار فی ایکڑ اور گوجرانوالہ کی اراضی بحساب 3 لاکھ روپے فی ایکڑ خرید کی گئی۔

(ج) فیصل آباد کی اراضی کی خرید کا معاہدہ دو مختاران مسمیان افتخار احمد اور جمال دین کے ساتھ کیا گیا جبکہ گوجرانوالہ کی اراضی کی خرید کا معاہدہ دو مختاران عام مسمیان احسان الحق بھٹی اور قدیر حسین قریشی کے ساتھ کیا گیا۔

(د) صنعتی بستی فیصل آباد۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر فیصل آباد نے اراضی مذکورہ واقع چک نمبر 165 ارب تحصیل و ضلع فیصل آباد کی

یکسالہ اوسط بیع 86-1985 مبلغ 80,000 روپے

تین سالہ اوسط بیع 85-1983 مبلغ 8,153,60 روپے

پانچسالہ اوسط بیع 85-1981 مبلغ 14,62,80 روپے

صنعتی بستی گوجرانوالہ گوجرانوالہ سٹیٹ نمبر3 کے لیے خرید کی گئی اراضی موضع قلعہ چند موضع آدورائے اور موضع اوٹاوہ میں واقع ہے جسکی پنجسالہ تین سال اور یک سالہ اوسط بیع تفصیل گوشوراہ الف میں درج ہے۔

گوشوارالف

یک سالہ بیع

بمطابق انتقالات — بمطابق رجسٹری

نام موضع	سکنی	زرعی	مخلوط	سکنی	زرعی	مخلوط
قلعہ چند	2,72,420	94,814	206,945	3,07,849,	1,45.041	2,42,422
آٹاوہ	2,46,176	34,065	1,45,120	2,17,740	33,104	1,29,697
آدھورائے	2,10,518	36,700	65,320	2,48,977	35,636	75,051

تین سالہ بیع

بمطابق انتقالات — بمطابق رجسٹری

نام موضع	سکنی	زرعی	مخلوط	سکنی	زرعی	مخلوط
قلعہ چند	3,29,776	74,355.20	2,59,331.20	3,43,558.00	1,15,662.00	27,512.00
آٹاوہ	2,32,000	83,609.60	1,59,710.40	2,62,235.20	39,219.20	1,45,000.00
آدھورائے	2,98,220	20,979.20	76,387.20	3,16,166.00	21,643.20	81,736.00

پانچ سالہ بیج

بمطابق انتقالات				بمطابق رجسٹری		
نام موضع	سکنی	رزعی	مخلوط	سکنی	زرعی	مخلوط
قلعہ چند	2,79,750.40	49,984.00	2,32,870.40	2,78,971.20	49,984.00	2,32,409.60
آٹارہ	2,18,758.40	64,081.60	1,34,102.40	2,07,840.00	36,438.40	1,14,267.00
آدھورائے	2,62,425.60	20,716.80	80,294.40	2,70,259.20	21,168.00	84,864.00

ٹیکسٹائل ملوں کے اجازت نامہ منسوخ کرنے کے لیے اقدامات

☆ 2073 - میاں ریاض حشمت جنجوعہ: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں ایسی منظور شدہ ٹیکسٹائل ملوں کی تعداد کیا ہے۔ جن کے مالکان نے تا حال ان ملوں کی تعمیر و تنصیب کا کام شروع نہیں کیا۔

(ب) کیا حکومت ایسے مل مالکان کے خلاف وفاقی حکومت کو یہ سفارشات پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ان کے اجازت نامے منسوخ کر دیے جائیں جو ملوں کی تعمیر اور مشینری کی درآمد کے بارے میں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں): (الف) نو دسمبر 1986ء تک صوبے میں ایسی منظور شدہ ٹیکسٹائل ملوں کی تعداد 135 تھی جن تعمیر و تنصیب میں پیش رفت نہیں ہوئی تھی اس وقت سے ستمبر 1987ء تک مزید اکسٹھ ٹیکسٹائل ملوں کی منظوری ہوئی ہے۔ ان مجموعی 196 تتمہ " الف " ملوں میں سے 40 تتمہ " ب " ملیں اس وقت تکمیل کے مختلف مراحل پر ہیں۔ اب 156 ملیں ایسی ہیں جن کی تعمیر و تنصیب میں پیش رفت ابھی نہیں ہوئی۔

(ب) اجازت ناموں کی شرائط کے مطابق مالکان 18 ماہ کی مدت میں مل لگانے کے پابند ہیں۔ اس مدت کے گزر جانے کے بعد حکومت کے متعلقہ محکمے اختیار رکھتے ہیں کہ ایسے مل مالکان کے اجازت نامے منسوخ کر دیں جو دلچسپی برائے تنصیب مل ظاہر نہیں کرتے ایسا عمل وقتاً" فوقتاً" متعلقہ محکمے از خود کرتے رہتے ہیں لہٰذا حکومت پنجاب کو اس ضمن میں کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

LIST OF NEWLY SANCTIONED COTTON TEXTILE MILLS (COTTON YARN)

S. NO	NAME OF THE INDUSTRIAL UNIT	DATE OF SANCTION	ANNUAL CAPACITY SPINDLES/ROTORS.	LOCATION
1.	2	3	4	5
1.	M/S. Beena Textile Mills Limited.	15-7-1986	12, 480	D. G. Khan.
2.	M/S. Kashmir Textile Mills Ltd.	15-7-1986	12, 480	Shah Kot District Sheikupura
3.	M/S. Al-Hajra Textile Mills Limited.	13-7-196	1,176 (Rotors)	Khushab.
4.	M/S. Imperial Textile Mills	27-7-1986	14,400	- do -
5.	M/S Nehar Industries	7-7-1986	12, 480	- do -
6.	M/S. Irfan Textile Mills Limited.	23-7-1986	14, 400	- do -
7.	M/S. Sultan Bahu Textile Mills Ltd.	27-7-1986	12, 500	Kabeerwala District Multan.
8.	M/S. Fazil Febrics Limited.	17-7-1986	12, 480	Khushab.
9.	M/S. Leghari Textile Mills Ltd.	20-7-1986	12, 600	Dera Ghazi Khan.
10.	M/S. Hekkani Textile Mills	15-7-1986	14, 400	Khushab.
11.	M/S. Gilani Spinning Mills Ltd.	15-71986	12, 480	Dera Ghazi Khan.
12.	M/S. Bilal Fabrics (Pvt) Limited.	20-7-1986	14, 400	Khushab.
13.	M/S. Navion Textile Mills Limited.	16-9-1986	14, 400	Khushab.
14.	M/S. Raiwind Textile Mills	18-6-1986	12, 480	Raiwind.
15.	M/S. Al-Qaim Textile Mills	18-6-1986	12, 480	Chakwal.
16.	M/S. Abdul Hakim Textile Mills.	6-8-1986	12, 480	Kot Abdul Hakim Multan.
17.	M/S. Mahmood Textile Mills Ltd.	30-6-1986	12, 480	Dera Ghazi Khan.
18.	M/S. Bilal Spinning Mills	17-7-1986	12, 480	Lahore.
19.	M/S. Doaba Textile Mills Ltd.	20-6-1986	12, 480	Khushab.
20.	M/S. Rehman Ghani Textile Mills Ltd.	20-7-1986	12, 600	D. G. Khan.
21.	M/S. United Textile Mills Ltd.	30-6-1986	12, 500	Faisalabad.
22.	M/S. Ravi Spinning Mills Ltd.	20-6-1986	12, 480	Khushab.
23.	M/S. A. A. Textile Mills Ltd.	17-6-1986	2, 880 (Expension).	Faisalabad.
24.	M/S. Roomi Industires	30-6-1986	12, 480	Mian Channu.
25.	M/S. Qamar Textile Mills Ltd.	30-6-1986	14, 400	Khushab.

1.	2	3	4		5
26.	M/S. Sohail Textile Mills Ltd.	30-6-1986	12, 480	(Expansion).	Jamke Sheikupura.
27.	M/S. Shafique Spinning Mills Limited.	15-7-1986	12, 480		Chunian.
28.	M/S. Haideri Textile Mills Ltd.	13-7-1986	12, 480		D.G. Khan.
29.	M/S. Hajra Textile Mills Ltd.,	30-6-1986	12, 480	(Expansion).	Jameke Sheikupura.
30.	M/S. Chiniot Textile Mills.	30-6-1986	12, 480		Dera Ghazi Khan.
31.	M/S. Fazal Cloth Mills Ltd.	26-6-1986	12, 480		Muzaffargarh.
32.	M/S. Ihsan Yousaf Textile Mill Ltd.	30-6-1986	12, 480		Khushab.
33.	M/S. Facto Sugar Mills Ltd.,	17-6-1986	12, 480		Bahkar.
34.	M/S. Ittefaq Textile Mills Ltd. No. 2.	4-8-1986	-		Chunia.
35.	M/S. Raza Textile Mills Ltd.	28-9-1986	12, 480		Jauherabad.
36.	M/S. Rehmat Sattar Textile Mills.	24-9-1986	12, 480		Dera Ghazi Khan.
37.	M/S. Amer Cotton Mills (Pvt) Ltd.	24-9-1986	12, 480		Vehari.
38.	M/S. Be Be Jan Pakistan (Pvt) Ltd.	25-9-1986	12, 480		Toba Tek Singh.
39.	M/S. Bari Textile Mills Ltd.,	14-9-1986	12, 480		Dina District Jhelum.
40.	M/S. Kaghan Textile Mills Ltd.,	24-9-1986	12, 480		Chunian.
41.	M/S. Amaria Textile Mills Ltd.	25-9-1986	12, 480		Mian Channu.
42.	M/S. Rai Iqbal Textile Mills.	20-3-1986	12, 480		Dera Ghazi Khan.
43.	M/S. Dastgir Textile Mills Ltd.	10-2-1986	12, 480		-
44.	M/S. Sitara Textile Industries Ltd.	30-9-1986	12, 480		Jaranwala.
45.	M/S. Brother Textile Mills Ltd.	30-9-1986	16, 480		Chunian.
46.	M/S. Masood Textile Mills Ltd.,	29-9-1986	12, 480	(Expansion).	Faisalabad.
47.	M/S. Akhtar Textile Mills Ltd.	28-9-1986	12, 480		Khushab.
48.	M/S. Ghulam Mohd Textile Mills Ltd.	23-10-1986	12, 480		Faisalabad.
49.	M/S. Imran Textile Mills Ltd.,	26-11-1986	12, 480		Chunian.
50.	M/S. Araian Textile Mills Ltd.	13-3-1986	15, 360		Dera Ghazi Khan.
51.	M/S. Latif Cotton Textile Mills.	17-12-1986	12, 600		Jauherabad.
52.	M/S. Alam Textile Mills Ltd.	7-12-1986	12, 480		Dera Ghazi Khan.

	2	3	4		5
53.	M/S. Khavri Cotton Mills Ltd.	30-11-1986	12, 480		Dina.
54.	M/S. Ittefaq Textiles Mills Ltd.	30-11-1986	16, 800		Chunian.
55.	M/S. A. A. Textiles Ltd.	30-11-1986	17, 280	(Expansion).	Jaranwala.
56.	M/S.M.A.K Textile mills Ltd.	7-12-1986	12,480		Zero Duty Area Lahore.
57.	M/S. Maraco Textile Mills Ltd.	10-12-1986	14,400		Sahiwal.
58.	M/S. Farooq Habib Textile Mills Ltd.	07-12-1986	12,480		Chunian.
59.	M/S. Sajjad Textile Mills Ltd.	07-12-1986	12,480		Khushab.
60.	M/S. Enjoy Textile Ltd.	07-12-1986	1,152	(Rotors).	Chunian.
61.	M/S. Suleman Textilw Mills Ltd.	9-12-1986	12,480		Sakhi Sarwar Road,Dera Ghazi Khan.
62.	M/S. G.M.Textile Mills Ltd.	1-9-1981	12,500		D.G.Khan
63.	M/S. Al-Moiz Textile Mills (.	6-11-1984	12,512		-do-
64.	M/S. Kiram Textile Mills.	5-11-1984	13,328		-do-
65.	M/S. Hussain Mills Ltd.	6-11-1984	12,500		-do-
66.	M/S. Guizar Textile Mills.	6-11-1984	12,500		-do-
67.	M/S. Talib Gulzar Textile Mills.	5-11-1984	12,500		-do-
68.	M/S. Fatima Ent. Ltd.	7-4-1985	1, 200	(Rotors)	-do-
69.	M/S. Fazal Cloth Mills.	7-4-1985	1, 200	(Rotors).	-do-
70.	M/s. Hamid Bhai Indt. Ltd.	8-4-1985	1, 152	(Rotors).	-do-
71.	M/S. Hussain Industries.	5-11-1985	1, 152	(Rotors).	-do-
72.	M/S. Iftikhar Maqbool Textile Mills.	-	1, 152	(Rotors).	-do-
73.	M/S. Sultana Textile Mills	14-1-1986	12, 500		-do-
74.	M/S. Muhammad Rashid Textile Mills	19-1-1986	12, 600		-do-
75.	M/S. Mehar Dastgir Textile Mills.	10-2-1986	12, 480		-do-
76.	M/S. Novelty Textile Mills.	9-2-1986	12, 280		-do-
77.	M/S. Pak Punjab Textile Mills	-	12, 420		-do-
78.	M/S. Mian Channu Textile Mills Ltd.	-	12, 480		-do-
79.	M/S. Aga Textile Mills Ltd.,	-	12, 480		-do-

1.	2	3	4	5
80.	M/S. Bilquees Textile Mills.	-	12, 480	-do-
81.	M/S. Century Textile Mills	-	12, 480	-do-
82.	M/S. Dera Textile Mills	-	12, 480	-do-
83.	M/S. Al-Hamad Textile Mills	-	12, 480	-do-
84.	M/S. A. A. Textile Mills.	6-11-1986	12, 500	Khushab.
85.	M/S. D. M. Textile Mills.	6-11-1984	12, 500	Khushab.
86.	M/S. Hassan Spinning & Weaving Mills.	13-3-1985	1, 200 (Rotors).	-do-
87.	M/S. Wali Textile Mills.	17-3-1985	1, 200 (Rotors).	-do-
88.	M/S. Rivira Textile Mills	18-3-1985	980 (Rotors).	-do-
89.	M/S. Khushab Ind. Ltd.	21-3-1985	1, 200 (Rotors).	-do-
90.	M/S. Mirpur Textile Mills.	1-4-1985	13, 384 (Rotors).	-do-
91.	M/S. Taj Mahal Textile Mills.	7-4-1985	1, 200 (Rotors).	-do-
92.	M/S. Century Spinning & Weaving Mills.	9-4-1985	1, 200 (Rotors).	-do-
93.	M/S. Alipur Textile Mills Ltd.	10-4-1985	11,76 (Rotors).	-do-
94.	M/S. Sitara Cotton Mills Ltd.	11-4-1985	1, 120 (Rotors).	-do-
95.	M/S. Shahid Textile Mills Ltd.,	14-7-1985	1, 120 (Rotors).	-do-
96.	M/S. Mustafa Textile Mills	9-4-1985	1, 200 (Rotors).	-do-
97.	M/S. Moon Spinning Mills.	9-4-1985	1, 200 (Rotors).	-do-
98.	M/S. Salam Aziz Textile Mills.	5-11-1985	1, 152 (Rotors).	-do-
99.	M/S. Zafar Textile Mills	31-10-1985	1, 152 (Rotors).	-do-
100.	M/S. Shah Cotton Mills	11-11-1985	1, 176 (Rotors).	-do-
101.	M/S. Shamim Textile Mills.	11-11-1985	1, 152 (Rotors).	-do-
102.	M/S. Abid-o-E. Textile	13-10-1985	12, 500	Janharabad.
103.	M/S. K. K. F. Industires	8-1-1986	12, 500	-do-
104.	M/S. Zimpax Textile Mills.	19-1-1986	12, 600	-do-
105.	M/S. Khurshid Textile Mills	14-1-1986	12, 480	Khushab.
106.	M/S. Arshad Textile Mills	19-1-1986	12, 480	-do-

1.	2	3	4		5
107.	M/S. Arif Textile Mills.	20-1-1986	12, 480		-do-
108.	M/S. A. G. Textile Mills	-	12, 480		-do-
109.	M/S. Ichal Textile Mills	30-1-1986	12, 480		-do-
110.	M/S. Kixan Textile Mill	-	12, 480	(Expansion).	Khushab.
111.	M/S. Talagang Textile Interpries	-	12, 480		-do-
112.	M/S. Mian Muhammad Yousaf Industries	-	12, 480		-do-
113.	M/S. Chinot Textile Mills.	-	12, 480		Khushab.
114.	M/S. Zohra Textile Mills	-	12, 480		-do-
115.	M/S. K. S. Textile Mills	-	12, 480		-do-
116.	M/S. Ahsan Cotton Mills.	-	12, 480		-do-
117.	M/S. United Cottong Mills.	-	12. 480	(Expansion)	Jauharabad.
118.	M/S. Nusrat Textile Mills Ltd.,	7-11-1983	12, 480		-
119.	M/S. Sunshine Textile Mills	23-12-1984	12, 500		Sheikupura.
120.	M/S. Business Investment Group.	5-2-1985	1, 200	(Rotors).	-
121.	M/S. Modern Tentage & Textile Mills.	2-2-1985	1. 120	(Rotors).	Muridke.
122.	M/S. Associated Spinning & Weaving Mills.	6-3-1985	1, 200	(Rotors).	Sheikuphura.
123.	M/S. Ittfaq Textile Mills	8-4-1985	12. 500	(Expansion)	Lahore.
124.	M/S. Shafi Textile Mills	11-4-1985	1, 200	(Rotors).	Sheikhupura.
125.	M/S. Nelam Textile Mill	10-4-1985	12, 000	(Rotors,Expansion)	-do-
126.	M/S. Ittefaq Textile Mills.	19-1-1986	12, 480	(Expansion).	-do-
127.	M/S. Naveed Textile Mills	-	15, 360	(Expansion).	-do-
128.	M/S. Sapphore Fibres Ltd.,	-	12, 544	(Expansion)	-do-
129.	M/S. Shaheen Cotton Mills	3-8-1981	-		Kot Salim.
130.	M/S. Super Spinning Waste	12-8-1984	400	(Rotors).	Sheikhupura.
131.	M/S. J. K Open Ind.	13-3-1985	1, 200	(Rotors).	Jaranwala.
132.	M/S. Shezad Textile Mills	31-3-1984	3, 400	(Rotors).	Sheikhupura.
133.	M/S. Ashiana Cotton Products	11-4-1985	12, 500	(Expansion)	Jhang.

1.	2	3	4	5
134.	M/S. Shamas Textile Mills	-	12, 400 (Expansion)	Chniot.
135.	M/S. Mehfooz Textile Mills	8-4-1985	12, 500	Mo lsi.
136.	M/S. Lahore Textile and General Mills Limited, Mono House, Labore.	6-1-1987	16, 320	G.T. Road, Muridke. (Kepla ement of Machinery)
137.	M/S. Sapphore Fibre Limited	28-12-1986	12, 480	Chunian
138.	M/S. Taj Textile Mills Ltd, (Pvt) Limited	- do -	14, 400 5 Set of Auto Coner.	-do-
139.	M/S Regent Enterprises (Pvt) Limited.	28-12-1987	12, 480	-do-
140.	M/S. Sh. Muhammad Ilyas Textile Mills Ltd.	- do -	12. 480 5 Set of Auto Coner.	-do-
141.	M/S. Al-Hqim Textile Mills Ltd.,	8-1-1987	12, 480	Chak val.
142.	M/S. Zeeshan Textile Mills Ltd.,	26-1-1987	14, 400 5 Sets of Auto Coner.	Tehsil Jaranwala.
143.	M/S. Arshad Textile Mills Ltd.,	22-1-1987	12. 480 5 Sets of Auto Coner.	-do-
144.	M/S. Kurshid Spinning Mills Ltd.,	-	12, 480 5 Sets of Auto Coner.	-do-
145.	M/S. Mian Chanun Textile Mills Ltd.	-	12. 480 5 Sets of Auto Coner.	G. T. Road, Mian Chanun.
146.	M/S. Iftikhar Industries Limited	3-2-1987	12. 480 5 Sets of Auto Coner.	Tehsil Jaranwala.
147.	M/S Raza Textile Mills Ltd.,	5-2-1987	12. 480 5 Sets of Auto Coner.	Jamarabad.
148.	M/S. Sitara Spinning Mills Ltd.,	3-2-1987	15. 360 5 Sets of No. 7-11 Mech Coner.	Tehsil Jaranwala.
149.	M/S. Humanyun Textile Mills Ltd.,	11-2-1987	12, 480 5 Sets of Auto Coner.	Raiwind-Chunian.

1.	2	3		5
150.	M/S. Suleman Textile Mills Ltd.	10-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Sakhi Sarwar Road, Dera Ghazi Kh
151.	M/S. Sun Flower Fibre Limited.	10-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Mouza Baleel Old Shujabad Road, Multan.
152.	M/S. Sharif Textile Mills Ltd.	11-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Dera Ghazi Khan.
153.	M/S. Sheikhupura Textile Mills Ltd.,	17-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Chunian.
154.	M/S. Ittefaq Textile Mills Ltd.,	11-2-1987	16, 800 & 6 Sets of Murata 10 Drums.	-do-
155.	M/S. Brothers Textile Mills Ltd.	11-2-1987	16, 800 & 6 Sets of Murata 60 drum	-do-
156.	M/S. Aruj Textile Mills Limited.	10-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	-do-
157.	M/S. Pearl Textile Mills Ltd.	10-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	-do-
158.	M/S. Kakasian Textile Mills Ltd.	10-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	-do-
159.	M/S. Mumtaz Shahbaz Textile Mills Ltd.	8-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Arifwala District Sahiwal.
160.	M/S. Mehran Textile Mills Limited	25-2-1987	12, 600 & 5 Sets of Auto Coner.	Dera Ghazi Khan.
161.	M/S. Al-Hadir Textile Mills Limited.	25-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	District Chakwal.
162.	M/S. Shahzeb textile Mills Limited.	25-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Chunian.
163.	M/S. Zafar Textile Mills Limited.	24-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Jauharabad/Khushab(Replacement)

	2	3	4	5
164.	M/S. Aysha Textile Mills Limited.	23-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Sheikhupura(Reaplacement of Machinery)
165.	M/S. Kaghan Textile Mills Limited.	29-7-1986	12, 480	Chunian.
166.	M/S. Gujrat Textile Industries Ltd.,	12-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Gujrat.
167.	M/S. Unity Cotton Mills Ltd.	12-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Chunian.
168.	M/S. Fawad Textile Mills Limited.	17-3-1987	14, 400 & 5 Sets of Auto Coner.	Chunian.
169.	M/S. Azam Textile Mills Limited.	5-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	-do-
170.	M/S. Muhammad Shafique Textile Mills Ltd.	18-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Shahkot.
171.	M/S. Rubi Textile Mills Ltd.	18-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Dera Ghazi Khan.
172.	M/S. Mehr Dastgir Textile Mills Ltd.	31-2-1987	17, 280 & 5 Sets of Auto Coner.	-do
173.	M/S. Fazal Industries Ltd.	31-3-1987	14, 400 & 5 Sets of Auto Coner.	Muzaffargarh.
174.	M/S. Bilal Spinning Mills Ltd.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Murata Automattio Winder.	Industrial Estate, Lahore.
175.	M/S. Premier Spinning Mill Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	District Kasur.
176.	M/S. Usman Textile Mills Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Jauharabad.
177.	M/S. Crescent Fibres Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Khushab.

1.	2	3	4	5
178.	M/S. Ghulam Muhammad Textile Mills Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Dis. ct Faisalabad.
179.	M/S. Okara Textile Mills Limited.	31-3-1987	12, 500 & 5 Sets of Auto Coner.	Okara(Replacement of Spin ll's)
180.	M/S. Asif Textile Mills Limited.	19-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Sh ıkhupura
181.	M/S. Rehmania Textile Mills Limited.	26-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	J.. ng Road. Faisalabad.
182.	M/S. Habib Textile Industrial Limited.	1-2-1987	12. 480 & 5 Sets of Auto Coner.	F trict Khushab.
183.	M/S. Shah Murad Textile Mills Limited	26-2-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner	: akwal
184.	M/S. Khaliq Spinning Mills Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	hsil Chunian
185.	M/S. Gul Bahar Textile Mills Limited.	18-3-1987	12. 480 & 5 Sets of Auto Coner.	hunian.
186.	M/S. National Textile Mills Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Jera Ghazi Khan.
187.	M/S. Safari Textile Mills Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Khushab.
188.	M/S. Fatima Enterprises Limited.	31-3-1987	14.400 & 5 Sets of Auto Coner.	District Muzaffargarh.
189.	M/S. Hussain Mills Limited.	31-3-1987	12, 500 & 5 Sets of Auto Coner.	ehari Road, Multan. (Replacement of Machinery)
190.	M/S. Muhammad Iqbal Textile Mills Limited.	31-3-1987	12. 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Jera Ghazi Khan.
191.	M/S. Taj Textile Mills Limited.	5-4-1987	14, 400 & 5 Sets of 5 Sets of Auto Coner.	hunian.

1.	2	3	4	5
192.	M/S. S. Ghulam Dastgir Textile Mills Ltd.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Dera Ghazi Khan.
193.	M/S. Kashir Textile Mills Limited.	31-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Auto Coner.	Faisalabad, Shah Kot District Sheikhupura.
194.	M/S. H. Sheikh Noor-ud-Din Textile Mills Ltd.	12-3-1987	12, 480 & 5 Sets of Atuomatic cone Winder.	Chunian.
195.	M/S. Modern Tentage and Textile Industries ltd.	10-5-1987	3, 348 Million Lbs. of YARN.	District Sheikhupura.
196.	M/S. Hala Spining Mills Limited.	24-3-1987	3, 616 Million Kgs of 20/S Yarn.	Chunian.

List Of Textile Mills Sanctioned From January 1981 To 30th September 1987 And In Operation/under Implementation.

S. No.	Name Of Unite	Date of Sanction.	Nos Of Spinning
RAWALPINDI DIVISION :			
1.	Barri Textile Mills, 253-B, St. No16, F-72-Islamabad. Dina Jhelum.	14. 9. 1986	12480
2.	Al - Qaim Textile Mills (Pvt) Ltd. Sargodha Road, Chakwal.	18. 6. 86	12, 480
SARGODHA DIVISION :			
3.	Sally textile Mills, Jauharabad.	20. 12. 84	24, 960
4.	Colony (Thal)Textile Mills Ltd. Bhakkar.	1. 6. 82	25, 744
5.	Nusrat Textile Mills, Ltd., Gulberg III, Labore.	11. 11. 83	12. 480
MULTAN DIVISION :			
6.	Burewala Textile Mills Ltd, Burewala.	21. 11. 84	85, 472
7.	Gulistan Textile Mills Ltd., Tibba Sultanpur Vehari.	25. 2. 84	12, 500
8.	Qureshi Textile Mills Mian Channu.	21. 11. 84	11, 800
FAISALABAD DIVISION :			
9.	Ishaq Textile Mills Ltd. Faisalabad.	15. 12. 82	12, 500
10.	Ghulam Textile Mills ltd., Faisalabad. Khurrianwala.	22. 11. 82	12, 400
11.	Masood Textile Mills Ltd., Faisalabad.	14. 6. 83	12, 312
12.	Nishat Textile Mills Ltd. Faisalabad.	9. 6. 83	11, 040
13.	A. A. Textile Mills Ltd., Faisalabad.	6. 3. 84	12, 200
14.	Nishat Textile Mills Ltd. Faisalabad.	1. 9. 81	12, 500
15.	-DO-	20. 5. 85	12, 500
16.	Crescent Textile Mills Ltd., Faisalabad.	25. 5. 83	
17.	Khurshid Spinning Mills. Lte... Sheikhupura Road, Faisalabad.		12, 500

18	Sitara Spinning Mills.		15, 000
19	Kohistan Textile Mills. Faisalabad.		12, 500
20.	Arshad Textile Mills Ltd.,		12, 500
D. G. KHAN DIVISION :			
21.	Mehmood Textile Mills Ltd. Muzaffargarh.	1981	12, 480
22.	Rahim Bux Textile Mills D. G. Khan.	1982	12, 480
23.	Mohib Textile Mills,	1982	25, 080
24.	Al-Hamad Textile Mills Ltd. D. G. Khan.	1983	12, 600
25.	Arian Textile Mills, D. G. Khan.	13. 6. 86	12, 400
LAHORE DIVISION :			
26.	Ham Aziz Industries. Raiwind.	16. 1. 83	1120 Rottor
27.	Suhail Textile Mills, Sargodha Road, Skp.	30. 6. 86	12, 480 Spind
28.	Hajra Textile Mills, SKP.	30. 6. 86	12, 480
29.	Hasan Aftab Industries, Chichokimalian.	11. 4. 83	12, 400
30.	Nazir Cotton Mills Sheikhupura.	29. 1. 83	12, 480
31.	Shaheen cotton Mills Ltd., Lhr-Skp Road, Sheikhupura.	26. 11. 84	12, 480
32.	Shahzad Textile Mills, Lhr-Skp. Sheikhupura.	31. 3. 84	12, 480
33.	Kashaf Textile Mills, Shahpur.	15. 5. 84	
34.	Itteffaq Textile Mills		
35.	Ittefaq Textile Mills Ltd.,	4. 6. 86	16, 800
36.	Brothers Textile Mills	30. 9. 86	16, 800
37.	Taj Textile Mills.	26. 12. 86	14, 400
38.	Raza Textile Mills	5. 2. 87	12, 480
39.	Sheikhupura Textile Mills.	17. 2. 87	12, 400
40.	Chiniot Textile Mills.	16. 3. 86	12, 480

مقررہ مدت سے پہلے افسران کی تبدیلی

☆ 2548۔ جناب سرفراز نواز: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی از کراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صنعت و معدنی ترقی میں اگست 1985ء سے تا حال کتنے افسران کی تبدیلیاں تین سال کی مقررہ مدت سے پہلے یعنی (Pre-mature) طور پر کی گئی ماہانہ تفصیل کیڈروار بمع نام اور وجوہات بیان کی جائیں۔

(ب) اگست 1985ء سے تاحال مذکورہ افسروں میں سے جن کی تبدیلی کے احکام منسوخ کئے گئے ہیں ان کی ماہانہ تفصیل بمع نام اور وجوہات بیان کی جائیں

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) فہرست لف ہے۔

(ب) کوئی نہیں۔

فہرست

نمبر شمار	نام	عہدہ	تفصیل
		نظامت صنعت و معدنی ترقی	
1	مسٹر محمد ممتاز خاں	ڈپٹی ڈائریکٹر صنعت	ستمبر 1985ء میں ٹرانسفر پالیسی کے پیرا 19 کے تحت راولپنڈی سے لاہور تبدیل کیا گیا۔ اس سے قبل وہ 6 جنوری 1983ء سے 3 ستمبر تک راولپنڈی میں تعینات رہے۔
2	مسٹر امجد علی	ڈپٹی ڈائریکٹر معدنی ترقی	اپریل 1986ء میں ڈیرہ غازی خاں سے بہتر انتظامی / عوامی مفاد کے تحت سرگودھا تبدیل کیا گیا۔ وہ ڈی جی خاں میں 28 جون 84ء سے 16 اپریل 86ء تک رہے۔

3	مسٹر محمد حفیظ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر معدنی ترقی	10 اکتوبر 85ء کو ڈیرہ غازی خاں تعینات کیا گیا جہاں سے 12 مئی 86ء کو بہتر انتظامی و عوامی مفاد کے تحت چنیوٹ تبدیل کیا گیا۔
4	مسٹر کریم بخش	ایضاً	8 مارچ سے 17 نومبر 85ء تک میانوالی میں تعینات رہے۔ چکوال میں نیا دفتر بننے پر 24 نومبر 85ء کو تبدیل کر دیا گیا۔
5	مسٹر ارشاد علی کھوکھر	ڈپٹی ڈائریکٹر معدنی ترقی	27 جولائی 82ء سے 7 جون 1984ء تک U.K میں زیر تربیت رہے۔ واپسی پر 8 جون 84ء سے 30 اپریل 86ء تک لاہور میں کام کیا 7 مئی 86ء کو راولپنڈی تبدیل کیا گیا۔
6	مسٹر افضال حیدر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر معدنی ترقی	7 جنوری 84ء سے 30 نومبر 85ء تک لاہور میں رہے 9 دسمبر 1985ء کو ایک خالی آسامی پر اٹک تبدیل کیا گیا۔
7	مسٹر اعجاز حسین شیخ	ایضاً	3 مارچ 84ء سے 23 اپریل 86ء تک سرگودھا میں رہے۔ 30 اپریل 86ء کو لاہور تبدیل کر دیا گیا
8	مسٹر ایم اے بی قاسمی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر صنعت	25 جولائی 85ء سے 11 جون 86ء تک گوجرانوالہ تعینات رہے۔ 18 جون 86ء کو بہتر انتظامی / عوامی مفاد کے تحت لاہور تبدیل کر دیا گیا۔
9	مسٹر محمد مشتاق علی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر معدنی ترقی	یکم ستمبر 83ء سے 27 اپریل 86ء تک چنیوٹ میں تعینات رہے 5 مئی 1986ء کو ڈیرہ غازی خاں خالی آسامی پر تبدیل کیا گیا۔

10	مسٹر گل محمد انڑا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر صنعت	یکم جولائی 85ء سے یکم جون 86ء تک ملتان میں تعینات رہے۔ 2 جون سے 30 ستمبر 86ء تک رخصت پر رہے واپسی پر لاہور میں خالی آسامی پر تعینات کیا گیا۔
11	چودھری فضل حسین	ایضاً	25 جولائی 85ء سے جنوری 87ء تک ڈیرہ غازی خاں میں تعینات رہے 29 جنوری 87ء کو خالی آسامی پر سرگودھا تبدیل کیا گیا۔
12	مسٹر ظہیر احمد بابر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	9 جنوری 85ء سے 16 اپریل 86ء تک سرگودھا میں تعینات رہے 23 اپریل کو خالی آسامی پر لاہور تبدیل کیا گیا۔
13	مسٹر محمد رفیع	انڈسٹریل ڈیولپمنٹ آفیسر	یکم جولائی 85ء سے 31 جولائی 86ء تک بہاولپور تعینات رہے یکم اگست 86ء کو بہتر انتظامی و عوامی مفاد کے تحت لاہور تبدیل کیا گیا
14	مسٹر محمد اسلم چغتائی	ایضاً	یکم اگست 84ء سے 30 نومبر 86ء تک شیخوپورہ میں تعینات رہے۔ یکم دسمبر 86ء کو ٹرانسفر پالیسی کے پیرا 19 کے تحت لاہور تبدیل کیا گیا
15	مسٹر سعد علی خاں	ایضاً	یکم جولائی 85ء سے 11 مارچ 86ء تک گجرات رہے 12 مارچ سے 27 ستمبر 86ء تک رخصت پر رہے واپسی پر خالی آسامی پر فیصل آباد تبدیل کیا گیا۔
16	مسٹر اختیار اختر	ایضاً	9 فروری 84ء سے 14 اپریل 86ء تک اوکاڑہ رہے 15 اپریل 86ء کو خالی آسامی پر گجرات تبدیل کیا گیا۔

17	مسٹر عبدالحسیب طارق	منرل ڈیولپمنٹ	5 مئی 84ء کو ڈیرہ غازی خاں تعینات ہوئے 25 جنوری 86ء کو بہاولپور تبدیل کئے گئے 22 ستمبر 86ء بہتر انتظامی / عوامی مفاد کے تحت لاہور تبدیل کر دیا گیا۔
18	مسٹر ظفر اقبال گل	پروڈکشن پلاننگ مینجر	حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی کے مورخہ 18-6-86 تعینات کئے گئے اور نوٹیفکیشن مورخہ 11-3-87 کے تحت گورنمنٹ پریس سے بطور ADC(G) ساہیوال کی آسامی پر تعینات کئے گئے
19	مسٹر مشتاق احمد چودھری	مینجر ورکس	24 جولائی 1984ء کو گورنمنٹ پریس بہاولپور سے گورنمنٹ پریس لاہور تبدیل کیا گیا مورخہ 2 مارچ 1986ء کو گورنمنٹ مفاد کی خاطر واپس بہاولپور تبدیل کیا گیا۔

پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن

1	مسٹر اقبال حسین ملک	مائننگ انجینئر	28 جولائی 1983ء کو ڈیرہ غازی خاں تعینات کیا گیا۔ پراجیکٹ کی بگڑی ہوئی مالی حالت کے پیش نظر انکو 7-9-85 قائد آباد تبدیل کر دیا گیا۔ افسر مذکور نے اپنی دس سالہ نوکری میں صرف ایک سال ڈیرہ غازی خاں سے باہر گذارا۔

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن

1	مسٹر عطاءاللہ بھٹی	ڈپٹی ڈائریکٹر	4 جولائی 85ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سیالکوٹ تعینات کیا گیا جہاں سے یکم اگست 85ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ گوجرانوالہ مفاد عامہ کی خاطر تبدیل کیا گیا۔
2	مسٹر محمد سرور شاد	ڈپٹی ڈائریکٹر	15 جولائی 85ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ جہلم تعینات کیا گیا جہاں سے 3 ستمبر 85ء کو صدر دفتر مفاد عامہ کے تحت تبدیل کیا گیا۔
3	مسٹر شمیم اے ملک	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	21 جولائی 85ء کو ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر بہاول نگر تعینات کیا گیا جہاں سے 3 ستمبر 85ء کو انتظامی امور کی خاطر سمال انڈسٹریز اسٹیٹ 1 گوجرانوالہ تعینات کیا گیا۔
4	مسٹر احمد اختر چیمہ	پروڈکشن انجینئر	16 اگست 84ء کو درسگاہ پاٹری ڈیولپمنٹ شاہدرہ تعینات کیا گیا جہاں سے 9 ستمبر 85ء کو درس گاہ پلیو پاٹری ڈیولپمنٹ ملتان ایک نئی آسامی پر لگایا گیا۔
5	مسٹر امتیاز رسول چودھری	ڈپٹی ڈائریکٹر	16 اپریل 83ء کو کرافٹ ڈیولپمنٹ سنٹر ڈیرہ غازی خاں تعینات کیا گیا جہاں سے 16 اکتوبر 85ء کو ذاتی استدعا پر زونل آفس ملتان تبدیل کیا گیا۔
6	مسٹر زاہد انور قریشی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	5 اگست 84ء کو کرافٹ ڈیولپمنٹ سنٹر بھیرہ تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 27 فروری 86ء کو مفاد عامہ کی خاطر فدہ ڈرگٹ سنٹر کہوٹہ تبدیل کیا گیا۔

7	مسٹر منظور احمد منہاس	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	6 فروری 86ء کو کرافٹ ڈیولپمنٹ سنٹر کہوٹہ تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا سے 27 فروری 86 کو کرافٹ ڈیولپمنٹ سنٹر بھیرہ تبدیل کیا گیا۔
8	مسٹر محمد اشرف	مینجر	22 اپریل 85ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر کوٹ چندنہ تعینات کیا گیا جہاں سے 27 اپریل 86ء کو مفاد عامہ کے پیش نظر دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر پنڈی بھٹیاں تبدیل کیا گیا۔
9	مسٹر مقصود احمد انجم	"	19 جنوری 86ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر پنڈی بھٹیاں تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کی خاطر 27 فروری 86ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر احمد پور شرقیہ تبدیل کیا گیا۔
10	مسٹر احمد ظفر	"	27 اپریل 86ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر فورٹ منرو تعینات کیا گیا جہاں سے انتظامی امور کی بنا پر اسی روز دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر کندیاں تبدیل کیا گیا۔
11	مسٹر گلزار احمد	انسٹرکٹر	30 اپریل 85ء کو درس گاہ قالین بافی بہاولپور تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 30 اپریل 86ء کو کرافٹ ڈیولپمنٹ سنٹر ڈیرہ غازی خاں تبدیل کیا گیا۔
12	چودھری فرزند علی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	30 اپریل 85ء کو کارپٹ سنٹر ڈیرہ غازی خاں تعینات کیا گیا جہاں سے انتظامی امور کی بنا پر درسگاہ قالین بافی بہاولپور مورخہ 30 اپریل 86ء تبدیل کیا گیا۔

13	مسٹر عبدالغفور	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	12 اکتوبر 85ء (Trunkey Project) تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کی خاطر مئی 86ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ گوجرانوالہ تبدیل کیا گیا
14	مسٹر اشفاق احمد	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	30 جنوری 85ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ 2 گوجرانوالہ تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کی بنا پر درس گاہ پائلٹ ڈیولپمنٹ شاہدرہ مورخہ 27 مئی 86ء کو تبدیل کیا گیا۔
15	مسٹر محمد رفیق	مینجر	مورخہ 9 اپریل 84ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر میاں چنوں تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 27 مئی 86ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر احمد پور شرقیہ تبدیل کیا گیا۔
16	مسٹر منظور احمد چودھری	ڈپٹی ڈائریکٹر	5 اپریل 84ء کو زونل آفس راولپنڈی تعینات کیا گیا جہاں سے 19 جون 86ء کو ذاتی استدعا پر سمال پاور لومز سیل لاہور تبدیل کیا گیا۔
17	مسٹر محمد خالد ترین	"	19 اپریل 84ء کو نظامت برآمدات لاہور تعینات کیا گیا جہاں سے انتظامی امور کی بنا پر 19 جون 86ء کو زونل آفس بہاولپور تبدیل کیا گیا۔
18	مسٹر ایس ایم ظہیر شاہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس)	15 فروری 84ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ سرگودھا تعینات کیا گیا جہاں سے انتظامی امور کی بنا پر 19 جون 86ء کو زونل آفس بہاولپور تبدیل کیا گیا۔

19	مسٹر غلام نبی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس)	3 اکتوبر 85ء کو درس گاہ قالین بافی بہاولپور تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 19 جون 86ء کو ہیڈ آفس لاہور تبدیل کیا گیا۔
20	مسٹر اعجاز حسین	مینجر	28 جنوری 85ء کو پاکستان ہینڈی کرافٹس شاپ ملتان تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کی خاطر 17 جولائی 86ء کو پاکستان ہینڈی کرافٹ شاپ اسلام آباد تبدیل کیا گیا۔
21	مسٹر شعیب فاروق	ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس	20 جون 84ء کو ہیڈ آفس لاہور تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 14 جولائی 86ء کو زونل آفس راولپنڈی تبدیل کیا گیا
22	مسٹر محمد عقیل	ڈپٹی ڈائریکٹر	19 جون 86ء کو زونل آفس راولپنڈی تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 26 جولائی 86ء کو نظامت سروس سنٹر لاہور تبدیل کیا گیا۔
23	مسٹر ایس اے فاروقی	ڈپٹی ڈائریکٹر	19 جون 86ء کو کرافٹ ڈیویلپمنٹ سنٹر ڈیرہ غازی خاں تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 27 جولائی 86ء کو نظامت سروس سنٹر لاہور تبدیل کیا گیا۔
24	مسٹر محمد یوسف	ڈپٹی ڈائریکٹر (اکاؤنٹس)	3 جنوری 84ء کو زونل آفس ڈیرہ غازی خاں تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 17 اگست 86ء کو نظامت خزانہ و اکاؤنٹس لاہور تبدیل کیا گیا۔

25	مسٹر الیس طارق شاہ	مینجر	9 اپریل 84ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر چک بالی خاں تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 26 اگست 86ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر موجیاں والا تبدیل کیا گیا۔
26	مسٹر رشید احمد	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس)	19 فروری 84ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ جہلم تعینات کیا گیا جہاں سے انتظامی امور کی بنا پر نظامت خزانہ و اکاؤنٹس لاہور 2 ستمبر 86ء کو تبدیل کیا گیا۔
27	مسٹر غلام رسول	"	15 فروری 84ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ فیصل آباد تعینات کیا گیا جہاں سے انتظامی امور کی بنا پر 27 اگست 86ء کو مرکز قالین بافی نظام آباد تبدیل کیا گیا۔
28	مسٹر شمیم اے ملک	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	3 ستمبر 85ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ گوجرانوالہ تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 17 اکتوبر 86ء کو ضلعی ترقیاتی دفتر میانوالی تبدیل کیا گیا۔
29	مسٹر محمد اسحاق میر	"	22 نومبر 84ء کو ضلعی ترقیاتی دفتر میانوالی تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 17 اکتوبر 86ء کو درسگاہ پاٹری ڈیولپمنٹ شاہدرہ تبدیل کیا گیا۔
30	مسٹر محمد رفیق	مینجر	9 اپریل 84ء کو دیہی مزدور ٹریننگ سنٹر احمد پور شرقیہ تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 13 اکتوبر 86ء کو ویکیشنل ٹریننگ سنٹر بوریوالہ تبدیل کیا گیا۔

31	مسٹر انصر علی	منیجر	10 اپریل 85ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر نوشہرہ تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 13 اکتوبر 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر ٹلانوالی تبدیل کیا گیا۔
32	مسٹر احمد ظفر	"	27 اپریل 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر کندیاں تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 13 اکتوبر 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر فورٹ منرو تبدیل کیا گیا۔
33	مسٹر محمد اشرف	"	27 اپریل 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر پنڈی بھٹیاں تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 13 اکتوبر 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر ڈسکوٹ تبدیل کیا گیا۔
34	مسٹر تبسم مقصود	"	27 اپریل 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر فورٹ منرو تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 13 اکتوبر 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر بھوانہ تبدیل کیا گیا۔
35	مسٹر تنویر احمد خاں	"	24 ستمبر 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر بھوانہ تعینات کیا گیا جہاں سے 13 اکتوبر 86ء کو مفاد عامہ کے پیش نظر دی مزدور ٹریننگ سنٹر پنڈی بھٹیاں تبدیل کیا گیا۔
36	مسٹر عبدالحمید اختر	"	10 اپریل 85ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر حاصل پور تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 6 نومبر 86ء کو دی مزدور ٹریننگ سنٹر یزمان تبدیل کیا گیا۔

37	مسٹر قیصر افضال	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	یکم جون 86ء کو زونل آفس سرگودھا تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر 15 نومبر 86ء کو سمال انڈسٹریز اسٹیٹ ساہیوال تبدیل کیا گیا وہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 27 جنوری 87ء کو ضلعی ترقیاتی دفتر وہاڑی تبدیل کیا گیا۔
38	مس خالدہ عبدالسلام	پراجیکٹ ڈائریکٹر	2 ستمبر لیدر گارمنٹس ٹریننگ سنٹر ایمن آباد تعینات کیا گیا جہاں سے ذاتی استدعا پر ریڈی میڈ گارمنٹس سنٹر لاہور 10 فروری 87ء تبدیل کیا گیا
39	مس عابدہ نسرین		26 اگست 86ء کو لیدر گارمنٹس ٹریننگ سنٹر سیالکوٹ تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 19 فروری 87ء کو لیدر گارمنٹس ٹریننگ سنٹر ایمن آباد تبدیل کیا گیا۔
40	مسٹر ایم اے ظاہر خان	ڈپٹی ڈائریکٹر	19 فروری 86ء کو ہیڈ آفس لاہور میں تعینات کیا گیا جہاں سے مفاد عامہ کے پیش نظر 28 فروری 87ء کو زونل آفس سرگودھا تبدیل کیا گیا
	ظاہر خاں		

جریدی اور غیر جریدی آسامیوں پر تقرری کی تفصیلات

☆ 2548- جناب سرفراز نواز: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صنعت و معدنی ترقی میں اگست 1985ء سے تاحال کتنی جریدی اور غیر جریدی آسامیوں پر تقرریاں کی گئیں۔ تفصیل کیڈروار بمع تقرر شدہ افراد کے نام و تعلیمی قابلیت بتائی جائے۔

(ب) مذکورہ کیسوں میں کتنے افراد کی تقرری Relaxation کے تحت کی گئی تفصیل بمع نام و وجوہات بیان کی جائے۔

(ج) کیا جز (الف) میں مندرج جریدی آسامیوں پر تقرری پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ اخبارات میں اشتہارات دے کر کی گئیں۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) کیا جز (الف) میں مندرج و غیر جریدی آسامیوں پر تقرریاں مطلوبہ تعلیمی معیار اور میرٹ پر کی گئی۔ اگر

نہیں تو اس کی کیا وجوہ تھیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی (جناب غلام حیدر وائیں):

(الف) فہرست (الف) لف ہے۔

(ب) فہرست (ب) لف ہے۔

(ج) جریدی آسامیوں پر تقرریاں مروجہ قواعد اور طریق کار کے مطابق کی گئیں۔

تتمہ الف

محکمہ صنعت و معدنی ترقی پنجاب۔ غیر جریدی ملازمین کی فہرست

	دفتر کا نام	نام ملازم بمعہ عہدہ و گریڈ	تعلیمی قابلیت
1	ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز لاہور ڈویژن لاہور۔	1 غلام صابر نائب قاصد 1	—
2	ڈپٹی ڈائریکٹر منرل سرگودھا ریجن	1 احمد حسن رائلٹی انسپکٹر 11	بی اے سٹیٹ اینڈ آکنامکس
		2 عمر دراز جونیئر کلرک 5	ایف اے
		3 محمد احسن جونیئر کلرک 5	ایف اے
		4 عبدالقادر نائب قاصد 1	مڈل
		5 محمد رفیق نائب قاصد 1	میٹرک
		6 عظمت سعید مالی 1	پرائمری
		7 عبدالغفور نائب قاصد 1	مڈل
		8 شوکت علی نائب قاصد 1	پرائمری
		9 ریاض احمد نائب قاصد 1	پرائمری
		10 محمد اجمل چوکیدار 1	پرائمری
3	ڈپٹی ڈائریکٹر منرل راولپنڈی ریجن راولپنڈی (اسلام آباد)	عصمت اللہ ڈرافٹسمین 11	ڈپلومہ سرٹیفکیٹ ڈرافٹسمین

4	ڈپٹی ڈائریکٹر منرل ڈیرہ غازی خان ریجن ڈیرہ غازی خان	1 انیس الرحمان نائب قاصد	مڈل
		2 محمد عارف جونیئر کلرک	میٹرک
		3 حافظ جمیل الرحمان جونیئر کلرک	میٹرک
		4 عبدالمجید نائب قاصد	مڈل
		5 تاج محمد نائب قاصد	پرائمری
		6 عبدالجبار خان فیلڈ انسپکٹر	ڈپلومہ سول انجینئرنگ
5	اسسٹنٹ ڈائریکٹر انڈسٹریز ڈیرہ غازی خان ڈویژن ڈیرہ غازی خان	محمد اکرم ڈرائیور	مڈل
6	ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز ملتان ڈویژن ملتان	1 محمد الطاف کریم جونیئر کلرک	ایف اے
		2 محمد خالد ولی جونیئر کلرک	میٹرک
		عبدالقیوم جونیئر کلرک	میٹرک
7	ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز فیصل آباد ڈویژن فیصل آباد	مقبول احمد نائب قاصد	—
8	علاقائی دفاتر معدنی ترقی پنجاب	1 صداقت علی رفیق فیلڈ انسپکٹر	ڈپلومہ سول انجینئرنگ
		2 ریاض احمد فیلڈ انسپکٹر	مائننگ (Competency) سرٹیفکیٹ Under Mining Act 1923.
		3 غلام شبیر ایضاً	ڈپلومہ سول انجینئرنگ
		4 امتیاز احمد ایضاً	ایضاً
		5 غلام رسول ایضاً	ایضاً
		6 نعیم یوسف ایضاً	ایضاً
		7 غلام عباس ایضاً	ایضاً
		8 محمد فیروز ایضاً	ایضاً
		9 رب نواز ایضاً	ایضاً

9	ہیڈکوارٹرز آفس ناظم صنعت و ترقی معدنیات پنجاب	1ارشد الیاس زیدی سٹیشنگل اسٹنٹ. 10	بی ایس سی اکنامکس
		2خادم حسین ڈرائیور4 ڈرائیور	
10	ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز گوجرانوالہ ڈویژن گوجرانوالہ	1محمد اعظم ڈار سٹینوگرافر12	بی اے
		2بشیر محمد ایضاً	ایف اے

جریدی ملازمین کی فہرست

علاقائی دفاتر معدنی ترقی پنجاب	1محمد مظفر عالم ڈپٹی ڈائریکٹر معدنی ترقی18	ایم ایس سی جیالوجی
	2محمد اختر ضیا جنرل مینجر۔ پرنسپل18	ڈپلومہ ٹیکسٹائل (یوکے) ایسوسی ایٹ ممبر آف ٹیکسٹائل انسٹیٹیوٹ (یوکے) ڈپلومہ ایسوسی ایٹ انجینئرنگ کیمیکل اینڈ ٹیکنالوجی
	3محمد ایوب اسسٹنٹ ڈائریکٹر معدنی ترقی17	بی ایس سی
	4ظفر جاوید "	ایضاً
	5محمد حفیظ "	ایضاً
	6محمد صدیق "	ایضاً
	7جلیل احمد "	ایضاً
	8محمد رمضان "	ایضاً
	9محمد داؤد "	ایضاً
	10مشتاق احمد انسپکٹر آف بائلر16	میٹرک۔ تین سالہ ڈپلومہ (انجینئرنگ) اول۔ دوئم۔ سوم۔ بائلر انجینئرنگ سرٹیفکیٹ

سوال نمبر (الف) فہرست

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تعلیمی قابلیت	آسامی جس پر تعینات کیا گیا
1	محمد نواز ضیا ولد ملک نذیر احمد	بی کام	اکاؤنٹس اسسٹنٹ
2	ندیم اسرار ولد اسرار حسین	"	"
3	حبیب احمد ولد رفیق احمد	"	"
4	نوید الحسن ولد شیخ رشید احمد	"	"
5	خورشید الحسن ولد محمد زاہد	"	"
6	محمد نسیم خان ولد سردار خان	میٹرک	قلی
7	بشیر احمد ولد عبدالمجید	"	جونیئر کلرک
8	انعام الحق ولد امیر حسین ڈول	پرائمری	ایڈریسوگرافر
9	اکبر علی ولد لال دین	پرائمری	مشین مین
10	منظر علی شاہ ولد سید شفاقت علی شاہ	میٹرک	کاپی ہولڈر
11	محمد یونس ولد اللہ دتہ	پرائمری	جلد ساز 2
12	محمد حامد ولد غلام مصطفیٰ	میٹرک	ریڈر 1
13	محمد گل ریز ولد مروت علی	میٹرک	"
14	ظہیر اقبال ولد اصغر علی	میٹرک	کاپی ہولڈر
15	شہزاد بٹ ولد محمد یونس بٹ	پرائمری	جلد ساز 2
16	عرفان بٹ ولد " "	"	"
17	امتیاز الحسن ولد سردار احمد	میٹرک	کمپیوٹر
18	آصف محمود ولد اسلم	"	"
19	اجمل جاوید ولد مخدوم حسین	"	کاپی ہولڈر
20	محمد اعجاز ایاز ولد محمد صدیق	"	"
21	انعام حسین قریشی ولد اختر حسین	"	"
22	محمد انور بٹ ولد محمد منور	"	"
23	عابد شجاع ولد عبدالرشید	"	"

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تعلیمی قابلیت	آسامی جس پر تعینات کیا گیا
24	عبدالقیوم ولد محمد شریف	میٹرک	کاپی ہولڈر
25	محمد ظفر ولد حاجی عنایت علی	"	"
26	ساجد حسین ولد محمد حسین	"	"
27	محمد ظہیر ولد ظہور دین	"	"
28	زید بٹ ولد عنایت اللہ	"	"
29	محمد شفیق ولد نذیر احمد	پرائمری	جلد ساز 2
30	محمد تنویر ولد محمد صدیق انکر	"	انکر
31	محمد شہید انور ولد محمد صدیق انکر	"	انکر
32	محمد افضل مغل ولد محمد دین لائنوبار مین	"	لائنوبار مین
33	محمود ارشد ولد محمد بشیر	میٹرک	کاپی ہولڈر
34	محمد طاہر اختر ولد ایس ایم اختر	"	مشین مین
35	عابد حسین ولد محمد عاشق	پرائمری	جلد ساز 2
36	محمد امین ولد شادی خاں	"	"
37	مدثر اقبال ولد محمد اقبال	"	"
38	محمد سلیم ولد نذیر حسین	"	"
39	محمد سعید ولد محمد سلیم	"	"
40	اختر علی ولد تاج دین بھٹی	"	
41	محمد اکرم ولد محمد حیات	"	"
42	محمد نوید ولد محمد بشیر	"	"
43	محمد امین ولد جلال دین	"	"
44	محمد ابراہیم ولد عبدالرحیم	"	"
45	محمد طارق ولد برکت علی	"	"
46	ذوالفقار احمد ولد غلام فرید	"	"
47	محمد حنیف ولد محمد دین	"	"
48	ذوالفقار حسین ولد محمد صدیق	"	"

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تعلیمی قابلیت	آسامی جس پر تعینات کیا گیا
49	نجیب ولد محمد اسماعیل	پرائمری	جلد ساز 2
50	عبدالروف ولد عبدالرشید	"	"
51	محمد سرور ولد محمد انور	"	"
52	اعجاز بشیر ولد محمد بشیر	"	"
53	محمد منیر ولد محمد نذیر	"	"
54	محمد لیاقت ولد محمد صادق	"	"
55	محمد سعید ولد فیض محمد	"	"
56	محمد مبین ولد محمد امین	"	"
57	محمد جاوید ولد محمد امین	"	"
58	رفیق احمد ولد نثار احمد	"	"
59	جاوید احمد ولد غلام احمد	"	"
60	محمد سعد ولد زاہد حسین	"	"
61	محمد جاوید بٹ ولد عبدالرشید بٹ	"	"
62	محمد رمضان ولد محمد حسین	"	"
63	آفتاب شاہ ولد سید اکبر شاہ	"	"
64	عارف فیروز ولد فیروز دین	"	"
65	طارق فیروز ولد عزیز الدین	"	"
66	افتخار عزیز ولد عزیز الدین	"	"
67	محمد خالد ولد محمد اسلم	"	"
68	خواجہ عبدالصمد ولد محمد اسلم	"	"
69	محمد فاروق ولد برکت علی	"	"
70	ذوالفقار علی ولد محمد رمضان	"	"
71	محمد انور بٹ ولد محمد رفیق	"	"
72	افتخار عالم ولد محمد رفیق	"	"
73	محمد یوسف ولد محمد صادق	"	"

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تعلیمی قابلیت	آسامی جس پر تعینات کیا گیا
74	شاہین جاوید ولد دین محمد	پرائمری	جلد ساز2
75	محمد رفیق ولد منشا خاں	"	"
76	اعجاز احمد ولد بشیر احمد	"	"
77	امداد حسین ولد بندو خاں	"	"
78	سید مقصود علی شاہ ولد مقبول علی شاہ	"	"
79	شفقت علی ولد محمد اشرف	"	"
80	عدالت خاں ولد سردار خاں	"	"
81	محمد شفیق ولد محمد شفیع	"	"
82	سعید احمد ولد محمد ادریس	"	"
83	حبیب احمد ولد عبدالکریم	"	"
84	محمد ایوب ولد غلام نبی	"	"
85	محمد الیاس ولد محمد رمضان	"	مونٹر
86	محمد ذوالفقار ولد " "	"	جلد ساز2
87	غلام رسول ولد شوکت علی	پرائمری	جلد ساز2
88	محمد علی ولد محمد اسماعیل	"	"
89	محمد اکرم ولد محمد اسلم	"	"
90	شاہد پرویز ولد احمد سعید اختر	"	"
91	منصور صادق ولد محمد صادق	"	"
92	طارق محمد ولد شبیر حسین	"	"
93	عبدالوحید ولد محمد سعید	"	"
94	محمد بلال ولد محمد حنیف	"	"
95	محمد شفیق ولد محمد حنیف	"	"
96	عبدالمجید ولد تاج دین	"	"
97	شاہد امین ولد محمد امین	"	"
98	امداد خان ولد فضل محمد	"	"

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تعلیمی قابلیت	آسامی جس پر تعینات کیا گیا
99	محمد منشا ولد شہاب دین	پرائمری	جلد ساز 2
100	خالد پرویز ولد نواب علی	"	"
101	محمد افضال ولد محمد افضل	"	"
102	زبیر احمد ولد محمد افضل	"	"
103	نذیر احمد ولد شاہ محمد	"	"
104	محمد یوسف ولد معراج دین	"	"
105	سلیم احمد ولد فضل الٰہی	"	"
106	طارق سعید اعوان ولد سردار محمد اعوان	"	"
107	ناصر محمود ولد عبدالعزیز	"	کونٹر
108	محمد طارق ولد کمال دین	"	جلد ساز 2
109	محمد طارق ولد محمد شفیع	"	"
110	عبدالنبیل ولد عبدالرشید	"	
111	محمد الیاس ولد اللہ نور	"	"

تتمہ "ب"

گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور۔

فہرست (ب)

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تعلیمی قابلیت	عہدہ تقرری کے وقت قانون میں رعایت کی وجوہ
1	نسیم احمد خاں ولد سردار خاں	میٹرک	تلی 1 گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کی آسامیاں
2	امتیاز الحسن ولد سردار احمد	"	کمپیوٹر۔II (6) تکنیکی۔ نیم تکنیکی نوعیت کی
3	آصف محمود ولد محمد اسلم	"	کمپیوٹر 6 ہیں لہٰذا اکو پر کرتے وقت
4	شہزاد بٹ ولد محمد یونس بٹ	پرائمری	بائنڈر 2 امیدوار کی تعلیمی قابلیت کے
5	عرفان بٹ ولد محمد یونس بٹ	"	علاوہ اسکی فنی قابلیت اور تجربہ
6	اجمل جاوید ولد مخدوم حسین	میٹرک	کاپی ہولڈر 5 کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تعلیمی قابلیت	عہدہ تقرری کے وقت قانون میں رعایت کی وجوہ
7	اعجاز ایاز ولد محمد صدیق	میٹرک	ایضاً نیز بوقت ضرورت اخبارات میں
8	محمد ظفر ولد حاجی عنایت علی	"	ایضاً اشتہارات میں بھی رعایت دی جاتی ہے۔
9	انعام حسین قریشی ولد اختر حسین قریشی	"	ایضاً
10	مسٹر ساجد حسین ولد محمد حسین	"	ایضاً
11	عابد شجاع ولد عبدالرشید	"	ایضاً
12	محمد انور ولد محمد منور	"	ایضاً
13	عبدالقیوم ولد محمد شریف	"	ایضاً
14	نوید بٹ ولد عنایت اللہ	"	ایضاً
15	محمد حامد ولد غلام مرتضیٰ	"	ایضاً
16	محمد گریز ولد مروت علی	"	ریڈر 1(BS-7)
17	خورشید الحسن ولد محمد زاہد	بی کام	ریڈر 1(BS-7)
18	نوید الحسن ولد شیخ رشید احمد	بی کام	اکاؤنٹس اسسٹنٹ(BS-14)
19	محمد شفیق ولد نذیر احمد	پرائمری	ہائینڈر بی ایس 2
20	محمد تنویر ولد محمد صدیق	پرائمری	انگر بی ایس 2
21	محمد انور ولد محمد صدیق	پرائمری	انگر بی ایس 2

احمد بخش گودام قلی شوگر ملز کمالیہ کو پنشن کی منظوری

☆ **2658۔ خان ظفر اللہ خان:** کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازارہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک احمد بخش ولد میاں مراد کو بطور گودام شوگر ملز کمالیہ میں مورخہ 7 جنوری 1981ء کو عارضی طور پر بھرتی کیا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ قلی کو چٹھی نمبر کے ایس ایم رپی ای آر 5147 مورخہ 20 جولائی 1981ء کی رو سے مورخہ 27 جون 1981ء سے مستقل کر دیا گیا تھا۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بعد ازاں قلی مذکورہ کو بذریعہ چٹھی نمبر کے ای ایم رپی ای آر 478 مورخہ 24 دسمبر 1985ء کی رو سے مورخہ 31 دسمبر 1985ء کو ملازمت سے ریٹائر کر دیا گیا۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ قلی مذکورہ کو پانچ سال میں سے چھ دن کم ہونے کی وجہ سے پنشن سے محروم رکھا گیا جبکہ ایسے دیگر قلیوں کو جن کی ملازمت پانچ سال تھی پنشن دی گئی ہے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گودام قلی کو انسانی ہمدردی کے تحت بطور خاص پنشن کا حق دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) یہ درست ہے کہ مسمی احمد بخش کو کمالیہ شوگر ملز میں 81-1-7 کو بطور Seasonal قلی بھرتی کیا گیا تھا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مسمی احمد بخش کو 60 سال کی عمر مکمل کرنے پر 1985-12-31 کو ریٹائر کر دیا گیا۔

(د) درست نہ ہے کمالیہ شوگر ملز نے پیرانہ سالی فوائد (Old - age Benefits) کی مد میں متعلقہ محکمہ کو مندرجہ ذیل چندہ ادا کیا۔

	روپے
1980-81	63.00
1981-82	288.00
1982-83	172.00
1983-84	311.00
1984-85	324
1985-86	81

میزان	1338.00

جہاں تک پیرانہ سالی فوائد (Old - Age Benefits) یا پنشن کا تعلق ہے یہ مسئلہ وفاقی حکومت کی وزارت محکمہ محنت Ministry of labour Manpower & over sease Pakistanis (labour Division) Islamabad یا ان کے ذیلی اداروں سے متعلق ہے۔

(ہ) صورت حال (د) کے تحت بیان کر دی گئی ہے۔

امیراللہ سیکشن ہولڈر گورنمنٹ پریس کی ملازمت پر بحالی

☆ 2800۔جناب فضل حسین راہی: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر امیراللہ سیکشن ہولڈر گورنمنٹ پریس کو 500 روپے مالیت کی غلط طباعت کی بناء پر مورخہ 13 اگست 1985ء کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا جبکہ وہی طباعت بعدازاں استعمال کر لی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ملازم مذکورہ عرصہ 35 سال سے متذکرہ پریس میں ملازمت کر رہا تھا۔ اور اس مدت کے دوران اس سے کبھی بھی کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد نہیں ہوئی۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس غلط طباعت کی ذمہ داری جنرل فورمین 'اوور سیر' مینجر' سینئر مینجر' سٹوڈیو سپروائزر اور پریس سپروائزر پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا ذمہ داری مسٹر امیراللہ پر ڈال دی گئی اور بعدازاں تحقیقات کے لئے ایک ایسے فرد کو مقرر کیا گیا جو کہ خود بھی اسی غلط طباعت کا ذمہ دار تھا۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر امیراللہ مذکور کو The West Pakistan Government (Efficiency & Discipline) Rule 1960 کے مطابق سزا دی گئی جو کہ اس وقت نافذ العمل نہیں تھے۔ بلکہ اس وقت 1975ء کے نئے قوانین نافذ العمل تھے اور نہ ہی یہ Major Penalty کا کیس بنتا تھا۔

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ملازم مذکور نے اپنی برخاستگی کے خلاف مورخہ 31 اگست 1985ء کو کنٹرولر پرنٹنگ و سٹیشنری کو سزا کالعدم قرار دینے کے لئے درخواست کی جس کی سماعت کنٹرولر مذکورہ نے ذاتی طور 17 نومبر 1985ء کو کی۔ مگر عرصہ ڈیڑھ سال گزرنے کے بعد بھی فیصلہ نہ کیا گیا ہے۔ جبکہ اس بارے میں بیشتر Reminders بھی دیئے جا چکے ہیں۔

(و) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا اہلکار کے ساتھ کی گئی ناانصافی کا ازالہ کرنے اور اسے دوبارہ ملازمت پر بحال کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) اس حد تک درست ہے کہ گورنمنٹ ہاؤس میں استعمال کے لئے 200 پیڈ طبع کئے گئے جن کی مالیت 1539.65 روپے تھی۔ یہ طباعت درست نہ پائی گئی تاہم ناگزیر ضرورت کے پیش نظر کچھ حصہ استعمال کر لیا گیا جبکہ باقی ماندہ پریس کو واپس دوبارہ چھپوائی کے لئے بھجوایا گیا۔ تادیبی کارروائی کے نتیجے

میں مسٹر امیر اللہ سیکشن ہولڈر کو 85-8-13 کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ معاملہ پر نظر ثانی کے بعد اسے تمام فوائد ر مراعات کے ساتھ ریٹائر کر دیا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ دوران ملازمت مذکورہ اہل کار سے کوئی غلطی یا کوتاہی سرزد نہ ہوئی۔ دوران ملازمت اس کا کام اور رویہ درست نہ تھا۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ سینئر مینجر کو معاملہ کی تحقیق کے لئے تحقیقاتی آفیسر مقرر کیا گیا اور اسے بمعہ مینجر و پریس سپروائزر اپنی سپروائزری ڈیوٹی درست طور پر انجام نہ دینے پر تنبیہہ کی گئی جہاں تک جنرل فورمین 'اوورسیر اور سٹوڈیو سپروائزر کا تعلق ہے تحقیقات کے نتیجے میں ان کے خلاف کوئی چیز ثابت نہ ہوئی۔

(د) گائیڈ بک برائے محکمانہ انکوائری Efficiency&Discipline رولز 1975ء کے پیرا 31 شق 3 کے مطابق جو ملازم فیکٹری ایکٹ 1934ء کے تحت کام کرتا ہے ان پر یہ قانون لاگو نہ ہے۔ اس کیس کا فیصلہ قانون کی رو سے کیا گیا۔

(ہ) یہ درست ہے کہ ملازم مذکورہ نے اپنی برخاستگی کے خلاف کنٹرولر پرنٹنگ و سٹیشنری کو سزا کالعدم قرار دینے کے لئے درخواست دی جس کی سماعت کے بعد فیصلہ کیا جا چکا ہے۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے معاملے پر نظر ثانی کے نتیجے میں ملازم مذکور کو تمام فوائد ر مراعات کے ساتھ ریٹائر کر دیا گیا ہے جو کہ متعلقہ قوانین کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

راہوالی شوگر مل کے ملازمین کی بحالی

☆ 2821۔ ڈاکٹر شیلہ بی چارلس: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راہوالی شوگر مل راہوالی ضلع گوجرانوالہ اس علاقہ کی قدیم شوگر مل ہے اور اس علاقہ کے بہت سے لوگوں کی روزی کا ذریعہ ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ شوگر مل اب پرائیویٹ سیکٹر کو دی جا رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو مل ہذا میں کام کرنے والے وہ ملازمین جو کہ مستقل سروس میں ہیں۔ حکومت ان کی ملازمت کے بارے میں کیا مستقل اور موثر اقدام اٹھا رہی ہے۔ نیز مل مذکورہ میں مستقل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت کی پالیسی کے مطابق راہوالی شوگر مل نجی شعبہ کو منتقل کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں متعلقہ خریدار نے ضمانت مہیا کی ہے کہ وہ اسے بطور شوگر مل چلائیں گے اور یہ کہ اس کے تمام ملازمین کو تحفظ حاصل ہو گا۔ مل ہذا میں مستقل ملازمین کی تعداد 342 ہے۔

نمک کی لیزوں کی منسوخی

☆ 2903۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام کب عمل میں آیا تھا۔ اور 1985ء تک اس ادارے کے مقرر کردہ نمک سپلائی ڈیلروں کی کارکردگی کیسے رہی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے دو سال پیشتر 20 نئی فرموں کو کان کنی اور سیل کے لئے لیزیں الاٹ کی ہیں اگر ایسا ہے تو ہر فرم کا نام الاٹ شدہ علاقہ اور تاریخ الاٹ منٹ کیا ہے۔

(ج) پی ایم ڈی سی اور پرائیویٹ فرموں کی گزشتہ دو سال میں سالانہ پیداواری صلاحیت کیا رہی ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ نئی لیزیں الاٹ ہونے کی صورت میں سابقہ ادارہ کے ملازمین بے روزگاری و بے کاری کی وجہ سے ان لیزوں کی منسوخی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

(ہ) حکومت نے نئی لیزوں کی منسوخی یا سابقہ ادارہ کے کارکنوں کو مطمئن کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے نیز فاضل پیداوار کو غیر ملکی منڈیوں تک لے جانے کے لئے کیا تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) معاملہ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن سے متعلق ہے جو وفاقی حکومت کے زیر انصرام ہے۔

(ب) درست ہے۔ مطلوبہ کوائف فہرست میں درج ہیں جو لف ہے۔

(ج) پی ایم ڈی سی اور پرائیویٹ فرموں کی نمک کی مجموعی پیداوار درج ذیل ہے۔

سال پی ایم ڈی سی پرائیویٹ فرمیں

سال	پی ایم ڈی سی	پرائیوٹ فرمیں
1984 - 85	4,75,130	1790
1985 - 86	4,98,135	42,263
1986 - 87	1,46,787	46,469

(جولائی تا مارچ)

(د) درست نہ ہے۔ نجی شعبہ میں لیزیں الاٹ ہونے کے نتیجے میں کارکنوں کو روزگار کے زیادہ مواقع فراہم ہوئے ہیں۔ کان کنی کی صنعت میں نجی شعبہ کی شمولیت سے پیداوار میں اضافہ کے علاوہ روزگار کے زیادہ مواقع فراہم ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں نمک کی برآمد کے نتیجے میں ملک کو زرمبادلہ بھی حاصل ہو رہا ہے۔ اندریں حالات نئی لیزوں کی منسوخی کا کوئی جواز نہیں۔

نجی شعبہ میں عطا کردہ نمک کے پٹہ جات کی تفصیل

نمبر شمار	نام و پتہ پٹہ دار	ایکٹر	محل وقوع	عطا کرنے کی تاریخ	مدت اختتام
1	میسرز ہارون مائنز لمیٹڈ 4-سی ظہور الٰہی روڈ گلبرک 3-لاہور	500.00	نیلاوان	22-3-85	21-30-91
2	میسرز انٹرنیشنل کول لمیٹڈ چکوال	500.00	لانی	27-3-85	26-3-90
3	ون ہارسالٹ کارپوریشن لمیٹڈ 15-شادمان گلبرک روڈ لاہور	500.00	بھال	4-4-85	3-4-90
4	غازی پیر ملز لمیٹڈ 201-عابد مجید روڈ لاہور کینٹ	500.00	سردھی	6-4-85	5-4-90
5	میسرز سپلنڈر کارپوریشن لمیٹڈ 306-311 الحیات جناح روڈ کراچی	500.00	سردھی	6-4-85	5-4-90
6	میسرز کوہ نور سپننگ ملز چکوال	500.00	کردلی	9-6-85	8-6-90

7	میسرز حیدریہ ملز لمیٹڈ 45-گلبرک 111-لاہور	500.00	وسنال	9-8-85	8-6-90
8	میسرز منل انٹرنیشنل (ملک زاہد حسین) بیرون بستی سادات کالونی جی ٹی روڈ واہ کینٹ	500.00	سرخورد	4-7-85	3-7-90
9	ملک خادم حسین کھیوڑہ	355.45	ڈنڈوت	8-4-85	7-4-90
10	میسرز مکہ سالٹ مائنز 4-سی ظہور الٰہی روڈ لاہور	370.00	پیر کرم شاہ والا	9-5-85	8-5-90
11	میسرز آئی سی آئی (پاکستان) مینوفیکچرز لمیٹڈ	499.79	کھیوڑہ	30-3-85	29-3-90
12	میسرز الحمد کارپوریشن 49-شادمان کالونی لاہور	499.03	دھکاما	27-2-85	26-2-90
13	میسرز غنی کارپوریشن 20/30 جناح پارک جی ٹی روڈ لاہور	499.48	ورچھا	28-3-85	27-3-90
14	میسرز واحد انجینئرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ شیخوپورہ روڈ فیصل آباد	433.88	کنموالی	27-3-85	26-3-90
15	میسرز داود لمیٹڈ معرفت نیشنل مائنز لمیٹڈ رسالہ روڈ حیدر آباد	500.00	ڈھوک چٹاگڑھ	10-4-85	9-4-90
16	میسرز ایم ایم ایسوسی ایٹس 162 شادمان-لاہور	438.67	منگوال	13-4-85	12-4-90

17	میسرز اکبر برادرز 20-میسن روڈ لاہور	499.00	بیوٹ	13-4-85	12-4-90
18	میسرز گل انٹرپرائزز لمیٹڈ 98-ایف ماڈل ٹاؤن لاہور	500.00	چوا	15-8-85	14-8-90
19	میسرز کرم سنز لمیٹڈ 63-1بی سول لائن	500.00	کتب مسرال	18-8-85	17-8-90
20	میسرز افغان اینڈ کمپنی افغان مینشن جناح مارکیٹ پشاور	408.12	چاول	2-10-85	1-10-90
21	میسرز ابوذر گرانڈنگ ملز لمیٹڈ ملز لمیٹڈ 195/ایچ اکبری منڈی لاہور	500.00	ورچھا	20-2-86	19-2-90

گوشوار الف

یک سالہ بیع

بمطابق انتقالات — بمطابق رجسٹری

نام موضع	سکنی	زرعی	مخلوط	سکنی	زرعی	مخلوط
قلعہ چند	2,72,420	94,814	206,945	3,07,849,	1,45.041	2,42,422
آٹاوہ	2,46,176	34,065	1,45,120	2,17,740	33,104	1,29,697
آدھورائے	2,10,518	36.700	65,320	2,48,977	35,636	75,051

تین سالہ بیع

بمطابق انتقالات — بمطابق رجسٹری

نام موضع	سکنی	زرعی	مخلوط	سکنی	زرعی	مخلوط
قلعہ چند	3,29,776	74,355.20	2,59,331.20	3,43,558.00	1,15,662.00	27,512.00

آٹادہ	2,32,000	83,609.60	1,59,710,40	2,62,235.20	39,219,20	1,45.000.00
آدھورائے	2,98,220	20,979.20	76,387.20	3,16,16600	21,643.20	81,736.00

پانچ سالہ بیج

بمطابق انتقالات				بمطابق رجسٹری		
نام موضع	سکنی	رزئی	مخلوط	سکنی	زرئی	مخلوط
قلعہ چند	2.79.750.40	49.984.00	2,32.870.40	2,78.971.20	49,984.00	2,32.409.60
آٹادہ	2,18.758.40	64.081.60	1,34.102.40	2.07.840.00	36.438.40	1,14,267.00
آدھورائے	2,62.425.60	20.716.80	80.294.40	2.70.259.20	21.168.00	84.864.00

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
بہاولپور میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کی ناکامی

118۔(الف) بیگم نجمہ تابش الواری: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:
بہاولپور میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کب قائم کی گئی اور اب تک وہاں کون کون سے صنعتی یونٹ لگائے گئے ہیں نیز اس اسٹیٹ کی ناکامی کے اسباب کیا ہیں۔ اور اس کی بیمار صنعتی یونٹوں کو صحت مند بنانے اور نئے کارخانے قائم کرانے کے لئے حکومت کی طرف سے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)
سمال انڈسٹریز اسٹیٹ بہاولپور دسمبر 1966ء میں قائم کی گئی اور اس میں کل 193 صنعتی پلاٹ بنائے گئے اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں 61 صنعتی منصوبوں کی منظوری دی گئی۔ ان میں سے 34 منصوبے مکمل ہیں (تفصیلات ضمیمہ نمبر ۳۶۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

18 عدد منصوبے تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں تفصیلات ب پر لف ہیں بقایا منصوبوں میں سے 4 دستاویزات مکمل کرنے کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ امید ہے یہ جلد ہی شروع کر دیں گے تفصیل ج پر لف ہے۔

اس صنعتی بستی میں پلاٹوں کی موجودہ استعمال کی صورت حال درج ذیل ہے۔

1	تکمیل شدہ صنعتی منصوبے	34 عدد	126 پلاٹ
2	زیر تکمیل صنعتی منصوبے	18 عدد	45 پلاٹ
3	دستاویزات کے تکمیلی مراحل میں	4 عدد	8 پلاٹ
4	پبلک سیکٹر منصوبے	5 عدد	14 پلاٹ
	میزان	61 عدد	193 پلاٹ

مندرجہ بالا کوائف سے ظاہر ہے کہ اس صنعتی بستی کو آباد کرنے کا منصوبہ ناکام نہیں ہوا ہے۔ جہاں تک اس بستی میں بیمار صنعتی یونٹوں کا تعلق ہے ان میں سے چھ ٹیکسٹائل یونٹوں نے جس کی تفصیل "د" پر لف ہے۔ اپنے آپ کو بیمار یونٹ قرار دینے اور اس کی بنیاد پر قرضوں میں چھوٹ حاصل کرنے کے لئے کارپوریشن سے رجوع کیا۔

حکومت پنجاب نے اس سلسلہ میں مالکان صنعتی یونٹ متعلقہ بنک آفیسران اور کارپوریشن کے آفیسران سے باقاعدہ گفت و شنید کرنے کے بعد ان جملہ یونٹوں کو قرضہ میں چھوٹ دیئے جانے کی تجاویز اپنی سفارشات کے ساتھ مرکزی حکومت کو بھیج دیں۔ مرکزی حکومت نے حال ہی میں حکومت پنجاب کی سفارشات کو اصولی طور پر منظور کر لیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ کہا ہے کہ مکمل لائحہ عمل بنکوں کے ساتھ طے کر لیا جائے۔ اب متعلقہ بنکوں سے تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔

جہاں تک انڈسٹریل اسٹیٹ میں نئے کارخانے لگانے کا تعلق ہے۔ جیساکہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ تمام انڈسٹریل پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں اور وہ صنعتی منصوبے یا تو تکمیل پا چکے ہیں یا پھر تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ اس لئے مزید نئے کارخانے قائم کرانے کے لئے انڈسٹریل اسٹیٹ میں گنجائش نہ ہے۔

الف } صفحہ نمبر 365 تا 367 تک
ب } ملاحظہ فرمائیں
ج }

PUNJAB SMALL INDUSTRIES CORPORATION

SMALL INDUSTRIES BAHAWALPUR

LIST OF COMPLETE UNITS

Serial No.	Name of the Unit	Classification
1.	Aziz Flour Mills	Flour Mills.
2.	Pak Progressive	Plastic.
3.	Alfazal Textiles	Textiles.
4.	Ali Textile	Textiles.
5.	Owais Industries	Textiles.
6.	Europe Industries	Ready made Garments.
7.	Mohammadia Dal Mills	Dal Mills.
8.	Ghausia Ice Factory	Ice manufacturing.
9.	Hamid & Brothers	Tin manufacturing.
10.	Blue Star Ghee Mills	Ghee Mills.
11.	Asia Flour Mills Ltd.	Flour Mills.
12.	Lodhi Oil Mills	Edible Oil.
13.	Barkat Food	Food Products.
14.	S. J. F. Confection	Confectionery.
15.	Indus/Bashir & Sons	Arms & Amunition.
16.	Bahawalpur Match Co.	Match.
17.	Hamad Food Industry	Food Products.
18.	Roti Corporation	Roti.
19.	Saleem Oil Mills	Edible Oil.
20.	Phool Baba Textiles	Terry Towel.
21.	Alghous Textiles	Terry Towel.
22.	Makhdoom Industries	Cotton Surgical.
23.	Sutluj Textiles	Terry Towel.
24.	Ittehad Oil Mills	Edible Oil.
25.	Mukhtar Carbon Oil	Carbon Oil.
26.	Ayanbee Enterprises	Plastic Comba.
27.	Modern Agro Farm	Agricultural Tools.
28.	Hassan Aftab Salt	Table Salt.
29.	Nureen Enterprises	Cotton bags.
30.	Welcome Oil Mills	Edible Oil.
31.	Sutluj Dairy Farm	Dairy.
32.	Rehman Oil Mills	Edible Oil.
33.	Punjab oil Mills	Edible Oil.
34.	Afzal Oil Mills	Edible Oil.

PUBLIC SECTOR PROJECTS

1.	I. C. W. & D. Bahawalpur	Carpet Weaving.
2.	National Bank of Pakistan	Bank.
3.	Water Tank	Water Tank.
4.	Artisan Workshops	Workshops
5.	Social Security	Dispensory

LIST OF UNDER COMPLETION UNITS

1.	Ali Peraz Textile	Terry Towel.
2.	Awan Enterprises	Table Salt.
3.	National Flour Milling	Flour Milling.
4.	Faqeer Muhammad & Sons	C. I. Pipes.
5.	Punjab Industries	Sizing.
6.	National Poultry Feeds	Poultry.
7.	Qureshi Oil Mills	Edible Oil.
8.	Supereme Clock	Clock.
9.	Ali Asghar & Brothers	Edible Oil.
10.	Knit Master Limited	Knitting.
11.	Farooq Wood Industries	Wood Furniture.
12.	Shalimar Electric Co.	Electric Wire.
13.	A. Z. Industries	Bukram Cloth.
14.	Muhammadia Oil Mills	Edible Oil.
15.	Goheer Oil Mills	Edible Oil.
16.	Ali Danyal Pipe	R. C. C. Pipe.
17.	Iqbal Oil Mills	Edible Oil.
18.	Al - Kausar Oil Mills	Edible Oil.

PUNJAB SMALL INDUSTRIES CORPORATION

ALLOTMENT OF PLOTS AT HEAD OFFICE

UNDER DOCUMENTATION

1. M/S. Welcome Feed
2. M/S. Chemical Complex.
3. M/S. Zoobi Oil Mills.
4. M/S. Goheer Oil Mills.

PUNJAB SMALL INDUSTRIES CORPORATION

SMALL INDUTRIES ESTATE BAHAWALPUR

SANCTIONED CASES PENDING FOR THE ALLOTMENT OF PLOTS AT HEAD OFFICE.

1. M/S. M. Ittefaq Chemicals.
2. M/S. Adnan Industries.
3. M/S. Akbar Oil Mills.

PUNJAB SMALL INDUSTIRES CORPORATION

SMALL INDUSTRIES ESTATE BHAWALPUR,

1. M/S. Satluj Textiles.
2. M/S. Phool Baba Textiles.
3. M/S. Al - Ghous Textile.
4. M/S. Owais Industries.
5. M/S. Al - Fazal Textiles.
6. Ali Textiles.

. . . . . .

سمال پاور ہینڈ لومز مالکان کو قرضہ کی فراہمی

125۔ میاں مختار احمد شیخ: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت فیصل آباد کی طرح ملتان میں واقع سمال پاور لومز اور ہینڈ لومز کے مالکان کو بھی بلا سود قرضے دینے پر غور کر رہی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) جزو الف کی روشنی میں ایسا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کی انڈسٹریز میں ملازمین کی تعداد

150۔ سردار امجد فاروق خان کھوسہ: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع ڈیرہ غازی خان کے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں کتنی انڈسٹریز لگ چکی ہیں۔ نیز ان میں مقرر شدہ ملازمین کی تعداد بلحاظ عہدہ کیا ہے؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں)

پبلک سیکٹر میں مندرجہ ذیل 2 کارخانے ہیں۔

	نام	تعداد ملازمین		
		پیداواری	غیر پیداواری	کل
	غازی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ ڈی جی خان	2100	195	2295
	ڈی جی خان سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ	411	86	497
				2792

پرائیویٹ سیکٹر میں مندرجہ ذیل 9 بڑے کارخانے کام کر رہے ہیں۔

1	الغازی ٹریکٹرز	344	56	400
2	رحیم بخش ٹیکسٹائل ملز	240	20	260

3	جسم کارپوریشن تونسہ شریف	86	1	87
4	یونائیٹڈ کرشوز (کارخانہ بند ہے)	-	1	1
5	ایچ آئی آئی پائپ انڈسٹری	7	2	9
6	بلاسٹیل لمیٹڈ (کارخانہ بند ہے)	-	1	1
7	مدینہ وولن ملز (کارخانہ بند ہے)	-	1	1
8	جمیناً فوڈ انڈسٹریز	68	7	75
9	خرم لمیٹڈ (کارخانہ بند ہے)	-	-	1
		748	90	835

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل درمیانے اور چھوٹے درجے کے کارخانے بھی کام کر رہے ہیں۔

	نام صنعت	تعداد کارخانہ جات		تعداد ملازمین	
1	کاٹن جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹریز	13	222	52	274
2	آئس فیکٹریز	10	68	10	77
3	آئل ملز	68	50	10	77
4	بس ٹرک باڈی بلڈنگ	12	72	12	84
5	کارپٹ انڈسٹریز	171	1764	171	1935
6	سٹون کرشنگ ادارے	21	271	21	292
		252	2446	281	2727

مندرجہ ذیل کارخانوں کی منظوری دی جا چکی ہے تاحال ابھی تک نصب نہیں ہوئے۔

فلور ملز	4	عدد
ٹیکسٹائل ملز	1	عدد
پولیسٹر پلانٹ	1	عدد
ماربل پلانٹ	1	عدد

نمک پر اجارہ داری ختم کرنے کے لئے اقدامات

253۔میاں محمد اسحاق: کیا وزیر صنعت و معدنی ترقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پاکستان معدنی ترقی کارپوریشن نے بحیثیت قومی ادارہ ملک بھر میں عوام کی سہولت کے لئے نمک کی سپلائی کا انتظام نہایت خوش اسلوبی اور احسن طریقہ پر کیا ہوا تھا اور اس مقصد کے لئے تحصیل اور قصبہ کی سطح پر ڈیلر مقرر کر کے انہیں آبادی کی بنیاد پر نمک کا کوٹہ دیا جاتا تھا تاکہ عوام کو باآسانی اور مناسب نرخوں پر نمک دستیاب ہوتا رہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قریباً دو سال قبل حکومت پنجاب نے بااثر اور پرائیویٹ فرموں کو کان کنی اور سیل کے لئے لیزیں دیں جبکہ نمک کی کھپت کے لئے کوئی نئی منڈی تلاش نہیں کی گئی اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت متذکرہ 20 نجی اداروں کی نمک پر اجارہ داری کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس موجودہ طریقہ کار کی وجہ سے نمک کی پروڈکشن مارکیٹ میں آجانے سے کاروباری مسابقت شروع ہو گئی ہے اور کھپت کے مقابلہ میں سپلائی زیادہ ہونے کی وجہ سے شرح منافع کم ہو کر دکانداروں کے لئے اخراجات پورے کرنے بھی مشکل ہو گئے ہیں اور اگر یہی صورت حال رہی تو ہزاروں ڈیلروں کے بے روزگار ہونے کا اندیشہ ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس تشویش ناک صورت حال پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان کی تفصیل بیان کی جائے اور اگر ایسا کوئی ارادہ نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت و معدنی ترقی: (جناب غلام حیدر وائیں) (الف) معاملہ پاکستان معدنی ترقیاتی کارپوریشن سے متعلق ہے جو کہ وفاقی حکومت کے زیرانصرام ہے۔

(ب) نمک کی کان کنی اور تجارت پر پاکستان معدنی ترقی کارپوریشن کی اجارہ داری تھی چنانچہ حکومت نے اس رجحان کو ختم کرنے کے لئے 2 سال قبل فیصلہ کیا کہ اس صنعت میں نجی شعبہ کو بھی شامل کیا جائے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ مالی اور تکنیکی لحاظ سے موزوں افراد ہی اس صنعت میں آ سکیں۔ حکومت نے قومی اخبارات کے ذریعے درخواستیں طلب کیں۔ مقرر کردہ معیار کے مطابق 20 افراد قرعہ اندازی کے ذریعے کامیاب قرار پائے جن کو بنیادی طور پر 5 سال کے لئے پٹہ جات دیئے گئے۔ ان افراد نے نہ صرف مقامی نئی منڈیاں تلاش کیں بلکہ نمک برآمد بھی کیا جس سے ملک کو کثیر زرمبادلہ حاصل ہوا۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہ ہے کہ نمک پر متذکرہ 20 اداروں کی اجارہ داری ہے بلکہ حقیقت یہ

ہے کہ ان کے علاوہ پاکستان معدنی ترقیاتی کارپوریشن اور پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن بھی نمک کی کان کنی سے منسلک ہیں۔ حکومت کی پالیسی سے نہ صرف پیداوار میں اضافہ ہوا بلکہ قیمتوں میں بھی نمایاں کمی ہوئی لہٰذا فی الحال حکومت اس پالیسی میں کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

(ج) درست ہے۔ کاروباری مسابقت پیدا کرنا اور اجارہ داری کی حوصلہ شکنی کرنا موجودہ حکومت کی پالیسی ہے۔ کاروباری مسابقت سے نہ صرف ڈیلر حضرات کی اجارہ داری کافی حد تک متاثر ہوئی ہے بلکہ غیر ضروری منافع میں بھی کمی واقع ہوئی ہے جس کے نتیجے میں نمک عوام کو مناسب نرخوں پر دستیاب ہو رہا ہے۔ یہ کوئی تشویش ناک بات نہ ہے کہ صحت مند اقتصادی حالت کی نشاندہی کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسئلہ استحقاقات

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے تحریک ہائے استحقاق میاں ریاض حشمت جنجوعہ کی تحریک استحقاق نمبر 3

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر میری یہ تحریک استحقاق کل بھی اس وجہ سے ملتوی کر دی گئی تھی کہ وزیر بلدیات تشریف نہیں رکھتے تھے اور غالباً وہ آج بھی تشریف نہیں رکھتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر یہ کل تک کیلئے ملتوی کر دیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میری دو تین تحریک ہائے استحقاق ہیں اور یہ ساری کی ساری لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہیں اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وزیر بلدیات دانستہ طور پر تشریف نہیں لاتے اس لئے ان کی عدم موجودگی میں جیسا کہ کل قائد حزب اختلاف نے یہ پوائنٹ آؤٹ بھی کیا تھا کہ وزیر کی عدم موجودگی میں ان کے پارلیمانی سیکرٹری جواب دیا کریں۔ اس لئے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب میری ان تحریکوں پر گورنمنٹ کا نقطہ نظر بیان کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا کہ کل تک کیلئے اسے Pending کر لیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! میری دو تین تحریکیں ہیں کو مقامی حکومت اور دیہی ترقی سے متعلقہ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 4 بھی وزیر بلدیات سے متعلق ہے 'کیا مقامی حکومت و دیہی

ترقی کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایوان میں موجود ہیں؟ میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا مقامی حکومت و دیہی ترقی کے پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دینے کیلئے تیار ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اس وقت ایوان میں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔ میرے خیال میں آج وہ حلف لینے کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر اسے Pending رکھتے ہیں۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! وزیر بلدیات کل تشریف لائیں یا نہ لائیں کل اس تحریک استحقاق کو ہر صورت میں take up کر لیا جائے۔ اور گورنمنٹ اس کیلئے کوئی انتظام کر لے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے کل اس کے متعلق دیکھا جائے گا۔

یہ تحریک استحقاق نمبر 4 بھی وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی سے متعلقہ ہے اس کے متعلق بھی یہی فیصلہ ہو گا۔ تحریک استحقاق نمبر 5 چودھری محمد رفیق صاحب کی ہے۔ یہ ان کی اپنی Request پر Pending کی گئی ہے۔ اور تحریک استحقاق نمبر 6 میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: وہ بھی محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 7 میاں ریاض حشمت جنجوعہ

پنجاب اسمبلی کی قراردادوں پر وفاقی حکومت کی عدم توجہی

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص اور اہم معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ وفاقی حکومت کی ہدایت پر زرعی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والے ٹریکٹروں جیسی فرگوسن، فورڈ اور نیٹ وغیرہ کی قیمتیں ایزاد کر کے ایک لاکھ چھتیس ہزار پانچ سو روپے سے لے کر ایک لاکھ اڑتالیس ہزار پانچ سو روپے تک مقرر کر دی گئی ہیں۔ جب کہ گزشتہ سال انہیں ایام میں مذکورہ ٹریکٹروں کی قیمتیں ایک لاکھ سات ہزار روپے سے لے کر ایک لاکھ اٹھارہ ہزار روپے تک تھیں۔ اور اس طرح صرف ایک سال کے عرصے میں ٹریکٹروں کی قیمت میں تقریباً 27٪ اضافہ کیا گیا جب کہ زرعی اجناس

کی قیمتوں میں ' جن کا تعین بھی وفاقی حکومت کرتی ہے گزشتہ سال کے دوران دو اڑھائی روپے فی من کا حقیر اضافہ کیا گیا اور اس طرح ملک کی فاقہ زدہ اور مفلوک الحال زرعی معیشت پر چند خفیہ ہاتھ بڑے غیر محسوس طریقہ سے ناقابل برداشت بوجھ منتقل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر زراعت کی تباہی و بربادی کا یہی عالم رہا تو ہر محب وطن پاکستانی کی چشم تصور بخوبی دیکھ سکتی ہے کہ ہمارے کھیتوں میں اناج کی جگہ بھوک اگے گی۔ کاشتکاروں کے اس نمائندے فورم نے ٹریکٹروں کی قیمتوں کو مناسب حد تک کم کرنے کے لئے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کر کے وفاقی حکومت کی خدمت میں ارسال کی تھی اور صوبائی وزیر زراعت نے اس ایوان کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ اس قرارداد کی پوری سنجیدگی کے ساتھ پیروی کریں گے۔ مگر اس قرارداد کی ابھی تک سیاہی بھی خشک نہ ہوئی تھی کہ وفاقی حکومت نے ٹریکٹروں کی قیمت میں گرانقدر اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ جب کہ کاشتکار یہ توقع کر رہے تھے کہ حکومت درآمدی ڈیوٹی میں 50 ٪ کمی کر کے فی ٹریکٹر تیس چالیس ہزار روپیہ قیمت کم کر دے گی اور سرمایہ کاروں کو قرض دینے والے صنعتی ترقیاتی بنک کی طرح زرعی ترقیاتی بنک بھی 14 ٪ کی جائے 3 یا 4 ٪ منافع پر کاشتکاروں کو قرضے دے گا تاکہ مردہ زرعی معیشت میں زندگی کی نئی روح ڈالی جا سکے۔ ملک کے سب سے بڑے صوبائی ایوان کی قراردادوں کو جس حقارت کے ساتھ اسلام آباد کے سرد خانوں کی زینت بنایا جاتا ہے۔ اس صورت حال سے ارکان پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی نظروں میں ان کا وقار اعتماد اور احترام کو سخت ٹھیس پہنچی ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ہم ارکان اسمبلی جنہوں نے اپنے علاقہ کے عوام کی بہبودی و ترقی کے لئے آئین پاکستان کے تحت حلف دے رکھا ہے اپنے حلف کی پاسداری کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ اور ہماری اہلیت بھی عوام الناس کے سامنے مشکوک ہو گئی ہے اور یہ سب کچھ وفاقی حکومت کی سرد مہری اور عدم توجہی کا نتیجہ ہے جو کہ ہمارے اس ایوان کے استحقاق کی پامالی کا موجب بنا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو شرف پذیرائی بخش کر تحقیقات کے لئے مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! گزشتہ سے پیوستہ اجلاس میں بھی ایک تحریک استحقاق اس بارے میں اس ایوان میں پیش کی تھی کہ اس ایوان کی متعدد قراردادوں کے باوجود کہ ٹریکٹروں کی قیمت کو مناسب حد تک رکھا جائے اور درآمدی ڈیوٹی میں 50 ٪ کمی کر کے زراعت پر منتقل کئے جانے والے گرانقدر بوجھ کو کم کیا جائے تاکہ کاشتکار جو زرعی عوامل ' جن میں ٹریکٹر ' کھاد اور کرم کش ادویات وغیرہ شامل ہیں ' خرید کر زراعت کو جدید طرز پر اپنا سکیں تاکہ زراعت کاشتکاروں کے لئے کوئی منافع بخش پیشہ کی صورت میں ان کی زندگی کا بوجھ

سہارنے کے قابل ہو سکے ۔ لیکن جب بھی اس ایوان میں جس کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو یا تو خود زراعت پیشہ سے منسلک ہیں یا زراعت پیشہ لوگوں کا اعتماد لے کر ایوان میں پہنچے ہیں ۔ زراعت پیشہ لوگوں سے متعلق جب کوئی قرارداد منظور کرکے وفاقی حکومت کو بھیجی جاتی ہے تو وفاقی حکومت اس قرار داد کا کوئی نوٹس لینے کی جائے اس قرارداد کو کوئی اہمیت دینے کی بجائے اس قسم کا رویہ اختیار کرتی ہے کہ مثلاً ٹریکٹروں کی قیمت میں کمی کرنے کے متعلق یا انہیں مناسب حد تک رکھنے کے متعلق یہ ایوان متعدد بار وفاقی حکومت کو قرار دادیں منظور کر کے بھیج چکا ہے لیکن وفاقی حکومت اس ایوان کی قراردادوں کو جو اہمیت دیتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ابھی یکم جنوری کے بعد ٹریکٹروں کی قیمت میں دوبارہ اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ اسی طرح کل اس ایوان میں زرعی ٹیکس کے متعلق بھی صدائے بازگشت سنائی دی تھی اور یہ پورا ایوان سراپا احتجاج بن گیا تھا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کاشتکاروں کا اعتماد لے کر ' اپنے علاقے کے ووٹروں کا اعتماد لے کر یہاں آئے ہیں اور ہمارے صوبہ کی تقریباً 70 ٪ آبادی دیہاتوں سے تعلق رکھتی ہے جن کی آمدنی کا ذریعہ ' جن کے وسائل زرق زراعت کے ساتھ وابستہ ہیں لیکن زراعت پر اس طریقہ سے ' غیر محسوس طریقہ سے اور بڑی چابکدستی سے حکومت اپنی تمام عیاشیوں کا بوجھ منتقل کرتی چلی آ رہی ہے اور کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ ہم لوگ جو کاشت کاروں کے نمائندہ ہیں ' کیا ہم نے اپنی غیرت کو اقتدار کے کندھوں پر ہمیشہ کی نیند سلا دیا ہے ایسا قطعاً نہیں ہے ۔ جناب سپیکر ! کاشتکاروں کے خلاف کم از کم اس ایوان میں جو اس بات پہ فخر کرتا ہے کہ وہ کاشتکاروں کا نمائندہ ایوان ہے ' اس میں کاشتکاروں کے حقوق کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جا سکتی ۔

Minister of Law : This is not a short statement. This is a general discussion (on any topic). Sufficiently long statement has been made in the form of privilege motion. Now the House is being addressed through general statement that does not come within the purview of the Rules of Privilege motion.

جناب ڈپٹی سپیکر : چودھری صاحب ' آپ درست فرما رہے ہیں ۔ میں جنجوعہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے بیان کو Short رکھیں ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب والا ! میں یہ عرض کر رکھا تھا کہ میری یہ تحریک استحقاق کی جس کا تعلق ایک Specifice matter کے ساتھ ہے اور وہ ٹریکٹروں کی قیمت ہے ۔ اس

بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ جب یہاں پہ اس ایوان نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی تھی اور وفاقی حکومت کی خدمت میں ارسال کی تھی تو اس وقت وزیر زراعت نے ' جو وزیر قانون بھی ہیں ' اس ایوان کو یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ اس قرار داد کی پیروی کریں گے اور اس کو pursue کریں گے لیکن ان کی پیروی کا جناب والا یہ نتیجہ ہے - کہ تین یا چار مہینے کے بعد اس قرارداد کے منظور ہونے کے بعد وفاقی حکومت نے یکم جنوری کے بعد ٹریکٹروں کی قیمت میں دوبارہ اضافہ کیا ہے - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں وزیر زراعت نے جو یقین دہانی کروائی تھی کہ وہ ٹریکٹروں کی قیمت کے بارے میں وفاقی حکومت کو اس ایوان کے جذبات سے آگاہ کریں گے - اور اس قرارداد کی پیروی کریں گے - جناب والا ان کی پیروی اور عدم پیروی کا یہ نتیجہ ہے کہ وزیر زراعت نے ٹریکٹروں کی قیمت کے بارے میں وفاقی حکومت کو ہمارے جذبات سے آگاہ نہیں کیا اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ وفاقی حکومت نے بغیر سوچے سمجھے دوبارہ ٹریکٹروں کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا ہے - حالانکہ وفاقی حکومت اگر درآمدی ڈیوٹی میں کمی کر دے تو کم از کم تیس یا چالیس ہزار روپیہ فی ٹریکٹر قیمت میں کمی کی جا سکتی ہے - جناب والا چونکہ وزیر زراعت اس قرار داد کی پیروی کرنے میں ' وفاقی حکومت کو اس ایوان کے جذبات سے آگاہ کرنے میں ناکام ہوئے ہیں ' کیونکہ ہم کاشتکاروں کے نمائندے ہیں ' کاشتکاروں میں ہماری اہلیت ' ہماری اہمیت' ہمارا احترام اور وقار مجروح ہو رہا ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب حکومت کی کمزور پالیسی کی وجہ سے ہمارے کاشتکار اس ایوان کے متعلق اچھے جذبات نہیں رکھتے اور سب کچھ یہ حکومت کی کمزور پالیسی کی وجہ سے ہو رہا ہے - اس لئے جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی اس پالیسی کی وجہ سے کہ اس نے اپنے آپ کو مرکزی حکومت کی ایک مہمل پالیسی کے تابع کر لیا ہے - اسی وجہ سے جناب والا اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری اس تحریک استحقاق کو شرف پذیرائی بخشا جائے اور اسے تحقیقات کیلئے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے - شکریہ -

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب

وزیر زراعت و قانون: جناب والا ! جہاں تک میرے فاضل دوست کے جذبات کا تعلق ہے - اور جہاں تک ان کی ان باتوں کا تعلق ہے وہ صحیح ہیں - ہم بھی اس میں Share کرتے ہیں - اور یہ ہماری خواہش ہے کہ نہ صرف ٹریکٹروں کی بلکہ تمام زرعی Inputs کی قیمتیں بڑھنے نہ پائیں اور ان کو

کس طرح کنٹرول میں رکھا جائے ۔ اس وقت تحریک استحقاق کی جو بات موضوع بحث ہے کہ پنجاب اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں ایک قرار داد پیش ہوئی اور اس قرار داد کو پاس ہونے کے بعد وفاقی حکومت کو بھجوانے کو کہا گیا اور کہا گیا کہ اس ایوان کے جذبات کو وفاقی حکومت تک پہنچایا جائے کہ ٹریکٹروں کی قیمتوں میں کمی کی جائے اور ان کی قیمتوں کو بڑھنے سے روکا جائے اب زیر بحث نکتہ یہ ہے کہ کیا یہ کس استحقاق کا موضوع ہو سکتا ہے ؟ اور میرے فاضل دوست نے Final words میں گھوم پھر کو اسے Within the purview of privilege motion لانے کی کوشش کی ہے کہ شائد اس کو صحیح طریقے سے Pursue نہیں کیا گیا اور صوبائی حکومت کی کمزور پالیسی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے کہ یہ قیمتیں بڑھ پائی ہیں ۔ اور اس لئے بھی کہ شائد میں نے کوئی ایسی Assurance دلائی ہے جس کی بناء پر انہوں نے تحریک استحقاق move کی ہے یہ قطعی غلط ہے ۔ اس کے اگر context کو دیکھا جائے تو اس کا لب لباب یہی بنتا ہے کہ جو صوبائی حکومت کی قرار داد ہے اس کو وفاقی حکومت نے در خور اعتنا نہیں سمجھا اور یہ بھی کہا گیا کہ جو ہماری قرار دادیں ہیں ان کو proper attention نہیں دی جاتی ' اس سے ہماری حیثیت مشکوک ہو گئی ہے اور یہ سب کچھ وفاقی حکومت کی سرد مہری اور عدم توجہی کا نتیجہ ہے جو کہ ہمارے اس ایوان کے استحقاق کی پامالی کا موجب بنا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک استحقاق کو شرف قبولیت بخش کر مجلس قائمہ برائے استحقاق کے سپرد کیا جائے ۔

This is in nutshell the conclusion of that Privilege motion

جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا پہلی بات تو یہ ہے کہ صرف ٹریکٹروں کی ہی نہیں بلکہ دوسرے inputs کی قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں اور یہ تلخ حقائق ہمارے سامنے ہیں کہ یہ foreign exchange کے نرخوں سے co-related ہیں ' چونکہ اس میں بہت سے اضافی پرزہ جات خاص طور پر ٹریکٹر کو Assemble کرنے میں جو چیزیں آتی ہیں وہ چونکہ import ہوتی ہیں ' ہمارے روپے کی قیمت چونکہ ڈالر کے ساتھ منسلک ہے ' ان کی قیمتیں بڑھتی ہیں یا ہمارے روپے کی قیمت گھٹتی ہے تو یہ import پر اثر انداز ہوتی ہے ۔ جہاں تک ٹریکٹروں کی import میں duty کا تعلق ہے تو اس پر duty tax تو نہیں ہے ' ٹریکٹروں پر کوئی custom duty وصول نہیں کی جاتی ' اس پر custom sales بھی وصول نہیں کیا جاتا' البتہ import surcharg کے طور پر پانچ پانچ فیصد لیا جاتا ہے ۔ وفاقی حکومت کی ایک de regulation کی پالیسی frame ہوئی ہے جس کو بتدریج لاگو کیا جا رہا ہے

اور de-regulation policy کے تحت اس میں ٹریکٹروں کی قیمتیں بھی شامل ہیں جن پر کوئی پابندی 'کوئی قدغن لاگو نہیں ہے۔ یہ ساری باتیں وفاقی حکومت کی ministry of production کے تحت آتی ہیں۔ میرا نقطہ نظر اس وقت یہ ہے کہ کیا یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں بنتی۔ جذباتی حد تک تو میں بھی اس سے متفق ہوں کہ قیمتیں کافی بڑھ رہی ہیں اور روپے Exchange Rate کی بناء پر کئی ایک چیزوں میں اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے زمیندار کی economy بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اس کیلئے میرے ذمے دو کام تھے ایک یہ بات کہ جو قرار داد ہو اسے پیش کیا جائے میں اس کی پیروی کروں اور وفاقی حکومت کو موصول ہوئی یا مجھے موصول ہوئی تو میں نے فوری طور پر وفاقی حکومت کو مخاطب کیا' وزیر خوراک و زراعت سے رابطہ بھی کیا اور ان کے سامنے یہ حقائق اور اس ایوان کے جذبات لائے گئے۔ کہ یہ بات ہے تو پھر انہوں نے اپنا نقطہ نظر بیان کیا Price Committee نے یا جس کو بھی اس پر کنٹرول حاصل ہے انہوں نے یہ بیان کیا Exchange Rate گھٹنے اور بڑھنے سے قیمتیں متاثر ہوتی رہتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اس de-regulation پالیسی کے تحت بھی قیمتیں متاثر ہوتی رہتی ہیں۔ اب اس کے مقابلے میں ہماری اپنی زمینداروں کی یا کاشتکاروں کی جو پیداوار ہے اس پر قدغن ہے 'اس پر ایک پابندی ہے 'جیسا کہ سب حضرات کو معلوم ہے کہ وہ پابندی بھی ایک support price کے طور پر لگائی جاتی ہے تاکہ کاشتکار کے فائدے کیلئے کم سے کم support price مقرر کی جائے جیسے کہ کپاس یا دھان کی شکل میں مقرر کی جاتی ہے 'اس سے کم کی حکومت ذمہ دار ہے کہ وہ اس سے کم نہ بکنے پائے لیکن اس سے زیادہ جو قیمت بڑھے گی وہ کاشتکار اور زمیندار کے فائدے میں جائے گی 'چنانچہ آپ نے کپاس کی قیمتوں کے بارے میں دیکھا کہ اگر اس کی قیمت 207 روپے مقرر ہے 'اگر 193 روپے مقرر ہے یا جتنی بھی مقرر ہے یہ اڑھائی سو سے یا پونے تین سے بھی زیادہ تک فروخت ہوتی رہی۔ حکومت کا support price مقرر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کاشتکار کے جو اخراجات ہیں ان میں کم از کم منافع ضرور ملے تاکہ ان کی economy متاثر نہ ہو چنانچہ ان تمام فصلوں میں اچھا منافع حاصل ہوا' اس لئے دھان کی قیمتوں کو بڑھا کر 230 روپے تک کیا گیا۔ اس مناسبت سے یہ بات کی گئی۔ mark-up کے بارے میں تو یہ صحیح ہے۔ زرعی ترقیاتی بنک کے جو قرضے ہیں ان پر ساڑھے بارہ فیصد یا چودہ فیصد قرضہ لیا جاتا ہے۔ لیکن جو Commercial Bank ہیں ان میں آدھے مربع زمین کے مالک کو بارہ ہزار تک مہیا کیا جاتا ہے جو interest free ہوتا ہے جس میں کوئی mark-up

نہیں لگایا جاتا۔ اس طرح سے گزشتہ فصل میں بھی حکومت نے تیس کروڑ روپے کے قرضے ان علاقہ جات کو مہیا کئے جو کہ ہمارے صوبہ پنجاب میں Subsidy declare areas ہیں اس طریقے سے میں عرض کروں کہ حکومت اپنی پوری کوشش کرتی رہتی ہے۔ لیکن جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے اسے کیلئے جو ضروری بات ہے وہ یہ ہے کہ تحریک استحقاق کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کو تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے وفاقی حکومت کو اس کے کٹہرے میں لا کر کھڑا کریں ان کو بلا کر ان کی expalanation call کریں ان کو punish کریں' ان کے خلاف action لیں کہ انہوں نے ٹریکٹرز کی قیمتیں کیوں بڑھائی تحریک استحقاق کا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ تحریک استحقاق اس کے خلاف کارروائی کی جائے جس کے خلاف وہ پیش کی ہوئی ہو۔ اس لئے جو تحاریک استحقاق ہیں اس کے بارے میں یہ ضروری ہے کہ کوئی privilege ایسی ہونی چاہئے جو کہ حکومت کے اپنے دائرہ کار میں ہو۔ کسی ایسی ایجنسی کے متعلق ہو یا کسی ایسے محکمے سے متعلق ہو جو صوبائی گورنمنٹ کے دائرہ کار میں آتی ہو اور جس پر اس اسمبلی کا دائرہ اختیار ہو اس کو بلا کر اس کو Punish کیا جائے یا اس پر ایکشن لیا جائے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں معزز ممبران سے التماس کروں گا کہ وہ اپنی سیٹوں پر تشریف فرما ہوں۔

وزیر زراعت و قانون: جناب والا! اس لئے وفاقی حکومت پر صوبائی حکومت یا اس ہاؤس کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ یہ تمام تر قیمتوں کا Fix کرنا یا بڑھانا اور جو کچھ اس سے متعلقہ معاملے ہیں وہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہیں۔ یہ تحریک استحقاق کے ضمن میں طے شدہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ وفاقی حکومت سے متعلقہ ہے۔ ہماری قرار داد ایک سفارش کے طور پر جاتی ہے اس کو Techni cally Accept کرنا یا نہ کرنا ان کے دائرہ اختیار میں ہے صوبائی حکومت اپنے طور پر کوشش کرتی ہے۔ اس لئے یہ نہ کوئی سفارش کر کے اس کو نہ ماننے سے اس کا کوئی استحقاق مجروح ہوتا ہے اور نہ وفاقی حکومت کی وہ ایجنسی جس کے متعلق یہ ہے ہمارے دائرہ اختیار میں ہے اور نہ ہمارا اس پر کنٹرول ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تمام وجوہات کی بنا پر Technically Knock out ہونی چاہئے۔ اس کو ہاؤس میں Admit نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ میں اب بھی کہتا ہوں ہماری طرف سے جو کچھ ہوتا ہے قیمتوں کو بڑھانے کی شکل میں زراعت کی جو پیداوار ہے وہ ہمار committee

Price جو صوبائی سطح پر ہے وہ کوشش کرتی رہتی ہے ۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ زمیندار کی فصلوں کی قیمتیں بڑھیں اور قیمتوں کو چیک میں رکھا جائے ۔ لیکن اس پر ہمار اپنا دائرہ اختیار نہیں ہے کہ ہم اس پر کوئی Action لے سکیں ۔ فیڈرل گورنمنٹ کو اس کی رپورٹ کرتے رہتے ہیں اور کرتے رہیں گے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق Within the four walls of prviliege. motion نہیں آتی اس کو Reject ہونا چاہئے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جنجوعہ صاحب جہاں تک آپ کی اس پرویلج موشن کا تعلق ہے یہ قانون کے دائرہ میں نہیں آتی تو میں اسے Rule out کرتا ہوں ۔ ملک ممتاز احمد خان بچر صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 12 ہے ۔

ایوان زراعت پنجاب کی تشکیل کی یقین دہانی پر عمل درآمد نہ ہونا

ملک ممتاز احمد خان بچر: جناب سپیکر میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص اور واضح معاملہ کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ معاملہ یہ ہے کہ وزیر زراعت نے دسمبر 1986ء تک ایوان زراعت پنجاب کی تشکیل کی ذمہ داری ایوان میں دی تھی مگر تاحال عمل درآمد نہیں ہوا ۔ جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا التماس ہے کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور واضح مسئلہ پر بحث کر کے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔

جناب سپیکر ایوان زراعت پنجاب کے کاشتکاروں کی ایک اہم ضرورت ہے ۔ اور کاشتکاروں کو چونکہ کوئی باقاعدہ تنظیم نہ تھی اور مختلف تنظیمیں یہ کردار ادا کرتی رہی ہیں ضرورت اس امر کی تھی کہ ایک متحدہ پلیٹ فارم کاشتکاروں کو مہیا کیا جائے جس طرح ایوان ہائے صنعت و تجارت صوبے میں اور ضلعوں میں کام کر رہے ہیں ۔ اسی ضمن میں صدر پاکستان کی ہدایت پر تمام صوبوں میں ایوان زراعت تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا اس وقت کے پنجاب کے وزیر زراعت کی ہدایت پر سیکرٹری زراعت پنجاب نے پنجاب کی کاشت کار تنظیموں کا اجلاس بلا کر انہیں سرکاری سطح پر ایوان زراعت پنجاب کی تشکیل پر آمادہ کیا گیا جس کے باقاعدہ Promoters چنے گئے ۔ دستور العمل مرتب ہوا ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔ معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف فرما ہوں۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: یہ صنعت کار ہمارے راستے میں رکاوٹ بن گئے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی سیٹوں پر تشریف فرما ہوں۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا! جس کے باقاعدہ Promoters چنے گئے۔ دستور العمل مرتب ہوا۔ جسے سیکرٹری زراعت نے Companies Act کے تحت باقاعدہ رجسٹرڈ کرایا۔ اس کے عملہ نے فارم رکنیت طبع کرائے اور تقسیم کئے۔ باقاعدہ رکن سازی ہوئی اور جب دستور کے مطابق کونسلرز کے انتخاب کا مرحلہ آیا تو وزیر زراعت نے انتخاب روک کر مزید ممبر سازی کرانے کی ہدایت کی اور یہ ممبر سازی زیادہ تر محکمہ زراعت کے ذریعہ کرائی گئی۔ اور نتیجتاً ممبران کی تعداد اسی ہزار ہوئی اور آٹھ لاکھ سے زائد فیس رکنیت کی رقم سیکرٹری زراعت کے ذریعے ایوان زراعت پنجاب کے حسابات میں جمع ہے۔

ان تمام مراحل کے بعد تحصیل کی سطح پر محکمہ زراعت کے تعاون سے ضلعی اور صوبائی کونسلرز کے انتخابات کرائے گئے جن کی فہرست صوبائی حکومت کو مجلس انتخابات نے پیش کی۔

اب صرف صوبائی ایوان زراعت کے انتخاب کا مرحلہ باقی تھا جس کا اجلاس دستور کے تحت وزیر زراعت پنجاب کو بلانا اور انتخابی اجلاس کی صدارت کرنا تھی مگر یہ اجلاس آج تک نہ ہو سکا جس کو تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ دوسرے صوبہ جات سندھ' سرحد اور بلوچستان میں ایوان ہائے زراعت تشکیل پا چکے ہیں۔ اور مرکزی سطح پر صرف ایوان زراعت قائم ہو رہا کیونکہ پنجاب کا ابھی تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔

جناب والا پنجاب کے کاشتکار کس قدر بدقسمت ہیں کہ سب سے زیادہ تگ و دو کے باوجود ابھی تک سرکاری سطح پر اپنی تنظیم کے قیام سے محروم ہیں۔ یہ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ صنعت اور تجارت کی سطح پر ہر ضلع میں ایوان ہائے صنعت و تجارت کا قیام عمل میں آ چکا ہے مگر زراعت کے معاملے میں زراعت پیشہ کو مصلحتاً نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

جمہوری دور کا آغاز ہو چکا ہے اس کے باوجود پنجاب کے کاشتکاروں کو ایوان زراعت کے انتخابی

اجلاس کے انعقاد سے محروم رکھنا سب سے بڑی زیادتی ہے۔

جناب والا وزیر زراعت موجود ہیں۔ اجلاس کی تاریخ کا تعین فرمائیں تاکہ کمیٹی باضابطہ صوبائی کونسلرز کا اجلاس کر سکے۔

جناب سپیکر! یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جس کی یقین دہانی پچھلے اجلاس میں جناب چیف منسٹر صاحب نے بھی دلوائی تھی مگر تا حال یہ معاملہ کھٹائی میں ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر۔ آرڈر۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا! میری گزارش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو میں نے بیان کیا ہے تو اس سے ایک واضح یقین دہانی کے باوجود یہ متواتر پنجاب اسمبلی کے ممبران کا beach of privilege ہو رہا ہے۔ میں یہ التماس کروں گا کہ یہ معاملہ زیر بحث لا کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

وزیر زراعت و قانون: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ تھوڑا سا اس طرف متوجہ ہوں کیونکہ یہ اہم مسئلہ ہے اس کو حل کر لیا جائے۔ اور اس کے لئے جو حتمی فیصلہ ہے وہ آج اپنے ایوان کی مرضی سے ان ممبران کی حسب خواہش اس کو حل کر لیں میں بھی سمجھتا ہوں کہ ایوان زراعت پنجاب کیلئے اور پورے ملک کے لئے سب صوبوں کے لئے ضروری ہے پنجاب چونکہ بہت اہم صوبہ ہے اس میں ایوان زراعت مکمل طور پر اور اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ میں سمجھتا ہوں اس کو Enforce ہونا چاہئے۔ میرے لئے مشکل یہ ہے کہ جب میں نے اس کا چارج لیا تو یہ Assurance جو دلائی گئی اس وقت میرے پاس اس کا چارج نہیں تھا۔ میری بد نصیبی کہئے یا اس کو کم بختی کہئے میں تھوڑا بہت قانون بھی جانتا ہوں اور میں نے اس کو پڑھنے کی تکلیف کی۔ آپ براہ مہربانی اس کو سنیں اور آج اس پر اپنا فیصلہ دیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک نہایت ہی اہم موضوع پر بات ہو رہی ہے۔ میں معزز ممبران سے التماس کروں گا وہ اسے توجہ اور غور سے سنیں۔

وزیر قانون: ایوان زراعت کی تشکیل کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ آپ کی رائے اور

آپ کی صوابدید پر میں ابھی فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔

BEGUM SHAHEEN MANAWAR AHMAD : I would like to know This is an adjournment motion or a privilege motion.

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک استحقاق ہے۔

بیگم شاہین منور احمد: کیونکہ محرک نے بھی بحث کے لئے کہا ہے اور منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے کہ وہ رائے لینا چاہتے ہیں۔ تو کیا Privilege motion پر رائے لیں گے؟ کیا وہ جانتے ہیں؟

وزیر قانون: میں تو جانتا ہوں' آپ بھی کوشش کریں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ اس لئے ہے کہ یہ سب دوستوں سے متعلقہ ہے۔ اور یہاں زراعت کے نمائندے بیٹھے ہیں۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ یہ ذرا غور سے بات سن لیں تو اس کا فیصلہ ابھی ہو جائے اور ابھی اس کا اعلان کر دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب میں نے ایوان زراعت پنجاب کا Memorandum یا Association Articals پڑھا تو اس میں بے شمار خامیاں پائیں Companies Act کے تحت ایک Commercial Organisation کے طور پر اس کو رجسٹر کروایا گیا اور اس کا Constitution ایسا بنایا گیا کہ من و عن Companies کا Constitution رکھ کر اس میں Dividends اور یہ ساری باتیں اسی طرح کی تھیں جیسے کہ ایک کمرشل ادارہ ہے اور اس نے منافع کمانا ہے اور اپنا منافع تقسیم کرنا ہے۔ اسی طریقے سے اس کو رجسٹر کروایا گیا۔ دوسری بات اس میں یہ تھی کہ اس میں جو Member ship کی تعریف تھی' اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس میں صرف مالکان اراضی آئیں گے' اس میں مزارع بھی آئیں گے' اس میں آڑھتی بھی آئیں گے' اس میں کون آئے گا اور کون نہیں آئے گا۔ اس کو ابہام میں رکھا گیا۔ اس میں جو تیسری بڑی بات پائی گئی' وہ یہ تھی کہ اس میں تحصیل اور ضلعی ایوان زراعت کا ذکر تو کر دیا گیا لیکن کسی جگہ یہ نہیں بتایا گیا کہ جو تحصیل اور ضلعی ایوان زراعت ہوں گے' وہ Constitute کب ہوں گے' جو ان کی Constitution ہو گی' اس کے ذمے فرائض کیا ہوں گے' ان کی Duties کیا ہوں گی۔ یہ ایسی تمام باتیں تھیں۔ ان کو ایک طرف رکھ کر میں نے یہ بھی فیصلہ کر لیا کہ All right' ایک تاریخ رکھ کے میں اپنی جان چھڑاؤں' جس طرح وہ چلتا جائے۔ لیکن میرے دل میں درد ہے ان بیس پچیس لاکھ کاشتکاروں کا جنہوں نے اس ادارے کے ماتحت چلتا ہے۔ اب حالت یہ ہے' جیساکہ بھر صاحب نے فرمایا 81 ۔ 1980ء

میں تقریباً اسی بیاسی ہزار کے قریب اس کی ممبر شپ Enrolment کی گئی ۔ آج 1988ء ان ممبران کو آگیا ہے ۔ Enrol ہوئے آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے یہ بات صحیح ہے کہ تحصیل ڈسٹرکٹ کی سطح تک نمائندے ' ان کی میٹنگ بلا کر' Elect ہوں گے ۔ آٹھ سو کونسلر صوبائی سطح پر اجلاس بلا کر اس Powerful body کے اختیارات اس کو دے دیئے جائیں اور اسی ہزار لوگوں کو بیس پچیس لاکھ لوگوں کا نمائندہ تصور کر کے یہ سارے اختیارات ان کو سونپ دیئے جائیں ۔ اور اس میں جس طرح ممبر شپ ہوئی ' جن جن لوگوں نے اس میں حصہ لیا ' کون لوگ تھے جنہوں نے اس میں حصہ لیا' کس طرح اس میں پارٹیاں بنیں ' میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ۔ اب 1985ء اور 1984ء میں یہ سارا ہاؤس Elect ہو کر آگیا ۔ اس میں سارے لوگ زراعت سے منسلک ہیں ۔ اگر تو یہ چاہتے ہیں کہ اس کی ممبر شپ Widen کی جائے اور بیس پچیس لاکھ لوگوں کے لئے کم از کم مقرر کیا جائے کہ اس میں Member ship کتنی ہو تاکہ یہ ایوان زراعت تشکیل دیا جائے ۔ اس میں مصیبت یہ ہے کہ جس دن میٹنگ کر کے یہ ایوان زراعت تشکیل دے دیا گیا ' اس کے عہدے دار Elect ہو گئے تو پھر نئی ممبر شپ کے لئے باقاعدہ ہو ایک کے لئے درخواست آئے گی ۔ وہ اس میٹنگ میں پیش ہو گی ' ہر ایک درخواست پر فرداً فرداً فیصلہ ہو گا اور پھر فیصلے کے تحت یہ ممکن ہو گا کہ کوئی نیا ممبر بن سکے گا ۔ اس لئے یہ ہاؤس کی صوابدید پر ہے کہ اس کی ممبر شپ دو تین مہینے کے لئے Open کر کے یہ سارے لوگ اپنے اپنے ممبر بنا لیں تاکہ لاکھوں میں تو کم از کم اس کی کچھ ممبر شپ ہو جائے اور یہ سارے ممبران اس میں حصہ دار بنیں اور سارے اپنے اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ' اس میں Enrolment ہو' رکنیت ہو تاکہ ایک Truly body repersen- tative پنجاب کی معرض وجود میں آئے جو ایک Powerful body بن کر ان کے حقوق کی نگہداشت کر سکے ۔ ورنہ میرے لئے تو بڑا آسان ہے ۔ میں تو چاہتا تھا ۔ اگر لوکل باڈیز کے انتخابات درمیان میں نہ آ جاتے جن پر دو اڑھائی مہینے خرچ ہوئے تو میں اس کی تاریخ کا اعلان کر دیتا ۔ میں طے بھی کر چکا تھا ۔ اعلان ہونے کے بعد اس کی میٹنگ بھی اب تک ہو چکی ہوتی ۔ لیکن پھر مجھ پر ممبران کی طرف سے دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا کہ 1980ء کی Enrolment پر' ممبر شپ پر اکتفا کرتے ہوئے جو بے شمار لوگ فوت ہو چکے ہیں 'کوئی آدمی ہے 'کسی کی ممبر شپ صحیح ہے یا غلط ہے ' ان نمائندوں کو اس سے باہر رکھنا اور ان کی مرضی کے بغیر اور ان کے ممبر منتخب کرنے کے بغیر ہی یا Enrolment کرنے کے بغیر بھی ایک ایسی باڈی کے سپرد یہ سارا کام کر دینا جو حقیقی اور صحیح معنوں

میں نمائندہ نہیں ہو گی تو یہ دباؤ مجھ پر بے شمار لوگوں کی طرف سے آنا شروع ہوا ۔ میں نے تو اپنے طور پر تاریخ مقرر کر رکھی تھی اور اب بھی تاریخ میرے پاس ہے کہ میں فروری کی تاریخ رکھ کر ' اجلاس کے بعد اجلاس بلا کر فوری طور پر یہ اس کے حوالے کر دوں ۔ دوسری Choice یہ ہے کہ اگر یہ سارے ممبران چاہیں اور دو تین مہینے کی یا جتنی مہلت یہ چاہیں ' اس کو نئی ممبر شپ کے لئے Open کیا جائے اور وسیع تر مفاد کی خاطر ایک Representative body منتخب ہو کر وہ اپنے نمائندے ایوان زراعت کے منتخب کر کے اس باڈی کے ذمے وہ چارج دیا جائے ۔ تو یہ اب ان پر منحصر ہے ۔ اگر یہ چاہیں ۔ تو میں تو آج Date announce کر دیتا ہوں اگر ہاؤس ممبر شپ Open کرنا چاہے ' یہ ان کی صوابدید پر ہے ۔ وہ کم از کم میری گردن پر نہیں ہوگی ۔ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں گا کیونکہ ہاؤس کے سامنے میں نے واقعات رکھ دیئے ہیں ۔ چاہے اس کے لئے نئی رکنیت Open کر دی جائے اور اس کے لئے ایک ٹائم مقرر کر دیا جائے کہ دو تین مہینے میں اس کو مکمل کر کے اور ایک مہینے میں اس کے انتخابات مکمل ہو سکتے ہیں ۔ دوسرا Choice یہ ہے کہ آج ہی Date announce کر دیتے ہیں اور آٹھ سو کونسلروں میں سے عہدے دار منتخب کر کے اس باڈی کو ان کے حوالے کر دیتے ہیں ۔ جو بھی آپ پسند فرمائیں گے ' میں اس کے لئے تیار ہوں ۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر : جناب سپیکر ! میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہوں گا کہ چودھری صاحب نے ایک ایسا مسئلہ چھیڑ دیا ہے جس میں بہت سے پردہ نشینوں کے نام آئیں گے ۔ انہوں نے خواہ مخواہ مسئلہ الجھانے کی کوشش کی ہے ۔ کیا صرف زمیندار اور کاشتکار وہ بدقسمت ٹولہ ہے کہ جس کی تقدیر کا فیصلہ حکومت کے ہاتھ میں ہوتا ہے ۔ کیا صنعتکاروں اور تاجروں کا فیصلہ بھی ان کے وزیر کرتے ہیں ؟ جناب والا ! یہ آئین ہے جس کو محکمہ زراعت نے پاس بھی کیا ' باقاعدہ رجسٹر کروایا ۔ ہم نے نہیں کروایا ۔ اور اس پر باقاعدہ سیکرٹری زراعت حکومت پنجاب اور اس وقت کے وزیر زراعت کی مہر اور دستخط سب کچھ موجود ہے ۔ اور یہ ہمارا نہیں ' انہی کا پاس کردہ ہے ' Bye laws سب کچھ انہوں نے بتائے ہیں ۔ اس کے بعد ان کا کام یہ دیکھنا نہیں کہ رکنیت کتنی ہوئی ۔ میں نے پہلے عرض کر دیا تھا کہ دوبارہ Open کی گئی ۔ وہ وہ بات نہیں کرنا چاہتا ۔ اگر یہ فائل آج اسمبلی میں منگوائی جائے تو اس وقت کے گورنر نے یہ لکھا ۔

I am afraid we are pleading a big political party of zamindars and a big monster. Stop it. these are the words of the Governor of that time.

تو کیا اسی ہزار کو یہ برداشت نہیں کر سکتے ' لاکھوں کو یہ کیسے برداشت کریں گے ؟ جناب سپیکر ! کیا ایوان ہائے صنعت و تجارت میں بھی یہ اسی طرح دخل اندازی کرتے ہیں ؟ آئین کے مطابق ان کی ذمہ داری یہ ہے ۔ میں پڑھ دیتا ہوں :

All Provincial Agricultural Councillors elected by the members of Aiwan shall hold the inaugural meeting, general meeting under the Chairmanship of Minister for Agriculture, Governement of the Punjab on date and time and place fixed by him. He has nothing to do with all the formalities.

انہوں نے صرف ایک تاریخ دینی ہے ۔ ان کا یہ کام نہیں کہ یہ دیکھیں کہ یہ کیا ہے ۔ فراڈ ہے یا کون کون ہے ۔ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ اسی طرح سلوک کرنا ہے اور کاشتکاروں کی یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں ہماری اکثریت کے باوجود ہم پر یہ ظلم روا رکھا جا رہا ہے میں تو جناب والا واضح طور پر منسٹر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ آج اس تاریخ کا اعلان کریں ' ورنہ ہمارا یہ مسئلہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : میں اس سلسلے میں معزز ممبران کی رائے لینا بھی زیادہ ضروری سمجھتا ہوں ۔ تو میں گزارش کروں گا کہ آپ باری باری اس مسئلے پر اظہار خیال فرمائیں تاکہ مجھے بھی رہ نمائی ملے اور ایوان کا وقار بھی قائم رہے ۔

سید اقبال احمد شاہ : جناب والا ! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب سپیکر ' تحصیل سطح اور ضلعی سطح پر اس کے انتخابات ہو چکے ہیں ۔ لوگوں نے پیسے دیئے ہیں ' ممبر سازی کی ہے اور باقاعدہ ممبرز بن چکے ہیں ' منتخب ہو چکے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : آرڈر پلیز ۔ میں معزز ممبران سے یہ التماس کروں گا کہ وہ براہ کرم اپنی سیٹوں پر تشریف فرما ہوں ۔ یہ پاکستان کی تقریباً ستر ' اکہتر فی صد آبادی کا مسئلہ ہے ۔ اس میں آپ لوگ دلچسپی لیں اور اس کا کوئی ایسا حل نکالیں ۔ جو سب کے لئے بہتر اور فائدہ مند ہو ۔

سید اقبال احمد شاہ : جناب والا ! یہ باڈی بن چکی ہے ۔ اس کے انتخاب ہو چکے ہیں ۔ یا کوئی ایسا قانون ہو کہ اس کو وہ توڑ دیں ۔ تب ہے ۔ اگر توڑ نہیں سکتے تو کم از کم اس کو بحال رکھا ہوا ہے اس کی ایک میٹنگ بلائیں ۔ معیاد مقرر کر لیں ۔ چھ مہینے کے بعد ہم انتخاب کرا دیں گے ' نئی رکنیت

سازی کرا لیں گے ۔ ایک میٹنگ تو بلائیں ناں ؟ اب آٹھ سال ہو گئے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں ۔ آپ حضرات کو باری باری موقع دیا جائے گا ۔

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب سپیکر ! مجھے شاہ صاحب کی بات سے تھوڑا سا اختلاف ہے کہ ایوان صنعت و تجارت کے لئے اسے تین چار مہینوں کے لئے اوپن رکھا جائے ۔ اور اس کے بعد اس کے الیکشن کرائے جائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیگم صاحبہ آپ کو اختلاف ہو سکتا ہے ۔ آپ ان کو بات کرنے دیں آپ اپنی باری پر یہ بات کر سکتی ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں اگر وہ کوئی غیر قانونی بات کر رہے ہیں تو آپ اس پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا سکتی ہیں ۔ آپ اختلاف کو پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں اٹھا سکتیں ۔

بیگم نجمہ تابش الوری: میرا مطلب یہ ہے کہ الیکشن تین چار مہینے کے بعد کرائے جائیں تاکہ ہم سب ممبران اس میں حصہ لے سکیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آپ تشریف رکھیں ۔

سید محمد اقبال شاہ: جناب سپیکر آئین نے انہیں یہ حق دیا ہوا ہے وہ باڈی بن چکی ہے ۔ تحصیل دار بن چکی ہے ضلعی سطح پر بن چکی ہے ' صوبائی سطح پر بن چکی ہے ۔ اس میں صرف ایک اجلاس ہونا تھا جو 8 سال میں نہیں ہو سکا ۔ اگر ہم اس کو کھولیں گے تو میرے خیال میں یہ کاشتکار کی بدقسمتی ہو گی اور اس کا اجلاس 20 سال تک نہیں ہو گا ۔ تو میری یہ تجویز ہے کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے اور یہ کمیٹی 5 ممبران پر مشتمل ہو اور وہ کمیٹی ایک ہفتے کے اندر یہ فیصلہ دے کہ یہ کس دن اجلاس بلائیں گے ۔ تاکہ ہم نے لوگوں سے جو پیسے لئے ہوئے ہیں وہ ہمارے کپڑے پھاڑتے ہیں ہم نے فی ممبر دس دس روپے لئے ہوئے ہیں ۔ ہم ان سے نجات حاصل کر سکیں ۔ تو میری یہی تجویز ہے کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے ۔ اور اس کو بحث میں نہ لایا جائے ۔ اور یہ 70فیصد کاشتکاروں کا یہ حق ہے ۔ جس کے لئے میں یہ بات کر رہا ہوں میری یہ تجویز ہے کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے وہ کمیٹی فیصلہ کرے کہ وہ کس دن اجلاس بلائیں گے ۔ یا وزیر صاحب فیصلہ کر دیں ۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہم نئے ممبر اس میں شامل کرنا چاہتے ہیں تو اس باڈی کو چھ مہینے یا ایک سال تک چلنا چاہئے ۔ اس کے بعد توڑ کر نیا الیکشن کرا دیں ۔ مگر جو

باڈی بن چکی ہے اس کو کس طریقے سے توڑیں ۔ اور یہ فوری طور پر اعلان کریں تاکہ ممبر سازی ہو جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک اللہ یار صاحب آپ اس پر کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

ملک اللہ یار خان : جناب سپیکر! یہ بہت پرانا مسئلہ ہے اس کو بہت پہلے طے ہو جانا چاہئے تھا اس مسئلے کو اس ایوان میں متعدد بار اٹھایا گیا اور جناب وزیر زراعت اور وزیراعلیٰ کی توجہ اس اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرائی گئی ۔ اور ہر مرتبہ انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی ۔ ہم بہت جلد ایوان زراعت کے سلسلے میں مناسب اقدامات کریں گے ۔ اس کے لئے ہم ایک میٹنگ کا انعقاد بہت جلد کر دیں گے ۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ان تمام یقین دہانیوں کے باوجود آج تک ایوان زراعت کے لئے ایوان زراعت مجوزہ آئین کے تحت جو اجلاس بلوانا تھا وہ اجلاس آج تک نہیں بلوایا گیا مجھے جناب وزیر زراعت کے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے ۔ کہ ممبر سازی کم ہوئی ہے یا ممبر سازی کے لئے وقت نہیں دیا گیا

جہاں تک مجھے یاد ہے کہ ممبر سازی کے لئے کافی وقت دیا گیا ہے ۔ اور پنجاب کے تمام اضلاع میں رکنیت سازی ہو گئی ہے بلکہ محکمہ زراعت کے حکام بھی ممبر سازی میں شریک کار تھے ۔ ان کی وساطت سے بھی رکنیت سازی کی گئی جو میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہ تھا یہ ایک غیر سرکاری ایسوسی ایشن ہونی ہے جس طرح مختلف شعبوں میں ایسوسی ایشنز ہوتیں ہیں ۔ اسی طرح یہ بھی ایک غیر سرکاری ادارہ تھا ۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ اس میں سرکاری سطح پر اس میں کسی قسم کی مداخلت کی جائے ۔ لیکن بہرحال اس وقت کے وزیر زراعت یا حکام نے یہ مناسب سمجھا اس ایوان زراعت کے لئے جو رکنیت سازی کی جائے ۔ اس میں سرکاری محکمہ کی مداخلت بھی ضروری ہو ۔ بہرحال مقصد یہ تھا کہ ایوان زراعت کا وجود جلد سے جلد قائم ہو جائے ۔ تو اس مقصد کے پیش نظر اس وقت کے جو ہمارے مختلف ادارے تھے ۔ اور زراعت کے میدان میں کام کر رہے ہیں انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ہم محکمہ زراعت کے حکام کو بھی اس میں شریک کار کریں اور وزیر زراعت کو اس میں ایک ذمہ دار فرد کی حیثیت سے شامل کریں تاکہ ہمارا یہ مسئلہ زیادہ خوش اسلوبی سے اور جلد حل ہو جائے ' جہاں تک ان کی اس دلیل کا تعلق ہے تو جناب والا وہ دلیل بالکل بے معنی ہے کہ اس آئین کے تحت جو قواعد مرتب ہوئے ہیں وہ اس کی زیر نگرانی مرتب ہوئے ہیں دوسرے الفاظ میں انہوں نے یہ

خود مرتب کئے ہیں ۔ انہوں نے ان قواعد کو خود منظور کیا ہے ۔ ان قواعد کی تصدیق کی ہے ' کیا یہ مسئلہ اس وقت نہیں اٹھایا جا سکتا تھا ۔ آج سے تین چار سال قبل جس وقت رکنیت ہو رہی تھی اس وقت کیا رکنیت سازی ختم ہو گئی تھی ۔ اس وقت یہ مسئلہ اٹھانا چاہئے تھا کہ رکنیت سازی کم ہوئی ہے یا اس وقت یہ ایوان پنجاب اسمبلی کا ایوان نہ تھا ۔ اس وقت کے اراکین کو اس میں شریک کار نہیں کیا گیا تھا ۔ جس وقت یہ رکنیت سازی کی گئی اس وقت اس ایوان کا وجود نہیں تھا ' اس وقت پنجاب کونسل تھی اور پنجاب کونسل کے بیشتر ارکان نے اس رکنیت سازی میں حصہ لیا اور اب پانچ چھ سال کے بعد اس مسئلے کو اٹھانا اور یہ کہنا کہ رکنیت سازی کم ہوئی ہے اس لئے اور وقت دیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ مناسب نہیں ہے اور نہ ہی یہ وزیر زراعت کا کام ہے کہ وہ اس مسئلے کو اور لمبا کریں یا طول دینے کی کوشش کریں ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس مسئلے کو جلد سے جلد حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ آئین اور قواعد کے تحت انہوں نے یہ اجلاس بلوانا ہے ۔ اس مجوزہ ایوان زراعت کی یہ بدقسمتی تھی۔ اس وقت یہ طے ہوا تھا کہ پہلا اجلاس وزیر زراعت بلوائیں گے اور نہ یہ تاخیر ہوتی اور نہ یہ مسئلہ اتنا الجھتا لیکن ہم سب کی بدقسمتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر زراعت کی یہ دلیل مناسب نہیں ہے اور بے جا ہے کہ نئے سرے سے رکنیت سازی کی جائے۔ رکنیت سازی ہو چکی ہے ' سب سے ضروری کام اجلاس کو طلب کرنا اور جناب والا جس وقت اس ایوان کی تشکیل ہو جائے گی تو اس کے بعد بھی رکنیت سازی ہو سکتی ہے ۔ رکنیت سازی ایسا کام ہے جو کسی وقت بھی ختم نہیں ہوتا۔ رکنیت سازی تو جاری رہے گی۔ کیا اس آئین کے تحت کہیں میں بھی یہ درج ہے کہ اس ایوان کے بننے کے بعد رکنیت سازی نہیں ہو گی' اگر ایسی بات اور اگر ایسا آئین یا ایسی دفعہ موجود ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ نہیں ہے اور نہ ہونی چاہئے لیکن اگر ہو بھی تو اس میں ترمیم ہو سکتی ہے لیکن یہ تمام باتیں اس وقت ہو سکتی ہیں جب اجلاس طلب کیا جائے اور کوئی بھی ابہام ان قواعد میں ہو یا آئین کی کسی دفعہ میں ہو تو اس کو دور کیا جا سکتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ ان قواعد میں قطعی طور پر ایسی کوئی شق موجود نہیں جس کے تحت رکنیت سازی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے ۔ رکنیت سازی اس ایوان کی تشکیل کے بعد بھی جاری رہ سکتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ وزیر زراعت مجھ سے اتفاق کریں گے اور میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس اجلاس کو منعقد کرنے کے لئے آج ہی اور اسی وقت تاریخ کا تعین کریں تاکہ اس مسئلے کو جلد سے جلد حل کرنے کی کوشش کی جائے ۔

بیگم شاہین منور احمد : جناب والا نے ملک صاحب کو تحریک استحقاق پر بولنے کا موقع دیا تاکہ

ایوان زراعت کی تشکیل پر بول سکیں' میں نے یہ پہلے بھی پوچھا تھا کہ آیا یہ تحریک التوائے کار ہے یا تحریک استحقاق ہے ؟ ہم نے جو اس میں بحث کرنا تھی کہ آیا یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں بنتی ہے۔ ملک صاحب نے تو اس کی تاریخ کا کہاکہ ایوان کو بلائے اور ممبرز بھی ٹھیک ہیں لیکن میں اس وقت جو بول رہی ہوں وہ ایک بات ہے ملک صاحب نے اپنی پوری بات کر لی ہے لیکن اب انہوں نے جو بات کی ہے وہ یہ ہے کہ پنجاب کونسل اور پنجاب اسمبلی کو انہوں نے برابر کر دیا ہے' آپ اس کو حذف کرائیں یہ خود ایک منتخب نمائندہ ہو کر ایک نامزد ادارہ کے ساتھ ہمیں کیسے برابر کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گی کہ ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کرائیں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے' اگر یہ ایک نامزد ادارے کو یہ کہیں کہ وہ پنجاب اسمبلی تھی درست نہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک تحریک استحقاق ہے۔ آیا یہ ان کا استحقاق بنتا۔ ہم نے اس پر بحث کرنی ہے نہ کہ تاریخ پر کہ کسی وقت ہے' اگر یہ تحریک التوا پیش کرنا چاہتے تھے تو اس کا دائرہ کار تو اور ہے اس پر یہ جو مرضی آئے کر لیں لیکن تحریک استحقاق پر اپنے آپ کو اور اراکین کو restrict کریں اور یہ بتائیں کہ ان کا استحقاق breach ہوتا ہے یا نہیں ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ہی اس سلسلہ میں رہ نمائی فرمائیں۔

بیگم شاہین منور احمد: میں نے آپ سے یہی گزارش کروں گی کہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یقین دھانی تو کرائی گئی لیکن انہوں نے کوئی fix time یا تاریخ نہیں بتائی' نہ چیف منسٹر صاحب نے کہا اور پھر میرا خیال ہے کہ نہ وزیر زراعت صاحب نے کوئی fix time دیاکہ اس کے بعد انہوں نے اجلاس بلایا' اگر یہ ٹائم دے کر نہ بلاتے پھر تو ان کا Privilege Breach ہوتا تھا لیکن جب انہوں نے کہا ہے کہ بہت جلد .....

سید اقبال احمد شاہ: اس میں وقت دیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز..... جی فرمایئے۔

بیگم شاہین منور احمد: میرا مطلب ہے کہ شاہ صاحب ....

جناب ڈپٹی سپیکر: جی! میں نے ان سے درخواست کی ہے آپ فرمائیں ...

بیگم شاہین منور احمد: نہیں! وہ پارلیمیٹرین بنتے ہیں اور میں نے سمجھا کہ شاید پارلیمیٹرین بننے

کا یہ نیا طریقہ ہے جو بیچ میں بولتے ہیں ۔ میں تو یہی کہوں گی کہ انہوں نے اس کی کوئی تاریخ مقرر کرکے نہیں کہا ۔ باقی اس کی pros and cons کو weigh کرنے کا میں سمجھتی ہوں۔ یہ وقت نہیں ہے ۔ میری آپ سے یہی گزارش ہے کہ یہ تحریک استحقاق کا وقت ہے ' اگر یہ ان کی breach ہوتی ہے تو admit کیجئے' اگر نہیں ہوتی تو پھر ہمارا وقت ضائع نہ کیا جائے ....

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ! اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ اس میں پریویلج موشن کے متعلق تو یہ تعین کیا جائے گا کہ یہ بنتی ہے یا نہیں بنتی ' مگر یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ جب سے یہ پنجاب اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے ' اس وقت سے اس کے متعلق کافی سلسلہ چلتا رہا ہے ۔ اس کے علاوہ لا منسٹر صاحب بھی اس سلسلہ میں اتفاق کرتے ہیں کہ ایوان کو قائم ہونا چاہئے ...

بیگم شاہین منور احمد: یہ according to rules نہیں ہے ...

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ جب آپ دوسرے لوگوں کو قواعد حوالہ دیتی ہیں تو آپ خود بھی اس پر عمل کیا کریں جب سپیکر بول رہا ہوتا ہے تو اس دوران کچھ بولا نہیں کرتے ۔ آپ تشریف رکھیں پلیز.....

بیگم شاہین منور احمد: میں نے سوچا تھا کہ شاید آپ نے مجھ سے بات کی ہے ....

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں پلیز..... تو اس میں issue جو ہے وہ یہ ہے کہ وزیر زراعت صاحب یہ فرما رہے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ ایوان زراعت پر آپ تمام صاحبان کی رائے لی جائے اور کوئی ایسا فیصلہ کیا جائے ۔ جس میں آپ تمام صاحبان کا مشورہ شامل ہو اور اتفاق رائے سے اس کا فیصلہ کیا جائے کیونکہ ہماری جو دیہاتی آبادی ہے اس کا اس سے تعلق ہے اور کوئی ایسا فیصلہ ہونا چاہئے جس میں پورے پنجاب کی نمائندگی ہو ۔ اس میں کوئی ایسا issue نہیں ہے کہ وہ انکار کر رہے ہیں کہ ایوان زراعت نہیں ہونا چاہئے ۔ شاہ صاحب نے یہ تجویز دی تھی کہ اس پر ایک مجلس تشکیل دی جائے جو اس کا بیٹھ کر فیصلہ کرے کہ کس طرح اس پر عملدرآمد کیا جا سکے تو اس سلسلے میں آپ صاحبان کی کیا رائے ہے کہ ایسی کوئی مجلس تشکیل کر دی جائے ؟

BEGUM SHAHEEN MANAWAR AHMAD : Sir I am on a point of order.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمایئے

بیگم شاہین منور احمد: آپ مہربانی فرما کر پہلے قواعد کو معطل کریں اور پھر اس کارروائی کو کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں' کیونکہ آپ بھی Legal minded ہیں . The rules do not permit کہ Privilege motion میں ہم کوئی اور چیز لے آئیں ۔ یہ Privilege motions کا ٹائم ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گی کہ آپ پہلے قواعد کو معطل کریں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ یہ تحریک استحقاق ہے اور اس وقت اس کی Admissibility پر بات ہو رہی ہے تو یہ اس پر بات ہو سکتی ہے' میں نے اس کی اجازت دی ہے ۔

وزیر زراعت و قانون: Mr.Speaker before you take up the matter. میں تو یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ملک صاحب کی بات میں تھوڑا سا ابہام پیدا کر رہی ہیں' میں تو اس کے حق میں ہوں کہ یہ بننا چاہئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ 1980ء کے بنے ہوئے ممبران کے سپرد نہ کیا جائے' بلکہ آج کا ہاؤس جو ہے جس میں آج Politics موجود ہے' جمہوریت موجود ہے' اس وقت سال 1980ء میں کوئی جمہوری ادارے موجود نہیں تھے' آج جمہوری ادارے ہیں ۔ ممبران منتخب ہوکر آئے ہیں' اپنے اپنے حلقوں سے نمائندگی کریں گے ۔ ممبر شپ enrolement کریں گے۔ ایک وسیع ادارہ بنے گا اور اسے پوری Powers آئے گی اور اگر اس ادارے کو میٹنگ بلا کر Inaugurate کر دیا گیا تو پھر Enrolement کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ ...

Any person desirous of becoming a member of the Aiwan Shall apply in the prescribed form to the Secretary of the Aiwan. On receipt of the application, the Secretary shall place the same before the Committee of the Aiwan for decision and its decision shall be final. The Secretary shall intimate to the said person the decision of the Committee.

اب بیس پچیس لاکھ کاشتکار ہیں ۔ 1980ء میں ایک دفعہ 8 سال پہلے اس کے کچھ ممبران بنائے گئے ۔ کوئی جمہوری ادارہ اس وقت موجود نہیں تھا۔ اس وقت جس طرح بنے' جس طرح بنائے گئے۔ آفیشل ایجنسی نے بنائے' میں نے کہا ہے کہ غلط بنائے ۔ میں تو خود اس کے حق میں ہوں جو انہوں نے کہا ہے کہ آفیشل ایجنسی نے کیوں بنائے۔ انہوں نے اپنے Vested Interests کے تحت چند لوگوں نے چند ممبر کاپیاں بھر کر دے دیں اور ممبران بنا دیئے اور کونسلر 800 بن کر آگئے ۔ یہ پورے پنجاب کی تقدیر ان کے حوالے کرنا چاہتے ہیں ۔ میں تو ان کو offer کر رہا ہوں کہ یہ ان ممبران کی

اپنی صوابدید پر ہے کہ ان کو ایک مہینہ دے دیں' دو مہینے دے دیں کہ اپنے اپنے حلقوں میں ممبر شپ Enrole کریں ۔ زیادہ وسیع تر آبادی اس میں آئے نہ کہ یہ سال 1980ء کے جو پیدا کردہ لوگ ہیں وہ کس طریقے سے آئے ہیں کہ ان کے حوالے یہ بات کر دی جائے ۔۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: پوائنٹ آف آرڈر سر' جناب سپیکر! وزیر صاحب یہ جو بیان دے رہے ہیں یہ بالکل غلط ہے اور اس سے ہمیں مزید صدمہ پہنچ رہا ہے کہ یہ ہر چیز تسلیم کر کے اور ہر ایک چیز مان کر اب دوبارہ اس چیز کو اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ جناب والا' ہم سے کئی یقین دھانیاں لی گئیں کہ وزیر متعلقہ کو صدر بنایا جائے' ہم سے یہ یقین دھانی لی گئی کہ اس میں حکومت جو ترمیم چاہے گی' ہم کریں گے یعنی In writing ہمارے پاس بھی ہے' ان کے پاس بھی ہے اور سب کچھ مان کر پھر ایک جعلی باڈی اناؤنس بھی کر دی گئی اور اس ا اجلاس بھی ہوا جس کا بدقسمتی سے میں بھی ممبر تھا اور میں نے اس میں حصہ نہیں لیا' وہ توڑ دی گئی تو اب یہ کیا کرتے ہیں کہ اب بار بار یہ اس چیز کو اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ خدا کے لئے زمینداروں کو ایک باڈی دیں ۔ چاہے وہ دس اصحاب پر مشتمل ہو' میں offer کرتا ہوں' میں انجمن کاشتکاران کا صدر ہوں۔ سب سے زیادہ ممبر سازی میری جماعت نے کی ہے ۔ میں صدارت وزیر زراعت کے سپرد کرتا ہوں کہ وہ صدر بن جائیں لیکن خدا کے لئے زمینداروں کو کاشتکاروں کو ایک باڈی ضرور دیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب اس کی Admissibility پر بات ہونے دیں' جی فرمایئے چودھری صاحب ۔

چودھری محمد اکرم: جناب سپیکر! آپ نے ایوان زراعت کے متعلق کاشتکاروں کے انتہائی اہم مسئلہ پر ہماری رائے پوچھی ہے تو میں اس ضمن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج جو حقائق سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ 25 لاکھ نفوس کی جو کاشتکاروں کی آبادی ہے اس پر کم و بیش 80 ہزار نمائندوں کو ممبر بنایا گیا تو مجھے اس بات پر اعتراض ہے کہ 8 سال قبل جب کوئی جمہوری حکومت نہ تھی اور پھر اس تحریک کے محرک بچھر صاحب جنہوں نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ کیا کاشتکاروں کی تقدیر کا فیصلہ حکومت نے کرنا ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت جب نمائندہ حکومت کوئی نہ تھی اور بقول بچھر صاحب کے کہ محکمہ زراعت کے افسران اور ہماری اس وقت کی جو کوئی تنظیمیں ہوں گی ان کی ملی بھگت کے نتیجہ میں یہ ممبر سازی کی گئی ہے ۔ اس میں عوامی نمائندوں کو شامل نہ کیا

گیا ۔ اب ایک واحد موقع ہے جبکہ ملک میں جمہوریت ہے اور ہر جگہ ہمارے ایم پی اے اور ایم این اے موجود ہیں ۔ میں یہ تجویز کروں گا کہ آپ اس وقت کو تھوڑا سا اور بڑھائیں تاکہ ہمیں بھی موقع مل سکے ۔ ہم اس میں زیادہ سے زیادہ ممبر شپ کرکے اپنے ساتھیوں کو شامل کریں ۔ کوئی بھی تنظیم یا نامزدگیاں ہو جائیں تو اس کا انجام آپ نے بھی دیکھا ہوگا اور ہم نے بھی دیکھا ہے وہ اچھا نہیں نکلا۔ ہمیشہ وہی تنظیم فعال اور مضبوط ہوا کرتی ہے جس میں شامل ہونے والے احباب کو دعوت دی جائے اور جو اس کام سے متعلقہ ہوں وہ اپنی سوچ کے مطابق آگے آئیں اور اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں ۔ جہاں تک استحقاق کے مجروح ہونے کا تعلق ہے تو مجر صاحب کا ذاتی طور پر استحقاق مجروح ہوا ہوگا ۔ جہاں انہوں نے کاشتکاروں کا یا ممبران کا نام لیا ہے ۔ میں بحیثیت کاشتکار اور اس ہاؤس کا ایک ممبر ہونے کے یہ عرض کروں گا کہ ہمارا استحقاق اس وقت مجروح ہو گا جب ہماری کوئی بات نہ سنے گا ۔ ابھی تو ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ ملی بھگت اور چور دروازے سے ممبر شپ کی گئی تھی ' کیوں نہیں اس ممبر شپ کے لئے وقت بڑھایا جاتا۔ ہم سب مل کر اس کو بڑھائیں اور اس میں زیادہ سے زیادہ لوگ شامل ہوں ' اگر ہماری رائے دینے کے باوجود حکومت ہماری بات کو نہ سنے اس پر عمل نہ ہو ...

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب آپ ذرا مختصر فرمائیں ...

چودھری محمد اکرم: ہاں جی ... تو پھر میں سمجھوں گا کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے ۔ یہ جو تحریک استحقاق دی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ Valid نہیں ہے ۔ ہمیں دوبارہ موقع دیا جائے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ ممبر شپ کرکے اس باڈی کو مضبوط بنائیں اور پھر اس کے انتخابات ہوں ۔ آخر میں یہ بھی میں عرض کروں گا کہ یہاں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ Adhoc body بنی ہوئی ہے ۔ میری یہ تجویز ہے کہ جو Adhoc body بنی ہوئی ہے وہ اپنا ایک اجلاس بلائے اور ہم تمام ممبران اسمبلی کو یہ دعوت دیں کہ وہ اپنے اپنے حلقے میں یہ ممبر شپ کریں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ کاشتکاروں کو شامل کرکے ایک مضبوط تنظیم بنا سکیں ' شکریہ ۔

ملک طیب خان: جناب سپیکر! میرے بھائی نے بھی اور وزیر موصوف نے بھی فرمایا ہے کہ 800 آدمیوں پر پنجاب کی قسمت کو چھوڑا جا رہا ہے ' اگر اڑھائی سو آدمیوں کے کہنے پر پنجاب کی قسمت کو چھوڑا جا سکتا ہے تو کیا 800 کی تعداد پر نہیں چھوڑا جا سکتا ہے ' اس لئے یہ غریب کسان کاشتکار کو

دبانے کے لئے اور اس کی آواز کو ختم کرنے کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ اسے جلد از جلد قائم ہو جانا چاہئے اور اس غریب کسان کو جو کہ پس رہا ہے' جس کی کپاس کا اس وقت 1200 روپے من کراچی کا نرخ ہے اور اس سے 500 من کپاس خریدی جا رہی ہے۔ یہ حکومت' یہ ایوان اور وزیر زراعت اس غریب کسان کے خون کو حکومت کے اور ملک کے حوالے کرا کر خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی بھی اس غریب کی آواز کو نہیں سن رہا ہے۔ اس لئے اس ایوان کو جلد از جلد قائم ہونا چاہئے' چاہے ایک سو ممبر کیوں نہ ہوں' لوگ بڑھتے رہتے ہیں۔ اس سے لوگ نکلتے بھی رہتے ہیں' یہ ایوان یا کوئی حکومت یا یہ اسمبلیاں آتی ہیں' اس میں لوگ آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں۔ آپ کو کس نے کہا ہے کہ اس ملک میں جمہوریت چلے' خدا کرے آپ اس میں 800 کی بجائے 1600 کر دیں' کون اعتراض کر سکتا ہے' لہٰذا یہ غریب کی آواز ہے۔ اس غریب کو اپنی آواز نکالنے اور اٹھانے کی طاقت دیں' یہ آپ کی مہربانی ہو گی۔

نواب زادہ مظفر علی خان: جناب والا' یہ مسئلہ جسے خواہ مخواہ الجھا دیا گیا ہے اور اسے مزید الجھایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بالکل سیدھا سادھا مسئلہ ہے اور اس کے لئے ان تحریکوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ یہاں آنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ ایوان زراعت کے لئے ایک آئین بنایا گیا ہے۔ قواعدوضوابط بنائے گئے' اس کے لئے جو حضرات فرما رہے ہیں کہ ممبر شپ نہیں ہوئی ہے اور ملی بھگت سے ہوا ہے' اس کی اوپن ممبر شپ تھی۔ اس وقت لوگوں نے اس میں حصہ لیا۔ پھر وہ ایک ادارہ قائم ہو گیا۔ صرف اور صرف اس نے کام شروع کرنا تھا لیکن اسے مختلف حیلوں اور بہانوں سے روکا گیا اور جو یہ اس کے لئے وجوہات بتائی جا رہی ہیں کہ جمہوری ادارے نہیں ہیں تو مجھے معاف کریں۔ یہ بات بڑھ جائیگی۔ اس وقت سے اب تک کئی ادارے چل رہے ہیں جس میں یہ ایک نہایت اہم ادارہ بھی موجود ہے جو کہ اس وقت کی مارشل لاء حکومت نے قائم کیا تھا' اگر یہ خیال کیا جائے کہ چونکہ اس وقت وہاں پر کوئی جمہوری حکومت نہیں تھی تو پھر ہمیں دیگر چیزوں کو بھی دیکھنا پڑے گا کہ وہ کیسے چل رہی ہیں' اس میں ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے لیکن میں یہ جاننے سے قاصر ہوں کہ پتہ نہیں' حکومت کو اس ایوان سے کیا خطرہ ہے' حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ تو پسا ہوا کسان ہے۔ جس پر آئے دن زیادتیاں ہو رہی ہیں اور ہر وقت ہو رہی ہیں تو وہ کسان اگر سر جوڑ کر اور مل بیٹھ کر اپنے بڑے بھلے کے سوچنے کے لئے ایک تنظیم بناتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ جس کے لئے وزیر قانون نے ایک میٹنگ بلائی ہے اور اس میں ان کا عمل دخل ہے تو پتہ نہیں اسے

کیوں نہیں معرض وجود میں آنے دیتے ہیں ۔ ہم تو یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ یہ ایک سازش ہے کہ کاشتکاروں اور کسانوں کو اکٹھا ہو کر اپنے مفادات کا تحفظ نہ کرنے دیا جائے اور جس طرح سے محترم ملک صاحب نے فرمایا ہے اگر اڑھائی سو آدمی 4 کروڑ کی نمائندگی کر سکتے ہیں تو 800 آدمی 25 لاکھ کسانوں کی نمائندگی کیوں نہیں کر سکتے ہیں ؟ نمائندگی کا مطلب ہی یہی ہے ۔ براہ راست آپ لوگوں کو نہیں لا سکتے ہیں ۔ یہ جو اس میں تاخیر کی جا رہی ہے ہمیں خدشات ہیں اور میں ان کا برملا اظہار کرتا ہوں کہ پتہ نہیں حکومت اس ایوان کو قائم کیوں نہیں دیکھنا چاہتی ہے ۔ آپ دیکھیں ہر طبقہ میں ایوان صنعت ہے ۔ ایوان تجارت ہے اور کئی ایوان ہیں ' جن کی تنظیمیں ہیں اور وہ چل رہے ہیں ۔ حکومت ان کی بات سن رہی ہے اور ہمیں ایک ایسا Forum دینے کے لئے حکومت تیار نہیں ہے ۔ جس سے ہم اپنی جائز تکالیف اور اپنے نفع و نقصان کا اظہار کر سکیں تو میں تو جناب والا یہاں یہ کہوں گا کہ ایک تجویز آئی ہے کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے ۔ یہ سب ایک بے وقت کی راگنی ہے۔ اس کا الیکشن ہو گیا ہے ۔ اس کے مطابق آپ اس کو قائم ہونے دیں ۔ اس کا آئین موجود ہے ۔ ممبر شپ ہوتی رہے گی ۔ پھر الیکشن ہوتا رہے گا۔ عہدے دار آتے رہیں گے اور جاتے رہیں گے ۔ خدا کے لئے اس ادارے کو تو آپ قائم ہونے دیں اور میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ کسی نے کہا ہے ۔

خواب سے بیدار ہوتا ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

تو اس ساحری سے اس سارے مسئلہ کو الجھایا جا رہا ہے ۔ مہربانی کرکے اس کو آپ قائم کریں ۔ یہ ایک سیدھی سادھی بات ہے ' اس کے لئے کسی فیصلے کی ضرورت نہیں ہے ' وہ یہ ہے کہ اس کا ایک ایوان قائم ہو چکا ہے ۔ اس کا الیکشن ہو چکا ہے ' اب مہربانی کرکے اس کو ضابطے کے مطابق کام کرنے دیں ۔

چودھری محمد اعظم چیمہ: جناب والا ' یہ مسئلہ بڑا اہم ہے ۔ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا۔ آج بھی یہ تحریک استحقاق پیش ہے ' مگر جس انداز سے یہ قانون اور دوسرے مسائل کی ترجمانی ہو رہی ہے یہ اصولی طور پر ایک طبقہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ جہاں تک زمینداروں اور اس سے ملحقہ طبقوں کی بات کی جاتی ہے تو آپ یقین جانئے کہ جس ماحول اور جن حالات میں ہم نے وہاں پرورش پائی ہے ۔ ہم یہ بات کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان مسائل کو الجھایا جا رہا ہے اور ان کو

نظرانداز کیا جا رہا ہے ۔ ایوان زراعت کے لئے ایک قانون بنایا گیا ۔ وعدہ کیا گیا اور یہ معاملہ ضروری تھا ' اصولی طور پر انہیں بحال کرنا لازم تھا ' مگر حتمی تاریخ مقرر کرنے کے باوجود اسے بحال نہ کرنا بھی اصولی طور پر کوتاہی تھی ' میں آپ کی وساطت سے جناب چودھری صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ ایک bureaucrat کی طرح سے ہر معاملہ کو waive کرتے چلے جا رہے ہیں اور یہ ترجمہ اس طرح سے وہ کرتے چلے جا رہے ہیں ۔ اصولی طور پر یہ مناسب نہیں ہے "نعرہ ہائے تحسین" اس ایوان کو لازمی طور پر انہیں بحال کرنا چاہئے ۔ اس ملک کو اور عام International Policy کو دیکھ لیجئے کہ کوئی آدمی اس مسئلہ پر اس وقت تک غور نہیں کرتا ہے جب تک اس کو بنانے والی کوئی فورس نہیں ہوتی ۔ میں ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں ۔ وزیر صنعت بھی یہاں پر موجود ہیں ' میرے محترم ہیں اور میرے بھائی ہیں ' گوجرانوالہ کی ایک شوگر مل فروخت کر دی گئی ' مگر وہاں کے زمینداروں کا جو گنا اگایا گیا تھا ' اس کی فروختگی کے لئے نہ وزیر زراعت نے غور کیا ہے نہ ہی وزیر صنعت نے پریشانی اٹھائی ہے ' حالانکہ کئی دفعہ وہاں کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اور ممبر ہونے کی حیثیت سے یہ مسئلہ اٹھایا گیا ' اس پر بھی کسی قسم کی کارروائی نہیں کی ۔ اگر ایوان زراعت ہوتا ۔ اگر وہ آواز اٹھانے والا مسئلہ ہوتا تو یہ دونوں اصولی طور پر یہ مجبور ہو جاتے کہ انہیں جو بات کرنی چاہئے اور انہیں اصولی طور پر غور کرنا چاہئے ' اس معزز ایوان میں میں آج یہ برملا کہنے پر مجبور ہوں کہ گزشتہ دنوں ناگہانی آفاقی حالات پر گندم کی بوائی ہوئی تھی اور فیصلے ہوئے تھے لیکن وزیر زراعت نے ارادتاً اس پر کسی قسم کا غور نہیں کیا ' وہ گندم کی خریداری کا مسئلہ تھا اور اصولی طور پر قرارداد پاس ہوئی تھی ۔ آپ بھی ہمارے دوست ہیں ' ہم چاہے حکومتی پارٹی سے ہوں یا حزب مخالف ہوں جس اصولی کی بات ہو تو ہم اس کی ترجمانی کریں گے اور اس کا ساتھ دیں گے۔ اس کی خریداری کے لئے کہا گیا تھا' لیکن وزیر زراعت نے اتنی پریشانی نہیں اٹھائی کہ ہمارے زمیندار آج پس رہے ہیں ' وہ مقروض ہو گئے ہیں ' قرضے کے نیچے دبے ہوئے ہیں ' کون کون سی سہولتوں کی یہ ترجمانی کر رہے ہیں ' میں ان سے آپ کی وساطت سے واضح طور پر یہ اعلان کرتا ہوں ' میں اپنے بھائیوں سے بھی استدعا کرتا ہوں ' جہاں تک Community کا مسئلہ ہو' ایک غریب کسان یا زمیندار کا مسئلہ ہو' جن سے ہمارا تعلق ہے۔ پڑھے لکھے ہونے کے باوجود بھی ہمارا اسی خاندان سے تعلق ہے ' اس طبقہ سے تعلق ہے ' میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایوان میں وہ اپنی انا کو چھوڑتے ہوئے ' اپنی قابلیت کے فخر کو چھوڑتے ہوئے آج یہ اصولی طور پر تسلیم کریں کہ یہ مسئلہ جائز ہے ۔ اس ایوان کو بحال کیا جائے اور اسے اصولی طور پر

قائم کرنا چاہئے ' باقی رہا ممبرشپ کا معاملہ ' انہیں قانون میں ترمیم کرنے کا اختیار ہے اور اس اختیار کو انہیں استعمال کرنا چاہئے ۔ اس میں ترمیم کے ساتھ ایک سال کے لئے نئی ممبرشپ کی قدغن لگا دیں ' ہر کام ممبر صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی یا دوسرے ممبروں کو کرنے کا اختیار ہونا چاہئے اور بھی لوگ بستے ہیں ۔ جہاں تک زمینداروں کا اس Community کا تعلق ہے وہاں Non-political بات ہوگی اور اپنے حقوق کا مسئلہ ہوگا ۔ میں معذرت سے عرض کروں گا' اگر کسی کی دلازاری ہوئی ہو' اس سے بھی معذرت خواہ ہوں' ہم اس پر ڈٹ کر بات کریں گے اور وزیر صنعت بھی غور کریں کہ گوجرانوالہ کے کماد کے سلسلہ میں انہوں نے ذرا پریشانی نہیں اٹھائی ہے ' زمیندار پس رہے ہیں ' وزیر زراعت اور وزیر صنعت لازمی غور کریں ' جہاں تک خریف کا تعلق ہے ' قرضے کے حصول اور کوآپریٹو کا تعلق تعلق ہے ' ہر روزدن بدن قرضہ کے حصول کے لئے زمینداروں کے لئے پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ مشینریوں کی قیمت دن بدن بڑھائی جا رہی ہے ۔ یہ کس طرح کا مذاق ہے ؟ ان کا بھی تعلق ہم سے ہے ۔ وہ اس کیلئے استحقاق بھی Claim کرتے ہیں لیکن جب یہ سب کچھ انگریزی میں ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے bureaucrat اس کو Exploit کرتے ہیں ۔ اب میں اجازت چاہوں گا اور اپنے دوستوں سے یہ استدعا کروں گا کہ اس ایوان کو بحال کیاجائے ۔ ورنہ اس کے بغیر زمینداروں کا خوشحال ہونا مشکل ہے ۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب سپیکر' ایوان زراعت کے مسئلے پر بہت سے فاضل اراکین نے بڑی تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے ۔ ایوان زراعت قائم کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ کاشت کاروں کو ایک ایسا forum مہیا کیا جائے ' جہاں پر وہ اپنے مسائل کو زیر بحث لا سکیں ۔ کاشت کاروں کی اجناس کی قیمتوں کا مسئلہ' قرضوں کے حصول کا مسئلہ اور اسی طرح زراعت کی دوسری ڈویلپمنٹ کا مسئلہ کاشت کاروں کے اپنے forum پر' اس پر سوچ بچار کرنے کیلئے اس کا حل تلاش کرنے کیلئے اس forum کی ضرورت کے پیش نظر ایوان زراعت کو قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں جہاں پر ارکان کی تعداد چند سو ہے ۔ وہاں پر ایوان زراعت قائم کر دیئے گئے ہیں ۔ اس وقت چاروں صوبوں میں سے پنجاب واحد صوبہ ہے ' جہاں پر ایوان زراعت قائم نہیں ہے اور اسی وجہ سے وفاقی سطح پر کوئی federation بھی قائم نہیں کی جاسکی ۔

باقی صوبوں میں جہاں اراکین کی تعداد صرف چند سو ہے اور پنجاب میں ایوان زراعت کے اراکین کی تعداد 80 ہزار ہے لیکن اس کے باوجود ایوان زراعت قائم ہو سکا ۔ جہاں تک ملک صاحب کے استحقاق کا تعلق ہے ' میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسی forum پر اسی صوبے کے وزیراعلیٰ نے کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ ہم نے ایوان زراعت قائم کر دیا ہے ۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ آپ کے پاس وہ کارروائی محفوظ ہے ۔ جب وزیراعلیٰ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایوان زراعت قائم کر دیا ہے اور ان کو یہ بات کہے ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا ہے اور اس کے باوجود بھی آج تک ایوان زراعت قائم نہیں ہوا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ' کیونکہ اس صوبے Chief Excutive نے دانستہ طور پر یہاں پر ایک غلط بات کہی ہے اور اگر انہوں نے یہ غلط بات نہیں کہی تھی تو ابھی تک ایوان زراعت قائم کیوں نہیں ہوا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکومت دانستہ طور پر کاشت کاروں کے مسائل کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتی ' کیونکہ اس حکومت کا basic character یہ ہے کہ اس کا زراعت پیشہ لوگوں سے تعلق نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق صنعت پیشہ لوگوں کے ساتھ ہے ۔

جناب والا ان الفاظ کے ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب کی یہ تحریک استحقاق قابل پذیرائی ہے ' کیونکہ وزیر زراعت نے بھی یہ بیان دیا تھا کہ فلاں تاریخ تک غالباً دسمبر 1986ء کی کوئی تاریخ تھی کہ اس تاریخ تک ایوان زراعت قائم کر دیا جائے گا اور وزیراعلیٰ نے اس forum پر اور مجھے یاد ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب اس ایوان میں تھوڑی بہت ہلچل تھی ۔ اس وقت انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہم نے کاشت کاروں کی افادیت کے پیش نظر ایوان زراعت قائم کر دیا ہے اور اب ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا ہے لیکن اس ایوان زراعت کا نام و نشان تک بھی نہیں ملتا' اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب کا ہی نہیں پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ یہاں پر ایک بہت بڑی اور مقتدر شخصیت کی طرف سے ایک گمراہ کن بات کہی گئی ہے ' شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : Let us finish it here, Sir

جناب والا جہاں تک استحقاق کا تعلق ہے جو کچھ وزیراعلیٰ صاحب نے یہاں کہا تھا' عبوری ایوان زراعت Announce ہو کر Notify بھی ہو گیا تھا ' جس کے ذمہ یہ تھا کہ میٹنگ کر کے لائحہ عمل طے کیا جائے ' اس کیلئے اس کو Terms of reference بھی دیئے گئے تھے اور اس کے تحت

میٹنگیں بھی ہوتی رہیں ' اب بھی میرے پاس فائل موجود ہے ' وہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ پر صحیح ہے کہ جب پچھلا اجلاس ہوا تو ہم نے کچھ میٹنگیں بھی کیں اور اس میں یہ طے ہوا تھا کہ ہم اس کا اجلاس بلائیں لیکن اس کیلئے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی تھی ۔ میرے آنے سے پہلے کسی نے تاریخ مقرر کی ہو تو مجھے اس کا علم نہیں ' اب میں تو چاہتا تھا کہ اس پر تمام معزز اراکین کی رائے لے لی جائے ' اب میں نے دیکھا ہے کہ تقریباً تمام اراکین کی یہ رائے ہے کہ اس کی فوری طور پر تاریخ مقرر کر دی جائے اور اجلاس بلا لیا جائے ۔ ملک صاحب کو بھی میں نے اس سلسلے میں ایک schedule دیکھا ہے اور اس کے تحت 23.2.88 کی تاریخ ایوان زراعت کے اجلاس کیلئے مقرر کی جانی ہے اور اس کیلئے تمام schedule میرے پاس موجود ہے ۔ اس Article کے تحت اس دن سینئر وائس پریذیڈنٹ ' وائس پریذیڈنٹ ' ایک پریذیڈنٹ ' ایک سینئر وائس پریذیڈنٹ' وائس پریذیڈنٹ ' سیکرٹری جنرل اور ایڈیشنل سیکرٹری جنرل ' جائنٹ سیکرٹری ' فنانس سیکرٹری ' وغیرہ کا الیکشن ہو گا اور اس کے لئے میرے پاس schedule موجود ہے اور یہ میں Announce کرتا ہوں کہ 23 فروری کو ایوان زراعت کی میٹنگ کریں گے اور اسی دن یہ سارے عہدیدار منتخب کر لئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سلسلے میں تاریخ تو وزیر زراعت صاحب نے مقرر کر دی ہے ' اس کیلئے اگر Sub-Committee بنا دی جائے جو وزیر زراعت صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کرے....

آوازیں: اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب سپیکر' اس سلسلے میں ' یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں وزیر زراعت کا ممنون، شکرگزار ہوں کہ آخر کار انہیں رحم آ ہی گیا اور تمام غلط باتیں اب درست ہو گئیں اور اس کیلئے ایک تاریخ بھی مقرر ہو گئی ' لیکن ان کے دائرہ اختیار میں صرف یہ ہے کہ یہ تاریخ مقرر کریں ۔ schedule وغیرہ بنانا الیکشن کمیٹی کا کام ہے ۔ الیکشن کمیٹی پہلے ہی تشکیل پا چکی ہے اور وہ کمیٹی 22.12.82 کو تشکیل پائی تھی ۔ جس کے کنوینر چودھری محمد انور بھنڈر تھے ' سید افتخار احمد شاہ صاحب اس کے ممبر ہیں' چودھری افضل حسین تارڑ اور چودھری ظفر علی خان یہ چار آدمی اس الیکشن کمیٹی کے ممبر ہیں اس کمیٹی کا function الیکشن کروانا ' الیکشن آفیسر اور پولنگ آفیسر مقرر کرنا ' رزلٹ حاصل کرنا' رپورٹ کرنا اور نگرانی کرنا ہے ۔ اس کمیٹی نے صوبہ بھر میں الیکشن کروائے اور 30.3.83 کو انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی ۔ اب وہی کمیٹی الیکشن بھی کروائے گی ۔ وزیر صاحب

نے صرف تاریخ مقرر کرنی ہے اور صدارت کرنی ہے ' اس کے علاوہ ان کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

وزیر زراعت: آپ کے پاس اس قسم کے کوئی پیپرز ہیں تو میرے پاس لے آئیں ' لیکن میں اس آئین کا پابند ہوں جو آپ نے بنایا ہوا ہے۔ اس میں یہ بات ہے کہ :۔

"All the provincial Zarai Councillers elected by the Members of the Aiwan shall hold their inaugural general meeting under the Chairmanship of the Minister for Agriculture, Government of Punjab, on a date and time and place fixed by him. The following business shall be transacted in the meeting : -

Election of the following office bearers.

اگر اس اجلاس میں کوئی کام ہی نہیں ہونا' اس میں کرنا ہی کچھ نہیں ہے تو پھر اس میٹنگ میں کرنا کیا ہے ؟ یہ تمام باتیں اس اجلاس میں ہوں گی ۔ آپ اپنے تمام کاغذات میرے پاس لے آئیں ' اگر آپ نے اس کے علاوہ کوئی طریقہ کار طے کر رکھا ہو اور وہ اس آئین کے مطابق ہو تو وہ بھی ہو جائے گا۔ اس میں کوئی ایسی Desperate ہونے کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب یہ تمام باتیں آپ وزیر زراعت صاحب کے ساتھ بیٹھ کر طے کر سکتے ہیں۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب سپیکر' میں عرض کر دیتا ہوں کہ ایک آپ کمیٹی مقرر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ایوان سے یہی درخواست کروں گا کہ وہ اسے Press نہ کریں۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا ' میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر کمیٹی مقرر کرنی ہے تو یہ کریں کہ وہ سپیکر صاحب کی زیر صدارت ہو اور وہ یہ ثابت کرے کہ اگر میں جھوٹا ہوں یا کاشت کار جھوٹے ہیں تو میں مستعفی ہو جاؤں گا اور اگر وزیر زراعت صاحب غلط ثابت ہوں تو یہ مستعفی ہو جائیں۔ جناب سپیکر ورنہ ہمارے ساتھ پھر گھپلا ہو گا اور یہ اپنی مرضی کے آدمی پھر مقرر کریں گے ...

وزیر زراعت: جناب سپیکر' میں یہ عرض کروں گا کہ ملک صاحب کی طرف سے یہ کوشش ہے کہ کسی طرح سے وہ ایسے آدمی لے آئیں ' جو لوگوں کو پتہ بھی نہ چلے کہ کسی طریقے سے لے آئے ہیں۔ ورنہ وہ یہ بات کبھی نہ کہتے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ آئین کے تحت جو کچھ بھی موجود ہے ' اس کے

مطابق ہونا چاہئے۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا ' اللہ شاہد ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے ' لیکن جناب سپیکر یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ وزیر صاحب schedule دیں گے ۔ صرف یہی لکھا ہوا ہے ' بلکہ تاریخ ' وقت اور جگہ کیلئے کہا گیا ہے اور اس کیلئے کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی لئے میں نے یہ عرض کیا تھا کہ معزز اراکین کی ایک سب کمیٹی بنا دی جائے ۔ جس میں آپ بھی شامل ہوں اور وزیر زراعت صاحب بھی شامل ہوں اور اس سلسلے میں جو آپ کو مشکلات ہوں وہ آپس میں بیٹھ کر آپ لوگ طے کر لیں اور اس کیلئے جو schedule آگیا ہے اس کے مطابق آپ الیکشن کرکے مزید کارروائی کو مکمل کریں۔

آوازیں: سب کمیٹی بنا دی جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں یہی بہتر رہے گا ۔ اس میں جو Disputed چیزیں ہیں' ان کو آپ بیٹھ کر سلجھا سکتے ہیں اور بہتر انداز سے سلجھا سکتے ہیں ۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا ' اختلافی بات تو کوئی نہیں یہاں جو کچھ لکھا ہوا ہے ' اس کے تحت تاریخ' وقت اور جگہ کا تعین کرنا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ معاملہ دو چار ممبر بیٹھ کر طے کر لیں ' یہ زیادہ بہتر ہو گا تو اس کے لئے میں سپیکر پنجاب اسمبلی جناب وٹو صاحب کا نام لوں گا کہ وہ اور لا منسٹر صاحب ' ملک ممتاز احمد کھچر صاحب ' اقبال احمد شاہ صاحب' ملک اللہ یار صاحب' سردار زادہ صاحب ' نوابزادہ صاحب اور چیمہ صاحب بھی ان کے ساتھ شامل ہوں ۔ اس میں جو بھی کوئی رکاوٹ ہو اسے یہ دور کر لیں ۔ اس کا اجلاس دو دن کے اندر ہونا چاہئے اور جو بھی dispute ہے ' اسے طے کر لیا جانا چاہئے ۔

ملک ممتاز احمد خاں کھچر: جناب سپیکر' اس یقین دہانی کے بعد میں اس پہ زور نہیں دیتا ۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ ..... اب تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں ' تحریک التوائے کار نمبر 7 جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہے ۔

نیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن کے غیر لچکدار رویہ کے باعث کمالیہ میں پیپر ملز کی تعمیر میں تاخیر

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب سپیکر' میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پیپر ملز کی تعمیر کے منصوبہ کا افتتاح مورخہ 5 فروری کو صدر مملکت نے کیا' مگر تاحال موقع پر ملز کی تعمیر کا کام شروع نہ ہوا ہے ' حالانکہ معاہدہ کے مطابق ملز کی تعمیر کا کام اس سال نومبر میں شروع ہو جانا چاہئے تھا ۔ حال ہی میں قومی اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں اس امر کی مظہر ہیں کہ نیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن کے حکام کے غیر لچکدارانہ رویہ کے باعث اس پیپر ملز کی تعمیر کا منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے کیونکہ متعلقہ افسران اس منصوبہ کو سبوتاژ کرنے کے لئے تاخیری حربے استعمال کر رہے ہیں ۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس ملز کی تعمیر پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ صرف ایک سال کے اندر 35 سو ملین سے بڑھ کر چھ ہزار ملین ہو گیا ہے ۔ جس کی بدولت مختلف کمرشل بنک اور این ڈی ایف سی اس ملز کی تعمیر کے لئے قرضے جاری کرنے سے ہچکچا رہے ہیں ۔ قومی اہمیت کے اس منصوبے کے معرض التوا میں پڑ جانے کی وجہ سے جس کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کی صورت میں ہزاروں ملین سالانہ زرمبادلہ کی بچت ہو گی اور سینکڑوں بے روزگاری کو روزگار میسر آئے گا صوبہ کے عوام میں اضطراب اور اشتعال پایا جاتا ہے ۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک التوا کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وائیں صاحب ۔

وزیر صنعت و معدنی ترقی : جناب سپیکر! قواعد کے لحاظ سے یہ واقعہ کوئی حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا واقعہ نہیں ۔ اس لحاظ سے یہ تحریک التوائے کار پیش رفت کے قابل نہیں ۔ لیکن واقعات کے طور پر میں گزارش کروں گا کہ بلا شبہ یہ بڑا اہم منصوبہ ہے اور پنجاب کی حکومت اس معاملے میں پوری دلچسپی لے رہی ہے کہ اس کی تعمیر جلد شروع ہو لیکن بدقسمتی سے اس کی تعریف جو ہے وہ کچھ ایسے ہے کہ یہ منصوبہ 1985ء میں ECNEC کی طرف سے منظور ہوا تھا ۔ اس کے بعد فروری 1986ء میں بینکنگ کونسل کی جانب بنک کے Consultants کو منصوبہ بھجوایا گیا کہ اس

کی Feasibility پر اپنی رائے دیں اور فروری 1986ء میں بینکنگ کونسل کے Bank consultants نے Viability Project کے متعلق اس کے حق میں رپورٹ دے دی ۔ اس کے بعد بینکنگ کونسل کی جانب سے سرمایہ کاری کے لئے این ڈی ایف سی کو بطور بنک لیڈر قرار دیا گیا اور اس کو اس ادارے میں سرمایہ کاری کے لئے کہا گیا ۔ یہ اپریل 1986ء کی بات ہے ۔ پنجاب کی حکومت اس منصوبہ کے لئے کمالیہ کی مجوزہ جگہ پر اراضی حاصل کر چکی ہے اور 5 جنوری 1987ء کو جس وقت یہ تمام Formalities کامیابی سے طے کر لی گئیں تو جناب صدر مملکت نے اس اہم منصوبہ کا سنگ بنیاد رکھا اور اس تقریب میں شرکت فرمائی ۔ لیکن این ڈی ایف سی یہاں پر سرمایہ کاری کے لئے کچھ Shy feel کر رہی ہے ۔ اور ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہی ہے اور فروری 1986ء میں این ڈی ایف سی نے اس منصوبے پر سرمایہ کاری سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ۔ صدر مملکت نے اس صورت حال کی اصلاح کے لئے ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کی قیادت میں کمیٹی تشکیل فرمائی جس میں چیئرمین NDFC ' بینکنگ کونسل کے نمائندے ' PIDB کے نمائندے اور دوسرے سینئر اراکین شامل تھے اور Ultimately اس کمیٹی کی جانب سے اس منصوبہ کے لئے سرمایہ کاری کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کے لئے کہا گیا ۔ اس کے بعد یہ معاملہ جناب وزیراعظم پاکستان کے پاس جب گیا تو انہوں نے وفاقی وزیر خزانہ جناب میاں محمد یاسین وٹو صاحب کو اس معاملہ کی چھان بین کے لئے متعین فرمایا اور جناب وٹو صاحب اس سلسلہ میں لاہور تشریف لائے اور اعلیٰ سطح پر اس منصوبے کو حتمی شکل دینے کے لئے میٹنگ ہوئی ۔ اس میں وفاقی وزیر خزانہ کے ساتھ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب ' صوبائی وزیر خزانہ ' مالی وزیر صنعت ' چیئرمین NDFC کے ساتھ ہمارے بڑے طویل مذاکرات ہوئے اور انہوں نے بھی اس منصوبہ کی سرمایہ کاری کے لئے ہمیں یقین دہانی کروائی ۔ اب آخری اور حتمی فیصلے کے لئے یہ معاملہ وفاقی وزیر خزانہ کے پاس زیر کارروائی ہے اور ہماری معلومات کے مطابق وہ اپنی سفارشات اب جناب وزیراعظم پاکستان کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ اس منصوبہ کے لئے کہ جس کی Viability کے لئے تمام مراحل طے ہو چکے ہیں اس کے لئے NDFC یا کوئی اور ادارہ ہمیں وافر فنڈز فراہم کرے تاکہ اس کی پوری تیزی کے ساتھ تعمیر ہو سکے ۔ جہاں تک اس منصوبے کے تخمینہ اخراجات میں بیشی کا تعلق ہے ۔ اس کی صورت حال یہ ہے کہ 1985ء میں German Firm اس کی تعمیر کرے گی ۔ لیکن جرمن کرنسی Mark کی 1985ء کی شرح اور موجودہ شرح ڈالر کے مقابلے میں تقریباً کافی بڑھ چکی ہے ۔ اس وقت جبکہ Mark کی قیمت پانچ روپے تھی اب

دس روپے ہو گئی ہے ۔ اس لحاظ سے اس منصوبے کے تخمینے میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے لیکن یہ بہت بڑا منصوبہ ہے اور اس میں فنڈز کی فراہمی ان مالیاتی اداروں نے کرنی ہے اور ابھی تک انتہائی کوشش کے باوجود اس میں کوئی مشکلات آئی ہیں جن کو ہم عبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ پنجاب کی حکومت اس معاملے میں پوری طرح سنجیدہ ہے ۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بڑا Project ہے ۔ اس لئے اس کی جلد از جلد تعمیر شروع ہونی چاہئے ۔ ہماری طرف سے اور جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی جانب سے اس معاملہ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور ہم نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا کہ اس کو حتمی نتیجہ تک پہنچایا جائے ۔ اب یہ معاملہ جو ہے آخری منظوری کیلئے جناب وزیراعظم پاکستان کے پاس ہے ' اس میں پنجاب کی حکومت PIDB اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب پوری دلچسپی لے رہے ہیں ' اور ہماری یہ کوشش ہے کہ یہ کسی نہ کسی طرح سے اپنے منطقی نتیجے تک پہنچے ۔ یہ تو ہیں جناب والا اس معاملہ کے حقائق اور معلومات ۔ مجھے امید ہے کہ میرے بھائی کی اپنی بھی یہی Spirit ہے کہ اس منصوبے کو جلد از جلد شروع ہونا چاہئے اس میں کوئی برائی نہیں ہے ہماری طرف سے پوری کوشش ہو رہی ہے مجھے امید ہے کہ میرے بھائی ان حالات میں اس کو Press نہیں کریں گے Otherwise یہ معاملہ Recent occurrence کا نہ ہونے کی وجہ سے قاعدے کے مطابق پیش رفت کے قابل نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ' جنجوعہ صاحب آپ منسٹر صاحب کے بیان سے مطمئن ہیں ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا ! وزیر صاحب نے جو وضاحت فرمائی ہے اور انہوں نے میری اس تحریک کے فنی پہلوؤں پر بات کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا واقع نہیں ہے ۔ جناب والا روزنامہ امروز 13 نومبر کا تراشہ میں نے اپنے تحریک التوائے کار کے ساتھ لف کیا ہے اور 13 نومبر 1987ء کے بعد یہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا پہلا اجلاس ہے اور میں نے First available opportunity پر اس تحریک کو اس ایوان میں Move کیا ہے ۔ یہ منصوبہ جو پنجاب کے صنعتی ترقیاتی بورڈ کے زیراہتمام شروع کیا گیا ہے جس کا باقاعدہ افتتاح 5 فروری کو صدر مملکت نے کیا تھا ' Stone کے مطابق اس سال نومبر 87ء میں اس پہ کام شروع ہو جانا چاہئے تھا ' اب جبکہ جنوری 1988ء شروع ہو چکا ہے صدر مملکت کو اس کا افتتاح کئے تقریباً ایک سال کا عرصہ ہونے والا ہے مگر اس منصوبہ کیلئے سرمایہ کاری کرنے والی تنظیمیں اس منصوبہ سے اپنے

ہاتھ پیچھے کی طرف کھینچ رہی ہیں اور ہماری حکومت جو ترقی کا بے پناہ پراپیگنڈہ کرتی رہتی ہے اس کی توجہ اس طرف دلانے کیلئے میں نے یہ تحریک التوائے کار پیش کی ہے کہ یہ ترقی کا بار بار اصرار کہ ملک میں بڑی ترقی ہو رہی ہے اس ترقی کا مظہر ایک یہ منصوبہ ہے کہ اس کا افتتاح ہوئے ایک سال ہو گیا اور اس کا افتتاحی پتھر جو ہاں پر لگا ہوا ہے اس کا پہرہ دینے کے لئے وہاں پر پولیس کے چار پانچ سپاہی متعین ہیں تاکہ صدر مملکت کے دست مبارک سے لگائی ہوئی تختی کوئی وہاں سے اکھاڑ نہ لے اس کے علاوہ وہاں پر کسی قسم کی کوئی سرگرمی دکھائی نہیں دیتی اور وہ رقبہ جو اس مل کی تعمیر کے لئے حاصل کیا گیا ہے وہ ایک چٹیل میدان کی شکل میں وہاں پر موجود ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کی حکومت وفاقی تنظیموں سے ' وفاقی حکومت سے اس منصوبہ کیلئے فنڈز حاصل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے اور وزیر موصوف جو وزیر صنعت ہیں وہ اگر اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ وہ بہت جلد وفاقی حکومت سے اس منصوبہ کی تعمیر شروع کرنے کیلئے فنڈز حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے میں اسے پریس نہیں کرتا ۔ ورنہ جہاں تک انہوں نے اس کے فنی پہلوؤں پر بات کی ہے کہ یہ قابل پذیرائی نہیں ہے یا اس بات کی یہ اہل نہیں ہے کہ اس کو Admit کیا جائے ۔ جناب والا میں نے عرض کر دیا ہے کہ 13 نومبر کے بعد صوبائی اسمبلی کا یہ پہلا اجلاس ہے ۔ اور اس میں مجھے جو پہلا موقع میسر آیا ہے اس میں میں نے تحریک کو Move کیا ہے ۔

جناب وزیر صنعت : جناب والا ! فاضل رکن نے اپنے تحریک التوائے کار کی حقیقی روح بیان فرما دی ہے اور اس کی تشریح فرماتے ہوئے انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرا اس کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ حکومت جو اپنے ترقیاتی پروگراموں کا ڈھنڈورا پیٹتی ہے میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اس معاملے میں ایسی نہیں ہے ۔ تو اس تحریک التوائے کار کے قانونی پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے اور فاضل بھائی کی اس تشریح کے بعد میں عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے فی الحقیقت یہ تحریک التوائے کار حکومت کی پالیسیوں پر بحث کرنے کے لئے دی ہے۔

And the policy of the Government is not a recent occurrence.

It does not fall within the rules under question.

یہ تو بات ہو گئی اس کی ' باقی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ پنجاب کی حکومت کی یہ انتہائی خواہش اور کوشش ہے کہ یہ جو منصوبہ ہے اس کو جلد از جلد فنڈز ملیں ' بہت بڑے فنڈز کا مسئلہ ہے اور ہم اس میں پوری کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ہماری کوششیں اس

معاملہ میں جاری رہیں گی اور ہم ان کے جذبات کو ساتھ لے کر آگے چلتے ہیں کہ اس منصوبے کو جلدی شروع ہونا چاہئے ' فنڈز کی فراہمی کا مسئلہ اب جناب وزیراعظم پاکستان کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو کیا جنجوعہ صاحب اسے پریس نہیں کرتے ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا ! آپ فیصلہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں صوبائی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے اس لئے آپ کی جو تحریک التوائے کار ہے وہ Inadmissible ہے۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 9 بھی آپ ہی کی ہے۔

ملک ممتاز بچر صاحب نے پوچھا ہے کہ یہ ایوان زراعت کے متعلق کمیٹی کب اور کس جگہ Meet کرے گی ؟ اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ آج ہی سپیکر صاحب کے کمرے میں اس کا اجلاس ہو گا ' اس میں جنجوعہ صاحب کا بھی نام شامل کر لیا جائے۔ اس کے بعد آپ کی مرضی ہے کہ اگلی میٹنگ جس وقت مرضی بلائیں۔

جناب غلام سرور خان: جناب والا کورم نہیں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا فاضل ممبر نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ سٹینڈ کرتے ہیں ؟

جناب غلام سرور خان: جی ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی گنتی کی جائے۔ ہاؤس کورم میں نہیں ' گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔ اجلاس کی کارروائی کل 9.30 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی مؤرخہ 19 جنوری 1988ء ساڑھے نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی گئی)

تجاویز بابت نشان زدہ سوال نمبر ۱۷۸۹

The proceedings started with the recitation of the Holy Quran.

2. The Committee then considered the outstanding paragraphs in respect of the Industries & Mineral Development Department for the period 1970-71 to 1979-80 and 1980-81.

PUNJAB GOVERNMENT PRESS, BAHAWALPUR

3. Para 73 page 37 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.

The department stated that all the recoveries had been effected. The Department was directed to produce the relevant record to Audit for verification.

Full facts of the disciplinary action taken against the official should be reported in the next meeting of the Committee. The para was kept pending.

4. Para 74 Page 38 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.

During discussion it transpired that the proceeding Para 73 Page 37 and the Para under consideration had not been included in the Commercial Report. Probably they, were include in the report on the Appropriation Accounts. The Committee directed the Department that the history of the paras should traced and the matter resubmitting.

It was also observed that while resubmitting paragraphs again for consideration, the promotions given to various class : during the pendency of the charge may also be reported.

In the mean-time, Audit will verify the recoveries.

5. Para 8 Page 10 for the Commercial Accounts for the year 1972-73-Loss due to shortage of Text Books valling Rs. 42.

It was reported to the Ad Hoc Public Accounts Committee in its meeting held on 29th March, 1984 that the case was sub judice. In today's meeting, the Administrative Department reported that the case was still at the investigating stage according to the local police, the challan was not being act by the prosecution branch.

This para relates to the loss due to shortage of Text ruling 42, 404/-. In a departmental enquiry responsible for the shortage of Rs. 41, 053/- had been fixed on an ex-employee,

The balance amount of Rs. 1, 351/-, was still to be accounted for,.

The Committee directed that the Administrative Secretary will take up the matter in a meeting with the Inspector General of Police, Punjab and Secretary law to determine as to why it had not been possible to prosecute the defaulter. The administrative Department will also look into the shortage of the balance amount of Rs. 1, 351/-. The entire exercise will be completed by the 15th Juiy, 1986 and the result reported to the Committee Secretariat by that date.

With these remarks, the para was kept pending.

6. Para 9 Page 10-for the Commercial Accounts for the year 1972-73-Loss of Rs. 35, 005/- as a result of shortage of Books.

Audit pointed out that the shortage of books valuing Rs. 35, 005/- was detected in 1969-70. This loss was pointed out by Audit to the Department on Ist April, 1971. The ex-employee, who was being procecuted, retired in June, 1971 and there was sufficient time for the Department to have taken action.

The Committee directed that the Agriculture Secretary will taken up the matter in merti with the Inspector General of Police, Punjab and the Secretary/Law to determine as to why it had not been possible to prosecute the defaulter.

It further obsered that the Administrative Department will also ascertain as to why the action was not taken at the appropriate time especially during the period from Ist April, 1971 to June 1975. A report in this behalf will be submitted by 15th July, 1986. The para was kept pending.

7. Para 10 Page 11 for the Commercial Accounts for the year 1972-73-Loss due to Misappropriation of Metal amounting to Rs. 31, 435/-

The loss of Rs. 31, 435/- having been written of by Government the para was settled.

8. Para 8 Page 12 for the Commercial Accounts for the year 1973-74 Non-Accounting of 9, 23, 100 loss Farms worth Rs. 46, 822/-

9. Para 9 Page 12 for the Commercial Accounts for the year 1973-74 Shortage of Printed Forms worth Rs. 2, 40, 571/-.

10. Para 13 Page 13 for the Commercial Accounts for the year 1973-74-Shortage of Forms worth Rs. 1, 51, 374/-.

11. Para 21 Page 26 for the Commercial Accounts for the year 1977-78 to 1979-80-Shortages of Stores valuing Rs. 62, 380/-

The Administrative Department reported that the investigation had been completed by the Anti Corruption Department and the report submitted, as a result of which the departmental enquiry had to be undertaken against the defaulter. According to the Controller, Printing Press, the matter had been referred to the Administrative Department for the appointment of an independent enquiry officer.

The Committee directed the Department to complete the proceedings expeditiously but not later than 30th September, 1986 in any

case, and submitted the report to the committee Secretariat. The Para was kept pending.

12. Para 114 & 115 Page 134 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.

The Committee was apprised of the previous history of the efforts undertaken by the Sub Committee of the Ad Hoc Public Accounts Committtee and also the observation of the Ad Hoc PAC It noted with satisfaction that a tremenedous amount of Hard Labour was put in by the Members of the Ad Hoc Public Accounts Committee. With these remarks, the para were settled.

13. Para 129 Page 146 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.

The Administrative Department explained the efforts they have made in recovering the old sundry debts. The Committee directed the Department that they should now take up an exercise for writing off these amounts in view of the fact that paltry sums were outstanding against various departments and it would be almost difficult to liquidate the same by recovering them.

The matter should be finalized by 30th August, '1986.

Subject to the write off and verification by Audit, the para was settled.

14. **Para 3 Page 5 for the Commercial Accounts for the year 1977-78 to 1979-80**

The para was settled.

15. Para 139 Page 156 for the Commercial Accounts for the your 1970-71.

The Committee noted that this para had been dropped by the previous Ad Hoc Public Accounts Committee. As such, there was no need of resubmitting this, para to the Committee. With these remarks, the para was dropped.

16. Para 146 Page 153 for the Commercial Account for the year 1977-78 to 1979-80.

The Administrative Department submitted that the difficulties between the Provincial Stationery Office and the Supply Wing of the Directorate of Industries were being sorted out and the bottlenecks will be removed. The committee emphasised that the delay should be curtailed to the minimum. With these remarks the para was settled.

17. Para 147 Page 153 and Para 113 Page 84 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.

Same remarks as given for Para 139 Page 156 for 1970-71.

18. Para 3 Page 5 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.

As the accounts had since been prepared, the para was settled.

19. Para 114 Page 84 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
The para was settled.

20. Para 115 Page 84 for the Commercial Accounts for the year 1980-81
Same remarks as given for Para 139.

21. Para 148 Page164 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.
As the reconciliation of figures for the year 1970-71 had been done and verified by Audit, the para was settled.

22. Para 149 Page 164 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.
The para was settled.

23. Para 151 Page 164 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.
The para was settled.

24. Para 155 Page 165 for the Commercial Accounts for the year 1970-71.
The para was settled.

25. Para 156 Page 165 for the Commercial Accounts for the 1970-71.
The Administrative Department explained that an amount of Rs. 6, 67, 660/- was outstanding from the Election Commission of Pakistan and the Provincial Road Transport Corporation. Efforts were being made to approach these authorities for settlement of the accounts. The Committee directed that efforts should be made at the level of the Administrative Secretary and the outstanding amount liquidated.
The para was kept pending.

26. Para 3 Page 5 for the Commercial Accounts for the year 1977-78 to 1979-80
The accounts for the period in question have been prepared and certified by Audit. The para was settled.

27. Para 112 to 114 Page 122 for the Commercial Accounts for the year 1971-72 and 1972-73.
Same remarks as given for para 139 Page 156 for 1970-71.

28. Para 116 Page 122 for the Commercial Accounts for the year 1977-78 to 1979-80.
Subject to verification by Audit, the para was settled.

29. Para 117 Page 123 for the Commercial Accounts for the year 1971-72 and 1972-73.
Reconciliation having been done, the para was settled.

30. Para 118 Page 123 for the Commercial Accounts for the year 1971-72 and 1972-73.

As the recovery of the amount remained to be effected, the para was kept pending.

31. Para 119 Page 123 for the Commercial Accounts for the year 1971-72 and 1972-73.
The para was settled.

32. Para 122 Page 123 for the Commercial Accounts for the year 1971-72 and 1972-73.
The Department stated that due to ban, the posts had not been filled up. The Books/Ledgers will be brought on Commercial system of Accounting as soon as these were filled. The para was kept pending.

33. Para 3 Page 5 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
The para was settled as the accounts had been compiled and certified.

34. Para 125 Page 94 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
Same remarks as for Para 139 Page 156 for 1970-71. The para was settled.

35. Para 126 Page 94 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
Same comments as against Para 119 Page 123 of 1977-78 to 1980 accounts. The para was settled.

36. Para 128 Page 94 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
Reconciliation having been carrried out the para was settled.

37. Para 129 Page 94 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
As the accounts for the years 1972-73 and 1973-74 had been reconciled and verified by Audit. The para was, therefore, settled.

38. Para 130 Page 94 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
Subject to the write off and verification by Audit, the para was settled.

39. Para 131 Page 94 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
The Department explained that efforts were being made to recovery all the outstanding dues. The para was kept pending.

40. Para 132 Page 95 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.
The Department stated that they had not been able to fill in the posts in the absence of NO.C from the Government. The para

was kept pending.

41. Para 133 Page 95 for the Commercial Accounts for the year 1980-81.

As the final decision was not forthcoming, the para was kept pending.

42. The committee then adjourned.

Lahore :

May 7th, 1986.

(Saleem Akhtar Rana)
Secratery
Provincial Assembly of the
Punjab.

OFFICE OF THE CONTROLLER, PRINTING AND STATIONERY DEPARTMENT

PUNJAB LAHORE

Endt. No. PAC/86/CC/8882-86/CPS, Dated 15-6-86.

A copy is forwarded for information and necesary action to the

1. Superintendent, Govt. Press, Lahore.
2. Manager, Provincial Stationery Office, Lahore.
3. Manager, Govt. Press, Bahawalpur.
4. 10-P&S, Controller's Office, Lahore.
5. 8-p&S, controller's Office, Lahore.

P/52(C)17. In this Office Memo No. 95/CC/III/()903/CPS, dated 11-8-1982, The Superintendent Government Press, was directed to prepare a fresh pricing formula for Printing jobs under the guidance of his office Accounts Officer. The Superintendent Government Press, sent this case to this office.

P/65(C)Vide his Memo : No. 1146/SV, dated 19-1-1983, requesting for increase of 250% over and above the rates already. approved by the Finance Department. Accordingly the matter was taken up with the A. D. vide

P/67-A this office Memo : dated 25-1-1983.

18. As reported by the Superintendent Govt Press,

P/78-(C) in his office Memo dated 12-4-1983, this case was discussed by him alongwith Supreintendent Valuation of his office on 9-4-1983with the Deputy Secretary (Finance Department).

19. Thereafter the matter remained under corespondance between A. D. and F. D. & this office (page 80 (c) 97 (c) and 98 (c) refer.

20. Since the Finance Department agreed to the increase in the rates of the pricing formula to the extent of 280% in the Government Presses at Lahore and Bhawalpur, vide their U. O. No.

P/97(C)X(R&I) 30-39/74, dated 28-11-1983, necessary directions were issued by this office to SGP,Lahore, and Manager Bahawalpur, on 29-11-1983

P112(C) 21. On receipt of Memo : 653/Sv/SGP, dated 23-9-1985, in which the Superintendent Govt : Press, had requested to move the A. D. for further increase of rates in pricing formula by 50%, the case was discussed with the CP&S as per his remarks on the P.U.C. and the SGP, was asked to justify his proposal. No reply to our

P/116(C) Memo dated 22-10-1985, has so far been received despite repeated verbal reminders. The senior Manager has again been asked on phone today to do the needful immediately. Anyhow a by

name reminder to Superientent. Government Press, may also be issued.

22. As desired by the CP&S the Senior Manager and Sales Manager, had shown same record of Sales Depot, about a week ago. It was observed that authentic pricing lists of most of the forms and other saleable documents were not available.

The Computors statements showing the hourly work done on each job, which should be the basic record to work out the prices by the Sales Depot were also not available with the Sales Depot. The matter remained in discusion with the Senior Manager and the Sales Manager who promised to prepare the required lists and show the relevant documents for further discussion and to ascertain if sale prices were fixed correctly or not.

23. The required documents have not so for been prepared by them. The Senior Manager has again been reminded on phone today for doing the needful. He has promised to do so shortly. The results of verification will be reported in due course.

24. The CP&S also wanted to know the ways and means which our Presses should adopt in order to minimise the losses. In this connection the following suggestion are made :

(i) Suitable increase in Pricing formula may be got approved from the Finance Department. For this purpose the SGP, is being asked to make a complete reference which after examination by this office, will be referred to the A. D.

(ii) The progress of each process in the Govt, Presses /needs closer supervision by the Managers/SGP. Output of each machine may be got boosted to earn income. In order to achieve the object of having due control over the working of machines, maintenace of log books of each machine is a most. Since log books of machines are not being maintained proper control over their performance is not exercised.

(iii) On each work order, the computors do not show the hours actually spent on each process. Due to this omission, the comparison of time spent and which ought to have been spent on each process, can not be ascertained with the result that it Becomes difficult to work out the losses in labour hours. The excess time spent on each process would mean loss, which needs to be checked up by the Works Manager, Planning Production Cell, Senior Manager and the Superintendent Govt : Press.

(iv) Every effort should be made by the Press Management that each and every machine remains in working order for their maximum Capacity and they should ensure that there is no wastage of labour

hours.

(v) The planning of allocation of jobs should be made by the Press Managements/Planning Production Cell, in such a way that the machines should run to their full capacity and should not remain idle.

(vi) Flow of jobs moving from one process to another should be smooth. There should be no held up at any stage.

(vii) Progress in binding works needs to be got accelarated as the finalization of jobs is often delayed by the Bindry Section, with the result.that complete jobs are not billed for the S. V. Section.

(viii) Sales in the Sales Depot, require to be boosted. The demand and supply position in Sales Depot is not being properly observed. The Sales Manager/Senior Manager/SGP, may be directed to remain vigilent in meeting with the demand of the Government Deptts :/Local Bodies promptly. They should adopt such methods which could ensure the required printing etc : Of the forms/saleable registers which are the main source of increasing sales in Sale Depot, Replenishment of all saleable items should be ensured by the Sales Manager. Increases in sales are liable to earn more profit and reduce losses.

(ix) The Sales Manger, should ensure that correct pricing is done by the Commercial cell of the Sale Depot, in consultation with the Valuation Section, and Computors record. Proper price lists of all saleable items of Form Cell and Sales Depot, should be maintained by the Sales Manager.

(x) Un-necessary purchases of material such as papers, tape green, straw board and printing ink etc : by the Government Printing Press need be avoided as it results in blockade of Capital and losses through wear and tear by passage of time. Audit observations in this regard have time and again been raised by the Commercial Audit, but the Government Press Management appears to have taken no notice thereof.

(xi) Proper control over the Stores would tend to reduce losses and needs to be ensured Wastage and pilferage of all store items should be guarded against by the Press Management.

(xii) Incentives in the form of grant of honorarium to those worker who actually show profit in their daily fixed outturn by doing excess work may be given by the Superintendent Govt : Press. after observing the provisions of prescribed rules/limits/delegation of powers for the grant of honorarium. The workers should know in advance about this proposal, so that they may if they want also keep a note with them that they did so much excess work on such and

such dates. There should be no favouratism. The SGP should ensure that only the deserving workers drive benefit out of this proposal.

(xiii) If approved, necessary instructions on the above mentioned lines be issued to SGP, Lahore M : P S. O. Lahore, and Manager Government Press, Bahawalpur.

F.80 : 19-1-88

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل، ۱۹ جنوری، ۱۹۸۸ء

(سہ شنبہ، ۲۸ جمادی الاول، ۱۴۰۸ھ)

جلد ۱۲ --- شمارہ ۴

سرکاری رپورٹ

مندرجات

منگل، ۱۹ جنوری، ۱۹۸۸ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	۴۱۷
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۴۱۸
مسئلہ استحقاق:	
صوبہ میں بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کا انتخاب خفیہ رائے دہی کی بجائے ہاتھ کھڑے کرنے کے ذریعے کروانے کا فیصلہ (جاری)	۴۲۷
تحاریک التوائے کار	
ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال جھنگ میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی عدم موجودگی میں پیدا شدہ مسائل ——— (جاری)	۴۳۹

صوبائی اسمبلی پنجاب

صفحہ نمبر

بلدیاتی انتخاب میں پولنگ کے عملہ کو ووٹ دینے کے حق سے محروم رکھنا	۴۴۰
راجباہ دھولر ضلع جھنگ میں پانی کی قلت	۴۴۱
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جماعت دوم کی نصابی کتاب میں جلیل القدر ہستیوں کی فرضی تصاویر	۴۴۸
اراکین اسمبلی کی رخصت	۴۵۳
مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	۴۶۰
مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و اوقاف کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	۴۶۱
پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر ۲ کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	۴۶۱
مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	۴۶۱
قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
کالا باغ ڈیم کی فوری تعمیر	۴۶۲
غیر ملکیوں کے استقبال کیلئے پاکستانی خواتین کو ہوائی اڈوں اور استقبالیہ مقامات پر لانے کی ممانعت	۴۶۷
ساٹھ سال سے زائد عمر کے مرد اور خواتین کو متقدم شہری قرار دینا۔	۴۹۷

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا بارھواں اجلاس

منگل 19 جنوری ' 1988
(سہ شنبہ 28 جمادی الاول 1408ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 10 بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر' میاں منظور احمد وٹو' کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ
فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ
اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ؐ ہیں ۔ بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو ۔ لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور کفر اور حکم عدولی تمہیں ناگوار کر دی ۔ ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں ۔ اللہ کا فضل اور احسان اور اللہ حکمت والا ہے ۔ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کریں تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح اصلاح کر دو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں ۔ مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

سول ججوں، سیشن ججوں اور ایڈیشنل سیشن ججوں کا سلیکشن گریڈ کا کوٹہ

☆782۔ چودھری محمد اعظم چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سول ججوں اور سیشن ججوں کی 15 فیصد آسامیوں کو سلیکشن گریڈ دیا جاتا ہے لیکن ایڈیشنل ججوں کو یہ مراعات حاصل نہیں۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اساتذہ، انجینئرز اور زرعی ماہرین کا کوٹہ برائے سلیکشن گریڈ 33 فیصد مقرر ہے جبکہ ڈاکٹروں کا کوٹہ 40 فیصد مقرر ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سول ججوں اور سیشن ججوں کی سلیکشن گریڈ کی آسامیوں کا کوٹہ 15 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کرنے اور اس طرح ایڈیشنل سیشن ججوں کا کوٹہ 40 فیصد مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر قانون (چودھری عبدالغفور): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سیکنڈری سکول ٹیچر کا سلیکشن گریڈ سکیل نمبر 17 میں ان کے عہدہ کی 1/3 آسامیوں کے برابر ہے۔ سلیکشن سیکنڈری سکول ٹیچر کی آسامی کا بنیادی سکیل نمبر 15 ہے۔ انجینئر اور زرعی ماہرین کو کسی قسم کا سلیکشن گریڈ نہیں دیا گیا۔ ڈاکٹروں کو 40 فیصد کے برابر سلیکشن گریڈ سکیل نمبر 18 میں 1974ء میں دیا گیا تھا۔

(ج) حکومت سول ججوں اور سیشن ججوں کو سلیکشن گریڈ کی آسامیوں کا کوٹہ 15 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ دوسری بیشتر صوبائی ملازمتوں کے مقابلے میں ججوں کی ترقی کے مواقع زیادہ ہیں۔ حکومت کا ایڈیشنل سیشن ججوں کا سلیکشن گریڈ کا کوٹہ 40 فیصد مقرر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیونکہ ایڈیشنل سیشن جج کی آسامی کا سکیل نمبر 18 ہے اور کسی بھی صوبائی ملازمت کے سکیل نمبر 18 کی آسامی کے لئے سلیکشن گریڈ مقرر نہیں کیا گیا۔ مزید برآں زیادہ تر دوسری صوبائی ملازمتوں کے مقابلے میں ایڈیشنل سیشن ججوں کی ترقی کے مواقع بھی بہتر ہیں۔

جناب سپیکر: پڑھا گیا تصور ہوگا۔ کوئی ضمنی سوال ہے۔

سید اقبال احمد شاہ: جناب والا! پچھلی دفعہ میٹنگ میں پاس ہوا تھا کہ اس کی کمیٹی بنائی جائے گی۔ مگر کمیٹی کی رپورٹ دیکھ کر مجھے ایسے نظر آتا ہے کہ یہ کمیٹی کی رپورٹ ویسے ہی بن گئی ہے لیکن اس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: آپ کس کمیٹی کی بات کر رہے ہیں؟۔

سید [illegible] احمد شاہ: پی سی ایس افسران کے متعلق بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ سول ججوں کے متعلق سوال ہے اگلا سوال۔

صوبائی سول سروس کے افسران کے قواعد ملازمت کا مرتب کرنا

☆1022 **چودھری محمد اعظم چیمہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گریڈ اٹھارہ اور اس سے اوپر گریڈ کے صوبائی سول سروس کے افسران کے کوئی قواعد ملازمت موجود نہیں ہیں جبکہ دیگر ہر صوبہ میں ایسے افسران کے قواعد ملازمت مرتب شدہ ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا افسران کے قواعد ملازمت تیار کرنے پر غور کر رہی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر قانون (چودھری عبدالغفور): سابقہ پی سی ایس (ای بی) کے حالات ملازمت کے بارے میں پنجاب اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ کا حکومت پنجاب نے بغور ہمدردانہ جائزہ لیا ہے تاکہ اس کی سفارشات پر جلد سے جلد عمل درآمد کیا جا سکے۔ ابتدائی طور پر حکومت نے مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔

1۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری، پنجاب کی زیر سرپرستی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو اپنی زیر نگرانی ایک اکیڈمی کا قیام عمل میں لائے گی۔ اس اکیڈمی میں سابقہ پی سی ایس کے افسران کے ساتھ ساتھ سول جج، سیکشن افسران ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسران اور پراجیکٹ مینجرز محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کی تربیت کا انتظام و انصرام کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں اکیڈمی کی عمارت کیلئے موزوں جگہ کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔ اور جلد ہی پراجیکٹ ڈائریکٹر اکیڈمی کی آسامی کی منظوری ہو جانے کے بعد اس آسامی پر کسی مناسب اور تجربہ کار آفیسر کا تقرر عمل میں لایا جائے گا اس معاملہ کو خصوصی اہمیت دی جا رہی

ہے۔

2۔ سابقہ پی سی ایس افسران سمیت صوبائی حکومت کے دیگر کیڈروں کے ملازمین کے بارے میں ترقی کا شیڈول طے کرنے کیلئے ایک رپورٹ جلد ہی وزیر اعلیٰ کو پیش کی جا رہی ہے۔

3 حکومت نے E.A.C. کے رینک کی پچپن آسامیوں کا درجہ بڑھا کر انہیں اے سی کے رینک میں کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں سابقہ پی سی ایس کے ای اے سی کے درجہ کے افسران کو اگلے رینک میں ترقی کے فوری مواقع ملے ہیں۔ ان آسامیوں میں سے سولہ پر اے سی رینک کے افسران کو تعینات کیا جا چکا ہے۔ جب کہ بقایا آسامیوں پر بھی اے سی رینک کے افسران کی تعیناتی کے احکامات جلد جاری کر دیئے جائیں گے۔

4۔ حکومت کے فیصلہ کے مطابق سابقہ پی سی ایس کیڈر میں بھرتی کے لئے مقابلے کا امتحان باقاعدگی اور تسلسل سے ہو رہا ہے۔

5۔ صوبائی حکومت کے تمام کیڈرز کے ملازمین کو سرکاری وظائف پر بیرون ملک تربیت کیلئے اہلیت اور موزونیت کی بنیاد پر مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اور کسی گروپ کے ساتھ ترجیحی سلوک نہیں کیا جا رہا۔

6۔ صوبائی سلیکشن بورڈ اور ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی میٹنگ باقاعدگی سے ہو رہی ہے۔ تاکہ مستحق افسران کو بروقت ترقی کے مواقع میسر آئیں۔

7۔ سابقہ پی سی ایس افسران کی فٹ لسٹ باقاعدگی سے تیار کی جاتی ہے۔ تاکہ تعیناتی کے وقت آسانی ہو اور کسی افسر کی حق تلفی نہ ہو۔

خصوصی کمیٹی کی رپورٹ میں شامل ایسی تمام سفارشات جن کا تعلق صوبائی آسامیوں پر مرکزی حکومت کے ملازمین اور صوبائی حکومت کے ملازمین کی تقرری سے ہے۔ بنیادی طور پر صوبائی اور مرکزی حکومت کے باہمی اشتراک اور تعاون سے متعلق ہیں۔ خصوصی کمیٹی کی رپورٹ میں بھی اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے یہ چاہتے ہوئے کہ مسئلہ کا حل مرکزی حکومت کے ساتھ باہمی افہام و تفہیم کے ذریعہ طے کیا جائے وزیراعظم پاکستان کو خصوصی کمیٹی کی رپورٹ بھجواتے ہوئے درخواست کی کہ ان معاملات کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے قواعد و ضوابط کا تعین کیا جائے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے مراسلہ کے جواب میں وزیراعظم پاکستان نے وزیراعلیٰ پنجاب کو ایک خط تحریر کیا جس میں انہوں نے لکھا کہ پنجاب اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ انہوں

نے ملاحظہ کر لی ہے اور اس رپورٹ میں دی گئی تجاویز کی روشنی میں انہوں نے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن حکومت پاکستان کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے مزید تجویز فرمایا ہے۔ کہ اس مسئلہ کے حتمی حل سے قبل تمام صوبائی حکومتوں سے دوبارہ رائے لی جائے گی۔ آخر میں انہوں نے فرمایا ہے کہ صوبائی حکومت اس وقت تک کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے جس سے کسی پیچیدگی یا تضاد پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

وزیر اعظم پاکستان کی ہدایات کی روشنی میں اس مسئلہ کے حل کیلئے اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری کی زیر صدارت چاروں صوبائی چیف سیکرٹری صاحبان کے کئی اجلاس منعقد ہوئے جن میں خصوصی کمیٹی کی سفارشات کے ساتھ ساتھ دیگر متعلقہ عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے ملازمتوں کے ڈھانچہ کی تشکیل نو کے بارے میں رپورٹ وزیر اعظم پاکستان کو پیش کی جا چکی ہے۔ جس پر وفاقی حکومت میں غور ہو رہا ہے۔ حتمی فیصلہ ہونے سے قبل صوبائی حکومتوں سے بھی مشورہ کیا جائیگا۔

جناب سپیکر: پڑھا گیا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس سوال کے جزو (الف) میں ان سے یہ دریافت کیا گیا ہے:

> "کہ گریڈ اٹھارہ اور اس سے اوپر گریڈ کی صوبائی سول سروس کے افسران کے کوئی قواعد ملازمت موجود نہیں ہیں جبکہ دیگر ہر صوبہ میں ایسے افسران کے قواعد ملازمت مرتب شدہ ہیں"

اس سوال کا جواب انہوں نے کہیں بھی نہیں دیا۔ پوچھا یہ گیا ہے کہ کیا صوبائی سول سروس کے افسران کے کوئی قواعد ملازمت ہیں "اس کا جواب جو انہوں نے اسمبلی میں پیش کیا ہے اس میں اس سوال کا جواب موجود نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (چودھری عبدالغفور): جناب والا! مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں۔

جناب سپیکر: فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اچھا کیا کہ جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے اس

کو Point-Out کر دیا ہے ۔ میں اس کی ابتدا ہی میں یہ عرض کرنے والا تھا کہ آج کی نشست کے جو سوالات ہیں ۔ اس میں 1022 ہے۔ 1034 ہے ۔ 1035 ہے۔ 1067 ہے۔ 1068 ہے ۔ 1085 ہے ۔ 1086 ہے ۔ 1087 ہے ۔ 1089 ہے۔ کل اس میں جو سوالات ہیں ماسوائے آخری ایک آدھ سوال کے بلکہ اس فہرست میں پہلا نمبر اور 27 نمبر یہ سول ججوں کے متعلق ہیں باقی سارے کے سارے سوالات اسی مسئلہ سے متعلق ہیں جو اس ہاؤس میں زیر بحث آ کر ایک مقرر کی گئی کمیٹی جس میں رپورٹ مرتب ہوئی اور مرتب ہو کر وہ زیر بحث آئی اور ہاؤس نے اس کے متعلق سفارشات کیں ۔

Then we received a letter from the Federal Government with reference to the letter of the Chief Minister concerning the Report of the Punjab Assembly about the PCS Officers, that the Prime Minister has constituted a Committee to go into the Report in detail vis-a-vis the rights of the Services.

اور اس میں یہ باتیں جو اٹھائی گئی ہیں ان کا ایک تفصیلی جائزہ لیکر فیصلہ کیا جائے کہ

What should be the distribution ratio or the proportion of the services within the provinces.

کہ کون کون سی اور کتنی وفاقی حکومت کے لوگوں کو جائیں گی اور کتنی سابقہ پی سی ایس Cadre کے لوگوں کو جائیں گی ۔ اور تمام سوالات کسی نہ کسی لحاظ سے اسی کے متعلق ہیں ۔ کل میں نے اس پر میٹنگ کی ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ محکمے نے اس کے جو جوابات دیئے ہیں ' وہ سوالات کی جزئیات کے مطابق To the point نہیں' بلکہ ایک ہی سوال کہ اس کے تحت ایکشن کیا لیا گیا ہے suggest کر دیا گیا ہے ۔ تو آپ سے یہ عرض کرنے ہی والا تھا ۔ یہ تمام معاملات آپ کے اور معزز ایوان کے علم میں ہیں ۔ اب اس میں وفاقی حکومت کی طرف سے ایک نئی پیش رفت یہ ہوئی ہے کہ جناب وزیراعظم نے جو وفاقی کمیٹی تشکیل دی تھی اس میں چاروں صوبائی حکومتوں کے چیف سیکرٹری صاحبان' بلکہ صوبائی گورنمنٹ سے مشورہ کیا گیا تھا اور چیف سیکرٹریز ممبر تھے ۔ فیڈرل گ Establisment Secretary اس کے چیئرمین تھے اس طرح کچھ لوگوں کو اس کے ساتھ منسلک کیا گیا تھا ۔ جو پراگریس میں عرض کر رہا تھا وہ یہ ہے کہ نئی رپورٹ وزیراعظم کو پیش کر دی گئی ہے ۔ وہ کیا ہے ' اس پر ابھی تک کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا ۔

Keeping in view the Report of the Assembly about ex PCS Officers,

جیساکہ میرے فاضل دوست نے نشان دہی کی' کہ جوابات سوالات کی جزئیات کے مطابق نہیں دیئے گئے ۔ ان تمام سوالات کا ایک عمومی جواب لگا دیا گیا ہے جو ایس اینڈ جی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ نے لگایا ہے جس کو کہ approve کیا گیا یہ سروسز کا محکمہ چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تمام سوالات کی جزئیات کے جوابات من و عن اس طریقے سے دیئے جائیں جو موجودہ حالات کے مطابق ہوں تو اس کے لئے میں آپ سے مہلت چاہوں گا تاکہ میں اس کی اصلاح کر دوں کیونکہ انہوں نے جو جنرل جواب لگایا ہے' یہ سوالات کی جزئیات کو پورا نہیں کرتا ۔ اس پر میں معذرت خواہ ہوں ۔ جب محکموں کی Allocation ہوئی تو میں نے میٹنگ کی اور میں نے اس وقت بھی محسوس کیا کہ یہ جواب جزئیات کے مطابق نہیں ۔ لیکن مقصد سب سوالوں کا وہی ہے جو اس رپورٹ میں ہم نے discuss کیا ہے ' ہاؤس نے پاس کیا ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ اسی رپورٹ میں جوابات بھی دیئے گئے ہیں اور بحث بھی کی گئی ہے ۔ مقصد یہی ہے کہ اس پر عمل کیا ہوا' وفاقی حکومت نے کیا گیا اور صوبائی حکومت نے کیا کیا' اور CSP vis-a-vis ex-PCS cadre والوں کے درمیان جو جھگڑا ہے ' اس میں کیا فیصلہ ہوا ۔ تو اگر اس رپورٹ کا انتظار کرنا ہے تو وہ آپ کی صوابدید پر ہے ' آپ جس طرح سے حکم فرمائیں ۔ اگر ان جزئیات کے مطابق جواب تیار کروانے ہیں تو میں نے پہلے ہی آرڈر دیا ہے' کیونکہ یہ تو اس کے مطابق نہیں ہیں ۔ سارے سوالوں کا one way or the other مقصد ایک ہی ہے ۔ لیکن سوالات کی ترتیب بدل دی گئی ہے ۔ جواب ایک ہی دیا گیا ہے ۔ تو اس میں آپ جس طرح مناسب سمجھیں ۔ مقصد یہی ہے کہ یا تو اس رپورٹ کا یا اس فیصلے کا انتظار کر لیا جائے ۔ جو وفاقی حکومت نے کیا ہے ۔ سوالات کے پوچھنے کا مقصد وہی ہے اور اگر آپ چاہتے ہیں ' جس طرح کہ نشاندھی کی گئی ' کہ جزئیات کا جواب دیا جائے تو مجھے اسی سیشن کے لئے مہلت دے دی جائے ۔ جوابات تیار کروا دیتے ہیں ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب سپیکر ! دراصل وہ ایک پالیسی بیان تھا جو ہمارے گزشتہ فروری ۔ مارچ کے اجلاس میں اس وقت کے وزیر قانون نے پی سی ایس کی شرائط ملازمت کے بارے میں یہاں پر دیا تھا ۔ اسی پالیسی بیان کو انہوں نے ایک جواب کی شکل میں ہر سوال کے سامنے درج کر دیا ہے ۔ جبکہ اگر ان تمام سوالات کا بغور مطالعہ کیا جائے اور ان کا تجزیہ کیا جائے تو تمام سوالات اپنی روح کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں ۔ ہر سوال میں مختلف بات دریافت کی گئی ہے اگر محکمے نے دانستہ طور پر ایسا کیا ہے کہ انہوں نے ایک وزیر صاحب کے پالیسی بیان کو جو کہ انہوں

نے فروری ۔ مارچ کے اجلاس میں جاری کیا تھا' اس کو جواب کی شکل میں درج کیا ہے تو اس کا ذمہ دار محکمہ ہے یا متعلقہ وزیر صاحب ۔ جناب وزیر جو یہاں پر جناب وزیراعلیٰ کے ایماء پر سوالوں کے جواب دے رہے ہیں' وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں ۔ وہ محکمے کو اس بات کے ذمہ دار کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اگر اس ایوان کے استحقاق کو اس قسم کے گمراہ کن جوابات سے پامال کیا ہے تو وہ متعلقہ وزیر صاحب نے کیا ہے ۔ ان کا محکمہ ان کے سامنے جوابدہ ہے ۔ یہاں اسمبلی میں وہ وزیر صاحب ہمارے سامنے جواب دہ ہیں ۔ اور ہم ان سے جواب طلبی کا حق رکھتے ہیں کہ دانستہ طور پر ایسے جوابات دیئے گئے ہیں اور اس ایوان کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

میاں محمد افضل حیات : جناب والا ! یہ سوالات گزشتہ اجلاس میں بھی آئے تھے اور اس دن ملتوی کر دیئے گئے تھے ۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ اسی اجلاس میں پھر کسی دن لائے جائیں گے ۔ لیکن اس اجلاس میں یہ سوالات نہ دھرائے گئے اور آج تین ماہ کے بعد پھر یہ سوالات آئے ہیں ۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ آج ان کے جوابات مکمل ہوتے ۔ اور رپورٹ پیش ہوئے بھی بہت عرصہ گزر چکا ہے ۔ اس کے ساتھ بہت سی چیزیں اور وابستہ ہیں ۔ میں رول ۔ 52 کے تحت یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں اور میں لکھ کر بھی آپ کو بھیج رہا ہوں ۔ رول ۔ 52 کے تحت

On every Sunday, the Speaker may, on two clear days' notice being given by a member, allot one hour for discussion on a matter of sufficient public importance which has during the last week been the subject of a question, starred or unstarred ' !

جناب سپیکر : میاں صاحب 'کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ جو سوالات ہیں ' ان کے بارے میں بحث کے لئے وقت مخصوص کیا جائے یا سوالات کے جوابات صحیح نہ آنے کے مسئلے پر بحث کے لئے وقت چاہتے ہیں ؟

میاں محمد افضل حیات : جس طریقے سے جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے اور اس میں انہوں نے کئی پیچیدگیوں کا ذکر کیا ہے کہ سوالات کے جوابات صحیح نہیں اور ان میں تشنگی ہے ۔ اور یہ مسئلہ عوامی اہمیت کا ہے اور یہ کافی عرصے سے چلا آ رہا ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے کہ ایک رپورٹ جو پیش ہوئی ' جو کافی محنت کے ساتھ بنائی گئی ' وہ ایوان میں پیش ہوئی اور پھر ایوان نے اس پر عملدرآمد کے لئے پر زور سفارش کی جو کہ ایک صوبائی مسئلہ ہے ۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کس مسئلے پر آپ بحث چاہتے ہیں؟

میاں محمد افضل حیات: سول سروٹس کے متعلق جو سوالات ہیں' ان کے اوپر بحث چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تو اس سلسلے میں جناب لاء منسٹر نے معذرت بھی کی ہے کہ یہ جوابات صحیح نہیں دیئے جا سکے اور اس سلسلے میں وہ چاہتے ہیں کہ اگر انہیں کچھ وقت دے دیا جائے تو ابھی اسی اجلاس میں وقت بھی مخصوص کیا جا سکتا ہے۔ اسی اجلاس کے دوران میں وہ جوابات مکمل جزئیات کے ساتھ دے دیتے ہیں۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! پچھلے سیشن میں بھی بات ہوئی تھی اور وہ جوابات نہیں دیئے گئے تھے۔

جناب سپیکر: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! پچھلے سیشن میں جس دن ایس اینڈ جی اے ڈی کے سوالات آئے تھے' اسی دن 4 اکتوبر کو ملتوی کر دیئے گئے تھے۔ ریکارڈ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: کیا اس وقت یہ طے ہوا تھا کہ اسی سیشن میں یہ جوابات دوبارہ آئیں گے۔؟ تو پھر اس سیشن میں کیوں نہیں آئے؟ آپ نے اس کی نشان دہی بھی نہیں کی۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! آخری دن جس طریقے سے ایوان کو Adjourn کر دیا گیا وہ نہیں آ سکے۔ چونکہ سوالات آتے رہے اور ہم سمجھتے تھے کہ یہ خود بخود آ جائیں گے۔ لیکن آج بھی ان سوالات کے جوابات ویسے کے ویسے ہیں۔

جناب سپیکر: تو اس کے لئے آج ہم تاریخ مقرر کر لیتے ہیں کہ فلاں دن ان کے جوابات ٹھیک انداز سے آ جانے چاہئیں۔

میاں محمد افضل حیات: ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: جناب والا! میں عرض کر دیتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے۔ پچھلی دفعہ یہ سوالات نہیں آئے۔ نہ کوئی کمیٹی مقرر ہوئی۔ آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ ہر سوال کا

طرز مختلف ہے لیکن مقصد ان کے پیچھے وہی ہے کہ اس رپورٹ پر بحث کی جائے۔ میں نے تو خود ہی اس کی نشاندھی کر دی ہے ' Misguide کرنے کی کوشش نہیں کی

I was going to point out to the Chair

کہ یہ جوابات ان جزئیات کے مطابق نہیں ہیں جو ان سوالات کی language ہے۔

I am not going to own it, I have already told. کہ اس کو ہاؤس own کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے میں نے یہ عرض کر دیا کہ اگر آپ چاہیں تو اسی سیشن میں تاریخ مقرر کر لیں ہم جزئیات کے ساتھ جوابات تیار بھی کر لیتے ہیں اور زیر بحث بھی لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کتنا ٹائم لیتے ہیں؟

وزیر قانون: جناب والا! آج انیس تاریخ ہے۔ 29 تاریخ کو لے لیں۔ ہم دو دن پہلے اس ہاؤس کو Adjourn کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ یقینی نہیں ہے کہ یہ اجلاس 29 کو ہوگا۔

وزیر قانون: جناب والا! ہمارا خیال ہے کہ ہم اس اجلاس کو 10 تاریخ تک چلائیں گے اگر آپ چاہیں تو خصوصی نشست کے بعد رکھ لیں یا اس سے پہلے 24 تاریخ کو رکھ لیں۔

جناب سپیکر: 24 کو اتوار ہے۔ 25 کو کر لیں اس دن پیر کا دن ہے۔ 24 تک سوالات کے لئے مقرر کر چکے ہیں۔

وزیر قانون: درست ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب ٹھیک ہے کیونکہ پوری جزئیات کے ساتھ اسکے جوابات آئیں گے۔

میاں محمد افضل حیات: درست ہے۔

میاں مختار احمد شیخ: جناب والا! شنید ہے کہ 24 تاریخ کو اجلاس ختم ہو رہا ہے۔

وزیر قانون: میاں صاحب میں کہہ رہا ہوں کہ اجلاس ختم نہیں ہو رہا آپ کی شنید درست نہ ہے۔

ملک ممتاز احمد بھچر: جناب والا! اجلاس کے متعلق جو شکوک وشبہات ہیں وہ ختم کر دیئے جائیں۔

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: یہ اجلاس Special session صوبہ میں بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کا انتخاب خفیہ رائے دہی کی بجائے ہاتھ کھڑے کرنے کے ذریعے کروانے کا فیصلہ Special Session کے بعد بھی جاری رہے گا۔ یہ بات میرے علم میں آئی ہے کہ یہ اجلاس Special Session کے بعد بھی کچھ عرصہ جاری رہے گا۔ ہم اب تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ جناب جنجوعہ کی تحریک استحقاق نمبر 3 ہے۔ یہ Pending تھی وزیر بلدیات کی علالت کی وجہ سے یہ Pending ہے کیا حکومت کی طرف سے کوئی وزیر صاحب اس کے متعلق بات کریں گے۔

وزیر قانون: مجھے تو کوئی اطلاع نہیں ہے کل کے لئے اطلاع تھی کہ وہ Check-up کر رہے ہیں۔ اگر آپ فرمائیں تو میں اس کو Take-up کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: درست ہے آپ کر لیں۔ میاں ریاض حشمت جنجوعہ نے اس تحریک کو پڑھ لیا ہے آپ نے اس کے متعلق مختصر بیان دینا ہے۔

صوبہ میں بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کا خفیہ رائے دہی کی بجائے ہاتھ کھڑے کرنے کے ذریعے کروانے کا فیصلہ

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر چاروں صوبوں کے بلدیاتی انتخابات ایک ہی وقت میں منعقد ہوئے مگر تین صوبوں کے برعکس پنجاب میں مخصوص نشستوں اور بلدیاتی سربراہوں کے انتخابات کے وقت قواعد میں تبدیلی کر کے Show of hand دقیانوسی طریقہ کار اپنایا گیا اس تبدیلی کو حکومت خواہ کئی بھی نام دے یہ حقیقت اپنی جگہ پر مسلمہ ہے کہ حکومت نے مرضی کے نتائج حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا ہے ووٹ کا تقدس ' ووٹ کا وقار اس بات پر ہے کہ اسے خفیہ رکھا جائے۔ مگر صرف پنجاب میں انتخابی قواعد میں تبدیلی کرنا ووٹ کے تقدس کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ سابقہ مارشل لاء حکومت جو کہ مثبت نتائج کے نام پر اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرنے کی عادی تھی۔ مگر موجودہ حکومت کے اس قسم کے غیر جمہوری ہتھکنڈے اس بات کا ثبوت ہیں کہ موجودہ حکومت کو عوام

پر اعتماد نہیں ہے باقی تینوں صوبوں کے برعکس صرف پنجاب میں ہاتھ کھڑے کرنے کا قانون نافذ کر کے پنجاب کے عوام کی صریحاً توہین کی گئی ہے ۔ اور انہی وجوہات کی بنا پر پنجاب کے عوام کو دوسرے صوبوں کے عوام طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں ۔ اور الزام دیتے ہیں کہ پنجاب کے عوام میں یکساں پالیسی اپنائی جاتی تو شاید ہم اس قسم کے الزامات سے بچ جاتے ہیں یہ بات پوری دیانتداری سے کہہ رہا ہوں ۔ کہ پنجاب میں Show of hand کا طریقہ کار اپنانے سے پنجاب کے وقار اور عظمت پر حرف آیا ہے ۔ ہم ارکان اسمبلی جن کو عوام نے نمایاں حیثیت دے کر صاحب استحقاق بنا دیا ہے ۔ حکومت کی ایسی بوالعجبیوں پر عوام کی نفرت کا نشانہ بنتے ہیں میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ حکومت کو رولز فریم کرنے کا اختیار حاصل ہے ۔ لیکن اس اختیار کا مطلب یہ نہیں ہے اس قسم کے رولز بنائے جائیں جو آئین کی روح کے منافی ہوں جو عالمی جمہوری روایات کے منافی ہوں جس سے عوام کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا ہوں اور قانون اور رولز بنانے والوں کی نیتیں ثابت ہو جائیں کہ ان قواعد کو بنانے میں ان کا کیا مقصد تھا جناب والا میں استدعا کرتا ہوں کہ میری اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور تحقیقات کرائی جائے کہ پنجاب میں show of Hand کا طریقہ کار ایجاد کرنے کے پیچھے کیا محرکات شامل تھے اور آخر میں جناب والا میں اپنی اس تحریک استحقاق کی Admissibility کے بارے میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ آئین کے مطابق صوبوں کو کوئی ایسا قانون بنانے کا اختیار نہیں ہے ۔ جو آئین کی رو سے متصادم ہو اور آئین کا آرٹیکل نمبر 226 اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام انتخابات ....

چودھری محمد صدیق سالار: پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! اسی قسم کی بات ہائی کورٹ میں بھی پیش کی گئی جو وہاں پر Reject ہوئی ۔ تو Show of Hand عین اسلامی طریقہ ہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں سرعام فیصلے فرمایا کرتے تھے ۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب ! پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ جنجوعہ صاحب کو اپنا مختصر بیان مکمل کرنے دیجئے ۔

میاں ریاض حشمت صاحب: جناب والا ! Show of hand کا طریقہ کار مسجد نبوی کا حوالہ ایک ایسا شخص دے رہا ہے اور جناب والا یہ ٹھیک ہے کہ اسلام میں بیعت کا طریقہ کار رائج تھا لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نہ ڈنڈا ہوتا تھا اور نہ ان کے پاس ڈپٹی کمشنر تھے جو

ووٹروں کو گھیر کر لاہور میں لاتے تھے ۔ تاکہ وہ اپنی مرضی سے اپنے نامزد کردہ امیدواروں کے حق میں ان کا ووٹ استعمال کروا سکیں جناب والا ! جس سسٹم میں جس نظام میں اس قسم کے طریقے رائج ہوں اس نظام میں مسجد نبوی کی مثال دینا میں سمجھتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی مترادف ہے کہ موجود Show of hand کے طریقہ کار کو بیعت کے طریقہ سے مماثلت اور اس سے منطبق کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ افسوس ہے کہ میرے بزرگ نے ایک بات ایسے کہہ دی ہے کہ شاہ کی وفاداری میں انہوں نے شاہ سے بھی زیادہ وفادار ہونے کے لئے ایک ایسی بات کہہ دی ہے جو ان کی زیب نہیں دیتی تھی ۔ تو میں جناب والا ! آئین کا حوالہ دے رہا تھا ۔ کہ آئین کا آرٹیکل 226 اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام انتخابات خفیہ رائے دہی کے ذریعے ہونگے ۔ ہم نے بحیثیت رکن اسمبلی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت اس آئین کو برقرار رکھنے اس کا تحفظ اور دفاع کرنے کی قسم کھا رکھی ہے ۔ جناب والا ! جب حکومت آئینی تقاضوں ' آئینی ضرورتوں اور آئینی ضمانتوں کے خلاف کوئی قانون بناتی ہے تو وہ آئین شکنی کی مرتکب ہوتی ہے اور جہاں بھی آئین شکنی ہو گی وہاں ہر رکن اسمبلی کا استحقاق مجروح ہو گا کیونکہ ہماری اسمبلی بنیادی طور پر قانون ساز اسمبلی ہے ۔ جب کوئی ایسا قانون بنے گا جسے عوام شک کی نگاہ سے دیکھیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسمبلی کی کارکردگی کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اور اس طرح ارکان اسمبلی کے استحقاق مجروح ہوتے ہیں ۔ اس لئے جناب والا میری یہ گزارش ہے کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے ۔ شکریہ ۔

وزیر قانون : (چودھری عبدالغفور) جناب والا ! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس وقت ہمارے سامنے تحریک استحقاق ہے ۔ جہاں تک اس قانون میں غلط طریقہ کار ہونا یا صحیح طریقہ کار کا ذکر ہے تو میں صرف یہی عرض کر سکتا ہوں کہ دونوں قوانین میں For and against argue تو کیا جا سکتا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ دونوں طریقہ کار میں کچھ قباحتیں موجود ہیں لیکن یہ میں ضرور عرض کرونگا کہ موجودہ طریقہ کار کی روح کو اگر دیکھا جائے تو معاشرہ میں جو منافقت جو دوغلا پن ہے اور اس سے معاشرے کو صحیح اسلامی راہ پر لانے کے لئے ایک جرات کی ضرورت ہے ۔ جسے ہم اخلاقی جرات بولتے ہیں اس کے لئے اگر کچھ اقدامات کئے جائیں تو اس میں کوئی ایسی برائی نہیں ہے ۔ جناب والا ! آپ سب حضرات اس سے واقف ہیں کہ خفیہ رائے شماری کے جہاں اچھے پہلو ہیں وہاں برے پہلو بھی ہیں ۔ موجودہ طریقہ کار کو لوگوں نے پسند کیا ہے اور اس سے بغیر کسی بناوٹ کے ' بغیر کسی

منافقت کے لوگوں کو یہ اخلاقی جرات دکھانے کا موقع بھی ملا ہے کہ وہ کس امیدوار کو Support کرتے ہیں اور کس کو Support نہیں کرتے ہیں ۔ اور آپ نے دیکھا ہے کہ ہر امیدوار کے حق میں اور مخالفت میں لوگ آئے اور وہ آخری وقت تک قائم رہے ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کی تعداد کم ہونے کی شکل میں انہوں نے آخری وقت میں مقابلہ کرنا پسند نہ کیا ہو ۔ لیکن یہ بات نہیں ہے کہ اس طریقہ کار سے تمام لوگوں کو مرعوب کر لیا گیا ہے یا تمام لوگوں کو مرعوب کیا جا سکتا تھا ۔ جس نے چاہا کہ وہ کسی امیدوار کے خلاف ووٹ دے تو اس کو کس نے روکا تھا ؟ چنانچہ یہ بات کہنا کہ اس میں کوئی خاص مقصد پوشیدہ تھا ' یا کوئی ایسی بات اس میں پنہاں تھی جس سے کوئی خاص مقاصد حاصل کرنا درکار تھے تو یہ بات قطعی غلط ہے ۔ دوسری بات اس تحریک میں واقعاتی طور پر یہ کہی گئی کہ باقی صوبوں کی مناسبت سے اور ان کی موافقت میں یہ رول کیوں نہیں بنائے گئے ؟ تو میں یہ عرض کرونگا کہ یہ ضروری نہیں ہے لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس کے تحت دفعات میں بھی اور قواعد میں بھی ہر صوبہ آزاد ہے کہ وہ جس طرح چاہے اپنے انتخابات کروائے اور اس میں جو قواعد چاہے مرتب کرے ۔ ہاں ! میں یہ بات درست تسلیم کرتا ہوں اور یہ صحیح ہے کہ جو آئینی طریقہ کار ہے اس کی خلاف ورزی نہ کی جائے ۔ اور اس بارے میں میرے ایک فاضل دوست نے آرٹیکل 226 کی نشاندھی کی ہے ۔ اگر وہ یہ نہ بھی کرتے تب بھی میں آرٹیکل 226 کا حوالہ دیتا اور میں یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا کہ آرٹیکل 226 جو ہے وہ

That relates to all election under the consitution

جو الیکشن آئین کے تحت ہوتے ہیں ان کی گارنٹی خفیہ رائے دہی کے مطابق دی جاتی ہے جس طرح اسمبلی کے انتخابات صوبائی اسمبلی کے انتخاب ۔ سینٹ کے انتخاب خفیہ رائے شماری کے تحت ہوتے ہیں اور آئین نے اس بات کی گارنٹی دی ہے ۔ لیکن مقامی حکومت کے انتخابات آئین کے تحت منعقد نہیں ہوئے ۔ مقامی حکومت و دیہی ترقی کے انتخابات لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس کے تحت منعقد ہوئے ہیں ۔ ایک قانون بنایا گیا جس کے تحت قواعد بنائے گئے اور ان قواعد کے تحت یہ انتخابات منعقد ہوئے اور ان قواعد کو بنانے کے لئے اور اس قانون کو ترمیم کرنے کے لئے صوبائی حکومت مکمل طور پر آزاد ہے اور اس میں باقاعدہ قانون کے تحت ترمیم کی گئی یہ مسودہ قانون اسمبلی کی توسیع کے لئے اسمبلی میں پیش بھی کر دیا گیا Show of hand کا موجودہ طریقہ کار جو ہے اس کے لئے قواعد تشکیل دیئے گئے اور قواعد کے مطابق کیا گیا ۔ اور یہ جو طریقہ کار تھا ۔

That has been subject to scrutiny by the High Court in a writ petition.

میں یہ عرض کرنے والا تھا کہ اسی طریقہ کار کے خلاف ایک Writ petition ہائی کورٹ میں دائر ہوئی اور اس کا نمبر 1987ء 1686 ہے اور یہ ملک نذیر حسین بنام گورنر پنجاب ہے۔ ہائی کورٹ نے اس Writ کو خارج کرتے وقت یہ مشاہدہ کیا کہ چونکہ لوکل گورنمنٹ آرڈی نس کے تحت بنائے گئے قانون سے کسی قاعدہ کی خلاف ورزی نہیں ہوتی اس لئے یہ کہنا کہ اس میں کسی طور پر آئینی خلاف ورزی ہوئی ہے یا یہ قانون اور طریقہ کار' آئین کی کسی خلاف ورزی میں بنایا گیا ہے۔ اس فیصلے سے اس کی تائید نہیں ہوتی چنانچہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں کہ کسی آئین کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا یہ کہ کسی قانون کے خلاف یہ طریقہ کار اپنایا گیا ہے۔ تو میں یہ عرض کرنے والا ہوں کہ جناب والا جہاں تک Privileges کا تعلق ہے اس کے متعلق قاعدہ 55 یہ ہے۔

"The question shall relate to a privilege granted by the Constitution .."

آئین کے تحت تو یہ انتخاب نہیں ہوئے جیسے میں نے عرض کر دیا ہے اور یہ بات ہائی کورٹ میں بھی چیلنج ہوئی ہے۔ " **any law or rules made under any law ....** " تو لاء ہمارے پاس لوکل گورنمنٹ آرڈی نس ہے۔ قواعد اس کے تحت بنائے گئے ہیں اور اس کے عین مطابق یہ انتخاب منعقد ہوئے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں کہ یہ استحقاق کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کسی ممبر کا استحقاق کیسے بن گیا۔ قانون بنا کر اس کے تحت قواعد بنائے گئے اور قواعد کے تحت انتخاب ہوا۔ تو نہ کسی قواعد کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل پذیرائی نہیں ہے۔ اسے Reject ہونا چاہئے۔

ملک طیب خان اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! وزیر موصوف نے شروع شروع میں چند الفاظ فرمائے ہیں۔ ان پر میری ذات کو تو اعتراض ہے شائد کسی دوست کو اعتراض نہ ہو۔ وہ یہ کہ " منافقت معاشرے میں دوغلہ پن " اگر معاشرہ منافق ہے تو پھر میرے خیال میں ہم تمام منافق ہیں۔ اس لئے یہ الفاظ اسمبلی کے ریکارڈ سے ختم ہونے چاہئیں۔

وزیر قانون: جناب والا! میں آپ کی اجازت سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے کہا کہ معاشرے سے منافقت کو ختم کرنے کے لئے یہ طریقہ کار اپنایا گیا۔ اس میں کوئی ایسی غیر پارلیمانی بات نہیں تھی۔

اسے کسی بات پر منسوب نہیں کیا گیا اور نہ کسی شخص کو نامزد کیا گیا ہے۔ معاشرے کے متعلق اجتماعی طور پر یہ بات کی گئی ہے۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب سپیکر! کیا منافقت صرف پنجاب میں ہی ہے۔ یہاں سے ہی دور کرنی ہے؟

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب والا! اگر وزیر موصوف پسند فرمائیں تو آپ یہ کردیں کہ خود داری اور جرات لوگوں میں پیدا کرنے کے لئے یہ کیا گیا ہے۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! چودھری گل نواز صاحب نے کہا ہے کہ خود داری اور جرات پیدا کرنے کیلئے۔ جناب والا! وزیر قانون صاحب کا ایسا کوئی مقصد نہیں ہے کہ قوم میں خود داری اور جرات پیدا کی جائے اس لئے وہ کیسے استعمال کرتے ہیں۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جس طرح سے قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ حلفاً کہتا ہوں جرات پیدا ہوئی ہے اور حکومت نے بالکل مداخلت نہیں کی اس انتخاب کو ہر آدمی نے پسند کیا ہے۔ میں اپنی ذات کے بارے میں کہتا ہوں کہ میرے ساتھ بھی بے انصافی ہوئی ہے میں اگر وہ بے انصافی بتاؤں تو آپ حیران ہونگے لیکن حکومت نے میری امداد قطعاً نہیں کی۔ ہر چیز میں میرے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ معاملات کو Put کرنے کا ایک انداز ہے لیکن یہ الفاظ غیر پارلیمانی نہیں ہیں اس لئے میرے خیال میں ان کو حذف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چودھری محمد رفیق: جناب سپیکر! جناب وزیر قانون صاحب نے اپنی تقریر دلپذیر میں یہ بات ثابت کی ہے کہ پنجاب اور پنجاب کے معاشرہ میں منافقت اور دوغلا پن موجود ہے جبکہ دوسرے صوبوں میں نہیں۔ بھٹو صاحب نے بھی اس بات کی نشاندھی کی تھی اور میں جناب والا۔ وزیر قانون صاحب کو سچ بولنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا Privilege کیسے Breach ہوا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! صوبہ میں قانون سازی کا حق صرف اسمبلی کو

حاصل ہے اور اس اسمبلی کے موجود ہوتے ہوئے ایک ایسا قانون بنایا گیا جو نیک نیتی پر مبنی نہیں ۔ جناب والا ! اسمبلی کو یہ آئینی استحقاق حاصل ہے ۔ پنجاب اسمبلی قانون ساز اسمبلی ہے اور اسے قانون بنانے کا حق ہے ۔

جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جب ہم قانون ساز اسمبلی کے ممبر ہیں قانون ساز اسمبلی کو یہ حق ہے کہ قانون بنائے ۔ اس اسمبلی کو موجود ہوتے ہوئے ایک ایسا قانون بنایا گیا جو نہ تو نیک نیتی پر مبنی ہے اور نہ ہی بقول وزیر قانون کے اس قانون کے ذریعے معاشرہ سے منافقت ختم کرنا ہے ۔ جہاں تک انہوں نے منافقت کا ذکر کیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ بہت سے لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا ہے اور یہ بات سب سے زیادہ قابل اعتراض ہے کہ کیا منافقت صرف پنجاب میں موجود ہے ۔

جناب سپیکر: نہیں ۔ یہ مسئلہ زیر بحث نہیں ہے ۔ جنجوعہ صاحب جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ آپ کا استحقاق Show of hand کے قواعد بنانے سے کیسے مجروح ہو گیا ۔ حکومت نے قواعد میں یہ ترمیم کی ہے ۔ اس ترمیم کا آپ خود فرماتے ہیں کہ ان کو یہ حق ہے ۔ تو ان قواعد میں ترمیم کرنے سے آپ کا استحقاق کیسے مجروح ہو گیا ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: لیکن جناب والا ! یہ آئین کے خلاف تو کوئی قواعد نہیں بنا سکتے ۔ آئین جناب والا سپریم ہے ۔ آئین ہی اعلیٰ واقع ہے ۔ لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس بھی انہوں نے آئین کے تحت بنایا ہے ۔ آئین نے صوبے کو قانون بنانے کا حق دیا اور انہوں نے لوکل گورنمنٹ آرڈی ننس بنایا ۔

جناب سپیکر: اس سلسلے میں کیا کوئی رٹ بھی Pending ہے ؟

وزیر قانون: نہیں جناب والا ۔ اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔

جناب سپیکر: اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ٹھیک ہے ۔

وزیر قانون: جناب والا ! اس کے بنانے سے قانون اور قواعد کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ۔

جناب سپیکر: جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ تو عدالت سے بھی ثابت ہو گیا ہے کہ یہ حکومت کا استحقاق تھا کہ وہ رولز میں ترمیم کر دے ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا ! معلوم نہیں کہ وہ Writ کس نے دائر کی ہو ۔ میں

نے جو یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے یہ میں نے بطور ممبر صوبائی اسمبلی پیش کی ہے یہ قانون بنانے کا حق مجھے حاصل ہے میں یہ قانون بنا سکتا ہوں اس اسمبلی کے Forum کی موجودگی میں حکومت نے ایسا قانون بنایا ہے جو نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے اور حکومت کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرے۔

جناب سپیکر: کیا حکومت قانون میں ترمیم کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جی۔ مجاز ہے جناب والا! لیکن آئین کے خلاف نہیں۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! ہم جو بھی قانون بناتے ہیں چاہے صوبائی حکومت بنائے چاہے وفاقی حکومت بنائے۔ وہ آئین کی روح کے منافی نہیں ہو سکتا آئین نے جو اصول بنائے ہیں ان کی رو سے نہ ہم ایسے قوانین بنا سکتے ہیں جو اسلامی اقدار اور اصولوں کے خلاف ہوں۔ نہ ہم ایسی ترامیم کر سکتے ہیں جو آئین کی روح کے خلاف ہو۔ جناب والا۔ یہ جو ترمیم کی گئی ہے یہ آئین کی روح کے خلاف ہے اور جو Universal principle of franchise ہے اس کے خلاف ہے میں اس کی بات نہیں کر رہا۔ کیونکہ وہ ایک الگ بات ہے لیکن آئین کے آرٹیکل 226 میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

All elections under the Constitution shall be by secret ballot .

اور ایسے ہی دوسرے قوانین بھی ہیں۔ اس لئے ہم کوئی بھی ایسا قانون نہیں بنا سکتے۔ جو آئین کی روح کے خلاف ہو اور اس کے علاوہ تھوڑا عرصہ پہلے ہی جناب وزیر قانون خود فرما چکے ہیں کہ پی۔ سی۔ ایس کے قانون کے متعلق اس اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے اور اس کو پورے ملک میں Uniform کرنے کیلئے ایک سال سے روکا ہوا ہے تو اس قانون کو کیوں نہیں یکسانیت کے طریقے سے کیا گیا۔ اس لئے جناب والا! یہ محسوس ہوتا ہے کہ جلد بازی سے اور جس طریقے سے یہ کیا گیا وہ سب بدنیتی پر مبنی ہے اور کیونکہ یہ ایک قانون ساز ادارہ ہے اور آرڈیننس کے تحت اس رول کو ترمیم کیا گیا تو اس سلسلے میں ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب۔ اس میں آئین کی Interpretation کیلئے جو Best Forum ہے وہ تو کورٹس ہیں اور کورٹ میں یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا جس نے اس پر فیصلہ دے دیا۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کیا چیز چیلنج کی گئی کیونکہ

اس رٹ پٹیشن کے فیصلے یا اس پر جو بحث ہوئی ہے اس کے متعلق ہم لاعلم ہیں کہ کس بنا پر وہ Admit ہوئی ہے یا پھر کس طریقے سے ہوئی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جب تک پورا طریقہ نہ دیکھا جائے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اسے انہوں نے کس طریقہ سے نمٹایا ہے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں میاں صاحب کی لاعلمی کا تو علاج نہیں کر سکتا اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس قابل ہوں اگر وہ لاعلم ہیں تو اس کا کیا طریقہ کار ہونا چاہئے بہرحال میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک یہ پوائنٹ اٹھایا گیا ہے کہ اسمبلی کوئی قانون پاس کر سکتی ہے

So far as the Ordinances are concerned,

آئین کی دفعہ 128 کے تحت

When the Assembly is not in session

یہ گورنر صاحب کر سکتے ہیں

And more-over the rules can be framed underthe law by the Government itself.

جو قانون میں ترمیم ہوئی اس کیلئے آرڈیننس مرتب ہوا Enforce ہوا

When the Assembly was not in session. And that was quite in consonance with the provisions of Article 128 of the Constitution.

اور اب ہم مسودہ قانون کی شکل میں Move کر چکے ہیں اور اب وہ بحث کیلئے آ رہا ہے رولز کے تحت Frame ہوئے جو Constitute ہوئے آپ نے صحیح فرمایا ہے کہ

Violation of any privilege granted by the Constitution, any law or rules made under any law;

کسی جگہ پوائنٹ آؤٹ نہیں ہوئے کہ کونسے قانون اور لاء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ممبر کا استحقاق مجروح ہوا اس لئے اگر اس کی Interpretation کی بات ہے'

Then High Court is the concerned forum

اور اس فورم میں باقاعدہ تحریک ہو کر باقاعدہ Establish کیا اور اس کا میں نے ریفرنس دیا ہے تو اگر وہ ابھی تک اس بات سے لاعلم ہیں تو اس کا تو میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے لیکن یہ کسی طریقے سے بھی استحقاق کے مجروح ہونے کے زمرے میں نہیں آتا۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ

انہیں کیسے الہام ہوا کہ روح۔ روح کا تو سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں ہوتا کہ روح کیا چیز ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ آئین کی روح کے خلاف ہے میں تو حیران ہوں کیا ان کو الہام ہوا یا خدا نے انہیں یہ پاور دی ہوئی ہے کہ یہ روح کو جانتے ہوں۔

میاں محمد افضل حیات: جناب والا! اس کا تو کوئی جواب نہیں دیا جا سکتا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب یہ میاں صاحب نے اس روح کا ذکر نہیں کیا جس کا آپ کر رہے ہیں ....

چودھری محمد رفیق: جناب والا میں Admissibility پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت فرمائیں ...

جناب سپیکر: یہ کس بارے میں آپ بات کرنا چاہتے ہیں ؟

چودھری محمد رفیق: جناب والا جنجوعہ صاحب کی تحریک استحقاق کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

MINISTER FOR LAW: The motion has not yet been admitted, sir

جناب سپیکر: اس پر میاں صاحب نے بات کر لی ہے جنجوعہ صاحب نے بات کر لی ہے۔ اب مزید آپ کیا کہنا چاہتے ہیں!

وزیر قانون: جناب والا یہ بھی اپنی لاعلمی کا اظہار کریں گے۔

چودھری محمد رفیق: میں اپنی لاعلمی کا اظہار تو نہیں کروں گا۔ جناب والا! میرا حق تو بہرحال برقرار رہتا ہے ...

جناب سپیکر: چودھری صاحب آپ کا اس پر بحث کرنے کا حق نہیں بنتا۔

چودھری محمد رفیق: اگر آپ اجازت دیں تو پھر تو بن ہی جائے گا ...

جناب سپیکر: اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

چودھری محمد رفیق: یہ ضروری ہے سر۔ بڑی ضروری بات کرنی ہے ...

جناب سپیکر: آپ ایک دو لفظوں میں ختم کریں ...

چودھری محمد رفیق: جناب سپیکر یہ بات تو کہی جا چکی ہے کہ آئین کا آرٹیکل 226

All election under the constitution shall be by secret ballot.

جناب والا یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ قانون اور قانون سازی کی ماں یا مشعل یا منبع جو ہے وہ ہمارا آئین ہے جس کی روح کے منافی ہم کوئی قانون نہیں بنا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب یہ بات ہو چکی ہے۔ یہ Repetition ہے۔

چودھری محمد رفیق: جناب والا میں نے تمہید کے طور پر یہ بات عرض کی تھی۔ دوسری بات یہ بھی درست ہے کہ حکومت کو قواعد بنانے کا بھی اختیار ہے لیکن ایک Frame work ایک حدود کے اندر رہ کر بنا سکتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا آئین کی آرٹیکل 226 کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہے اور آئین کے آرٹیکل 8 کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہے۔ جناب والا آرٹیکل 8 یہ ہے کہ ...

Article 8 (1) Any law, or any custom or usage having the force of law, in so far as it is inconsistent with the rights conferred by this Chapter, shall, to the extent of such inconsistency, be viod.

(2) The State shall not make any law which takes away or abridges the rights so conferred and any law made in contravention of this clause shall, to the extent of such contravention, be viod.

جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت کو قانون کی رو سے یہ حق ضرور ہے کہ وہ قواعد مرتب کرے' بنائے لیکن اتنی کھلی چھٹی نہیں ہے کہ قوانین کو بناتے وقت وہ اسلامی روایات' اسلامی روح کو بھی پیچھے چھوڑ جائے یا اسلامی روایات کے منافی قانون بنائے یا اس آئین کے منافی قانون سازی کرے یا قواعد بنانے کا کوئی اس کو حق نہیں ہے ....

جناب سپیکر: شکریہ چودھری صاحب ... اس میں میں یہی عرض کروں گا آئین کی Interpretation کے لئے ہمارے پاس جو Best forum ہے وہ Courts ہیں اور اس سلسلے میں اگر فاضل محرک یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں آئین کی کوئی Violation ہوئی ہے تو اس سلسلے میں کورٹس سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ میں اپنے طور پر یہ محسوس کرتا ہے کہ میاں ریاض حشمت جنجوعہ

کا بطور ممبر صوبائی اسمبلی کے Breach of Privilege اس میں مجھے نظر نہیں آیا اس لئے میں اسے Out of order قرار دیتا ہوں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب والا میری اس تحریک استحقاق کے مسترد ہونے سے چودھری گل نواز خان صاحب بڑے خوش ہوئے ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے Show of hand کے طریقے سے کوئی ضرور گھپلا کیا ہوا ہے ...

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب والا مجھے سمجھ نہیں آئی ...

وزیر زراعت و قانون: ان کا نہ سمجھنا ہی بہتر ہے .....

جناب سپیکر: Privilege motion نمبر 10 بیگم شاہین منور احمد صاحبہ کی ہے۔

(معزز رکن ہاؤس میں موجود نہ تھیں)

وزیر زراعت و قانون: جناب والا درمیان میں اور بھی pending ہے ؟

جناب سپیکر: کون سی pending ہے ؟

وزیر قانون: جی یہ privilege motion نمبر 4 بھی میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی ہے یہ بھی pending ہے ..

جناب سپیکر: جی ہاں! یہ باقی تو ساری جنجوعہ صاحب کی ہیں۔ جنجوعہ صاحب کی تو ایک ہی take up ہو سکتی ہے نا.....

وزیر زراعت و قانون: privilege motion نمبر 5 چودھری محمد رفیق کی ہے ...

جناب سپیکر: privilege motion نمبر 5 چودھری رفیق صاحب کی ہے اور وہ اس کو pending رکھنا چاہتے ہیں۔

وزیر زراعت و قانون: اچھا جی ٹھیک ہے ...

جناب سپیکر: اس کے بعد یہ privilege motion نمبر 10 ہی آتی ہے۔ تو بیگم صاحب تشریف نہیں رکھتی ہیں اس لئے یہ Dispose of تصور ہو گی۔

یہ privilege motion نمبر12 Dispose of ہو گئی ہے ؟

وزیر زراعت و قانون: جی یہ پہلے ہو گئی ہوئی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہمارے پاس ماسوائے جنجوعہ صاحب اور چودھری رفیق صاحب کے اور کسی کی privilege motion نہیں ہے اور اب ان کو اگلے working day پر take up کیا جائے گا۔ یہ ہمارے پاس تحریک التوائے کار نمبر7 pending ہے ..

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: یہ Dispose of ہو گئی ہوئی ہے ..

جناب سپیکر: یہ Dispose of ہو گئی۔ ٹھیک ہے۔ جی تحریک التوائے کار نمبر9 میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی ہے ...

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی عدم موجودگی سے پیدا شدہ مسائل

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جھنگ کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کا تبادلہ شیخوپورہ کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے طور پر کسی کی تقرری عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر جھنگ نے عارضی طور پر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کا چارج سنبھال رکھا ہے جو کہ اپنے دیگر فرائض منصبی کی وجہ سے اکثر دوروں پر رہتے ہیں۔ ضلع کے اس اہم ترین ہسپتال میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی عدم موجودگی پیشہ وارانہ اور انتظامی الجھنوں کا باعث بن رہی ہے۔ مریض عدم توجہی کا شکار ہیں۔ نظم و ضبط اور صفائی کا فقدان ہے۔ Medicolegal کے حصول کے لئے سرعام سودا بازی کی جاتی ہے۔ جھنگ کے لاکھوں عوام میں اس صورت حال پر اضطراب و عال پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اس مسئلہ کی اہمیت عامہ کے پیش نظر اسے زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون: جناب سپیکر! یہ تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ مجھے جواب نہیں دینا چاہئے۔ یہ وہی جواب دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: تو شاہ صاحب تشریف نہیں رکھتے ہیں اس کو پھر pending کرلیں ...

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار نمبر 10 بھی آپ ہی کی ہے ...

بلدیاتی انتخابات میں پولنگ کے عملہ کو ووٹ دینے کے حق سے محروم رکھنا

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے' مسئلہ یہ ہے کہ جمہوری معاشروں میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہونے والے انتخابات میں ووٹ کا استعمال ہر بالغ شہری کا آئینی حق ہوتا ہے مگر ہمارے صوبہ میں حال ہی میں منعقد ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں پولنگ کے عملہ کو جن کی تعداد لاکھوں افراد پر مشتمل ہے ووٹ دینے کے حق سے محروم رکھا گیا ہے اور اس طرح ان لاکھوں افراد کے جمہوری حقوق تلف کئے گئے ہیں۔ عام انتخابات میں پولنگ کے عملہ کو یہ حق دیا گیا تھا کہ وہ بذریعہ ڈاک اپنی رائے کا اظہار کر سکیں مگر اس کے برعکس بلدیاتی اداروں کے انتخابات میں جن کو جمہوریت کی ابتدائی درس گاہوں کا درجہ حاصل ہے اس جمہوری اصول کی خلاف ورزی کے خلاف اشتعال و اضطراب پر جذبات پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اس انتہائی اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے جو لاکھوں افراد کے جمہوری اور آئینی حقوق کی پامالی کا باعث بنا ہے۔

MINISTER FOR LAW : Sir, I have no instructions from the Minister concerned to reply on his behalf.

جناب سپیکر: تو آپ کا کیا خیال ہے کہ اس کو pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون: جی ہاں۔

جناب سپیکر: جنجوعہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا پھر اس سے اگلی تحریک وزیر تعلیم سے متعلقہ ہے۔ وزیر تعلیم بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں' بلدیات کے وزیر بھی تشریف نہیں رکھتے صحت کے وزیر بھی تشریف نہیں رکھتے' اوقاف کے وزیر بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: (وزیر قانون سے مخاطب ہو کر) چودھری صاحب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس بات کو کل سے یقینی بنائیں کہ ان تحریک التوائے کار کا مناسب جواب دینے کے لئے متعلقہ وزیر اس ایوان میں موجود ہوں۔

وزیر قانون: جی میں کل سے اسے ensure کروں گا۔

چودھری محمد رفیق: جناب والا! وزیر قانون صاحب خود ہی جواب دے دیں گے ان کو بہت شوق ہوتا ہے جواب دینے کا۔ بے قرار رہتے ہیں' بے چین رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک چودھری اصغر علی گجر کی ہے' تشریف نہیں رکھتے ہیں' ان کی طرف سے کوئی اطلاع بھی نہیں ہے۔ تو یہ disposed of تصور ہو گی۔ جنجوعہ صاحب یہ تحریک التوائے کار نمبر 12 آپ کی طرف سے ہے یہ تعلیم سے متعلقہ ہے۔ اس کو بھی pending کر لیتے ہیں۔ وزیر تعلیم تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 13 اوقاف سے متعلقہ ہے۔ اوقاف کے وزیر بھی نہیں ہیں یہ pending ہو گی۔ اب آپ تحریک التوائے کار نمبر 14 پیش کریں یہ آبپاشی سے متعلقہ ہے وزیر آبپاشی موجود ہیں۔

راجباہ دھولر ضلع جھنگ میں پانی کی قلت

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ راجباہ دھولر جس کے ذریعہ سے ضلع جھنگ کا کافی رقبہ آبپاش ہوتا ہے اکثر وارہ بندی کی وجہ سے بند رہتی ہے' ضلع جھنگ جو کہ پہلے ہی نہری پانی کی شدید قلت کا شکار ہے اور وہاں صرف 35 سے 40 فیصد تک پانی دستیاب ہوتا ہے جو ضلع کی زرعی ضروریات پورا کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے جھنگ میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کاشتکاروں نے اپنے نجی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ٹیوب ویل نصب کر رکھے ہیں مگر راجباہ دھولر سے سیراب ہونے والے علاقہ میں

صورتحال اس کے برعکس ہے اور وہاں زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے زمینوں کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے' اس لئے کاشتکاروں کو صرف نہری ذریعہ آبپاشی پر انحصار کرنا پڑتا ہے اس راجباہ میں آئے روز کی دارہ بندی کی وجہ سے وسیع زرعی رقبہ فصلوں کی کاشت سے محروم ہوتا چلا جا رہا ہے اور متبادل ذرائع آمدنی اور وسائل رزق نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکار مالی دشواریوں کا شکار ہیں۔ اگر اس راجباہ میں پانی کی فراہمی کے مسئلہ کو ترجیحی بنیادوں پر حل نہ کیا گیا تو گندم کی فصل کی کاشت اور آبپاسی میں تاخیر قومی پیداوار کو شدید متاثر کرے گی۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ یہ ایوان راجباہ دھولر میں پانی کی قلت کے معاملے میں مداخلت کرے اور میری اس تحریک التوائے کار کو زیر بحث لانے کے لئے کارروائی کو کچھ دیر کے لئے ملتوی کر دے۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر! میاں ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! میں آج تک یہ سمجھتا رہا کہ وزیر صاحب صرف عقل کے اندھے ہیں۔ آج مجھے پتہ چلا کہ آنکھوں سے بھی اندھے ہیں انہیں میری داڑھی بھی نظر نہیں آتی ہے۔

وزیر آبپاشی: جناب والا! میں ایک شریفانہ طور سے بات کرتا ہوں۔ اور میرے فاضل ممبر جس طریقہ سے یہاں بات کرتے ہیں ... فرق صاف ظاہر ہے .... ایک اچھے بول کا اور دوسرے کا .... فرق صاف ظاہر ہے۔ میں نے کوئی بے ادبی نہیں کی ہے اگر وہ اس طریقہ سے اس ہاؤس میں بات کرتے ہیں تو یہ فرق ہے This is the difference of up bringing and this is the difference of blood and this is the difference of speech.

تو میں صرف اتنا کہوں گا کہ اگر نوک جھونک ہوتی ہی ہے تو فاضل ممبر اسے برا نہ منائیں اور personal بحث نہ کریں ....

جناب سپیکر: تو سردار صاحب آپ بھی اس کو lightly لیں۔

وزیر آبپاشی: میں نے بڑا lightly لیا ہے۔ میں نے صرف فرق ظاہر کیا ہے۔

چودھری محمد رفیق: میرا خیال ہے آج وزیر آبپاشی کو لیلیٰ نظر آتا ہے مجنوں نظر آتی ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی: جناب والا اب میں اصل بات کی طرف آتا ہوں' میرے بھائی جنجوعہ

صاحب نے یہ کہا ہے کہ راجباہ ڈھولر جس کے ذریعہ سے ضلع جھنگ کا کافی رقبہ آبپاش ہوتا ہے اور یہاں پر اکثر وارہ بندی رہتی ہے اور اس پانی کی کمی کو دور کرنے کیلئے کاشت کار اس علاقہ میں ٹیوب ویل بھی نصب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ زیر زمین پانی کڑوا ہے' جو کہ زمینوں کیلئے مضر ہے۔ اس لئے کاشت کاروں کو صرف نہری پانی پر انحصار کرنا پڑتا ہے مگر اس راجباہ میں آئے دن کی وارہ بندی کی وجہ سے وسیع زرعی رقبہ فصلوں کی کاشت سے محروم ہے۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈھولر ضلع جھنگ کا 94 ہزار' 352 ایکڑ رقبہ جو Commanded area ہے اس کو آب پاش کرتا ہے اور مقررہ intensity کے مطابق جو سالانہ permissible irrigation ہے وہ 44562 ہزار ایکڑ کو آب پاش کرتی ہے۔ اور سالانہ اوسط آبپاشی ایک لاکھ ایکڑ سے زائد ہے۔ بقیہ آب پاشی کے اعدادوشمار CCA کے بھی تجاوز کر گئے ہیں یعنی Commanded area سے بھی زیادہ آب پاشی ہو چکی ہے۔ بہرحال دریاؤں میں جب پانی کم ہوتا ہے' جیسے آج کل کا موسم ہے تو پھر وارہ بندی کرنی پڑتی ہے اور ہر راجباہ پر وارہ بندی ہوتی ہے۔ کیونکہ دریاؤں میں پانی ان دنوں کچھ کم ہو جاتا ہے۔ بہرحال اگر ڈھولر Distributory کو صحیح دیکھا جائے تو 1987ء میں 365 دنوں میں سے 321 دن چلتی رہی ہے۔ اور اس راجباہ کا جو منظور شدہ Discharge ہے وہ 313 کیوسک ہے'

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب راجہ خلیق اللہ خان صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا 313 کیوسک جو official discharge ہے' اس سے بھی زیادہ Discharge یعنی 381 چلتا رہا ہے .....

Official discharge has been running in this Rajbah.

اور پچھلے سال دسمبر 1986ء تک 54972 ہزار ایکڑ گندم کاشت ہوئی تھی' جب کہ اس سال کے اعداد و شمار کے مطابق 46213 ایکڑ گندم اسی ڈھولر Distributory ' Commanded area میں کاشت ہو چکی ہے۔ جناب والا مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ پانی کی کمی کہاں ہے؟ جب معزز رکن کی تحریک پیش ہوئی تو اس کے بعد میں نے ذاتی طور پر بھی وہاں معائنہ کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنجوعہ صاحب کی جو تحریک ہے .....

This is a hypothetical case. It is not based on facts. Rule 67 (h) says the Motion must not deal with a hypothetical case.

کیونکہ یہ تحریک حقیقت پر مبنی نہیں ہے لہٰذا **This is not permissible.**

جناب چیئرمین: وزیر موصوف کے بیان کے بعد اب آپ کا کیا خیال ہے؟ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ وہاں پر پانی کی کمی نہیں ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! انہوں نے یہ کہا ہے کہ وہ ذاتی طور پر وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے یہ جائزہ لیا ہے کہ ڈھولر میں پانی کی کمی نہیں ہے۔ وہ یہ بتائیں کہ وہ کس تاریخ کو وہاں پر تشریف لے گئے تھے اور کب اس کا جائزہ لیا تھا۔ محکمہ کی طرف سے انہیں جو رپورٹ دی گئی ہے وہی انہوں نے یہاں ایوان میں پیش کر دی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے محکمے کی رپورٹ authentic نہیں ہے اور نہ ہی حقائق پر مبنی ہے۔ بے شک نہروں پر وارہ بندی ہوتی ہے اور وارہ بندی کے پروگرام سے بھی علاقہ کے کاشت کاروں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جناب والا اس نہر کی بدقسمتی یہ ہے کہ وارہ بندی جو schedule میں دی جاتی ہے اس سے بھی زیادہ عرصہ تک بند رہتی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ تو آپ کو اس بات کیلئے دعوت دے رہے ہیں کہ اگر کوئی کمی بیشی ہے تو آپ ان کے چیمبرز میں چلے جائیں اور ان سے بات کر لیں۔

وزیر آبپاشی: جناب والا! ان کو پھر وضاحت سے بتا دیتا ہوں شاید میری بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اس کے مجموعی رقبہ کی آب پاشی ہونی ہے وہ کل رقبہ 94352 ایکڑ ہے۔ اس نہر پر پانی اتنا ہے یعنی 44562 ایکڑ is permissible تو اس لئے باقی لوگ کہتے ہیں کہ پانی نہیں آتا۔ لیکن جتنا پانی اس علاقے میں permissible under the law تھا اسے اس سے زیادہ ملا ہے اور اگر آپ اس دفعہ کے اعداد و شمار دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ گندم بھی وہاں پر زیادہ کاشت ہوئی ہے اور اس نہر کا جو 313 کیوسک Discharge ہے اور اس سے زیادہ Discharge یعنی 381 کیوسک دیا گیا میرے پاس تمام نہروں کے روزانہ کے Discharge figure آتے ہیں اور میں نے پچھلے تین چار مہینے میں یہ دیکھا ہے ....

Average comes to 381 cusic instead of 313 cusic,

یہ اس علاقے کا ذکر کر رہے ہیں ... Which is not in the commanded area.

جناب چیئرمین: جنجوعہ صاحب وزیر موصوف نے جو وضاحت کی ہے آپ اس سے مطمئن ہیں؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا وزیر موصوف کہتے ہیں کہ Non - Commanded area ہے میں کہتا ہوں کہ وہ Commanded area ہے اور وہ علاقہ بھی Canal Boundry میں شامل ہے۔ اس کو نہری پانی لگتا ہے اور وہ نہری پانی سے آب پاش ہوتا ہے۔ لیکن جناب والا نہر میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کو دقت کا سامنا ہے اس علاقہ میں زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے لوگ ٹیوب ویل بھی نہیں لگا سکتے۔ دوسرے علاقوں میں جہاں پانی آب پاشی کے لائق ہے وہاں تو لوگوں نے اپنے ٹیوب ویل بھی لگا رکھے ہیں۔ لیکن یہ ایک خاص tail کا علاقہ ہے جس میں پندرہ بیس کے قریب چکوک ہیں اور وہاں پر پانی نہیں پہنچتا۔ وزیر موصوف میرے ساتھ کوئی پروگرام بنائیں میں اب بھی ان کو دکھا سکتا ہوں' یہ اس علاقہ کا دورہ کریں' اس علاقہ کے کاشت کاروں سے ملیں۔ یہ وزیر آب پاشی ہیں ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس علاقہ کے کاشت کاروں کے پاس جائیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں یہ وہاں پر تشریف لائیں۔ اس علاقہ کے لوگوں سے ملیں کاشت کاروں سے ملیں۔ اور ان سے وہاں کے پانی کے حالات دریافت کریں۔ اور اگر میری بات میں کوئی ایسی بات نکلے جو حقائق پر مبنی نہ ہو تو وزیر صاحب میرے لئے جو سزا تجویز کریں وہ میں بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔ میں جو بات بھی کہتا ہوں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں اور حقائق کی بنیاد پر کہتا ہوں میں ایسے فضول بات کرنے کا عادی نہیں ہوں' جیسا کہ وزیر صاحب فضول بات کرنے کے عادی ہیں' میں ان کو ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ یہ زندگی بھر یاد رکھتے' لیکن مین نے اس ایوان کے احترام اور تقدس کی خاطر اپنی زبان کو تالا لگا دیا۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: لیکن اس بات کا جواب میں وزیر صاحب کو ایوان میں بھی دے سکتا ہوں اور ایوان کے باہر بھی دے سکتا ہوں' مجھے پتہ ہے کہ یہ کتنے بڑے خاندانی ہیں اور ان کا کتنا مقدس خون ہے مجھے اس کا پتہ ہے.....

جناب چیئرمین: براہ کرم اب آپ ایوان میں بحث نہ کریں۔ اس کے ساتھ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ ان چکوک کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تو براہ کرم ان کے چیمبرز میں مل لیں۔ وہ تو آپ ایک علیحدہ بات کر رہے ہیں جہاں تک آپ کی تحریک التوائے کار کا تعلق ہے اس سلسلے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اپنی تسلی کیلئے ان کے چیمبرز میں چلے جائیں تاکہ آپ مل

بیٹھ کر کوئی فیصلہ کر سکیں۔ پھر میں کیا سمجھوں کہ آپ اس تحریک پر زور نہیں دیتے ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا! میں معزز رکن کے ساتھ جانے کیلئے تیار ہوں' پنجاب کے وزیر آبپاشی کی حیثیت سے میرا فرض بنتا ہے کہ پنجاب کے کاشتکاروں کی پانی کی ضرورت کو پورا کروں اور اگر کہیں پر پانی کی کوئی کمی پیدا ہوتی ہے تو جنجوعہ صاحب مجھے اس کی شکایت بھی کر سکتے تھے' مجھے وہاں پر لے جا بھی سکتے تھے' اس مسئلے کو اسمبلی میں پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟ یا تو وہ مجھے جانتے نہ ہوں میرے دوست نہ ہوں پھر اور بات تھی۔ یہ مجھے آ کر کہتے میں ان کے ساتھ جاتا' وہاں پر ہم بیٹھتے دیکھتے کہ واقعی اگر کہیں پر پانی نہیں ہے تو ان کے پاس پانی پہنچاتے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہم چولستان جا رہے ہیں' ہر جگہ جا رہے ہیں اور میں Categorically اس ایوان میں یہ کہتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی پانی کی کمی ہے' یا میرے محکمے کی طرف سے کوئی ایسی بات ہے تو وہاں پر خود جانے کیلئے تیار ہوں۔ تاکہ ہمارے زمینداروں کی یہ مصیبت حل ہو سکے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب والا! اس اجلاس کے اختتام پر وزیر موصوف میرے ساتھ کوئی وقت مقرر کریں اور اس علاقہ میں جہاں پر پانی کی قلت ہے وہاں پر تشریف لے جائیں اور میں بھی ان کے ہمراہ جانے کیلئے تیار ہوں یہ کاشت کاروں سے براہ راست ملیں تاکہ ان کا براہ راست کاشتکاروں سے رابطہ ہو اور انہیں پتہ ہو کہ کہاں کہاں پانی کی قلت ہے۔ میں ان کو جھنگ کے وہ وہ علاقے دکھانے کیلئے تیار ہوں جو پانی کی ایک ایک بوند کیلئے ترس رہے ہیں۔ اور سینکڑوں ایکڑ رقبہ نہیں بلکہ ہزاروں ایکڑ رقبہ ایسا موجود ہے۔ جن سے آبیانہ تو وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن ان لوگوں نے آج تک نہری پانی کی شکل نہیں دیکھی۔ میں تو ان کو جھنگ کے وہ علاقے بھی دکھانے کیلئے تیار ہوں۔

وزیر آبپاشی : جناب والا! معزز رکن کے اس بیان سے کہ یہاں پر کوئی Commitment دیں تو اس کیلئے میں تیار نہیں ہوں۔ اس تحریک کو dispose of ہونے دیں میرے چیمبرز میں آ جائیں یا مجھے کہیں میں ان کے پاس آ جاتا ہوں وہاں پر بیٹھ کر پروگرام بنا لیتے ہیں .....

This motion must be disposed of first.

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ وزیر موصوف کی یقین دہانی کے بعد آپ اپنی اس تحریک التوائے کار پر زور نہیں دیں گے ؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ : جناب والا! میں وزیر موصوف کی یقین دہانی کے بعد اس پر زور

نہیں دیتا۔

چودھری محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے جناب وزیر آب پاشی کی خدمت میں یہ عرض ہے 'کیونکہ ان کی طرف سے بڑی فراخدلانہ پیشکش ہوئی ہے کہ جہاں جہاں بھی پانی کی کمی ہے .....

جناب چیئرمین: آپ کس پوائنٹ پر بول رہے ہیں؟

چودھری محمد رفیق: پوائنٹ آف انفارمیشن۔

جناب چیئرمین: اس کیلئے یہ وقت نہیں ہے۔

چودھری محمد رفیق: جناب والا یہ وزیر آبپاشی سے ہی متعلقہ ہے .....

جناب چیئرمین: معاملہ ان دونوں کا ہے آپ تشریف رکھیں۔

چودھری محمد رفیق: جناب والا وزیر موصوف نے جو فراخدلانہ پیشکش کی ہے میں اس حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جہاں جہاں بھی پانی کی کمی ہے وہاں پر وہ جانے کیلئے تیار ہیں' میں اسی پوائنٹ پر پوائنٹ آف انفارمیشن کے ذریعہ یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ چونکہ ان کی پیشکش بڑی فراخدلانہ ہے' جہاں جہاں مجھے پانی کی کمی محسوس ہوتی ہے وہاں پر یہ جانے کیلئے تیار ہوں گے؟ جناب سپیکر! ان کی پیشکش ہے کہ جہاں جہاں پانی کی قلت ہے' انہوں نے سارے پنجاب کے لئے پیشکش کی ہے یا تو وہ یہ فرما دیں کہ یہ پیشکش صرف ضلع جھنگ کے لئے ہے۔ اس کی یہ وضاحت فرما دیں۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک التوائے کار ضلع جھنگ کے متعلق ہے اور یہ ضلع جھنگ کے متعلق ہی فیصلہ ہوا ہے۔ انہوں نے خود اس بات کی دعوت دی ہے کہ آپ درخواست دیں وہ اس پر کارروائی کریں گے۔ یہ ہر ممبر کو دعوت ہے۔

چودھری محمد رفیق: جناب والا! میرا مقصد بھی یہی تھا ورنہ مجھے پتہ تھا کہ یہ تحریک التوائے کار ضلع جھنگ سے متعلقہ تھی۔

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار نمبر 15 ـــ میاں ریاض حشمت جنجوعہ

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: میری یہ تحریک التوائے کار محکمہ داخلہ سے متعلقہ ہے کیا وزیر قانون اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ اس کا جواب دے سکیں۔

وزیر قانون: جی ویسے تو میں نے اس کے لئے تیاری کر رکھی ہے لیکن میں چاہوں گا کہ before I give any statement میں کچھ ascertain کرنا چاہتا ہوں۔ اس کو اگر تھوڑی دیر کے لئے Pending کر لیں تو اچھی بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: تحریک التوائے کار نمبر 16 --- مولانا منظور احمد چنیوٹی

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی جماعت دوم کی نصابی کتاب میں جلیل القدر ہستیوں کی فرضی تصاویر

مولانا منظور احمد چنیوٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ گورنمنٹ پرائمری مدارس میں جماعت دوم کی نصابی کتاب کے صفحہ نمبر 11 ر 12 پر نیک لڑکی کے عنوان سے جو سبق دیا گیا ہے وہ ملت اسلامیہ کی جلیل القدر ہستی حضرت فاروق اعظمؓ کی بہو محترمہ کے متعلق ہے۔ اس سبق میں مصنف نے عنوان کے کرداروں میں سے لڑکی اور اس کی ماں کی فرضی تصویریں مصور سے سبق کی توضیح کے لئے بنوائی ہیں۔ ایسی مقدس ہستیوں کی تصوراتی تصاویر تدریسی مواد میں شائع کرنا مسلمانوں کی اسلامی حمیت کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔

جب سے والدین کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے ان کے اندر اضطراب و بے چینی اور غصہ کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے اور وہ یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب نے کتاب کی طباعت سے پہلے یہ تسلی کیوں نہیں کر لی کہ کتاب کا تمام مواد ہمارے ملی نظریات کے مطابق ہے یا نہیں اور معصوم ذہنوں کو سچ کی بجائے جھوٹ کی طرف مائل کرنا کیا ہمارے تعلیمی اصولوں کے منافی نہیں۔

ایسے مصنفین اور مصور جو مسلمانوں کے ملی جذبات سے کھیلنے کے خواہاں ہیں انہیں لگام دینے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا مذکورہ سبق کو بحال رکھتے ہوئے اس میں دی گئی فرضی تصاویر کو ختم کرنے کے

لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے۔

اجازت ہو تو میں اس کی مزید وضاحت کر دوں۔

وزیر قانون: جناب والا! وزیر تعلیم اس وقت موجود نہیں ہیں۔ ویسے میں محکمے کی طرف سے انہیں یہ بتانے کی پوزیشن میں ہوں کہ ویسے تو اس میں کسی لڑکی کا نام درج نہیں ہے تاہم اس کو قابل اعتراض سمجھا گیا اور یہ ہدایت جاری کر دی گئی ہیں کہ اگلے ایڈیشن میں اس کو حذف کر دیا جائے۔ تاکہ اس بات کا شائبہ تک نہ رہے کہ کسی خاتون کی تصویر کو حضرت عمر فاروقؓ کی بہو سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ آئندہ edition میں یہ تصاویر کتاب سے خارج کر دی جائیں گی۔ اس کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے اس کی نشاندہی کی۔ لیکن اس میں کسی نام کا ذکر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب چنیوٹی صاحب۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! وزیر صاحب کی اس یقین دہانی پر کہ آئندہ ایڈیشن کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ میں ساتھ ہی یہ بھی تجویز پیش کروں گا کہ موجودہ ایڈیشن کی ضبطی کے احکام بھی جاری کئے جائیں۔ اور آئندہ ایڈیشن کے لئے پابندی ہو کہ یہ تصویر شائع نہ کریں۔ اس یقین دہانی کے ساتھ اگر وہ یہ یقین دہانی بھی فرمائیں تو میں اس پر زور نہیں دوں گا۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر قانون یقین دہانی فرما دی ہے۔ میرا خیال ہے آپ اس پر زور نہیں دیں گے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا ' انہوں نے ایک بات فرمائی ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس فرضی تصویر کو ختم کر دیا جائے گا۔ لیکن موجودہ ایڈیشن کی ضبطی کے احکام بھی اگر جاری کر دیں تو ان کے حکم کی تائید ہو گی کہ اسے وہ غلط سمجھتے ہیں اور آئندہ ایڈیشن میں اس تصویر کی طباعت کو روک رہے ہیں تو انہیں موجودہ ایڈیشن کی ضبطی کے احکام بھی جاری کرنے چاہئیں۔ اگر یہ اس کو صحیح سمجھتے ہیں ورنہ ان کا موجودہ ایڈیشن کو ضبط نہ کرنا یہ اس امر کی اجازت ہو گی کہ آئندہ بھی شائع کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ غلط کام ہے اور اگر یہ اس بات سے متفق ہیں کہ یہ مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنا ہے تو پھر انہیں اس ایڈیشن کی ضبطی کے احکام بھی جاری کرنے چاہئیں۔

جناب چیئرمین: یہ کتاب کب سے پڑھائی جا رہی ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: یہ ہمارے نوٹس میں تو ابھی آئی ہے۔

جناب چیئرمین: یہی میں عرض کر رہا تھا کہ یہ کتاب کافی سالوں سے پڑھائی جا رہی ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: یہ کافی سالوں سے نہیں ہے۔ پہلے یہ تصویر کے بغیر "سچی کہانی" تھی۔ اب یہ تصویر کے ساتھ اس ایڈیشن میں آئی ہے۔

جناب چیئرمین: آئندہ اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: آئندہ کی وضاحت تو وہ فرما رہے ہیں لیکن آئندہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ واقعی غلط چیز ہے تو موجودہ ایڈیشن کے لئے بھی انہیں وضاحت کر دینی چاہئے کہ اس کی ضبطی کے احکام جاری ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: جب آئندہ ایڈیشن چھپے گا تو انشاء اللہ اس میں سے اسے خارج کر دیا جائے گا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: اب تو ذہن مسموم ہوں گے۔

وزیر قانون: مولانا صاحب! ذہنوں کے مسموم ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ اس میں ایک لڑکی کا ذکر ہے۔ اس میں کوئی ایسی اعتراض والی بات نہیں ہے لیکن آپ کی بات ہم نے مان لی ہے۔ اب تو یہ مشکل ہے کہ ان قاعدوں کو کہاں کہاں سے ڈھونڈا جائے۔ لیکن آپ کو یہ یقین دہانی کرا دی گئی ہے کہ آئندہ یہ شائع نہیں ہو گی۔ یہ ممکن نہیں ہو سکے گا کہ پچھلے سارے قاعدوں کو اکٹھا کیا جائے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: آئندہ سال کے لئے یہ آپ یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ آئندہ سال جو نصاب شروع ہو گا اس میں بغیر تصویر کے کتاب پڑھائی جائے گی۔

وزیر قانون: میں نے تو عرض کر دیا ہے کہ میں اس پوزیشن میں ہوں کہ میں کہہ سکوں کہ اب کوئی پرنٹ، کوئی طباعت یا اشاعت اس تصویر کے ساتھ نہیں آئے گی۔ لیکن پچھلے پرنٹ کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا۔ اس کے لئے تو پھر آپ کو وائس صاحب کی واپسی تک انتظار کرنا پڑے گا۔ اور اس کو examine بھی کرنا پڑے گا کہ آیا یہ ممکن بھی ہے یا نہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب، اگر یہ چھپی ہوئی ہے تو یہ کتنے سال تک چلتی رہے گی؟

وزیر قانون: یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ شاید ختم ہی ہو گئی ہوں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: اگر اسے آپ غلط سمجھتے ہیں تو اسے بند کر دیں۔ آپ کو یہ احکامات جاری کرنے چاہئیں کہ آئندہ سال سے یہ نہیں پڑھائی جائے گی۔ اتنی بات تو آپ کی مانی جا سکتی ہے کہ اس سال بچوں نے جو کتابیں خریدیں ہوئی ہیں اور وہ پڑھ رہے ہیں .....

جناب چیئرمین: یہ یقین دہانی تو وزیر صاحب کروا رہے ہیں کہ آئندہ ایڈیشن میں یہ تصویر نہیں چھپے گی۔

بیگم نجمہ حمید: مولانا صاحب کو احساس ہونا چاہئے کہ وزیر تعلیم ایوان میں موجود نہیں ہیں اور یہ ہمارے واحد وزیر ہیں کہ جنہوں نے سارا ایوان سنبھالا ہوا ہے۔ اگر یہ وزیر تعلیم کے behalf پر جواب دے ہی رہے ہیں تو پھر مولانا صاحب ہی احساس کریں۔ یہاں پر تو ساری benches خالی ہیں۔ کوئی بھی وزیر موجود نہیں ہے۔ یہ ملک سلیم اقبال صاحب ہیں جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: یہ میری ذات کا مسئلہ تو نہیں ہے یہ تو مسلمانوں کی غیرت کا مسئلہ ہے۔

بیگم نجمہ حمید: تو میں نے یہی کہا ہے کہ وزیر تعلیم آ جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں یہ ایک continuing process ہے۔ معلوم نہیں کتنے سالوں سے کتاب پڑھائی جا رہی ہے۔

بیگم نجمہ حمید: ویسے بھی چودھری عبدالغفور صاحب تھک گئے ہیں۔ ہر وزیر کی طرف سے اٹھ رہے ہیں۔ کوئی وزیر یہاں نہیں ہے۔ وہ سب کی طرف سے جواب دے رہے ہیں۔ ہمیں بھی اور مولانا صاحب کو بھی ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اگر وہ بھی یہاں ایوان میں موجود نہ ہوں تو کوئی جواب دینے والا نہ ہو۔ اور ایوان میں یہ جو دو چار لوگ نظر آ رہے ہیں ان سے بھی ایوان خالی ہو جائے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا میں آپ کی وساطت سے اپنے محترم وزیر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ کم از کم اتنی یقین دہانی تو کروا دیں کہ آئندہ سال سے یہ نہیں پڑھائی جائے گی۔

ملک طیب خان اعوان: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! معزز ممبران ایوان سے زیادہ اوپر گیلری میں موجود ہیں' انہیں گیلری کا شوق کیوں ہے؟ انہیں نیچے بلایا جائے۔

جناب چیئرمین (راجہ خلیق اللہ خان): یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا میں چاہتا ہوں وزیر موصوف مجھے آئندہ سال کی یقین دہانی کروا دیں۔

جناب چیئرمین: کس چیز کی یقین دہانی؟

جناب مولانا منظور احمد چنیوٹی: آئندہ سال سکولوں میں یہ نصاب میں نہیں پڑھائی جائے گی۔

جناب چیئرمین: آئندہ سال نصاب کی کتاب میں یہ تصویر نہیں ہو گی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: یہ ذرا اس بات کی وضاحت کر دیں کہ آئندہ سال کے نصاب میں یہ نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: انہوں نے تو آئندہ سال کی وضاحت کر دی ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: نہیں انہوں نے آئندہ سال کی وضاحت نہیں کی بلکہ آئندہ ایڈیشن کی وضاحت کی ہے اب وہ چاہے آئندہ دس سال میں شائع ہو۔

وزیر قانون: اگر یہ اس میں اتنی ہی دلچسپی لیتے ہیں تو پھر اس سوال کو التواء میں رکھ لیتے ہیں۔ اور اس کا مطالعہ کر لیتے ہیں کہ اس کی کیا حالت ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: بات سمجھ میں نہیں آئی۔

وزیر قانون: اگر آپ اتنے بضد ہیں تو پھر اسے التواء میں رکھ لیتے ہیں ذرا حالات کا جائزہ لیتے ہیں کہ یہ ایڈیشن کب سے چل رہا ہے اور یہ اس میں کب سے موجود ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: ہاں بہتر ہے اسے موخر کر لیں۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک التوائے کار موخر کی جاتی ہے اور تحاریک التوائے کار کا وقفہ ختم کیا جاتا ہے۔ اور اب درخواست ہائے رخصت۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر: اب اراکین کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

جناب احمد خان بلوچ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب احمد خان بلوچ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گزارش ہے کہ بندہ 87 ر 10 ر 15' 87 ر 10 ر 20 اور 87 ر 10 ر 22 کو ضروری کام کی وجہ سے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا مہربانی فرما کر ان ایام کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد الطاف حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد الطاف حسین صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

TELEGRAMME.

Due to my illness I cannot attend the Assembly Session sitting on 20 to 22nd October, 1987 and from 25 to 27 Oct, 1987.

Leave may kindly be granted.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید محمد عظیم شاہ بخاری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید محمد عظیم شاہ بخاری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گزارش ہے کہ بندہ بوجہ الیکشن بلدیاتی بیمار ہو گیا تھا' دل کی تکلیف کا پہلے ہی مریض تھا اب بھی اسی تکلیف کے سبب اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا' مہربانی فرما کر ایام دوران اجلاس کی رخصت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی شکیل اصغر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست حاجی شکیل اصغر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

My younger borthers Aqeel Asghar passed away on 4th January, 1988.

I regret to inform you that I shall not able to attend the session due to pre-occupation at home.

Leave may kindly be granted.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری لیاقت علی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری لیاقت علی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گزارش ہے کہ میری والدہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ اس لئے میں 88/1/14 کو اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک احمد یار وارن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک احمد یار وارن صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گزارش ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت کیلئے میں باقاعدہ 9 جنوری کو لاہور پہنچ گیا تھا۔ لیکن بوجہ بیماری اور پاؤں میں شدید تکلیف کے چلنے کے قابل نہیں ہوا زیر علاج ہوں۔ رخصت عطا فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی جندوڈا خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست حاجی جندوڑا خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میں مورخہ 14 جنوری کو بوجہ بخار اجلاس پنجاب اسمبلی میں شریک نہیں ہو سکا۔ رخصت عطا فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک شاہ محمد خان جوئیہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل ملک شاہ محمد خان جوئیہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں سخت بیمار ہوں اور چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔ مورخہ 87 ر 12 ر 25 سے انٹینسو کیئر

یونٹ نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہوں اور اجلاس پنجاب اسمبلی میں شرکت کرنے سے قاصر ہوں۔ لہٰذا رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد خالد خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد خالد خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں اجلاس منعقدہ مورخہ 14 جنوری میں حاضر نہ ہو سکا۔ لہٰذا مجھے 14 جنوری کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد صدیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد صدیق صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں ایک عزیز کی شادی کی وجہ سے مورخہ 14 جنوری کو حاضر نہ ہو سکا اجلاس پنجاب اسمبلی کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

غلام سرور خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام سرور خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی

کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں 14 جنوری کو اسمبلی اجلاس میں بوجہ بیماری حاضر نہ ہو سکا۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد اسلم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اسلم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں 12 جنوری کو لاہور پہنچ گیا تھا۔ مگر 14 جنوری کو بوجہ علالت اسمبلی اجلاس میں شمولیت نہ کر سکا۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک غلام محمد نور ربانی کھر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک غلام محمد نور ربانی کھر صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں ناسازی طبع کی وجہ سے مورخہ 14 جنوری کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔ لہٰذا اس دن کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک اللہ یار چشتی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک اللہ یار چشتی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میاں غلام فرید چشتی صاحب میو ہسپتال میں داخل ہیں مہربانی کر کے 17 جنوری سے ایک ہفتے کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

محمد ضرغام خان خاکوانی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ضرغام خان خاکوانی صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں کل کے اجلاس میں حاضر نہ ہو سکوں گا۔ میرے ضلع وہاڑی میں جناب وزیراعلیٰ صاحب تشریف لا رہے ہیں' میں استدعا کرتا ہوں کہ میری کل کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمود احمد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمود احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

میں 17 جنوری کو بیمار تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا اس لئے چھٹی منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد الطاف خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد الطاف خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

ملتمس ہوں کہ بوجہ علالت 14 جنوری کے اجلاس میں پنجاب اسمبلی میں اپنی نشست پر نہیں بیٹھ سکتا براہ کرم رخصت اتفاقیہ منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر شیلا بی چارلس

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر شیلا بی چارلس صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

I would like to inform you that I have to go to Karachi for Medical check up and some important works.

So, therefore, please grant me leave from 14th January till 20th January, 1988.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی عبدالحکیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست قاضی عبدالحکیم صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے:۔

گزارش ہے کہ میں عرصہ 6 یوم سے سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہے۔ تاوقتیکہ ڈاکٹر صاحبان اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے کی اجازت نہ دے دیں' میں درخواست گزار ہوں کہ میری رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: قائد حزب اختلاف پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

تحریک التوائے کار نمبر 2 اور نمبر 15 پیش کردہ چودھری اصغر علی گجر ایم پی اے اور میاں ریاض حشمت جنجوعہ ایم پی اے کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30 مارچ 1988ء تک توسیع کی جائے۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"کہ تحریک التوائے کار نمبر 2 اور نمبر 15 پیش کردہ چودھری اصغر علی گجر ایم پی اے اور میاں ریاض حشمت جنجوعہ ایم پی اے کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30 مارچ 1988ء تک توسیع کی جائے"۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و اوقاف کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

مولانا غیاث الدین:

جناب والا! میں مسودہ قانون (ترمیم دوم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 1988ء مسودہ قانون نمبر 1 بابت 1988ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: مسودہ قانون مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 1988ء مسودہ قانون نمبر 1 بابت 1988ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ اوقاف کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے۔

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری گل نواز خان وڑائچ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں:

"کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 جس کی رپورٹ مورخہ 31 دسمبر 1987ء کو ایوان میں پیش کرنی تھی اس کی میعاد میں اگلے اجلاس تک توسیع فرمائی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی

"کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 جس کی رپورٹ مورخہ 31 دسمبر 1987ء کو ایوان میں پیش کرنی تھی اس کی میعاد میں اگلے اجلاس تک توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں مختار احمد شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں:

"کہ مسودہ قانون (ترمیم) بدعنوانی جامعات انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری سکول

ایجوکیشن بورڈ پنجاب مصدرہ 1987ء مسودہ قانون نمبر 109 بابت 1987ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنی کی میعاد میں مورخہ 30 اپریل 1988ء تک توسیع کی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے

"کہ مسودہ قانون ترمیم بدعنوانی جامعات انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ پنجاب مصدرہ 1987ء مسودہ قانون نمبر 109 بابت 1987ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30 اپریل 1988ء تک توسیع کی جائے"۔

(تحریک منظور کی گئی)

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: میں راجہ محمد خالد خان صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

کالاباغ ڈیم کی فوری تعمیر

راجہ محمد خالد خان: جناب والا! میں قرار داد پیش کرتا ہوں:

"کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر قومی نقطہ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر شروع کرے"۔

جناب چیئرمین: راجہ محمد خالد خان صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے

"کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر قومی نقطہ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر شروع کرے"۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی (سردار عارف رشید): جناب والا! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے یہی قرارداد ان کو بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہی قرارداد اوپر

بھیج دی جائے۔ آپ اس سلسلے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون: جب ہم نے اس کو منظور کر لیا ہے کہ اسکو مرکزی حکومت کو بھیج دیا جائے پھر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے کچھ کہے بغیر ہی آپ کا کام بن گیا ہے۔

راجہ محمد خالد خان: میری آواز کو دبا دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آواز کو دبایا نہیں گیا بلکہ آپکی آواز کو بلند کر دیا گیا ہے۔ اونچا کر دیا گیا ہے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی: اسکو بھجوا دیجئے۔ منظور ہے۔

جناب چیئرمین: قرارداد منظور ہوئی۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب والا! 16 تاریخ کے اجلاس میں میری ایک privilege motion تھی اور اسکے مطابق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایک قرارداد کی شکل میں پیش کی جائے۔

جناب چیئرمین: کالا باغ ڈیم سے متعلق تھی۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب چیئرمین وہ زرعی انکم ٹیکس کے متعلق ہے وہ میں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے۔ وہ ایجنڈے پر نہیں ہے۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب چیئرمین یہ جناب سپیکر صاحب کی فیصلے کے مطابق پیش ہو رہی ہے۔ وہ میری privilege motion تھی اسکو ایک قرارداد کی شکل میں پیش کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھئے یہ قواعد معطل کرنے پڑیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ہمیں موقع دیں۔ آج پانچ قراردادیں ہیں ان میں سے ایک منظور ہو چکی ہے باقی چار رہ گئی ہیں۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: پھر کورم ٹوٹ جائیگا۔

جناب چیئرمین: پہلے آپ تحریک پیش کریں کہ قواعد کو معطل کیا جائے۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب والا! میں التجا کرتا ہوں کہ قواعد معطل کئے جائیں اور میرے ساتھیوں کو کوئی اعتراض بھی نہیں ہے۔ اجازت ہے۔

جناب چیئرمین: اجازت ہے۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب والا! صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ اجلاس زرعی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنے کی تجویز کو گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے ....

جناب چیئرمین: ملک صاحب آپ پہلے یہ درخواست کریں کہ قواعد کو معطل کیا جائے۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب والا! میں نے عرض کی ہے قواعد کو معطل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: بچھر صاحب نے رولز کی معطلی کی درخواست کی ہے۔ کیا اسکو منظور کیا جائے۔

وزیر قانون و زراعت: جناب والا! چاہئے یہ تھا کہ اس کو Well - worded draft کر کے timely اس کو پیش کرتے تاکہ ہاؤس کو اس کا نوٹس ہوتا اور پھر باقاعدہ مل جل کر اسکے متعلق کچھ کرتے۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب سپیکر کسی فاضل ممبر کو ماسوائے وزیر زراعت کے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ کاشتکاروں سے متعلق معاملہ ہے۔ ان کی ہمیشہ عادت ہے کہ یہ کاشتکار کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔

وزیر زراعت: جناب والا! ان کو چاہئے کہ جو ان کا فرض ہے یہ اس کو نبھائیں۔ قرارداد تو آپکے سامنے ہے مجھے کیا پتہ ہے کہ یہ کیا سنا رہے ہیں۔ اس لئے مجھے علم ہونا چاہئے کہ قرارداد کیا ہے۔ ان کو پہلے قرارداد ایوان کی میز پر لانی چاہئے۔ یہ عین موقع پر آ جاتے ہیں اس کے بعد کہتے ہیں کہ یہ قرارداد ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بات مجھ تک پہلے نہیں پہنچی۔ مجھے اس کو پڑھ لینے دیں۔ کیا آپ اسکو کل پیش کر دیں گے۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب والا! آج غیر سرکاری اراکان کی کارروائی کا دن ہے۔

جناب چیئرمین: کل پیش کر دیں۔

ملک ممتاز احمد خان بھچر: آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے کل یہ پیش نہیں ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آج اس کے بعد کر لیں گے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! میں نے گزشتہ روز ایک قرارداد اس ایوان میں پیش کرنا چاہی تھی جس پر جناب وزیر قانون نے یہ اتفاق فرمایا تھا کہ یہ قرارداد اس ایوان میں پیش ہونی چاہئے اور آج کیلئے دن مخصوص فرمایا تھا کہ اسرائیل نے جمعہ کے روز نہتے مسلمانوں پر نماز جمعہ ادا کرتے ہوئے وحشیانہ حملہ کیا ہے اس کے خلاف ایک تحریک مذمت پیش کرنے کیلئے وزیر قانون نے بھی اتفاق فرمایا تھا اور جناب سپیکر صاحب نے بھی اتفاق فرمایا تھا کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر تحریک پیش کی جائے۔ جناب والا! میں آپ سے اجازت طلب کرتا ہوں کہ متعلقہ قاعدے کو معطل کر کے مجھے وہ تحریک پیش کرنے کی اجازت بخشی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب جنجوعہ نے درخواست کی ہے کہ قواعد کو معطل کر کے انہیں اپنی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! بات تو صحیح ہے لیکن مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بات طے ہوئی تھی کہ آج کے دن وہ زیر بحث آئے۔ پہلے اس کو پیش تو کرنا چاہئے تھا۔ کیا ہر قرارداد کیلئے قاعدہ معطل کیا جائے۔ یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ آج اس کو زیر بحث لایا جائے۔ مجھے یہ تشویش ہوئی کہ آج غیر سرکاری ارکان کے دن کی کارروائی میں کوئی قرارداد نہیں ہے۔ نہ ہی یہ زراعت کے متعلق تھی۔ میں تو صبح خود دیکھتا رہا ہوں، ڈھونڈتا رہا ہوں کہ وہ قرارداد کہاں ہے۔ لیکن اب اس کو پیش کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ پہلے ان کو چاہئے تھا کہ یہ باقاعدہ اس کو ڈرافٹ کر کے لے آتے۔ ٹھیک ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ اجلاس نماز جمعہ کے اجتماع کے موقع پر .....

جناب چیئرمین: اس کی ایک کاپی مجھے بھی دے دیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: میں یہ پڑھ لوں تو وزیر صاحب کو بھجوا دوں گا۔

جناب چیئرمین: کیا یہ circulate ہوئی ہے؟

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: ایجنڈا پر نہیں تھی اس لئے سرکولیٹ نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: نہیں ہوئی۔ کاپی آپ مجھے بھیج دیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: میں ابھی پڑھ کر آپ کو بھیج دوں گا۔

جناب چیئرمین: میں تھوڑا سا انتظار کر لوں گا۔ آپ تین چار کاپیاں کر کے بھجوا دیں۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: جناب والا! مجھے پہلے قرارداد پیش کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: مجھے پہلے کاپی تو بھیج دیں تاکہ میں اسکو دہرا سکوں۔ پہلی قرارداد بھی ہو گئی ہے۔ چٹھہ صاحب موجود نہیں ہیں۔ یہ چاروں قراردادیں اگر نبٹا لیں تو بہتر نہیں ہو گا۔

میاں ریاض حشمت جنجوعہ: آپ دیکھ لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مہربانی۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا! وزیر صاحب کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے رولز بھی آپ نے معطل کر دیئے ہیں۔ میں قرارداد پڑھ سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں نے عرض کیا ہے کہ آپ اسکی کاپی وزیر موصوف کو پہنچا دیں۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: وہ پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ایجنڈے کے بعد آپ دونوں حضرات کی قراردادیں پیش کی جائیں گی۔

ملک ممتاز احمد خان کھچر: اچھا جی۔

جناب چیئرمین: جناب مولانا منظور احمد چنیوٹی۔

غیر ملکیوں کے استقبال کیلئے پاکستانی خواتین کو ہوائی اڈوں اور استقبالیہ مقامات پر لانے کی ممانعت

مولانا منظور احمد چنیوٹی: اس ایوان کی رائے ہے:

"کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ اسلام میں عورتوں کے لئے غیر محرم مردوں سے حجاب (پردہ) کا حکم ہے۔ لہٰذا غیر ملکیوں کے استقبال کے لئے خواتین پاکستان اور پاکستانی لڑکیوں کو ہوائی اڈوں اور استقبالیہ مقامات پر لانے کی پابندی عائد کی جائے"۔

جناب چیئرمین: مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کی طرف سے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے

"کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ اسلام میں عورتوں کے لئے غیر محرم مردوں سے حجاب (پردہ) کا حکم ہے۔ لہٰذا غیر ملکیوں کے استقبال کے لئے خواتین پاکستان اور پاکستانی لڑکیوں کو ہوائی اڈوں اور استقبالیہ مقامات پر لانے کی پابندی عائد کی جائے"۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! ہمارا ملک پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ جس روز سے یہ ملک معرض وجود میں آیا ہے' اس وقت سے ہی اس کا نقشہ بدل جاتا۔ اس میں اسلامی احکام پر عمل ہوتا۔ لیکن نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ چالیس سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک اسلامی احکام کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ سردست جہاں تک پردے کے احکام کا تعلق ہے' قرآن کریم کے اندر سات صریح نصوص قطعیہ موجود ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو حکم دیا: یا ایھا النبی (اے پیغمبر! کہہ دیں) قل ازواجک (اپنی بیویوں کو) و بناتک (اور اپنی بیٹیوں کو) و نساء المومنین (اور مومنوں کی عورتوں کو) کہ جب وہ نکلیں تو اپنی چادریں' اوڑھنیاں لے کر نکلیں اور پردے کے ساتھ نکلیں۔ زینت اور بناؤ سنگھار کے ساتھ نہ نکلیں۔ یہ ارشاد ربانی ہے اور صریح نصوص قطعیہ ہیں۔ ہمارے پیغمبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس سلسلے میں بالکل واضح ہیں۔

ہمارے دو برادر ملک سعودی عرب اور ایران' یہ دونوں حکومتیں اس وقت میں مثال کے طور پر پیش کر سکتا ہوں کہ وہ بھی اس پندرھویں صدی کے اندر موجود ہیں اور مسلمان حکمران ہیں۔ وہاں پر

بھی غیر ملکی حکمران جاتے ہیں۔ ان کے دورے ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں کسی تقریب میں بھی عورتوں کو استقبال کے لئے پیش نہیں کیا جاتا۔ حتیٰ کہ اگر وہ کسی دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو ان کی طرف سے پابندی ہوتی ہے کہ عورتوں کو ان کے استقبال کے لئے یا ان کی محفل میں شریک نہ کیا جائے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ یہاں ایران کے صدر خامنائی تشریف لائے تو وہاں ہوائی اڈے پر عورتیں تو کجا ان کا استقبال کرتیں جو ایک رواج ہے کہ بچیاں گلدستہ پیش کرتی ہیں' ان کو گلدستہ پیش کرنے کے لئے بھی بچی پیش نہیں کی گئی' بلکہ لڑکے پیش کئے جنہوں نے گلدستہ پیش کیا۔ تو اگر ایک اسلامی ملک کے رہنے والے اپنے ملک میں یہ پابندی لگا سکتے ہیں' یا اگر وہ کسی دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو ان کے احترام کے لئے یہ پابندی لگائی جا سکتی ہے تو کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا احترام نہیں ہے کہ ان کے احکام کے احترام میں یہ پابندی عائد کی جائے ؟

ہماری اسلامی نظریاتی کونسل کی جو سفارشات ہیں اور جو ہمارے ایوان میں بھی آ چکی ہیں' ان میں یہ سفارش بعینہ موجود ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل جو ہمارے دستور کے مطابق صدر محترم نے بنائی تھی اور جس میں تمام مکاتب فکر کے بڑے بڑے جید علماء اور سکالر موجود ہیں' انہوں نے نہایت عرق ریزی سے جو سفارشات مرتب کی ہیں' ان کے اندر بھی یہ سفارش موجود ہے کہ غیر ملکیوں کے استقبال کے لئے عورتوں اور لڑکیوں کو ہوائی اڈوں یا استقبالیہ پروگرام میں لانا شرعی طور پر ناجائز ہے اور اسے بند کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق صوبہ سرحد کی اسمبلی نے یہ سفارش اپنی اسمبلی میں پاس کر کے قومی اسمبلی کو بھیج دی ہے۔ تو میں اس معزز ایوان سے یہ امید کرتا ہوں کہ صوبہ سرحد کی اس بہترین مثال کی تقلید کرتے ہوئے اور اپنی اسلامی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے وہ بھی پرزور تائید کر کے اس قرارداد کو پاس کریں گے اور پاس کر کے مرکزی حکومت کو ارسال کریں گے۔ صوبہ سرحد نے اس سلسلے میں سبقت حاصل کی ہے۔ ہم ان کی تعریف بھی کرتے ہیں' خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں اور ان کی اس اچھی مثال کی تقلید کرتے ہوئے پورا ایوان اس قرارداد کی تعریف کرتا ہے اور اس تائید کے ساتھ اس کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ میں محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ سے کہوں گا کہ وہ اس قرارداد پر اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ : سارا ایوان اس قرارداد کی تائید کرتا ہے۔

جناب چیئرمین: میں نے محترمہ بشریٰ رحمٰن کو فلور دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اظہار خیال کرنا چاہتی ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں جناب مولانا چنیوٹی کا بے حد شکریہ ادا کرتی ہوں۔ حضور' مجھے تو آج ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ ہی نہیں مل رہے۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ ہمیں ان ایوانوں میں آئے ہوئے اور اپنی کارکردگی دکھاتے ہوئے تقریباً تین سال ہو گئے۔ ان تین سالوں میں ہم نے یہ دیکھا ہے اور محسوس کیا ہے کہ جتنی دلی رغبت کے ساتھ مولانا خواتین پر نظر رکھتے ہیں' کوئی اور نہیں رکھتا۔ جناب والا' انتہائی توجہ کے ساتھ' مہربانی کے ساتھ اور شفقت کے ساتھ ....

چودھری محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔ بیگم صاحبہ سے معذرت کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا ہے کہ ہمیں ان ایوانوں میں آئے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔ جناب والا! میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ کیا واقعی ہمیں ان ایوانوں میں آئے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں؟

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا! جب لفظ "تقریباً" استعمال کیا جاتا ہے' تو سمجھا جاتا ہے کہ اس کے لگ بھگ ہو گئے ہوں گے۔ ایک مہینے کی بات ہے۔ دور نہیں۔ طے ہو جائے گی۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتی تھی کہ کسی اور فاضل رکن کو بھی کبھی ہمارا خیال آیا ہے؟:

خلوص دل سے کہو ہم کو بھولنے والو
کبھی تمہیں بھی ہمارا خیال آیا ہے؟

جناب' جب ہمارا خیال آیا' جناب مولانا کو آیا۔ کبھی دوپٹے کے بہانے آیا' کبھی کاجل کے بہانے آیا' کبھی ردا کے بہانے آیا' کبھی وفا کے بہانے آیا' کبھی حیا کے بہانے آیا۔ آیا تو حضور! جناب مولانا چنیوٹی کو آیا۔ دیکھئے' کتنی خوبصورتی سے مسکرا رہے ہیں۔ جناب' مسکرا رہے ہیں اور مجھے بٹر بٹر دیکھ رہے ہیں۔ نظر نہیں جھکا رہے ہیں۔ حضور والا! یہ کہاں کا دستور ہے' کہاں لکھا ہوا ہے کہ جب ایک خاتون بول رہی ہو تو مولانا اس کو مستقل دیکھ رہے ہوں؟ لیکن خیر' کوئی بات نہیں۔ مسکرائے ہیں' اسی پہ خوش ہو گئے ہیں ہم۔ جناب والا! ان کا مقصد وہ نہیں ہوتا جو وہ پیش کرتے ہیں۔

سید محمد اقبال شاہ : جناب والا! دراصل وہ ایک بہن کی صورت میں دیکھ رہے ہیں یا بیٹی کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن : میں اپنے فاضل ارکان سے ہاتھ جوڑ کر التماس کرتی ہوں۔ خدا کے واسطے اس صوبائی اسمبلی کی ایک خاتون رکن کو اپنے مافی الضمیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ بہت عالم فاضل ہیں بہت اچھی باتیں کرتے ہیں مجھے ہر سانس پر ٹوک سکتے ہیں اور ٹوک ٹوک کر میرا سانس بند کر سکتے ہیں۔ میں یہ مانتی ہوں لیکن خدا کے واسطے اپنے استحقاق کے واسطے بولنے دیجئے اس کے لئے میں پنجابی میں کہتی ہوں کہ

کیوں نظر غضب نال تکتا اے دنیا نوں قتل کر سکنا اے پر میری واری جھکنا اے

جناب والا! مولانا نے اس سے پہلے بہت سی تحاریک پیش کیں اس سے پہلے دوپٹے کا سوال اٹھایا جو جناب سپیکر! کی نوازش سے باب بند کیا گیا پھر جناب والا! انہوں نے ہندوستان جاتے وقت خواتین کے لئے محرم کا سوال اٹھایا جناب والا! آج انہوں نے ایک تیسرا سوال اٹھایا ہے۔

حضور والا ! میں آپ کی یاددہانی کے لئے گزارش کرنی چاہتی ہوں کہ پچھلے تین سالوں میں میں نے ایک بار تحریک التوا پیش کی تھی۔ غالباً ہمارے ریکارڈ میں موجود ہو گی اس میں یہ تھا کہ چنیوٹ کے ایک تھانہ میں ایک خانگی رنجش پر وہاں کے عملہ نے ایک شریف خاندان کی 5 شریف عورتوں کو بنایا انکو برہنہ کر کے انکو نچوایا جناب والا! میں یہ پوچھتی ہوں کہ اس وقت مولانا کہاں تھے ؟ جب چنیوٹ کے اندر 5 شریف عورتوں کو برہنہ کر کے نچوایا جا رہا تھا۔ جناب والا! وہ تحریک انکی طرف سے نہیں آئی وہ تحریک میری طرف سے آئی چونکہ وہ میری بہنوں کا سوال تھا۔ میری غیرت کا سوال تھا میری عزت کا سوال تھا اور وطن عزیز کی بیٹیوں کی آبرو کا سوال تھا۔ یہ مولانا اس وقت کہاں تھے۔ میں نے اس وقت بھی ایوان میں کھڑے ہو کر کہا تھا جب کسی عورت کو اغوا کیا جاتا ہے جب کسی عورت کی آبرو لوٹی جاتی ہے جب کچی کلیاں شاخوں سے توڑی جاتی ہیں اور جب بہت سی ایسی باتیں منظرعام پر آتی ہیں۔ جناب والا! اس وقت یہ مولانا کہاں ہوتے ہیں ؟ اس وقت انکو نظر نہیں آتا یہ آنکھوں پر پٹی باندھ لیتے ہیں ؟ لیکن یہ ذرا سا ایوان میں آکر دیکھتے ہیں

جناب والا! خواتین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شوریٰ میں بھی یہ حق دیا گیا ہے

اور ان سے شورائی معاملات میں مشورے لئے گئے ہیں۔ باقی یہ جو آپ فرماتے ہیں کہ اسلام میں پردہ ہے ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ جب پاکستان بنا تھا جب اس کا نقشہ بنا تھا۔ تو یہ یہاں بات کرنے کے لئے ہیں یہاں کس واسطے تشریف لے آئے ہیں ؟ جب پاکستان بنا تھا وہاں اور بھی بہت سی غلطیاں ہو گئی تھیں ایک یہ بھی غلطی ہو گئی تھی یہ ان سے ہوئی تھی یا انکے اکابرین سے ہوئی تھی جناب والا! یہ ہم سے نہیں ہوئی تھی۔ دوسری بات میں اس ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ جتنی خواتین اس صوبائی اسمبلی میں آئی ہیں تمام خواتین کا تعلق شرفاء کے ساتھ ہے شریف خاندانوں کے ساتھ ہے' نجیبوں کے ساتھ ہے' ان کے محرم ہیں ان کے شوہر ہیں۔ انکے جوان بیٹے ہیں ان کے بھائی ہیں وہ بے غیرتوں کی اولاد نہیں ہے کہ یہاں پر روز آکر بیٹھیں گی اور آپ سے طرح طرح کی باتیں سنیں گی۔ جناب والا! اگر مولانا کی محترم زوجہ اور محترم بیٹی کو کوئی مرد یہاں سے کھڑا ہو کر انگلی سے اشارہ کرے تو کیا یہ برداشت کر سکیں گے ؟

جناب چیئرمین : بیگم صاحبہ انہوں نے کسی اسمبلی کی ممبر کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے اس لئے آپ قرارداد پر بات کریں۔ آپ کسی کی ذاتیات پر نہ آئیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن : جناب والا! ٹھیک ہے۔ میں یہ اس لئے کہہ رہی ہوں کہ یہ خواتین کے بارے میں ہمیشہ جانبداری سے کام لیتے ہیں جب یہ خواتین کے بارے میں کوئی تحریک پیش کرتے ہیں جب کوئی بات کرتے ہیں تو یہ انتہائی جانبداری سے کرتے ہیں۔

جناب والا! میں یہاں پر صدر مملکت کے الفاظ پیش کرنا چاہتی ہوں۔ ریفرنڈم کے دنوں میں جب ہم نے ان سے مل کر پوچھا تھا۔ خواتین کے حقوق کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں ؟ تو انہوں نے یہ کہا تھا کہ خواتین کو اسمبلیوں میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی دی جائے گی۔ لیکن خواتین کو قدامت پسند مولویوں کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ جناب والا! یہ جناب صدر مملکت کے الفاظ تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو حق ملے گا۔ جناب والا! آئین میں ہمارا حق ہے ۔ قرآن میں ہمارا حق ہے ۔ باقی رہی یہ بات کہ یہ آپ کہتے ہیں کہ ائیرپورٹ اور ادھر ادھر خواتین کو اپنے محرموں کے بغیر نہیں جانا چاہئے۔ محرم کی قید ایک خاص عمر تک ضروری ہے ۔ محرم کی قید State of Mind ہے ۔ ایک جگہ ہوتی ہے جہاں صرف خواتین کو خواتین دکھانے کے لئے بلایا جاتا ہے اور دکھایا جاتا ہے ۔ ایک جگہ ایوان میں نمائندگی کرنے کے لئے آتی ہیں وہاں ان کے اوپر حرف اعتراض نہیں اٹھایا جاتا۔ اگر ایئر پورٹ اور وفد کے ساتھ خواتین جاتی ہیں تو وہ اپنے ملک کی نمائندگی کرنے کے لئے جاتی ہیں یا تو ان

سے کہئے کہ یہ 40 سال پیچھے کیوں جاتے ہیں ۔ یہ 1400 سال پیچھے کیوں نہیں جاتے اور ان کے اختیار میں دے دیجئے کہ یہ نیا آئین منشور مرتب کریں اور اس پر رقم کر دیں کہ اس ملک میں لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ گاڑ دیا جائے ' کیونکہ ہم اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم اس کو دیکھ نہیں سکتے ۔ اس سے بڑا اور کوئی قانون نہیں ہے ۔ آج کے زمانے اور پندرھویں صدی میں یہ لاگو کرنا چاہتے ہیں۔ تعلیم کے لئے اور عورت کے لئے میدان برابر اخلاق کے لئے برابر حتیٰ کہ کلام پاک میں درج ہے کہ مومنین اور مومنات روزہ دار بیباں اور روزہ دار مرد متقی بیباں اور متقی مرد اور حیا اور شرم والی عورتیں اور حیا و شرم والے مرد ان کے لئے نیکی ہے اور برابر کا اجر ہے ۔ اگر یہ سب باتیں مردوں کے لئے بھی ہیں تو عورتوں کے لئے بھی ہیں ۔ یہ مساوات ہے جناب والا! صرف سستی شہرت کے واسطے اور اخباروں میں بیانات چھپوانے کے واسطے پاکستان کی 50 فیصد آبادی کی دل آزاری کے واسطے ٹھیک نہیں ہے ۔

چودھری محمد صدیق سالار: جناب والا! میں محترمہ سے درخواست کروں گا کہ مولانا بھی علمائے دین ہیں اور یہ بھی قلم کار ہیں ۔ نہایت اچھا لکھتی ہیں ۔ نہایت کردار کی مالک ہیں ' اپنی تقریر میں علمائے دین پر نکتہ چینی سے پرہیز کریں اور ان سے بھی توقع ہے کہ ہمیں اس ایوان کے اندر بیٹھ کر اپنی زبان سے وہ الفاظ ادا کرنے چاہئیں جو مستورات کی شان کے شایاں ہوں اور اس طرح علمائے دین کے متعلق بھی جو ان کی شان کے متعلق صحیح ہوں۔ ہمارے لئے دونوں فرقے قابل احترام ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں ' شکریہ ' محترمہ ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! تقریر کا وقت نوٹ کیا جائے اور جوابی تقریر کی مجھے اجازت ہوگی کیونکہ جوابی تقریر تقریر سے زیادہ لمبی ہوتی ہے ۔ میں ہر پوائنٹ کا جواب دوں گا۔ جو تقریر محترمہ فرما رہی ہیں مجھے اجازت ہوگی میں ہر پوائنٹ کا جواب دوں گا۔ انہوں نے غیر متعلقہ باتیں شروع کر دی ہیں ۔ میری قرارداد صرف استقبال اور ایئرپورٹوں پر جانے کے بارے میں ہے ۔ اس کے لئے میں نے قرارداد پیش کی ہے ۔ انہوں نے غیر متعلقہ باتیں شرع کر دی ہیں ۔ انہوں نے جتنی باتیں کیں میں ان کی ہر ہر بات کا جواب دوں گا اور آپ کو مجھے وقت دینا پڑے گا۔ آپ وقت نوٹ فرمائیں' میں ہر پوائنٹ پر بولوں گا اور ہر پوائنٹ کا جواب دوں گا۔ میں کسی سے ڈرنے والا نہیں ہوں ۔ میں صرف خدا سے ڈرتا ہوں۔ یہ میرے بھائی صاحبان ان کے بھی یہی جذبات ہیں لیکن یہ ان بیبیوں سے ڈرتے

ہیں ۔ بیویوں سے ڈرتے ہیں ' میں صرف خدا سے ڈرتا ہوں ۔ میں خدا کی بات کہوں گا۔ خدا کے احکامات سناؤں گا۔ میں ان سے نہیں ڈرتا میں صرف خدا کا حکم سناؤں گا اور ہر پوائنٹ کا جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں آپ کو موقع دیا جائے گا یہ آپ کا حق ہے ۔

سید حسنات احمد : جناب والا! یہ قواعد و انضباط کار پنجاب اسمبلی موجود ہیں ان کو دیکھا جائے کہ اس میں ہے جو آدمی قرارداد پیش کرتا ہے وہ 20 منٹ تک تقریر کر سکتا ہے ۔ باقی ممبران دس دس منٹ تقریر کر سکتے ہیں ۔ اس میں جواب الجواب کا کہیں نہیں لکھا ہوا۔ اس لئے آپ مہربانی کرکے قواعد کے مطابق Debate کو چلائیں۔

جناب چیئرمین: آپ تقریر جاری رکھیں لیکن یہ سوچئے کہ آپ کے پاس تین منٹ باقی ہیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا! آپ کی بے حد مہربانی کہ آپ نے مجھے تین منٹ اور دیئے ہیں۔ جناب والا ' اگر آپ نے مجھے تین منٹ دیئے ہیں تو تین سیکنڈ کے لئے ادھر توجہ فرمایئے ' جناب والا! آپ نے اور اس ایوان نے ہمیں کبھی اپنے جذبات کے اظہار کا موقع نہیں دیا اور نہ کبھی ہماری پوری بات سنی ہے ۔ حضور والا! اسلام ضبط نفس اور رواداری کا مذہب ہے اور اسلام کا کوئی ٹھیکے دار نہیں ہے ' اسلام دلوں پر اترتا ہے' چہروں پر نہیں اترتا ہے ۔ جناب والا! مولانا بہت بڑے عالم دین ہیں اور یہ تبلیغ کے لئے ملک سے باہر بھی جاتے ہیں اور ملک سے باہر تمام بے پردہ خواتین ہوتی ہیں اور یہ ان میں پھرتے ہیں ۔ یہ برقعہ پہن کر وہاں نہیں جاتے ۔ یہ ان عورتوں میں گھومتے ہیں ' اس کے بعد میری یہ عرض ہے حضور سن لیجئے کہ ابھی ابھی جس انداز سے مولانا کھڑے ہوئے ہیں اور جس غیظ و غضب سے انہوں نے ہماری بات کی ہے اور جس طرح انہوں نے ہمارا استحقاق مجروح کیا ہے اور جس طرح اپنی قوم کی نیک نفس خواتین کے بارے میں غصے کا اظہار کیا ہے ' ان کو غصے کے اظہار کا حق کس نے دیا ہے ؟ کس لئے دیا ہے؟ اسلام نے دیا ہے یا کہ آئین نے دیا ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے صفائی کا حق دیں۔ جواب کا حق دیں ' میں آپ کے تمام سوالات کا جواب دوں گا اور کچھ نہیں کہا۔

بیگم بشریٰ رحمٰن : ٹھیک ہے ' جناب والا! انہوں نے غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ شفقت اور

نرمی سے بات نہیں کی ۔ اس لئے ہم مولانا کے رویئے کے خلاف تمام خواتین پانچ منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتی ہیں۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں موجود تمام خواتین سوائے محترمہ بیگم نجمہ تابش الوری کے واک آؤٹ کر گئیں)۔

جناب چیئرمین: آرڈر' آرڈر پلیز' بیگم صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتی ہیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب سپیکر! میں بیگم بشریٰ رحمٰن صاحبہ کے خیالات کی پوری تائید کرتی ہوں اور اس شعر کے ساتھ یہاں سے پانچ منٹ کے لئے رخصت ہوتی ہوں۔

ہم کسی سائے کے نہیں محتاج
اپنے ہی سائے سائے چلتے ہیں

چونکہ ہماری باون فیصد آبادی ہے اور ہمیں بولنے کا حق نہیں دیا جاتا' اس لئے ہم احتجاجاً پانچ منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ بیگم نجمہ تابش الوری صاحبہ واک آؤٹ کر گئیں)

ملک ممتاز احمد خان بچھر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: بچھر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

ملک ممتاز احمد خان بچھر: جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ مستورات تو تشریف لے گئی تھیں تو بیگم صاحبہ کون سے زمرے میں آتی ہیں' مردوں کے عورتوں کے یا درمیان میں؟

جناب چیئرمین: یہ آپ کی اپنی سوچ ہے' جیسے تصور کر لیں۔

وزیر قانون: جناب والا! مولانا صاحب کو چاہئے کہ وہ ساتھ ہی واک آؤٹ کر جائیں اور جب تک یہ بات طے نہ ہو جائے' وہ واپس نہ آئیں۔

جناب چیئرمین: میں مولانا صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ جاکر خواتین کو منا کر اندر لائیں۔ جناب دستی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتا ہوں۔

میاں فضل حق: جناب والا! مولانا صاحب سے کہیں کہ وہ جاکر خواتین کو واپس لائیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں دو فریق بن چکے ہیں ' ایک فریق باہر نکل گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس فریق کو منا کر لایا جائے اور ان کی حاضری میں باتیں کی جائیں یک طرفہ باتیں کرنا ' اس کا جواب نہ سننا میرے خیال میں یہ قانون کے بھی خلاف ہے' شریعت کے بھی خلاف ہے ' اخلاق کے بھی خلاف ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

میاں فضل حق: جناب والا! میں جناب دستی صاحب کی حمایت کرتا ہوں کہ مولانا صاحب جاکر خواتین کو واپس لے آئیں۔

ملک طیب خان اعوان: جناب والا! اس میں تھوڑی سی ترمیم ہونی چاہئے کہ چنیوٹی صاحب جاکر خواتین کو واپس لے آئیں۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

سید حسنات احمد: جناب سپیکر! میری گزارش سے ہے کہ چونکہ اس وقت Temper بہت ہائی ہے اس لئے مہربانی کرکے اس ساری بحث کو کل یا پرسوں پر رکھ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: آج غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کا دن ہے' آج ہی ہوگا یا اگلے منگل تک جائیگا۔

سید اقبال احمد شاہ: پوائنٹ آف آرڈر ' جناب والا! ابھی تو آپ نے اسے منظور ہی نہیں کیا۔ پہلے تو آپ اسے منظور کریں ' اس کے بعد بحث میں حصہ لیا جائے۔ ابھی تو آپ نے قرارداد منظور ہی نہیں کی اور بحث بڑی لمبی چوڑی ہوگئی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ' وہ قرارداد اسمبلی میں پیش ہو چکی ہے اس پر بحث ہو سکتی ہے محرک بحث کر سکتا ہے اور کسی کو دعوت دی ہے تو وہ کر سکتا ہے ' جناب مخدوم صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

مخدوم الطاف احمد: جناب سپیکر! چونکہ موجودہ اسمبلی کے دور میں خواتین نے پہلی مرتبہ واک آؤٹ کیا ہے تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ کسی معزز رکن کی ڈیوٹی لگائی جائے کہ ان خواتین کو عزت و آبرو کے ساتھ ایوان میں واپس لائے۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے ہی درخواست کرتا ہوں کہ برائے مہربانی آپ جائیں اور ان کو منا کر لائیں۔

مخدوم الطاف احمد: جناب والا! میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز' آرڈر

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا! میں تجویز عرض کرتا ہوں کہ جناب چنیوٹی صاحب جائیں' دست بستہ معافی مانگیں اور ان کو منا کر لائیں۔

ایک معزز ممبر: جناب سپیکر! میرے خیال میں دستی صاحب' جناب چنیوٹی صاحب کو مروانا چاہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر خواتین واپس ایوان میں تشریف لے آئیں)

جناب چیئرمین: میں محترمہ بیگم بشریٰ رحمٰن صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کچھ مزید وقت لینا چاہیں گی؟

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا! میں تو نہایت ادب سے یہ درخواست کرنا چاہتی تھی .....

جناب چیئرمین: ایک درخواست ہے کہ جذبات بے شک گرم رکھیں لیکن الفاظ نرم رکھیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا' آپ نے کیا فرمایا ہے' میں نے سنا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: یہ میری آپ سے درخواست ہے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب! آپ نے کیا فرمایا ہے' میں ذرا اونچا سنتی ہوں؟

جناب چیئرمین: آپ کے مطلب کی یہ بات نہیں ہے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: تو پھر مجھے سمجھ میں کیسے آئے گی۔ جناب! اگر میں سنوں گی نہیں تو مجھے سمجھ

میں کیسے آئے گی؟

جناب چیئرمین: آپ تقریر جاری رکھیں۔

حاجی جمشید عباس تھیم: جناب والا! کیا آپ کے الفاظ کو رولنگ سمجھا جائے؟

جناب چیئرمین: یہ درخواست ہے رولنگ نہیں ہے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا! الفاظ تو ہر ایک کی اپنی اپنی لغت میں ہوتے ہیں' اس لئے اسمبلیوں میں یہ دستور رہا ہے کہ الفاظ کو آزادانہ استعمال کرنے کی اجازت دی جاتی رہی ہے وہ ہمارے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں' جناب والا! جب مرد ناداں پر کلام نرم نازک ہے' بے اثر ہو جائے تو پھر پھول کی پتی سے ہیرے کا جگر کاٹنا پڑتا ہے۔

جناب والا! میں اس پورے ایوان کے سامنے اپنا یہ مسئلہ رکھتی ہوں' ہم اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ اس مقدس ایوان کے انتہائی محترم اور شریف النفس اراکین کے ساتھ کام کرتی چلی آرہی ہیں' جناب والا' ہمیں کبھی کسی سے کوئی شکایت کا موقع نہیں ملا کبھی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ کبھی ہم نے اپنے عمل سے ایسا ثابت کیا ہے۔ جب ہم یہاں بیٹھ کر آنے والی نسلوں کیلئے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ زندگی کا ایک لائحہ عمل بنایا جائے گا۔ جو اسلام کے دائرہ کے اندر ہو گا اور جس میں خواتین کی نمائندگی ہوگی تو حضور والا ہر ہفتہ عشرہ اور مہینے کے بعد ہماری آزادی کی خاطر ایک اس قسم کی تحریک پیش کر دینا' ایک سوال اٹھا دینا کیا ہمیں شرم نہیں آتی کہ سر محفل سے یہ کہا جائے کہ آپ نے سر پر دوپٹہ نہیں لیا ہوا۔

جناب چیئرمین: بیگم صاحبہ' دیکھئے قرارداد کچھ ہے اور آپ کسی اور موضوع پر جا رہی ہیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جی! میں اسی حوالے سے بات کروں گی' آپ کو معلوم ہے کہ بات حوالوں سے ہوتی ہے بات تو ایک بات سے نہیں ہوتی' جناب' اور میں کچھ اور کہوں گی تو آپ کہیں گے کہ سخت الفاظ استعمال کر رہی ہوں' جناب والا! جب پاک سرزمین پر غیر ملکی مہمان آتے ہیں سربراہان مملکت اور وزراء سلطنت جب یہاں تشریف لاتے ہیں تو آپ نے دیکھا ہے کہ بعض کے ساتھ ان کی خواتین ہوتی ہیں جب ان کی خواتین ایئرپورٹ پر اترتی ہیں تو ہماری خواتین ان کو خوش آمدید کہنے کیلئے وہاں موجود ہوتی ہیں اور جتنی بھی خواتین وہاں جاتی ہیں وہ اپنے شوہروں سے اجازت لے کر جاتی ہیں۔

سرکاری ملازمین کی بیویاں اور ان کے شوہر اکٹھے ہوتے ہیں ' وہاں وزراء کی بیویاں اپنے شوہروں کے ساتھ ہوتی ہیں ' بعض بیویاں اپنے شوہروں کے ساتھ نہیں ہوتیں جناب والا! وہ اجازت لے کر وہاں آئی ہوتی ہیں تو کیا یہ ہمارا اخلاقی فرض نہیں ہے کہ سربراہان مملکت اپنی بیگمات کے ساتھ آئیں تو ہماری خواتین ان کو خوش آمدید کیلئے وہاں موجود نہ ہوں وہاں تو جناب کوئی بھی اس بات کا احساس نہیں کرتا کہ یہ مرد ہے یا عورت ۔ یہ احساس شاید صرف مولانا کو ہوتا ہے وہاں تو ہم ان کو receive کرنے کیلئے کھڑی ہوتی ہیں وہاں تو بڑی عزت اور تقدس کی محفل ہوتی ہے ' جہاں پر سربراہان مملکت گزر جاتے ہیں ' میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ بات ان کو کیسے کھٹک گئی اور ان کو معیوب کیسے لگی اگر یہ تاریخ اسلام سے کہیں گے تو میں ضرور حوالے دے کر بتاؤں گی لیکن میں مولانا صاحب کا مقابلہ مناظرہ تو نہیں کر سکتی میں تو ایک نیم خواندہ سی عورت ہوں ' اسلام نے مجھے جو کچھ سکھایا ہے ' وہ میرا ایمان ہے اور باقی تربیت میرے والدین کی ہے جس کی وجہ سے آج میں یہاں ہوں میں آپ سب سے التماس کرتی ہوں کہ آپ خواتین کے جذبات کو اس طرح سے مجروح نہ کریں اپنے آئین کو یہاں بیٹھ کر بدلنے کی کوشش نہ کریں ' آپ اپنے صدر مملکت سے پوچھیں کہ انہوں نے ہمیں کتنے حقوق دیئے ہیں اور حجاب کے اندر حقوق دیئے ہیں اور ہم حجاب کے اندر ہی رہنا چاہتی ہیں ہم نے کبھی بھی بے نقاب ہونے اور اس طرح سے پھلنے کی کوشش نہیں کی مولانا سمجھنے کی کوشش کریں پوری پچاس فیصد ' باون فیصد خواتین کا سوال ہے اور یہ ایک چھوٹی سی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی بات ہے کہ کوئی ملکہ عالیہ آرہی ہوں تو کیا ہم ان کو receive کرنے نہ جائیں ۔ یہ اپنے ذہن کو صاف کریں ۔ ہمارے بزرگ ہیں ' عالم دین ہیں ' ہم ان کا احترام کرتے ہیں ' مبلغ ہیں ' تبلیغ کرنے کیلئے جاتے ہیں لیکن خدا کے واسطے خواتین پر یہ بجلی گرانا اور نزلہ گرانا بند کر دیں اور یہ بھی زبان نرم استعمال کریں اور ہماری دلازاری کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ شکریہ ۔

میاں ممتاز احمد قیانہ: جناب سپیکر! فاضل رکن نے ابھی فرمایا ہے کہ آپ اپنے صدر سے پوچھیں کہ انہوں نے ہمیں کتنے حقوق دیئے ہیں' کتنی آزادی دی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ خدا اور اس کے رسول ؐ نے جو ان کے متعلق فرمایا ہے اور جو ان کیلئے احکامات جاری کئے ہیں وہ بڑے ہیں یا صدر مملکت کے حقوق ۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا! جو کوئی مسلمان ہے اور کلمہ گو ماں کی گود سے نکل کر آیا ہے اس کو معلوم ہے کہ اسلام اولیت پر ہے اسلام مقدم ہے یہ سوال پوچھنا ہی بڑے افسوس کی بات ہے ' خدا کے بعد ہے وہ کہتے ہیں کہ ظل الٰہی ' ظل اللہ بادشاہ کو لوگ کہتے ہیں پھر خدا کے بعد آپ کے اپنے جو سربراہان ہوتے ہیں ان کی عزت و احترام کرتے ہیں صدر مملکت فرماتے ہیں کہ میں نفاذ اسلام کیلئے تمام تر کوششیں کر رہا ہوں۔

چودھری محمد صدیق سالار: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کے قانون اور قرآن کے بعد سنت رسول ؐ کسی کو کوئی طاقت نہیں ہے ' حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں اسلام کے خلاف کوئی بات کروں تو پھر کیا کرو گے ایک حکایت ہے کہ آپ کا سر اتار دیا جائے گا میں شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: سالار صاحب! محترمہ کو موقع دیں گے تو وہ اس کا جواب دے سکیں گی۔ جی محترم

ملک ممتاز احمد خان کھچر: پوائنٹ آف آرڈر ' جناب چیئرمین میں آپ سے ایک قانونی وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا آئین مقدم ہے یا اللہ اور اس کے رسول ؐ کا قانون۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ فیڈرل پارلیمنٹ سے بات کر سکتے ہیں ' جی محترمہ

ملک ممتاز احمد خان کھچر: جناب والا! میں وضاحت چاہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول ؐ کا قانون زیادہ مقدم ہے یا آئین؟

جناب چیئرمین: اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کا قانون زیادہ مقدم ہے یہ صرف interpretation کی بات ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! فاضل مقرر کو تیرہ منٹ ہو چکے ہیں یعنی اب جو تین منٹ بعد میں دیئے اس کے ساتھ اب تیرہ منٹ ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ ٹھیک ہے مگر خواتین کا کچھ نہ کچھ تو خیال کرنا پڑتا ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ خواتین interruption کی وجہ سے روٹھ کر چلی گئیں تو یہ ان کی بات جائز ہے کہ جب تک وہ بول رہی ہوں ان کو صبر و

سکون سے سنا جائے اور اس کا جواب تفصیل کے ساتھ کوئی بھی ممبر دے سکتا ہے ' مولانا صاحب دے سکتے ہیں اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی' لیکن ان کو پورا موقع ملنا چاہئے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ Speaker should not be a party.

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں' جی محترمہ صاحبہ ۔

بیگم نجمہ حمید: جناب میں نہایت ادب سے مولانا صاحب سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر عورتوں پر تنقید نہ کیا کریں ۔ میں آپ کو سال 1977ء کی تھوڑی سے مثال دے رہی ہوں کہ پی این اے کے دنوں میں جب بھی ان مولانا حضرات نے مسجدوں میں سے جلوس نکالے تو سب سے زیادہ تعداد خواتین کی ہوتی تھی ' ہم ان کے شانہ بشانہ چلتی رہی ہیں ۔

جناب چیئرمین: یہ آپ تقریر فرما رہی ہیں یا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

بیگم نجمہ حمید: نہیں جناب والا' میں پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں بول رہی میں نے آپ سے بولنے کی اجازت مانگی ہے ۔

جناب چیئرمین: تو پھر آپ بولئے۔

بیگم نجمہ حمید: تو جناب والا! مولانا حضرات نے اس وقت تو یہ نہیں کہا کہ آپ مسجدوں سے محرموں کے ساتھ نکلیں۔ پی این اے کی تحریک میں خواتین سب سے زیادہ نکلتی تھیں ۔ سال 1977ء میں خاص طور پر راولپنڈی اور لاہور میں خواتین نے یہ تحریک چلائی اور ہر جمعتہ المبارک ان حضرات کی اپیل پر ہم وہاں جمع ہوا کرتی تھیں اور ان ہی کی اپیل پر ہم مسجدوں سے جلوس نکالا کرتی تھیں تو جناب والا! اس وقت انہوں نے یہ اعتراض کیوں نہیں کیا کہ آپ اپنے محرموں کو ساتھ لے کر آئیں ہم مردوں کے پاس سے گزرتے تھے پوری سڑکوں پر سے گزرتے تھے ' اس وقت تو ہمارے ساتھ کوئی محرم نہیں ہوا کرتا تھا ' اگر ہم اس وقت اجازت لے کر جلوس کی قیادت کرتے ہوئے سڑکوں پر نکلتے تھے تو اس وقت محرم کی ضرورت نہیں تھی ' تو آج جب ہم چار ' پانچ یا چھ خواتین عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان مردوں سے اپنا حق لیا ہے یہ خواتین کے ووٹ لیکر منتخب ہوتے ہیں یا تو یہ ہمیں کہیں کہ یہ خواتین کے ووٹ نہیں لیں گے صرف مردوں کے ووٹ لے کر آئیں گے تو ٹھیک ہے ہم خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے خود خواتین کے ووٹ لیکر آئیں گی یہ

ہمارے ووٹ لیکر آتے ہیں اور یہ ہمیں ووٹ دیتے ہیں ۔ ہم اپنا حق ان سے لیتے ہیں تو اگر یہ اس وقت یہ نہیں کہتے کہ محرم ہو تو استقبال کیلئے جب ہم چند لمحوں کیلئے جاتے ہیں تو اس میں ضروری نہیں ۔ ہم اپنے محرموں سے اجازت لیکر آتے ہیں ' واقعی بیگم بشریٰ رحمٰن صاحبہ کی بڑی مدلل تقریر تھی اس کے بعد مجھے بولنا تو نہیں چاہئے تھا لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ انہیں خود خیال ہونا چاہئے ۔ ہم مسلمان خواتین ہمیشہ مردوں کے شانہ بشانہ چلی ہیں ۔ پاکستان بناتے ہوئے یہاں سیکرٹریٹ پر عورت ہی نے جھنڈا لگایا تھا تو میں سمجھتی ہوں کہ عورتوں کا احترام بھی کرنا چاہئے ۔ تو اس وقت بھی اگر خواتین نکلی ہیں تو محرم کہاں تھے اور خواتین کہاں تھیں تو آج بھی ہم اگر اپنے مردوں کی اجازت سے نکلتی ہیں تو انہیں یہ بات نہیں کرنی چاہئے کہ سر پر دوپٹہ نہیں ہے یا انڈیا جائیں تو اپنے محرم کے ساتھ جائیں تو اس وقت میں مولانا صاحب سے بڑے ادب سے کہتی ہوں کہ انہیں ہمیشہ ہماری خواتین کی ضرورت رہتی ہے ' جب یہ خواتین کا ووٹ بھی لینا چاہتے ہیں اور یہ ہماری خواتین کے ووٹ لیکر آتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ انہیں خواتین کی عزت اور احترام کرنا چاہئے اور کوئی ایسا حساس موضوع نہیں چھیڑنا چاہئے جو ہمارے لئے قابل مذمت ہو۔

جناب چیئرمین: اور کوئی محترمہ اگر کوئی کچھ فرمانا چاہیں؟

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب سپیکر! میں مولانا چنیوٹی کی خدمت میں بڑے ادب سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ اسلام کی اگر یہ بات کرتے ہیں تو حسن اخلاق جو ہے وہ اسلام کا اولین اصول ہے' اولین پہلو ہے' اولین ستون ہے اور اب میری معزز بہن بیگم بیگم بشریٰ رحمٰن صاحبہ نے جو یہ کہا ہے کہ صدر صاحب نے ہمیں یہ حقوق دیئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ خود فرمایا ہے کہ میرے بعد زمین پر انسان جو ہے ' سربراہ مملکت جو ہے ' وہ میرا نائب ہے ۔ میں صرف اس کا جواب دینا چاہتی ہوں' شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ شاہدہ ملک صاحبہ کچھ فرمائیں گی؟

ملک ممتاز احمد بھچر: جناب سپیکر! اس سے بیشتر کہ وہ کچھ فرمائیں اپنی ماؤں' بہنوں اور خالاؤں سے یہ پرزور التماس کرتا ہوں کہ وہ پردہ کریں یا نہ کریں' ایئرپورٹ پر جائیں یا نہ جائیں لیکن خدا کے لئے خدا اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی غلط Interpretation نہ کریں۔ جس طرح کہ بیگم نجمہ تابش الوری صاحبہ فرما رہی تھیں .....

جناب چیئرمین: آپ کسی پر اپنی Interpretation مسلط نہیں کر سکتے۔

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب سپیکر! میں نے تو حسن اخلاق کی بات کی ہے اس میں کوئی غلط بات تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ شاہدہ ملک صاحبہ .....

بیگم شاہدہ ملک: سر! میں آپ کی اجازت سے صرف اتنا کہوں گی کہ مولانا صاحب ہمارے بزرگ ہیں ہم سب خواتین ان کا بے حد احترام کرتی ہیں .....

جناب چیئرمین: قرارداد کی بات کریں ' مولانا صاحب کا ذکر کم کریں .....

بیگم شاہدہ ملک: یہ انہی سے متعلق ہے اس لئے میں افتتاح انہی سے کر رہی ہوں۔ ہم سب خواتین ان کا بے حد احترام کرتی ہیں لیکن انہوں نے جو یہ قرارداد پیش کی ہے اس سے یقیناً تمام خواتین کی دل آزاری ہوئی ہے۔ ہم خواتین جو ان کی مائیں ' بہنیں اور بیٹیاں ہیں ' ہم پر مکمل اعتماد ہونا چاہئے ' یقین ہونا چاہئے۔ ہم بھی خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی پیروی کرتی ہیں اور ان کے ماننے والوں میں سے ہیں اور اب میں صرف اتنا عرض کروں گی کہ وہ ہم خواتین کو ہمارے حال پر چھوڑ دیں۔ ہماری اتنی زیادہ فکر نہ کیا کریں۔ کیونکہ ہر شخص چاہے وہ عورت یا مرد قیامت کے روز اپنے اعمال کا جوابدہ خود ہے۔ کوئی دوسرا شخص اس کی قبر سے جاکر جوابدہ نہیں ہوگا۔ ہمارے اعمالوں کی انہیں فکر نہیں ہونی چاہئے۔ جناب اسلام کسی کی جاگیر نہیں ہے۔ اسلام نے ہر شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دیا ہے اور وہ اپنے اعمال کا خود جوابدہ ہے۔ ہماری مولانا صاحب سے صرف اتنی گزارش ہے کہ وہ ہم خواتین کو ہمارے حال پر چھوڑ دیں۔ ہم پر اعتماد کریں۔ ہم کلمہ گو ہیں۔ ہم مسلمانوں کی بیٹیاں ہیں ' بہنیں ہیں ' بہوؤں ہیں۔ مولانا صاحب کو ہماری فکر نہیں کرنی چاہئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اب جناب مولانا صاحب آپ جواب دے سکتے ہیں۔ آپ سے بھی میری یہ درخواست ہے کہ ذرا خوبصورت الفاظ میں جواب دیں۔ اس میں کوئی تلخی نہیں ہونی چاہئے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جی میں کوشش تو یہی کروں گا کہ خوبصورت اور نرم الفاظ ہوں لیکن تلخی جب ہو جاتی ہے تو پھر تلخی کا جواب تلخی میں بھی آجاتا ہے .....

جناب چیئرمین: آپ کے پاس تو الفاظ کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ آپ تو ماشاء اللہ بڑے ....

مولانا منظور احمد چنیوٹی: میں جناب یہی کوشش کروں گا لیکن یہ مجر صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ شعر سنا دیں کہ

اب جگر تھام کے بیٹھیں میری باری آئی .....

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا! مصرعہ ہی انہوں نے غلط پڑھا ہے' یہ شعر غلط ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! مجھے نہایت افسوس ہے کہ میں اپنی محترم بہنوں اور بیٹیوں کے لئے' ان کی خیر خواہی کے لئے جب بھی کوئی بات کہتا ہوں تو میں قرآن و حدیث کی روشنی میں کہتا ہوں۔ ان کے فائدے کے لئے کہتا ہوں۔ ان کے حق کے لئے کہتا ہوں اور ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے کہتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ دلوں کے حال تو اللہ ہی جانتا ہے .....

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! بیگم تابش الوری پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہیں ...

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب والا! میں یہ چاہتی ہوں کہ مولانا چنیوٹی صاحب حسن اخلاق کو سامنے رکھیں اور کوئی نازیبا الفاظ ہمارے متعلق استعمال نہ کریں ....

جناب چیئرمین: انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ مولانا صاحب آپ جاری رکھیں ...

مولانا منظور احمد چنیوٹی: تو میں یہ گزارش کر رہا تھا ...

بیگم بشریٰ رحمٰن: پوائنٹ آف آرڈر سر....

مولانا منظور احمد چنیوٹی: میں نے نہایت صبر و سکون کے ساتھ اپنی بہنوں کی باتیں سنی ہیں۔

جناب چیئرمین: معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑی ہیں ...

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب والا! مولانا نے افتتاحی فقرہ بہت خوبصورت کہا ہے کہ میں اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے لئے جب بھی کوئی بات کہتا ہوں تو قرآن حدیث کی روشنی میں کہتا ہوں تو میں ان سے التماس کرتی ہوں کہ اسلام حدیث اور فقہ کی روشنی میں اپنے بھائیوں کے لئے بھی کچھ کہا کریں ...

جناب چیئرمین: دیکھئے جو قرارداد ہے وہ خواتین کے بارے میں ہے اگر مردوں کے بارے میں ہوتی تو یقینی طور پر وہ نہ دیتے ...

بیگم بشریٰ رحمٰن : حضور ! میں بھی تو یہی عرض کر رہی ہوں کہ وہ مردوں کے بارے میں کیوں نہیں پیش کرتے ...

جناب چیئرمین: تو آپ پیش کر دیں نا ۔ آپ پیش کر دیں .....

بیگم بشریٰ رحمٰن : جناب کریں گے ' اگر ایسے حالات رہے تو ہم بھی پیش کریں گے ...

مولانا منظور احمد چنیوٹی : میں مردوں کے بارے میں بھی کہا کرتا ہوں ۔ میں نے اصغر قریشی کے بارے میں کہا مولانا احسان الٰہی ظہیر کے بارے میں کہا۔ میں ختم نبوت کی بات کرتا ہوں ۔ میں دوسری باتیں کہتا ہوں ۔ میں اپنے بھائیوں کے بارے میں باتیں کہتا ہوں جو بات صحیح سمجھتا ہوں اسے کہنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ میں ابتدا میں تھوڑی سی عرض کر دوں ...

بیگم نجمہ تابش الوری : پوائنٹ آف آرڈر سر' سر یہ اپنی قرارداد سے ہٹ رہے ہیں ۔ یہ اپنی قرارداد سے متعلقہ بات کر سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین: وہ قرارداد کی ہی بات کر رہے ہیں ۔

بیگم نجمہ تابش الوری: سر! یہ قرارداد سے متعلق بات نہیں ہے ...

جناب چیئرمین : اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ..... please be seated:

مولانا منظور احمد چنیوٹی : پیغمبر آخر نبی کریم ؐ کا ارشاد سب کے لئے واجب التعمیل ہے ۔ حضور ؐ کا ارشاد ہے ..

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان ۔

فرمایا تم میں جو کوئی غلط کام دیکھے' منکر دیکھے ' برائی دیکھے ' شریعت کی خلاف ورزی دیکھے ' اس کو ہاتھ کی طاقت ہو تو ہاتھ سے روکے ' اگر ہاتھ کی طاقت نہ ہو ' زبان کی طاقت ہو تو زبان سے روکے اور اگر وہ زبان کی طاقت بھی نہیں رکھتا تو کم از کم دل میں برا جانے اور اس سے علیحدہ ہو جائے۔

وذلک اضعف الایمان

یہ ایمان کا انتہائی کمزور درجہ ہے ۔ میری محترمہ بہن نے فرمایا کہ جب مولانا دیکھتے ہیں کہ ڈوپٹہ سر پر

کسی کا نہیں ہے تو وہ بھرے مجمع میں کہہ دیتے ہیں ...

جناب چیئرمین: مولانا صاحب آپ اپنی قرارداد پر بحث کریں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب جو باتیں درمیان میں آئی ہیں ....

جناب چیئرمین: ضروری نہیں کہ ان باتوں کا آپ ذکر کریں ...

مولانا منظور احمد چنیوٹی: اب آپ یہ دیکھیں کہ آدھے گھنٹے سے زیادہ انہوں نے باتیں کی ہیں۔ میں نے اس لئے کہا کہ اب ان میں غیر متعلقہ باتیں بھی بہت سی آئیں۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! مولانا نے بہت اچھی طرح سے فرمایا ہے کہ جن باتوں کو برا سمجھیں ہاتھ سے منع کریں ' زبان سے منع کریں ' اگر باز نہ آئیں تو علیحدہ ہو جائیں۔ حضور والا! یہ علیحدہ کیوں نہیں ہو جائے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: میں اضعف الایمان نہیں ہوں۔ میں اتنا کمزور ایمان والا نہیں ہوں۔ میں الحمدللہ زبان کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں اپنے وقت کے حکمرانوں کے سامنے بھی بات کہتا رہا ہوں اور کہتا ہوں میں کسی سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ اللہ نے مجھے زبان کی طاقت دی ہے۔ میں ہمیشہ حق بات کہتا رہا ہوں اور میری زندگی دیکھ لیں۔ میں جیلوں میں بھی حق بات کہہ کر جاتا رہا ہوں۔ میں کسی دور میں کسی سے نہیں ڈرا۔ میں اگر صدر مملکت سے نہیں ڈرتا تو میں آپ سے بھی نہیں ڈرتا۔ جو بات حق ہوگی میں اسے کہوں گا...

جناب چیئرمین: خاتون ممبر' پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں .....

بیگم نجمہ تابش الوری: پوائنٹ آف آرڈر سر!

مولانا منظور احمد چنیوٹی: دیکھئے میں نے کتنے صبر و سکون سے ان کی باتیں سنی ہیں۔ اب انہیں بھی چاہئے کہ تھوڑی دیر صبر و سکون سے بیٹھ جائیں ' میں چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں میں انہیں کیسے مجبور کر سکتا ہوں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: یہ پوائنٹ آف آرڈر پر باری باری کھڑی ہوتی رہیں گی۔ یہ اپنی باتوں کا جواب سننا نہیں چاہتیں۔ ان میں ہمت نہیں ہے کہ اپنی باتوں کا جواب سن سکیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری: سر! انہوں نے قرآنی آیات کا حوالہ دیا ہے۔ میں بھی ان کے لئے قرآنی آیات کا حوالہ دیتی ہوں۔

رب شرح لی صدری و یسرلی امری...

جناب چیئرمین: یہ کون سا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری: یہ ان کے لئے ہے۔

جناب چیئرمین: وہ آپ تقریر میں کہہ سکتی تھیں۔ نہیں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے پلیز تشریف رکھیں۔

حاجی محمد افضل چن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اپنی بہنوں سے یہ گزارش کروں گا کہ مولانا صاحب نے بڑے حوصلے سے باتیں سنی ہیں۔ یہ بھی صبر و تحمل سے ان کی بات سنیں۔ کیونکہ وہ دین کی باتیں کر رہے ہیں۔ جو وہ قرآنی حوالے دیتے ہیں وہ حوالے بالکل صحیح ہیں۔ کم از کم ان کی بات سنیں۔ پھر اس کے بعد انہیں بھی اپنا حق ہے۔ یہ بھی اپنی بات کر لیں گی۔ یہ اچھی روایت قائم نہیں کر رہی ہیں' کیونکہ جب وہ بات کرتے ہیں تو پھر ہر آدمی پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھتا ہے' ان کو بات کرنے دی جائے۔

جناب چیئرمین: آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ شکریہ۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! مولانا صاحب عالم دین ہیں' عالم دین کے فرمان کی نفی کرنی شیطان کی صورت ہوتی ہے۔ بیگم بشریٰ رحمٰن بھی آدمیوں سے پیدا ہوئی ہیں۔ مولوی صاحب بھی عورت سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس رشتہ کو وہ بھی جانتے ہیں۔ تو میں ان سے بھی التماس کروں گا کہ آپ کی وساطت سے کہ قرآن کی نفی کرنا شیطان کا فعل ہے اور ہمارا شیطان کے کہنے پر عمل کرنا ہمیں آگے جہنم تک لے جائے گا تو میں اپنی محترم خواتین سے یہ التماس کروں گا کہ آپ مولانا کی بات میں دخل نہ دیا کریں اور قرآن اور سنت کے خلاف چلنا کفر کے مترادف ہے۔

محترمہ نجمہ تابش الوری: جناب سپیکر! شاہ صاحب نے ہماری تذلیل کی ہے اور ہمیں شیطان

کے مترادف قرار دیا ہے تو بشریٰ رحمٰن تو ویسے ہی رحمان ہیں اور میں مولانا چنیوٹی کی خدمت میں بڑے ادب کے ساتھ عرض کرنا چاہتی ہوں بڑے ادب کے ساتھ کہ ان اللہ مع الصبرین ' وہ کیوں نہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ جی مولانا صاحب۔

چودھری محمد نعیم چٹھہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! عرصہ سے اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات زیر بحث ہے کہ پردہ دار عورتوں کو غیر محرم مردوں کے سامنے نہیں جانا چاہئے۔ تو اس ضمن میں میں آپ کی وساطت سے جناب مولانا کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ سب سے پہلے اسلام کی پردہ سے متعلق جو مستند تعریف ہے وہ وضاحت فرمائیں کہ آیا منہ کو ڈھانپنا بھی پردہ ہے۔ یا "حیا" پردہ ہے۔

MR. CHAIRMAN: This is no point of order rather it is breach of rules. Take your seat.

حاجی محمد عباس تھہیم: جناب چیئرمین! کبھی کبھی دستی صاحب کو موقع ضرور دیا کریں۔ کیونکہ یہ ہمارے بہت قریب بیٹھتے ہیں۔ ہم ان کے بھڑکتے ہوئے جذبات دیکھ نہیں سکتے۔ انہیں ضرور موقع دیا کریں۔

جناب چیئرمین: یہ یونہی کھڑے تھے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں تھے۔ اس لئے انہیں موقع نہیں دیا گیا۔

سردار امجد حمید دستی: جناب سپیکر! میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں کہ آیا مولانا صاحب کی تقریر کے بعد دوسری طرف سے کوئی تقریر نہیں ہو گی۔ یہ اگر آخری تقریر ہے تو اس سے پہلے کچھ اور لوگ بھی بات کرنا چاہیں گے۔ دیگر لوگوں کو بھی اجازت دیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ یہ آخری تقریر ہو گی۔ اس کے بعد منسٹر تقریر کریں گے اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو بھی موقع دیا جائے گا۔ جی مولانا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب چیئرمین! میں نے یہ قرارداد اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات میں سے ان سفارشات کی روشنی میں قرآن و حدیث اور تمام قوانین اور آئین پاکستان کو

سامنے رکھ کر انہوں نے جو سفارشات مرتب کی تھیں۔ ان سفارشات میں سے اس سفارش کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے بطور سفارش کے اپنی اسمبلی میں پاس کر کے مرکز کو بھیج دی تھی تو اسی قرارداد کو بعینہ اپنی اسمبلی میں پیش کیا تھا تاکہ ہماری اسمبلی بھی اس ایک اچھی مثال کی تقلید کرتے ہوئے اس ثواب کو حاصل کر لیں اور اپنی طرف سے ایک قرارداد منظور کر کے مرکز کو بھیج دیں آگے مرکز کی مرضی ہے کہ وہ مرکز اس پر کیا قدم اٹھاتا ہے اور کیا نہیں اٹھاتا لیکن مجھے یہ نہایت افسوس ہے کہ ہماری بہنیں بغیر کچھ سوچے سمجھے تنقید یا مخالفت پر اتر آتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے جو مقام عورت کو دیا ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں ہے۔ اگر تو عورت' ہماری یہ بہنیں مسلمان ہیں اور الحمداللہ وہ مسلمان ہیں۔ اسلام کی پابندی ان کا فرض ہے۔ میں نے قرآن کریم کی آیت پڑھی تھی اور میری محترمہ بہن نے اس کے بالمقابل اور آیات پڑھیں اور ان کی غلط تشریح کی۔ میں قرآن کریم کی آیت پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہیں۔ میں اپنی محترم بہنوں سے کہوں گا کہ اگر وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہیں اور وہ جانتی ہیں تو اس آیت کے معنی مجھے سمجھا دیں کہ اس آیت کا اور اس ارشاد ربانی کے کیا معنی اور کیا مطلب ہے ؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یا ایھا النبی قل لازواجک --- یہ قرآن کا حکم ہے کہ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں کو حکم دو --- و بنتک --- اور اپنی بیٹیوں کو --- پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ازواج مطہرات سے زیادہ کوئی مقدس بیوی نہیں ہو سکتی ہے۔ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیٹی سے زیادہ مقدس کوئی بیٹی نہیں ہو سکتی ہے--- آگے ہے وہ نساء المومنین --- اور اے پیغمبر مومنین کی عورتوں کو یہ حکم دے دو --- یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ یہ حکم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا ہے --- اور یہ قرآن کریم کی آیت ہے۔ میں کوئی اپنی بات تو نہیں کرتا ہوں میں تو خدا کا حکم سناتا ہوں اور خداوند کریم کا وہ حکم سناتا ہوں جو کہ اس نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اگر ایک آدمی میں یہ کمزوری ہے کہ وہ ایک حکم پر عمل نہیں کرتا ہے۔ نماز نہیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں پڑھتا ہے۔ لیکن وہ یہ تو نہ کرے کہ نماز کے حکم کی خلاف ورزی کرنا شروع کر دے۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ یہ خداوند کریم کا حکم نہیں ہے۔ یہ تو سرکشی بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہے کہ قل لازواجک و بنتک و نساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن" اے پیغمبر! ان سب کو حکم دے دو کہ اپنی چادریں اوڑھ کر' اوپر لے کر نکلیں جب وہ نکلیں اور اس کے آگے اس کی پوری تفصیل ہے جس میں میں نہیں جانا چاہتا ہوں دوسرا حکم

یہ ہے "و قرن فی بیوتکن" اور انہیں حکم دیجئے کہ اپنے گھروں میں رہیں۔ ابھی یہ ہماری محترمہ فرما رہی تھیں کہ جناب انہیں اپنے حال پر چھوڑ دو جو کرتی ہیں کرنے دو' اور جہاں یہ جاتی ہیں جانے دو' ان پر کوئی پابندی مت لگاؤ۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔ اگر انہوں نے اسلام میں رہنا ہے تو اسلام تو پابندی لگاتا ہے۔ جو اسلام کی پابندی ہے۔ اس پابندی کو نبھانا پڑے گا۔ اگر کوئی آزادی چاہتا ہے تو وہ بے شک آزاد.....

محترمہ شاہدہ ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں مولانا سے صرف اتنا کہوں گی کہ

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

جناب چیئرمین: وہ بھی دل و نگاہ کی بات کر رہے تھے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: دل و نگاہ کو پاک رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

جناب فضل حسین راہی: پوائنٹ آف انفارمیشن۔ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ مولانا بھی یہی بات کہہ رہے ہیں یہ بھی یہی بات کر رہی ہیں۔ آپ کو کن کی بات اچھی لگی ہے؟

سید حسنات احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں جناب کی توجہ اور سارے ایوان کی توجہ رول 101 کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ میرے خیال میں محرک 20 منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں لے سکتا۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں آپ رول 179 پڑھیں رول 179 (3)

بیگم نجمہ حمید (پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مولانا صاحب نے ابھی یہ کہا ہے کہ ایک خاتون نے یہ کہا ہے کہ ہم جدھر جائیں جس طرف بھی جائیں کوئی ہمیں نہیں روک سکتا۔ یہ بات یہاں پر کسی خاتون نے نہیں کہی اس لئے ان کی یہ بات غلط ہے۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی قواعد کی خلاف ورزی ہو رہی ہو۔ اگر ایسی کوئی بات ہے تو آپ فرمائیں۔

جناب فضل حسین راہی: جناب سپیکر! اگر انہوں نے کوئی بات نہیں کی اور ان کے نام سے منسوب کی جا رہی ہے اور وہ آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرواتی ہیں تو ان کی بات درست ہے۔

جناب چیئرمین: مگر یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب فضل حسین راہی: چلیں پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے مگر آپ بتائیں کہ وہ کسی پوائنٹ پر بات کریں۔

جناب چیئرمین: آپ تاخیر سے آئے ہیں انہوں نے تقریر کی تھی .....

جناب فضل حسین راہی: جناب میں نے وہ تقریر سنی ہے میں لابی میں بیٹھا ہوا تھا اور میں یہ ساری گفتگو بھی سن رہا تھا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اس سے اسمبلی کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اس بحث میں اسمبلی کو پڑنا نہیں چاہئے تھا جس بحث میں اسمبلی پڑی ہوئی ہے۔ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر مولانا صاحب کوئی بات کرتے ہیں تو یہ ان کا اپنا نقطہ نظر ہو سکتا ہے۔ وہ جس حوالے سے بات کرتے ہیں وہ سب کا نکتہ نظر نہیں ہو سکتا قوم کا نکتہ نظر نہیں ہو سکتا .....

جناب چیئرمین: اسمبلی نے اس پر بحث کرنی ہے میں نے بحث نہیں کرنی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! میں ارشاد ربانی سنا رہا تھا کہ " و قرن فی بیوتکن .....

جناب چیئرمین: مولانا کیا آپ اختصار سے کام لیں گے ؟

مولانا منظور احمد چنیوٹی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "و قرن فی بیوتکن " (یہ عورتیں اپنے گھروں میں رہیں) ولا تبرجن تبرج الجاہلیہ الاولی و اقیمن الصلوہ اور جاہلیت سے پہلے زمانے کی طرح سے بناؤ سنگھار نہ کریں' بناؤ سنگھار کر کے اور بن سنور کر نہ نکلیں۔

قرآن تو یہاں تک کہتا ہے "ولا یضربن باد جلھن ....." یہ اپنے پاؤں کی ایڑیاں مار کر بھی نہ چلیں۔ قرآن تو ان کی چال ڈھال پر بھی پابندی لگاتا ہے۔

قرآن تو انہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ یہ بن سنور کر آئیں قرآن تو ان کی چال ڈھال پر بھی پابندی لگاتا ہے۔ قرآن میں تو یہاں تک ہے کہ چلنے پر ان کی ایڑی کی آواز تک نہ آئے۔ ان کے زیور کی بھی آواز نہ آئے۔

بیگم نجمہ تابش الوری: پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! مجھے اپنی بات تو مکمل کرنے دیں۔ میں نے بھی بڑے صبر سے ان کی باتیں سنی ہیں۔

بیگم نجمہ تابش الوری: جناب والا! انہوں نے کہا ہے کہ پاکستانی خواتین اور پاکستانی لڑکیوں کو ہوائی اڈے پر اور استقبالی مقامات پر لانے کی پابندی عائد کی جائے۔ یہ صرف اپنی قرارداد پر بات کریں یہ اپنی قرارداد سے ہٹ کر بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری محمد صدیق سالار: (پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک) جناب والا ابھی آپ نے رول 179 کی بات کی تھی آپ رول 179 جز (ب) پڑھیں۔

جناب چیئرمین: رول 179(3) پڑھیں۔

A member who has made a motion may speak by way of reply, and If the motion has been made by a private member, the Minister or Parliamentary Secretary concured may speak after the mover has replied.

مولانا صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے تمام معزز اراکین اسمبلی سے یہ درخواست کروں گا کہ جب میں قرآن کریم کی آیت پڑھتا ہوں یا حدیث پڑھتا ہوں تو اسے ادب و احترام کے ساتھ سننا چاہئے اور اس میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ میں شعر و شاعری نہیں جانتا اور نہ ہی میں شعر و شاعری کرنا چاہتا ہوں میں تو قرآن و حدیث سنا رہا ہوں اور میں یہ بھی عرض کروں گا کہ میری بہنیں بار بار میری تقریر میں مداخلت کرتی ہیں اور یہ بھی کہتی ہیں کہ ہم مولانا کا احترام کرتی ہی میں اس کیلئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ وہ بے شک میرا احترام نہ کریں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تو احترام کریں۔ میں تو خدا اور اس کے رسول کے احکام سناتا ہوں' میں قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا ہوں۔

" و قرن فی بیوتکن "

کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں "ولا تبرجن تبرج الجاہلیہ الاولی" اور پہلے زمانے کی جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کر کے نہ نکلیں اور "ولا یضربن ارجلھن" اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں یعنی ایڑی کی آواز نہ آئے' جیسے سینڈل پہن کر عورتیں چلتی ہیں یا ایسے زیور پہن کر جن کی چلنے پر آواز آتی ہو۔

آپ اس بات پر غور کریں اور قرآن کی اس نفسیات کو دیکھئے۔ قرآن یہ چاہتا ہے کہ جب عورت گھر سے باہر نکلے' کوئی بدفطرت انسان' کوئی بدنیت انسان اس کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے۔ تاکہ اس میں کوئی کشش نہ ہو' تاکہ اس کے دل میں کوئی برا ارادہ نہ پیدا ہو.....

جناب فضل حسین راہی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب والا! میں صرف مولانا صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کب کی بنی ہے؟ یہ اسمبلی 1985ء سے بنی ہوئی ہے اور 1985ء سے لے کر آج تک مولانا صاحب اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور ہماری محترم خواتین بھی یہاں پر بیٹھی ہیں اور یہ بے پردہ ہوتی ہیں' بعض باپردہ ہوتی ہیں لیکن آج تک مولانا کے جذبات کیوں نہیں مشتعل ہو گئے۔ جب یہ قرآن اور حدیث کی بات کرتے ہیں تو ان کے اپنے جذبات کیوں نہیں مشتعل ہوتے۔ جناب والا یہ مولانا اسمبلی کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: مولانا اپنی تحریک پر بات کر رہے ہیں اور یہ ان کا حق ہے۔

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! ان کا یہ حق ہے کہ وہ دلائل دیں لیکن اسمبلی کا وقت ضائع نہ کریں۔

جناب چیئرمین: وہ بیس منٹ تک بول سکتے ہیں۔

جناب فضل حسین راہی: لیکن وہ اسمبلی کا وقت تو ضائع نہ کریں۔ آپ انہیں روکیں۔

جناب چیئرمین: میں نے انہیں کہا ہے کہ اختصار سے کام لیں۔

جناب فضل حسین راہی: عربی تو بہت لمبی ہے اور وہ تو بولے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب آپ اختصار سے کام لیں میں نے پہلے آپ سے کہا ہے۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: پوائنٹ آف آرڈر! جناب سپیکر! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی ممبر سپیکر کو یہ چیلنج کر سکتا ہے کہ آپ وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: خدا کیلئے انہیں کہیں کہ یہ Chair کا احترام کریں اور جناب سپیکر کی بات سمجھ کر سنیں .....

جناب فضل حسین راہی: آپ کے بارے میں میں نے نہیں کہا۔ ان کا تو پہلے دماغ چلا ہوا تھا اب کان بھی چل گئے ہیں۔ اب کان بھی کام نہیں کرتے۔

بیگم بشریٰ رحمٰن: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں صرف مولانا کی خدمت میں اتنا عرض کرنا چاہتی ہوں اور بڑے ادب سے یہ عرض کروں گی کہ وعظ اور تقریر میں بہت فرق ہوتا ہے؟ ان کو یہاں وعظ کرنے کیلئے نہیں تقریر کرنے کیلئے بلایا گیا ہے اور بار بار یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن اور حدیث کا احترام کرتی ہیں تو خاموشی سے سنیں۔ ان کو بھی قرآن اور حدیث کا خود بھی احترام کرنا چاہئے' جس Rostrum سے وہ کھڑے ہیں اس Rostrum سے بات کرنی چاہئے اور یہ ہماری نیتوں پر شک کیوں کرتے ہیں؟ اور لفظ اگر کیوں استعمال کرتے ہیں؟ اس لئے جناب والا میں یہ عرض کروں گی کہ وعظ نہیں تقریر فرمائیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! وعظ اور تقریر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب آپ ذرا اختصار سے کام لیں گے؟

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! میں تو بہت اختصار سے کام لے رہا ہوں' جتنے صبر و تحمل سے میں نے باتیں سنی ہیں۔ اگر اس کا دسواں حصہ بھی یہ صبر و تحمل سے باتیں سن لیتیں تو اب تک بات ختم ہو گئی ہوتی۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اختصار سے کام لیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! بات تو کوئی کرنے نہیں دیتا جب میں قرآن کی آیت پڑھتا ہوں اور اس کا ترجمہ کر رہا ہوتا ہوں تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہو جاتا ہے مجھے سمجھ نہیں آتا کہ قرآن کریم کی آیت پر بھی پوائنٹ آف آرڈر ہو جاتا ہے .....

بیگم نجمہ تابش الوری: انما الاعمال بالنیات کے سپرد کر دیا جائے یہ حضور کی حدیث بھی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔

بیگم نجمہ حمید (پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت): جناب والا! آپ اپنی طرف سے حکم فرمائیں کہ مولانا صاحب ہم سب کی ایک کلاس لے لیا کریں' جتنے دن بھی اسمبلی کا اجلاس جاری رہتا ہے اجلاس ختم ہونے کے بعد یہ کلاس لے لیا کریں۔ اور اسلام کے بارے میں ہمیں بتا دیا کریں۔

جناب چیئرمین: یہ استحقاق تو اسمبلی کا ہے کہ یہ قرارداد پاس کرے یا نہ کرے۔

چودھری محمد افضل چن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر میں جناب فضل حسین راہی صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اس سے پیشتر بھی ایوان میں اکثر بولتے رہتے ہیں۔ لیکن ہم نے کبھی ان کو کچھ نہیں کہا۔ ان سے میں گزارش کروں گا کہ خدا کیلئے جب دین کی بات ہو تو سنا کریں اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو اس کا سننا فرض ہے۔ اس لئے براہ مہربانی مولانا صاحب کی بات سنیں اور اس میں مداخلت نہ کریں۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! میں اب زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ جو باتیں غیر متعلقہ کی گئی ہیں۔ میں ان کو چھوڑتا ہوں۔ ان کے جوابات کو چھوڑ دیتا ہوں۔ پھر کبھی موقع ملا تو ان کے جوابات عرض کر دوں گا۔ میں ان سب کے جوابات اپنے پاس رکھتا ہوں۔ اور میں ان کے معقول جواب دے سکتا ہوں۔ میں پھر وہی بات کہتا ہوں کہ اس وقت جو میں نے قرارداد پیش کی ہے یہ اسلامی نظریاتی کونسل کی مرتب کردہ سفارشات میں بھی موجود ہے اور وہ ہمارے ہاؤس میں بھی آ چکی ہیں۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے یہ قرارداد اپنی اسمبلی سے پاس کر کے مرکز کو بھیج دی ہے۔ میں بھی اس ایوان سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس قرارداد کو منظور کر کے مرکز کو بھیج دے گا۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب' شکریہ ..... مولانا چنیوٹی صاحب نے یہ قرارداد دی ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ .....

چودھری گل نواز خان وڑائچ: جناب سپیکر! جب معزز سپیکر بول رہا ہو اور کوئی بات کہہ رہا ہو تو کوئی معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین: اب میں مولانا صاحب کی قرارداد ہاؤس میں پیش کرتا ہوں۔ دستی صاحب' آپ تشریف رکھیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! کچھ باتیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں میں یہ چاہتا تھا کہ مولانا صاحب کی تقریر ختم کرنے سے پہلے ان کے کانوں میں ڈال دی جائیں تاکہ ان کی بھی وضاحت کر دیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ وہ تقریر کر لیں تو پھر مجھے بولنے کی اجازت دیں گے۔ میرے ذہن میں ایک دو باتیں آ رہی تھیں۔ میں اب وہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان کی تقریر ختم ہونے سے پہلے وہ ان کا جواب دیں۔ انہوں نے دو حوالے دیئے ہیں۔ سعودی عرب کا حوالہ دیا ہے اور ایران کا حوالہ دیا ہے۔ غالباً مولانا حج پر بھی تشریف لے گئے ہوں گے۔ انہوں نے سڑکوں پر ایرانی عورتوں کے احتجاجی جلوس دیکھے ہیں۔ وہاں انہوں نے کوئی برقعہ نہیں پہن رکھا تھا بلکہ چادر پہن رکھی تھی۔ چادر چاہے موٹی ہو یا دوپٹہ ہو تو دوسری بات ہے انہوں نے سعودی عرب کی بات فرمائی۔ حج پر خواتین بھی جاتی ہیں مرد بھی جاتے ہیں اور سب ایک ساتھ بیٹھتے ہیں۔ کوئی کسی کی طرف دھیان نہیں دیتا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر مولانا یہ سمجھتے ہیں کہ کسی غیر محرم کا عورت کے ساتھ بیٹھنا.....

چودھری محمد افضل چن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر' میری گزارش یہ ہے کہ مولانا صاحب یا دستی صاحب نے جو حوالے دیئے ہیں۔ ہمارے لئے جو حوالہ مقدم ہے وہ قرآن پاک کا ہے' نہ کہ سعودی عرب اور ایران کا ہے۔ قرآن پاک جو کہتا ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے۔

جناب چیئرمین: دستی صاحب' ایک منٹ میں ختم کریں۔

سردار امجد حمید خان دستی: میں سمجھتا ہوں کہ چند دوستوں کو جو تکلیف ہے وہ جلد رفع ہو جائے تو اچھی بات ہے لیکن میری بات سن لیجئے۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ جو فلسطینی لڑکیاں اسرائیلیوں کے خلاف جنگ میں حصہ لے رہی ہیں وہ مناسب ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب نے حوالہ دیا ہے کہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خود جنگ میں حصہ لیا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: میں نہایت معذرت کے ساتھ یہ بات کہوں گا کہ ہمارے بزرگ ممبر دستی صاحب خلط ملط کر رہے ہیں۔ قرارداد صرف استقبال پر جانے کے لئے ہے جنگ کا موقع ہو یا کوئی اور حج کا موقع ہو یہ اور بات ہے اور استقبال پر جانا اور بات ہے اور ایران اور سعودی عرب کی جو میں نے مثال دی ہے۔ وہ بھی میں نے یہ کہا ہے کہ ایران یا سعودی عرب کا سربراہ جب کبھی آتا ہے اس کے استقبال کے لئے عورتیں یا لڑکیاں نہیں لائی جاتیں۔ میں نے وہ بات کی ہے۔ باقی حج کا مسئلہ ہے یا فلسطین میں عورتیں لڑ رہی ہیں۔ وہ اس کو غلط ملط نہ کریں۔ خواہ مخواہ غلط ملط کرکے ذہنوں کو پریشان نہ کریں۔

سردار امجد حمید خان دستی: مولانا یہ سمجھتے ہیں کہ نامحرم کا خواتین کے ساتھ بیٹھنا گناہ ہے۔ میں ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں' اگر وہ دل سے اس بات کے قائل ہیں تو اسمبلی کو چھوڑ کے یہاں سے چلے جائیں۔

جناب چیئرمین: اب میں مولانا صاحب کی قرارداد ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ آرڈر پلیز..... آرڈر پلیز..... قرارداد یہ ہے کہ:

> "صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ اسلام میں عورتوں کے لئے غیر محرم مردوں سے حجاب (پردہ) کا حکم ہے۔ لہٰذا غیر ملکیوں کے استقبال کے لئے خواتین پاکستان اور پاکستانی لڑکیوں کو ہوائی اڈوں اور استقبالیہ مقامات پر لانے کی پابندی عائد کی جائے"۔

جو ممبران اس کے حق میں ہیں وہ "ہاں" کہیں گے اور جو اس کے خلاف ہیں وہ "ناں" کہیں گے۔

(زبانی اظہار رائے سے قرارداد کی منظوری یا نامنظوری کا فیصلہ نہ ہو سکا)

جناب چیئرمین: میں ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ ممبران کھڑے ہو کر اپنی رائے کا اظہار کریں۔

(قرارداد بااتفاق رائے منظور ہوئی)

جناب فضل حسین راہی: جناب والا! میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو

قرارداد کے حق میں کھڑے ہوئے' کچھ لوگ ایسے ہیں جو مخالفت میں کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دونوں طرف سے ہی کھڑے نہیں ہوئے تو ان کے لئے ایک نیا سوال آپ لائیں جو اس قرارداد کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں اس کے متعلق فیصلہ دے چکا ہوں ..... اگلی قرارداد جناب سید حسنات احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز

جناب چیئرمین: جناب شاہ صاحب آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

ساٹھ سال سے زائد عمر کے مرد اور خواتین کو متقدم شہر قرار دینا

سید حسنات احمد شاہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ "حکومت پنجاب صوبہ کے ہر مرد و عورت جو 60 سال کی عمر سے تجاوز کر چکے ہوں' کو سینئر سٹیزن Senior Citizen قرار دینے کیلئے قانون وضع کرے"۔

جناب چیئرمین: راہی صاحب آپ تشریف رکھیں' میں نے جو فیصلہ دے دیا ہوا ہے آپ اس کو چیلنج نہیں کر سکتے۔

چودھری فضل حسین راہی: جناب والا! محترمہ نجمہ نابش الوری نے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ وہ ☆ ☆ امیدوار ہوئی ہے اس لئے میں ان کی حمایت میں ہوں اور اپنے طور پر ہم واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز' جناب تسنیم صاحب آپ ہاؤس میں بیٹھے ہیں ذرا خاموشی سے سنیں۔ جناب سید حسنات احمد شاہ صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے "کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ کے ہر مرد و عورت جو 60 سال کی عمر سے تجاوز کر چکے ہیں' کو Senior Citizen قرار دینے کیلئے قانون وضع کرے"۔

سید حسنات احمد شاہ: جناب والا! اس سلسلہ میں میری یہ گزارش ہے کہ پہلے یہ بات ختم ہو جائے تو میں کچھ عرض کروں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: جناب والا! میری قرارداد ایوان میں منظور ہوئی' ایوان نے دیکھا' گیلری

☆ بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

والوں نے دیکھا' نمائندوں نے دیکھا لیکن یہ غلط تاثر دینے کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کی بھی توہین ہے آپ کی بھی توہین ہے یہ بات کہہ کر یہ ☆ ہوئی ہے' اس میں کون سی ☆ ہوئی ہے؟ یہ غلط تاثر دینے کیلئے واک آؤٹ کیا گیا ☆ ☆ کا الزام دیکر واک آؤٹ کیا گیا' اس میں جناب کی بھی توہین کی گئی ہے اور ایوان کی بھی توہین کی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میں اس کے خلاف تحریک استحقاق دوں گا۔

چودھری گل نواز خان وڑائچ: پوائنٹ آف آرڈر! جناب والا! راہی صاحب نے یہ جو کہ ☆ ☆ الفاظ استعمال کئے ہیں' یہ سپیکر کی بے عزتی کی گئی ہے۔ لہٰذا یہ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: ایوان کی کیا رائے ہے کیا الفاظ ☆ ☆ کارروائی سے حذف کردیئے جائیں۔
(بہ اتفاق رائے الفاظ کارروائی سے حذف کردیئے گئے)

سید حسنات احمد شاہ: جناب والا! میں نے ایک دو باتیں عرض کرنی ہیں۔ جناب والا! ہر ترقی یافتہ ملک میں اس قسم کا قانون موجود ہے' کوئی مرد یا عورت اگر 60 سال کی عمر سے تجاوز کر جائے تو اس کے ساتھ وہ ترجیحی سلوک کرتے ہیں اور انہیں Senior Citizen قرار دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں کہ ان کا اس چیز کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی بس میں سفر کر رہے ہوں یا کسی گاڑی میں سفر کر رہے ہوں تو ان کیلئے باقاعدہ الگ سیٹیں مقرر ہوتی ہیں' اگر وہ بیمار ہیں تو ہسپتالوں میں ان کو الگ بیڈ دیئے جاتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ ایک ترجیحی کام ہے اور خاص طور پر آج کل جبکہ میڈیکل کی سہولتیں ہر آدمی کو مل جاتی ہیں اور یہاں کی طبعی عمر 60 سال سے بڑھ کر زیادہ ہو چکی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اگر ہاؤس اس بات کو مانے تو مہربانی کر کے میری اس تجویز پر غور کیا جائے اور اس امر کی سفارش پنجاب حکومت سے کر دی جائے۔

جناب چیئرمین: لودھی صاحب اس قرارداد سے متعلق حکومت کو آگاہ کریں گے۔

سید طاہر احمد شاہ: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے اس قرارداد کے محرک سے یہ استفسار کرنا چاہوں گا کہ ان کی اپنی عمر ماشاء اللہ کتنی ہے؟

سید حسنات احمد شاہ: جناب والا! میں اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے 65 سال کی عمر سے زیادہ کا ہوں اور مجھے اللہ کی مہربانی سے ہر قسم کی مراعات ملتی ہیں' میں پنشن یافتہ گورنمنٹ ملازم ہوں' مجھے

☆ بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

دوائیاں بھی ملتی ہیں اور سفر کرنے کی سہولت بھی میسر ہے۔ لیکن میں یہ مفاد عامہ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب لودھی صاحب اس قرارداد کے متعلق حکومت کا کیا نکتہ نظر ہے۔ آپ مختصر بیان کریں گے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب والا! اس قرارداد پر چودھری عبدالغفور صاحب نے اپنا بیان دینا تھا میں تو ان کا انتظار کر رہا ہوں پتہ نہیں وہ کہاں چلے گئے انہوں نے ہی اسے deal کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: کیا حکومت کی طرف سے اسے کوئی Oppose کرتا ہے ٹھیک ہے پھر اس میں حکومت کی مخالفت بھی شامل ہے۔ اگر آپ Senior Citizen کی کوئی تشریح کر سکتے ہیں تو پھر ایوان کو بتا دیجئے۔

سید حسنات احمد شاہ: جناب والا! میں اس بارے میں عرض کروں گا جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ جن جن ممالک میں Senior Citizen ہیں مثلاً انگلینڈ ہے' امریکہ ہے اس قسم کے جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں ان سب میں ایسا ہی قانون نافذ ہے' اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ فرض کیا کہ اگر آپ کہیں سفر کر رہے ہوں تو گورنمنٹ کی بس میں دو یا چار سیٹیں "سینئر سیٹزن" کیلئے رکھی جائیں گی' جب سفر کے دوران کوئی Senior Citizen آ جائے گا تو دوسرے نوجوان کو وہ جگہ خالی کر کے اسے دینی پڑے گی تاکہ بوڑھے آدمی یا بوڑھی عورت کو کوئی تکلیف محسوس نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی Senior Citizen کو ہسپتال جانا پڑے تو وہاں پر اس کیلئے الگ بیڈ بھی ہوں دو چار یا دس بیڈ ان کیلئے الگ مقرر کر دینے چاہئیں تاکہ ان کو وہاں جا کر کوئی تکلیف یا پریشانی نہ ہو اصل میں بات یہ ہے کہ جو مرد یا عورت اس حد کو عبور کر جاتا ہے تو پھر اس کی وہ بات نہیں رہتی مرد اور عورت ریٹائرمنٹ کے بعد عموماً بوڑھے ہو جاتے ہیں اور ان میں اتنی طاقت نہیں رہتی کہ وہ عام نوجوان آدمی کی طرح ہر مقام پر جا کر کسی پریشانی کا مقابلہ کر سکے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ان کو یہ مراعات دے تاکہ وہ اپنی بقایا زندگی آرام و سکون سے گزار سکیں۔ ان کو دوائیاں بھی کم قیمت پر ملنی چاہئیں' میں کسی ایک آدمی کیلئے بات نہیں کر رہا بلکہ میں عام آدمیوں کیلئے بات کر رہا ہوں کہ ان کو اس قسم کی مراعات ملنی چاہئیں۔

ایک معزز ممبر: ہاؤس کورم میں نہیں۔

جناب چیئرمین: ہاؤس کورم میں نہیں گھنٹیاں بجائی جائیں۔

MR. CHAIRMAN: As the House is not in quorum the House is adjourned for 15 minutes.

(The House adjourned for 15 minutes at 1. 25 P. M)

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(گنتی کی گئی) لیکن کورم نہیں ہے اس لئے اجلاس کی کارروائی کل ساڑھے نو بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بدھ 20 جنوری 1988ء ساڑھے نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی گئی)